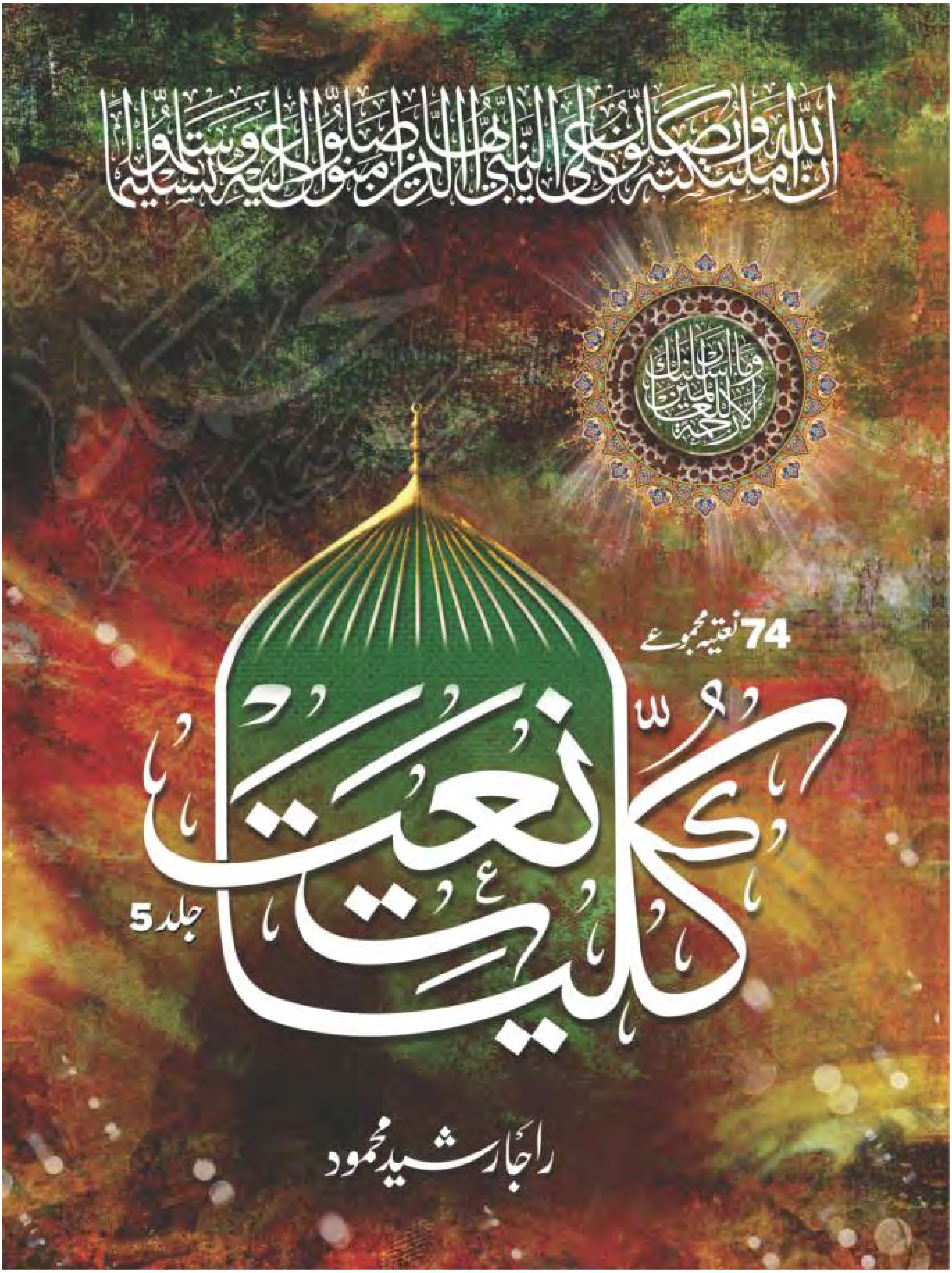
إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما
وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين
74 نعتیہ مجموعے
کلیاتِ نعت
جلد 5
راجا رشید محمود

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

جلد

5

راجا رشید محمود

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

شاعر	:	راجا رشید محمودؒ
مدیرِ اعلیٰ	:	ماہنامہ نعت لاہور
پروف خوانی	:	مسز اقرا اختر۔ راجا اظہر محمود
کمپوزنگ و پرنٹنگ	:	مدنی گرافکس، لاہور
اشاعت اوّل	:	12 اپریل 2023

(راجا رشید محمودؒ کی دوسری برسی کے موقع پر نعت کے محبّین کے لیے شاندار تحفہ)

ہدیہ	:	اِس کتاب کی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ اَن مول ہے۔ تمام اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہے

ناشر:

راجا اختر محمود

(حمد و نعت کے حوالے سے راجا صاحبؒ کی کاوشوں کو اُجاگر کرنے میں کوشاں)

658-این بلاک، سمن آباد، لاہور

PDF حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

فون: 0304-5649090,0321-9409200

اِنتساب

اپنی والدہ محترمہؒ کے نام

جو اِس مشن کی خاموش رُوحِ رواں ہیں

اللہ کریم اُنؒ کے درجات بلند فرمائے

فہرست مجموعہ جات

(جلد پنجم)

مجموعہ ۶۱ ساعتِ نعت .... صفحہ 2235 سے 2273 تک

مجموعہ ۶۲ کاخِ نعت .... صفحہ 2277 سے 2313 تک

مجموعہ ۶۳ نشانِ نعت .... صفحہ 2317 سے 2353 تک

مجموعہ ۶۴ علامتِ نعت .... صفحہ 2357 سے 2390 تک

مجموعہ ۶۵ بارانِ نعت .... صفحہ 2393 سے 2427 تک

مجموعہ ۶۶ مزارعتِ رضا میں کشتِ نعت .... صفحہ 2431 سے 2470 تک

مجموعہ ۶۷ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ .... صفحہ 2473 سے 2502 تک

مجموعہ ۶۸ ثنائے سیدی ﷺ .... صفحہ 2505 سے 2541 تک

مجموعہ ۶۹ مدحتِ سراجِ منیر ﷺ .... صفحہ 2625 سے 2582 تک

مجموعہ ۷۰ ثنائے رحمتِ عوالم ﷺ .... صفحہ 2585 سے 2621 تک

مجموعہ ۷۱ نغماتِ حُبِّ آقا ﷺ .... صفحہ 2625 سے 2657 تک

مجموعہ ۷۲ مداحیِ سرکارِ ابدقرار ﷺ .... صفحہ 2661 سے 2701 تک

مجموعہ ۷۳ ثنائے رسولِ جمیل ﷺ .... صفحہ 2705 سے 2748 تک

مجموعہ ۷۴ مداحیِ نبیِ آخر ﷺ .... صفحہ 2751 سے 2774 تک

سنا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر انسان کامیاب ہے تو سمجھ لیں اُس کے پیچھے جو عورت ہے وہ پازیٹو مائنڈڈ ہے۔اور اگر ناکام ہے تو آپ سمجھدار ہیں ماشااللہ۔

میرے والدِ گرامی راجا رشید محمود ایک کامیاب انسان تھے، دُنیا اور آخرت دونوں میں اِن شا اللہ العزیز۔ جب والد صاحب کی شادی ہوئی تو تعلیم محض میٹرک تھی۔ بچپن سے ہی نعتیں لکھتے تھے۔ پھر ایف اے کیا، بی اے کیا، پھر ایم اے اور فاضلِ درس نظامی اور بہت کچھ۔ یہ سب میری والدہ کی سپورٹ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ بچپن ہی سے ہم نے دیکھا کہ درود شریف کی عاملہ تھیں اور محافل میں مہمانوں کی خدمت کی خاطر دلجمعی اور تندہی سے مصروف رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ابا جان جب سفر پر جاتے تو ہم سے پوچھتے کہ تمہارے لیے کیا لاؤں؟ والدہ کی تربیت ایسی تھی کہ ہم فوراً کہتے کہ نعتیں لکھ کر لائیے گا۔ انھوں نے جتنے بھی سفر (35 سے زاید) کیے مکّہ اور مدینہ ہی کے کیے۔۔۔۔۔ لہٰذا زیادہ تر نعتیں وہیں بیٹھ کر کہی گئیں۔

جب اِس کتاب کو چھاپنے کی بات ہوئی تو میری بیگم اقرا اختر نے کہا خرچ کم کرتے ہیں اور اِس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کمال محبّت سے کلیاتِ نعت کی وہ دو بار پروف ریڈنگ بھی کر چکی تھی۔ میرے بچوں نے بھی اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

اس تقریب کا کریڈٹ میں اپنی امی جان کو دیتا ہوں جنھوں نے راجا رشید محمودؒ کے رستے کو آسان کیا اور انھیں اتنا بڑا کام کرنے میں مدد دی۔۔۔۔ اللہ کریم میرے والدہ اور والدِ گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

ابا جان فرماتے تھے ''زندہ رہنا ہے تو زندہ ہستی پر کام کرو اور مَیں زندہ ہوں'' الحمدللہ!

یہ اُن کے الفاظ ہوتے تھے۔۔۔

اب اگر ہم یہ کام نہ کرتے تو شاید مرجاتے اور مجھے زندہ رکھنے میں میری بیگم کا کردار ہے۔ یہ کام اِن شااللہ العزیز اس سے بھی آگے جائے گا۔۔ مختلف محافل اور کتابوں سے اِس مشن کو آگے بڑھایا جائے گا اور زندہ رہا جائے گا۔ ان شااللہ العزیز!!!

آپ تمام لوگوں کی آمد اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ اپنی صحیح سمت میں جارہا ہے اور بارش بہت تیز ہوگی۔ ان شااللہ العزیز!!!

راجا اختر محمود

یشفع اختر، راجا محمد حسن اختر، راجا محمد شافع اختر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۱ واں مجموعۂ نعت

ساعتِ نعت

انتساب

نعت گوئی یا نعت خوانی میں حضرت منعوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخلص رہنے

اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کو

سامنے رکھنے والوں کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

لُطفِ خالِق کی فراوَانی ہے
لب پہ آقا ﷺ کی ثنا خوانی ہے

رکھّی صُفّہ یہ جو پیشانی ہے
سوچ وِجدانی ہے، ایمانی ہے

عامِلِ ''صَلِّ علٰی'' رہتا ہُوں
یہ مقدّر کی دَرخشانی ہے

لامکاں قصر ہے، شب ہے روشن
رب کے محبوب کی مہمانی ہے

درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑے پانا
یہ گدائی ہے کہ سُلطانی ہے

اُس کے محبوب ﷺ کا عِرفان پا کر
ذات رحمان کی پہچانی ہے

حفظِ ناموسِ رسول آخر ﷺ
اِس کا ربِّ جہاں، بانی ہے

ان ﷺ کو محبوب خُدا کا جانیں
یہ ہدایت ہمیں قُرآنی ہے

دِل مِرا فضلِ نبی ﷺ کے باعِث
مجبسِ اُنس کا زندانی ہے

اُن ﷺ کو شاہِد جو بنایا رب نے
یہی اُمّت کی نگہبانی ہے

ذکرِ سرکار ﷺ ہے وجہِ بہجت
نعت اِعزازِ سخن دانی ہے

سادگی اپنے نبی ﷺ کی دیکھو
فقر میں وقرِ جہانبانی ہے

اصل ہے طاعتِ سرور ﷺ کرنا
صرف لفّاظی تو آسانی ہے

شاتم آقا ﷺ کا، نہ بچ پائے گا
زندہ گر جذبۂ ایمانی ہے

جس سے اِسلام رہے گا زندہ
عامر چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی قُربانی ہے

ہیں نبی ﷺ آپ جو ترے ناصِر
کیوں تجھے کوئی پریشانی ہے

رب کو اور اُس کے نبی ﷺ کو ہے بقا
باقی جو چیز ہے، وہ فانی ہے

یادِ سرکار ﷺ سے غافِل رہنا
دلِ اِنسان کی ویرانی ہے

متّبع ہم جو نہیں آقا ﷺ کے
کیسا یہ طرزِ مُسلمانی ہے

جاتے رہنا ہے مدینے ہر سال
دِل میں احقر نے یہی ٹھانی ہے

اوڑھنا خاکِ بقیعِ اقدس
میری حسرت ہے اور اِمکانی ہے

محوِ مدّاحیِ آقا ﷺ رہنا
فکرِ محمودؔ کی جولانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرآنِ الٰہی میں سرور ﷺ کی بڑائی ہے — اللہ نے شانِ اُن ﷺ کی دُنیا کو دِکھائی ہے
ہر عقیدۂ لانجل کی عقیدہ کُشائی ہے — یہ ''صَلِّ علٰی'' ہے جو ہر دُکھ کی دوائی ہے
رحمت کی گھٹا سر پر اِن لوگوں کے چھائی ہے — میلاد کی محفل جن بندوں نے جمائی ہے
جنّت کی طلب اِن کے نزدیک نہ آئی ہے — وہ، عتبہ آقا ﷺ تک جن جن کی رسائی ہے
اَفلاک نے دیکھا، وہ آقا ﷺ کا فِدائی ہے — ممتاز نے اُلفت یوں آقا ﷺ سے نبھائی ہے
محبوب ﷺ کی آمد سے آباد تو کی خلوت — تفصیل مگر اِس کی خالق نے چھپائی ہے
بندوں کے لیے لائے سرکار ﷺ جو خالق سے — دُنیا کی بھی اِس دین سے فی الاصل بھلائی ہے
ہیں زِیست میں اِنساں کی، متنوّع کئی گوشے — ہر پہلو سے آقا ﷺ نے دی رَاہنمائی ہے
جب عدل کی جکڑن میں آئیں گے سبھی بندے — پائیں گے شفاعت جو، صرف ان کی رہائی ہے
جُھکنے نہ دیا رب نے سر میرا کِسی دَر پر — ذکر آقا ﷺ کا سُنتے ہی گردن جو جھکائی ہے
محشر کے فرشتوں نے کی نعت سماعت تو — بخشش کی سَنَد ہم کو فی الفور تھمائی ہے
سوچو تو حقیقت میں دُنیا کی شہنشاہی — سرکارِ دو عالَم ﷺ کے کوچے کی گدائی ہے
ہم دُور ہیں اپنے سے، سرکار ﷺ کے قریے کی — مجبوری ہے جس دِن سے، جس دِن سے جُدائی ہے
تسلیم رَسالت میں گنجائشِ شک کیسی — بدبخت رویّوں میں، کیوں جانے، ڈھٹائی ہے
عمر اپنی، غزل گوؔ! سوچو تو ذرا خود پر — کیوں غیر پیمبر ﷺ کی مِدحت میں گنوائی ہے

محمودؔ تعلّق ہے دو طرفہ پیمبر ﷺ کا
مالک ہے خُدا اُن ﷺ کا، مملوک خُدائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ نبی ﷺ نے جذبے جب بے ریا دیے ہیں — ہم نے نقوش انا کے دِل سے مِٹا دیے ہیں

جن کو خُدا نے اپنا محبوب کہہ دِیا ہے
سب انبیاء علیہم السلام سے رُتبے اُن ﷺ کو سوا دیے ہیں

دِل پر ہُوئے ہیں کندہ، اصحابِ مصطفیٰ ﷺ نے
اَسباقِ اُنس ہم کو ایسے پڑھا دیے ہیں

عاصی درود پڑھتے میزاں کی سمت دوڑے
سرکار ﷺ نے جو دیکھا تو مُسکرا دیے ہیں

روزِ حسابِ محشر محبوبِ کبریا ﷺ نے
پکڑے گئے تھے جتنے، سارے چُھڑا دیے ہیں

اللہ نے بُلایا محبوب ﷺ کو تو اِن کو
جو کونے کُھدرے خلوت کے تھے، دِکھا دیے ہیں

حسّان و بن رواحہ رضی اللہ عنہما کے صدقے میرے رب نے
الفاظ نعت گوؤں کو خوشنوا دیے ہیں

کہتے ہیں جو ہے دَراصل نُورِ خالق
ذرّات شہرِ آقا ﷺ کے جگمگا دیے ہیں

کاسے، کٹورے، پیالے لے کر نہیں پہنچتے
اُن ﷺ کے گداگروں کے ہاتھوں میں بادیے ہیں

احساس جب ہُوا ہے، مقصُورہ سامنے ہے
سر زائروں نے اپنے، فوراً جھکا دیے ہیں

رب نے ہے یوں دِکھائی راہِ دیارِ سرور ﷺ
اُمّت کو مصطفیٰ ﷺ نے وہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دیے ہیں

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی نِسبت محمودؔ وہ ہے، جس نے
آدابِ مدحِ سرور ﷺ مجھ کو سکھا دیے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کی خوش جمالی ہے
بقولِ جبریل پاک علیہ السلام جس کی بے مثالی ہے

خُدا نے زندگی جو پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے
ہمارے جذبۂ عشقِ نبی ﷺ کی نیک فالی ہے

بھرا مِلتا ہے اِس کا گھر بھی، دِل بھی اور دَامن بھی
دَرِ سرکار ہر عالم ﷺ پہ جو بندہ سوالی ہے

رہے وہ شادماں اپنی غلامیٔ پیمبر ﷺ پر
جو جس خوش بخت کی رنگت بفضلِ حق بلالی ہے

نظر میں جھلملایا شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
جونہی سوچا کہ کیوں پوشاک تک کعبے کی کالی ہے

اطاعت اس کو کہتے ہیں، تتبّع نام ہے اس کا
جہاں میں لُطفِ سرور ﷺ سے ہے جتنی خوش حصالی ہے

مدیح غیرِ آقا ﷺ وجہِ تنغیضِ طبیعت ہے
درودِ پاک سے میری طبیعت کی بحالی ہے

سخاوت اُن ہی بختوں کی بھرتی ہے میرے گھر کو
مِری نِسبت گدایانِ دَرِ آقا ﷺ سے عالی ہے

ہر اِک عقدہ کُشائی کا تعلّق ہے اِسی جا سے
مدینے میں پہنچ کر ہم نے ہر حسرت نکالی ہے

کوئی بتیس(۳۲) بار اِس کی زیارت کر کے آیا ہے ۔۔۔ زمیں طیبہ کی، خوابوں میں کِسی کی دیکھی بھالی ہے
عزیزانِ گرامی! تم تو واقف ہو، بتاؤ تو ۔۔۔ مِری عرضی رسولِ پاک ﷺ نے کِس وقت ٹالی ہے
نظر آئے کہ کتنی نعتیں کِس شاعر نے لکھی ہیں ۔۔۔ زمیں شعر و ادب کی بس اِسی خاطر کھنگالی ہے
میں تدفینِ بقیعِ پاک طیبہ کا شرف پا لوں ۔۔۔ یہی حسرت تو ہے میری کہ جو نازوں کی پالی ہے
کوئی بدبخت مجھ کو روکتا ہے نعت کہنے سے ۔۔۔ مِرے جذبات و احساسات کی یہ پائمالی ہے

قلم محمودؔ کا ہے جس پہ صبح و شام، روز و شب
نبی ﷺ کی خوش جمالی ہے تو رب کی ذوالجلالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ کر سُنّت کو اپنی، اِس طرح پھیلا ہُوا ۔۔۔ نعت گو ہر ایک ربِّ پاک کا اپنا ہُوا
خیر مقدم حشر کے میداں میں اس کا ہُوا ۔۔۔ جس نے احرامِ درودِ پاک تھا پہنا ہُوا
میرا جب جب قریۂ سرکار ﷺ کو جانا ہُوا ۔۔۔ حاضری کے بعد لوٹا گھر کو اِترایا ہُوا
راہِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ سے جو کہ ہے بھٹکا ہُوا ۔۔۔ وہ ہے بدبخت آدمی، تقدیر کا مارا ہُوا
دیکھتے ہیں، دیکھنے والی نظر جن کو مِلی ۔۔۔ چار جانب لُطف و اکرامِ نبی ﷺ پھیلا ہُوا
کان رِضواں نے لگائے پیار سے اُس کی طرف ۔۔۔ مِدحتِ سرکار ﷺ میں انسان جونہی گویا ہُوا
ہاتھ بھی سرکار ﷺ کا دستِ خُدائے پاک ہے ۔۔۔ رب کا ہے فرماں رسولِ رب ﷺ کا فرمایا ہُوا
طیبہ کی آب و ہَوا کا مستقِل فیضان ہے ۔۔۔ میری ہر بے چارگی کا اِس جگہ چارہ ہُوا
بزم جب قائم درود و نعتِ آقا ﷺ کی ہُوئی ۔۔۔ گردا گرد اہلِ وِلا کے، نُور کا ہالہ ہُوا
مَیں گیا طیبہ تو آقا ﷺ سے فرشتے نے کہا ۔۔۔ ایک عاصی دَر پہ ہے لاہور سے آیا ہُوا
سیرتِ اصحاب رضی اللہ عنہ سرکارِ جہاں ﷺ جب بھی پڑھی ۔۔۔ جذبۂ حُبِّ نبی ﷺ دِل میں مِرے، گہرا ہُوا
اُس کے نانا، اُس کے داتا سرورِ کونین ﷺ تھے ۔۔۔ یوں علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اہلِ عشق کا داتا ہُوا
طاعتِ سرکار ﷺ میں جس کے قدم اُٹھتے گئے ۔۔۔ احتسابِ حشر سے وہ بندہ بے پروا ہُوا
جس کا اِن سے کم تعلُّق تھا، وہ دُشمن تھا مِرا ۔۔۔ جو نبی ﷺ کا نام لیوا تھا، مِرا اپنا ہُوا

جب ہُوا معلوم، وہ بھی مادحِ سرکار ﷺ ہے
جانی دُشمن جو مِرا پہلے تھا، ماں جایا ہُوا

جب کِسی بدبخت نے سرکار ﷺ کی توہین کی
ہر محافظ حُرمتِ سرور ﷺ کا جوشیلا ہُوا

بالیقیں خوش ہوں گے تجھ پر سرورِ دُنیا و دیں
خوش اگر تم سے، تمھارا اپنا ہمسایہ ہُوا

اِس سے کیا محبوبیت کی حیثیت ظاہر نہیں
رب کے محبوب مکرّم ﷺ نے تو جو چاہا، ہُوا

یوں نظر زائر کی ٹھہری قُبّۂ سرکار ﷺ پر
گویا نُورِ ربّ ہر عالَم کا نظّارہ ہُوا

شعر جو محمودؔ ہو سرکار ﷺ کی توصیف میں
عجز کے، اِخلاص کے سانچے میں ہو ڈھالا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا دِلپذیر و دِلنشین و دِلکشا، درست
آقائے کائنات ﷺ کا ہر فیصلہ درست

باقی حروفِ مدح ہیں جتنے، وہ نا درست
مدحِ نبی ﷺ درست ہے، حمدِ خُدا درست

جو لفظ اُن ﷺ کے بارے میں رب نے کہا، درست
اُن ﷺ کے مقام سے جو ہو کمتر، وہ نا درست

مملو ہے حکمتوں سے نبی ﷺ کی ہر ایک بات
ہر حکم ہے حضور ﷺ کا تسکین زا، درست

محبوبِ کبریائے عوالم ﷺ نے دہر میں
جو جو غلط تھا ہر طرف، دَم میں کِیا درست

رب نے قرار دی ہے کلامِ مجید میں
ہر ہر اَدائے آقا و مولا ﷺ روا، درست

مقصورۂ حضور ﷺ سے یا پھر حطیم میں
بس یہ پتا ہے ارحم و رحمان کا درست

قصرِ دنا میں رب نے اور اُس کے حبیب ﷺ نے
جو کچھ کہا، درست تھا، جو کچھ سُنا، درست

''ما ینطق'' کے حرف سے ظاہر ہُوئی یہ بات
فرمایا جو نبی ﷺ نے، وہی ہے بجا، درست

حکمت یہی تھی، قُدرتِ سرکار ﷺ بھی یہی
جو نا درست تھا، اُسے فرما دیا درست

جس شہر میں مقیم مِرے قلب و روح ہیں
میزابِ زَر سے پایا وہاں کا پتا درست

شتمِ نبی ﷺ سے جس کے لبوں سے بساندھ آئے
بدبخت ایسے شخت کو ہے ہر سزا درست

اِک بار آندھی نے مِری قسمت سنوار دی
چہرہ غبارِ شہرِ نبی ﷺ سے اَٹا درست

دُنیا کے آب و گِل میں تو جو کچھ خراب تھا
سرکارِ کائنات ﷺ نے وہ کر دیا درست

محمودؔ اِس سے مجھ کو مِلیں سر بُلندیاں
اسمِ حضور ﷺ سُن کے مِرا سر جھکا درست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم طیبہ کی طرف نعت سرا جاتے ہیں
حُبِّ دُنیا کے سب اَسباق بُھلا جاتے ہیں

جو ہمیں نعت پیمبر ﷺ کی سُنا جاتے ہیں
دِل میں اُلفت کی وہ اک جوت جگا جاتے ہیں

تاجور، بن کے مدینے میں گدا، آتے ہیں
تاجور ہو کے، مدینے سے گدا جاتے ہیں

حشر میں جس سے مُلک سُنتے ہیں نعتِ سرور ﷺ
رُستگاری کی سَنَد اس کو تھما جاتے ہیں

عازمِ طیبہ جو ہم ہوتے ہیں تو عجز کے ساتھ
ساتھ اپنے نہ کبھی لے کے اَنا جاتے ہیں

عزّتِ سرورِ عالم ﷺ سے ہے اُلفت جس کو
اُس کی کشتی کو وہ ساحل سے لگا جاتے ہیں

حکمِ ''جاءوک'' پہ چلتے ہُوئے پائے بندے
طیبہ کو وہ جو بہ ارشادِ خُدا جاتے ہیں

طیبہ تو طیبہ ہے، مکّہ کی طرف بھی ہم لوگ
لب پر اور دِل میں لیے ''صَلِّ علیٰ'' جاتے ہیں

آؤ، آقا ﷺ سے مدد مانگو حوائج کے لیے
چند لمحوں میں نبی ﷺ بگڑی بنا جاتے ہیں

رات میں، اُلفتِ آقا ﷺ کے حوالے سے، مَلک
کان میں ہم کو کوئی بات بتا جاتے ہیں

عاصی سرکارِ دو عالم ﷺ کو پُکاریں دِل سے
قیدِ عصیاں سے وہ بندوں کو چھڑا جاتے ہیں

عتبۂ آقا ﷺ پہ ہم جائیں تو پیچھے رہ کر
اپنے جذباتِ عقیدت کو چُھپا جاتے ہیں

بیٹھتے جو نہیں گنُبد پہ کبوتر، ہم کو
اِک سبق اُنس و عقیدت کا پڑھا جاتے ہیں

فجر کے بعد، مدینے کے ہیں جتنے زائر
ہر سنیچر کو سبھی سُوئے قُبا جاتے ہیں

میں تو معذور ہوں اب کبرسنی کے باعِث
لوگ تو اب بھی سُوئے ثور و حرا جاتے ہیں

جتنے محمودؔ عقیدت سے بندھے ہیں بندے
سُوئے طیبہ پئے تسلیم و رضا جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیر حُبِّ آقا ﷺ پیار سب بیکار، بے وقعت
کہ ہیں اس باب میں سب دُنیوی معیار بے وقعت

نہ ہو نعتِ پیمبر ﷺ تو لبِ اظہار بے وقعت
مدیحِ غیر آقا ﷺ کے سبھی اشعار بے وقعت

اُسے ''خیر القروف'' آقا ﷺ نے فرمایا ہے بے شبہ
ہیں آگے عہدِ سرور ﷺ کے سبھی اَدوار بے وقعت

نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے ایک اِک نکتے کے آگے ہیں
نظاماتِ زمانہ کے سبھی اَفکار بے وقعت

نبی ﷺ جو دین لائے ہیں، اِسے تسلیم کرنے پر
ہیں وقعت یاب مومن اور ہیں کفّار بے وقعت

نظر آئے گا رُتبہ حشر میں آل و صحابہؓ کا
نہیں ہو سکتے آقا ﷺ کے تعلّق دار بے وقعت

اَساسی ہے اثاثہ دیں کا حُبِّ آقا و مولا ﷺ
نہ ایسا ہو تو بارِ جُبّہ و دستار بے وقعت

شبِ اِسرا جو اِن پر پاؤں آقا ﷺ کے نہیں آتے
قیامت تک یہ رہتے ثابت و سیارے بے وقعت

کوئی خُوشبوئے خاکِ شہرِ سرور ﷺ کو کہیں پا لے
نظر آئیں اُسے دُنیا کے سب گلزار بے وقعت

وہاں جا کر بھی تیرا دھیان اپنے گھر کی جانب ہو
ہے بدبختی کہ ہو جاؤ سرِ دربار بے وقعت

ہے آقا ﷺ سے محبّت اُس کو، وہ محبوبِ آقا ﷺ ہے
اُحُد کے سامنے دُنیا کے سب کہسار بے وقعت

پڑھا جاتا نہ ہو جس میں درودِ پاک روزانہ
یقیناً ہوں گے اُس گھر کے دَر و دِیوار بے وقعت

کرم خالق نہ فرماتا، نہ آتے آپ دُنیا میں
تو رہتے حشر تک سب بیکس و نادار بے وقعت

گُنہگار آپ کا اپنا ہے، یہ فرمانِ سرور ﷺ ہے
اِسی خاطر نہیں ہیں سارے عصیاں کار بے وقعت

یہ پیغامِ خُدا آقا ﷺ نے پہنچایا ہے ہم سب تک
نہ ہو گا حشر کے دن صاحبِ کردار بے وقعت

یقین محمودؔ ہے مجھ کو کہ جب روزِ حساب آیا
نہیں ہوں گے حروفِ مِدحتِ سرکار ﷺ بے وقعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پڑھتا ہوں تو پاتا ہوں زباں کی عافیت
وِردِ اسماء النبی ﷺ ہے جسم و جاں کی عافیت

اِس میں آوازیں درودِ پاک کی گونجا کریں
چاہتا ہو کوئی گر اپنے مکاں کی عافیت

مُلک میں اپنے نظامِ مصطفیٰ ﷺ نافذ جو ہو
ہو رعایا کی بھلائی، حکمراں کی عافیت

ایک شب بُلوایا محبوب ﷺ کو قُدوس نے
میہمانی کی تھی شاہد لامکاں کی عافیت

پاؤں سے آقا ﷺ کے، مَس ہو کر یقینی ہو گئی
ماہ کی اور نجم کی اور کہکشاں کی عافیت

اپنے ربِّ پاک سے چاہیں سبھی اہلِ وِلا
جو چلے حرمین کو، اُس کارواں کی عافیت

کرنا ایصالِ ثواب اُن سب کو تم بعدِ درود
واقعی چاہو جو اپنے رفتگاں کی عافیت

اسوۂ سرکارِ ہر عالَم ﷺ پہ چلنے ہی میں ہے
سارے لڑکوں، بچوں کی، پیر و جواں کی عافیت

ہو گی چشمِ اِلتفات و لُطف سے سرکار ﷺ کی
سارے عفریتوں سے، شیطانوں سے جاں کی عافیت

ہر پڑوسی کی مدد کرنا بحکمِ مصطفیٰ ﷺ
چاہو گر تم اپنے گھر کی، خاندان کی عافیت

خیریت کا اور بھلائی کا تعلّق ہے نبی ﷺ کے ذکر سے
لب پہ ذکر اُن ﷺ کا نہ ہو تو پھر کہاں کی عافیت

اِتباع و طاعتِ آقا ﷺ میں ہے ہر بہتری
’’پیروی میں آپ ﷺ کی ہے دو جہاں کی عافیت‘‘

اس کو تو محمودؔ رکھ پابندِ احکامِ نبی ﷺ
گو اگر درکار جسمِ ناتواں کی عافیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھنا مدحِ سرور ﷺ کونین ﷺ میں مشغولیت
اس کے تم آنے نہ دینا آڑے کوئی مصلحت

جس نے اپنے دل کو ’’صَلِّ عَلٰی‘‘ سے دی تقویت
حشر میں گردانا جائے گا گرامی منزلت

بہتری دُنیا میں ہو گی، آخرت میں مغفرت
پیروی میں آپ ﷺ کی ہے دو جہاں کی عافیت

دی جو سرکارِ ہر عالَم ﷺ جہاں میں لائے ہیں
دُشمنی رکھتی ہے اُس سے دَہریت، نصرانیت

اُن کے اِس احسان کو مُسلم بُھلا سکتے نہیں
دی صحابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حُبِّ نبی ﷺ کی تربیت

سُنّتِ سرکار ﷺ ہے کرنا غریبوں کی مدد
مُتّبع آقا ﷺ کا ہے وہ، جس کی ہو یہ خاصیت

صرف سجدے ہی پسندِ خاطرِ رحماں نہیں
ہے ضروری شہرِ خُلقِ مصطفیٰ ﷺ کی شہریت

جو مطیعِ سرورِ کونین ﷺ ہے، کیسے نہ ہو
قابلِ صد احترام اپنے لیے وہ شخصیت

خیر مقدم اُس کا فرمائے گا رِضوانِ بہشت
جس کی دُنیا میں درودِ پاک میں تھی محویت

مت مجھے شاعر کہو، سمجھو، فقط ناعِت مجھے
مدحِ غیرِ سرورِ عالَم ﷺ سے میری معذرت!

راستہ منزل کا حرف ’’وابتغوا‘‘ نے دے دیا
رب رسائی کو رہی لازم نبی ﷺ کی معرفت

چاہے بندہ بہتری محشر میں اپنی، تو کہے
بعدِ حمد و نعت، اصحابِ نبی ﷺ کی منقبت

اس کو جمہوریتِ شاطر نے بنجر کر دیا　　ہم نے پائی تھی نبی ﷺ کے نام پر جو مُملکت
ہاتفِ غیبی کا یہ آوازہ سُن لو دوستو!　　قادری ممتاز کی محشر میں ہو گی حیثیت

یہ دُعا، یہ اِلتجا محمودؔ کی مالک سے ہے
نعت گوئی کی رہے تا حشر قائم اہلیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ جم سی گئی ہے جس کے ہونٹوں پر　　یہ وہ ہے، سرمدی سی زندگی ہے جس کے ہونٹوں پر
کُھلیں گے اس کے لب "صَلِّ عَلٰی" کہنے کو محشر میں　　پئے مقصورہ ہر دَم خامشی ہے جس کے ہونٹوں پر
اُسی کے روز و شب گزریں گے فردوسِ معلّٰی میں　　شبانہ روز ذکرِ سیّدی ﷺ ہے جس کے ہونٹوں پر
وہی ہے صادق الوعد الامین میں ﷺ کا اُمّتی سچّا　　کہ سچّی بات کوئی واقعی ہے جس کے ہونٹوں پر
وہ آقا کی نظر میں ہے، بُلاوا اس کو آئے گا　　گزارش حاضری کی پیشگی ہے جس کے ہونٹوں پر
شفاعت اس کو سرور ﷺ کی یقینا ہو گئی حاصل　　ہے تھوڑی عاجزی، کچھ راستی ہے جس کے ہونٹوں پر
اس نے جاوِدانی زندگی کی پائی خوشخبری　　درودِ مصطفیٰ ﷺ کی تازگی ہے جس کے ہونٹوں پر
چلا طاعت گزارِ مصطفیٰ ﷺ خوش خوش سُوئے جنّت　　بکھرتی چاندنی جیسی خوشی ہے جس کے ہونٹوں پر
وہ سُنتا تک نہیں ربّ و نبی ﷺ کے ذکر سے ہٹ کر　　کوئی جو بات بھی ہے، گُفتی ہے جس کے ہونٹوں پر
سمجھتا ہے درودِ پاک تو رحمان کی سنّت　　وہ، تقلید جنابِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہے جس کے ہونٹوں پر
یہ محشر ہے۔ وہ ہے بندہ جو نعتوں کا مخالف تھا　　وہی ہے، ایک پپڑی سی جمی ہے جس کے ہونٹوں پر

خُدا کے فضل سے محمودؔ ہے آقا ﷺ کا وہ بندہ
ہمیشہ نعتِ آقا ﷺ ہی رہی جس کے ہونٹوں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں سے پلٹے گا انسان قلبِ شادماں لے کر　　چلے بے شک مدینے کی طرف لا چاریاں لے کر
جو کندہ آنکھ کی پُتلی پہ روضہ مصطفیٰ ﷺ کا ہے　　چلوں گا حشر کو آنکھوں میں یہ روشن نشاں لے کر
جو حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا ہو دَاعیہ دِل میں　　رہِ پُرخار پر ایسی، چلو عزمِ جواں لے کر

وہاں صَلِّ عَلٰی پڑھ کر، کہوں گا حمدیں اور نعتیں
ٹلوں گا حشر میں سرکار ﷺ سے شاباشیاں لے کر

بچے گا کیسے توہینِ نبی ﷺ کا خرمنِ باطل
چلیں گے ہم اگر لفظ و بیاں کی بجلیاں لے کر

کرم فرمایا رب نے تو وہاں کی خاک اوڑھوں گا
نبی ﷺ کے شہر کو جاتا ہوں مَیں تو نقدِ جاں لے کر

یہ میری خوش نصیبی ہے، گیا ہوں جب مدینے کو
میں اگلی حاضری کے باب میں لوٹا ہُوں ''ہاں'' لے کر

درودِ پاک پڑھنے کی سَنَد جب ہاتھ میں ہو گی
مِلے گا کیا نکیروں کو ہمارا امتحاں لے کر

نعت خوانی یہ کیسی ہے، یہ کیا اُلفت ہے آقا ﷺ سے
ٹلے گا بزم سے دولت کو آخر نعت خواں لے کر

جولائی ۱۲ سے ہم جولی میں مجبوریاں میری
مجھے بیٹھی ہیں شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے دُوریاں لے کر

خُدارا مُلک کو سرکار ﷺ دہشت سے بچا لیجے
ہُوا ہُوں حاضر دَر خواہشِ امن و اماں لے کر

جو ذاتِ پاک نے رُوح الامیںؑ کو رات میں بھیجا
مکانِ اُمِّ ہانیؓ سے چلا وہ میہماں لے کر

فرستادہ مگر سِدرہ سے آگے جا نہ سکتا تھا
چلی اپنائیت آقا ﷺ کو سُوئے لامکاں لے کر

گیا محمودؔ طیبہ کو تو بھی ہمراہ بس اُلفت
جو پلٹا ہے تو اکرامِ شہِ ہر انس و جاں ﷺ لے کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے لُطف کے مظہر خیال و قلب و نظر
ہیں میری روح کا زیور خیال و قلب و نظر

درودِ پاک کے خوگر خیال و قلب و نظر
عجیب رکھتے ہیں جو ہر خیال و قلب و نظر

خُدائے پاک کی سُنّت سمجھ لیا جو اِسے
ہیں مدحِ پیمبر ﷺ خیال و قلب و نظر

مدینہ دل میں بھی رکھتا ہوں، دیکھتا بھی ہوں
مِرے ہیں اِس طرح یاور خیال و قلب و نظر

کیا جو وِرد درودِ رسولِ اکرام ﷺ کا
تو ہو گئے ہیں معطّر خیال و قلب و نظر

سراجِ نُور ہیں سرور ﷺ تو کیوں نہ ہو جاتے
مثیلِ ماہِ منوّر خیال و قلب و نظر

نبی ﷺ ہیں سارے جہانوں کے وَاسطے رحمت
تو کیوں نہ ہوتے مسخر خیال و قلب و نظر

قلم کیوں سرنگوں مدحِ حضور ﷺ میں نہ رہے
ہیں میرے خامے کے رہبر خیال و قلب و نظر

نعوتِ پاک کی تخلیق میں بفضلِ خُدا
ہُوئے ہیں بندے کے یاور خیال و قلب و نظر

رسولِ پاک ﷺ کے اسماء پاک لیتے ہیں — مِری زبان سے بڑھ کر خیال و قلب و نظر
جو ذکرِ سرور کون و مکاں ﷺ نہ کرتا ہو — تو اُس کے کیوں نہ ہوں بنجر خیال و قلب و نظر
خُدا کا شکر کہ محمودؔ محو رہتے ہیں
درودِ پاک میں اکثر خیال و قلب و نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت سے جو سُوئے روضہ خیر البشر ﷺ جاؤں — یقین ہے کہ پھر محشر کو مَیں با کرّوفر جاؤں
خُدا ناکردہ، پاکستان کے شہروں میں مر جاؤں — مِلے توفیق تو طیبہ میں مَیں جاں سے گُزر جاؤں
علالت آشنا بھی ہوں تو عصیاں میں بھی یکتا ہوں — نہ جاؤں مَیں جو طیبہ میں، تو پھر یارو! کدھر جاؤں
یہی ہر بار کرتا ہوں گزارش اپنے مالک سے — سُوئے مقصورۂ سرکار ﷺ مَیں تو با چشمِ تر جاؤں
زباں سے اور قلم کی نوک سے اُن کو ڈراتا ہوں — معانِد جو نبی ﷺ کے ہیں، میں کیسے اُن سے ڈر جاؤں
میں یوں تخلیق اور تحقیق میں مصروف رہتا ہوں — کوئی تو کام مدحِ سرورِ عالَم ﷺ میں کرتا جاؤں
جو شمعِ حُبِّ محبوبِ خُدا ﷺ کا ہو کے پروانہ — کبھی جاں دوں تو بن کے راکھ رستوں میں بکھر جاؤں
کہیں پر اور جانے کی تو فرصت ہی نہیں پاتا — رسول اللہ ﷺ کے دربار کی جانب مگر جاؤں
یہی طاعت، یہی ہے اِتباعِ سرورِ عالَم ﷺ — قُدومِ مصطفیٰ ﷺ کا جس طرف ہو رُخ، اُدھر جاؤں
خُدا کے گھر کے آگے پیچھے اور پھر شہرِ آقا ﷺ میں — درودِ پاک ہی پڑھتا چلا جاؤں، جدھر جاؤں
حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی زیارت کے یقیں کے ساتھ — سُوئے میدانِ حشر نعت پڑھتا بے خطر جاؤں
جو چاہا رب نے محمودؔ میرا یہ ارادہ ہے
چلیں ساتھی جو واپس، مَیں مدینے میں پسر جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں عام ہیں، یہ ہے انوار کا شرف — دیدِ مواجہہ رہا ابصار کا شرف
محسوس کرنا قبّہ و مینار کا شرف — جن سے عیاں ہے آپ ﷺ کے دربار کا شرف
آغازِ وحی تھا حرا کے غار کا شرف — اور تین راتیں ثورِ ضیا بار کا شرف

تحقیقِ نعتِ پاک ہے اَفکار کا شرف
تخلیقِ نعتِ پاک ہے اَشعار کا شرف

غیر نبی ﷺ سے پیار ندامت کا ہے سبب
اپنے حضور ﷺ سے ہو، یہ ہے پیار کا شرف

تسلیم کردہ قُدسیانِ عرش کا رہا
مدّاحیٔ حضور ﷺ کے اَذکار کا شرف

"خیر القرونِ قرنی" کہا خود حضور ﷺ نے
عہدِ نبی پاک ﷺ ہے اَدوار کا شرف

فرمانِ عالی شان ہے رب کے حبیب ﷺ کا
بڑھ کر ہے بات چیت سے کردار کا شرف

آقا ﷺ کے یہ غُلام تھے (سردار قوم کے)
ہے بوذر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ کا، عمار رضی اللہ عنہ کا شرف

جان اور مال آپ ﷺ پہ قُربان کر دیا
دُنیا کے دیکھا آپ ﷺ کے انصار کا شرف

بندے کی سر بُلندی کا باعث ہے حاضری
عتبہ کی دید، دیدۂ بیدار کا شرف

بیزار ہیں وہ صاحبِ معراجِ پاک ﷺ کی
قائم ہے جن سے ثابت و سیّار کا شرف

مصروفیت نبی ﷺ کی ثنا میں شبانہ روز
ہے بالیقیں یہ بندۂ سرکار ﷺ کا شرف

محمودؔ فضلِ خالقِ کونین سے مجھے
تسلیم ہے بہشت کے کُہسار کا شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اِلتقائے عقل و فکر
یوں میرے ہونٹوں پہ آتی ہے ثنائے عقل و فکر

ہو یقین لُطفِ خالق رہنمائے عقل و فکر
تو ہو مدحِ سرورِ دین ﷺ مدّعائے عقل و فکر

سُننا چاہیں تو سنیں انساں صدائے عقل و فکر
اُنسِ سرور ﷺ کے سبق سب کو پڑھائے عقل و فکر

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ ہے بقائے عقل و فکر
وَرنہ ہر دیوانگی پائی فنائے عقل و فکر

مفلسی افکار کی سمجھیں غزل گوئی کو ہم
حمد و نعتِ پاک ہے وجہِ غنائے عقل و فکر

سیرتِ سرکار ﷺ کے جب واقعے مَیں نے پڑھے
پائی خوشبو سے تعطّر زا فضائے عقل و فکر

کام فرموداتِ آقا ﷺ پر بھی ہونا چاہیے
یہ تدبر ہو تو ہو نشوونمائے عقل و فکر

اُس پہ کُھل جائیں گے اَسرارِ احادیثِ نبی ﷺ
ہو گا جس انسان پر بھی اِعتنائے عقل و فکر

ظلمتِ افکارِ مغرب نے کیا ذہنوں کو بند
عین ممکن ہے، کریں نعتیں صفائے عقل و فکر

کاش، پاکستان کے سارے پڑھے لکھوں کو بھی
نُورِ سرکارِ جہاں ﷺ سے جگمگائے عقل و فکر

نعت کے صدقے میں مِل جائے شفا احقر کو بھی
آقا ﷺ فرمائیں عنایت گر رِدائے عقل و فکر

میرے دِل میں یہ خیالِ خوش بھی دَر آتا رہا
مدحِ سرور ﷺ میں ریاضت ہے عطائے عقل وفکر

سچ مگر پوچھو، تو یہ ہے صرف توفیقِ خُدا
مِدحتِ آقا و مولا ﷺ ہے وَرائے عقل و فکر

ہاتفِ غیبی نے یہ محمودؔ سمجھایا مجھے
ہو نہ گر صَلِّ عَلٰی لب پر تو وَائے عقل و فکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رکھتا ہے نعتوں کا دَبستان قرینہ
کردار کا تیرے، ہے نگہبان قرینہ

ہو مدحِ نبی ﷺ میں وہ بہر آن قرینہ
آقا ﷺ کی جو ہو شان کے شایان قرینہ

ازبر کرو آقا ﷺ کی غلامی کے سبق کو
ہے متن محبّت تو ہے عنوان قرینہ

مطلب تھا کہ سب عظمتِ سرکار ﷺ کو مانیں
اللہ سے نبیوں کا تھا پیمان قرینہ

سکھلاتا ہے دُنیا میں بسر کرنے کی صُورت
آقا ﷺ کی احادیث کا فیضان قرینہ

تحمید ہو، تنعیت ہو یا مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم
ہر کام میں رکھّے تو مسلمان قرینہ

لازم ہے، رہے پیشِ نظر رُتبۂ آقا ﷺ
کردار عقیدت کی ہے پہچان قرینہ

رکھتے تھے عجب خالقِ عالَم کے کرم سے
مداحِ سرکار ﷺ میں حسان رضی اللہ عنہ قرینہ

دُنیا کے مسائل کو بھی حل کرنے کی خاطِر
سرکار ﷺ کے ہو تابعِ فرمان قرینہ

جو تم نے رکھّا طاعتِ محبوبِ خُدا ﷺ میں
رکھّے گا وہی سامنے رضواں قرینہ

میقاتِ مدینہ ہے حقیقت میں، عزیزو!
مکّہ میں پہنچنے کا پُورا اَرمان قرینہ

اَنوار کی بارش کا مدینے میں سبب ہے
اَشکوں کا جو رکھتا ہے چراغان قرینہ

یہ شہر پسندیدۂ خلاقِ جہاں ہے
ہو حاضریٔ طیبہ کے دوران قرینہ

محمودؔ کہو نعت بہت سوچ سمجھ کر
سمجھو کہ ہے رحمان کا احسان قرینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موسیٰ علیہ السلام کا طُور پر تھا تکلیم کا قرینہ
اللہ کے تقرّب کا تھا جُدا قرینہ

کہتے ہیں حمد اور، لکھتے ہیں نعتِ سرور ﷺ
پاتالِ دل سے کر کے آراستہ قرینہ

سرکار ﷺ کے قُدومِ انور کو چُومتے میں
رکھتے تھے بوقبیس و ثور و حرا قرینہ

خوشنودیٔ نبی ﷺ کو تحویلِ قِبلہ کرنا
ہے ذوالجلال رب کا تسکین زا قرینہ

دستِ حبیبِ خود ﷺ کو دستِ الٰہی کہنا
یہ ہے کلامِ رب کا اِک جانفزا قرینہ

حکمِ نبی ﷺ اُس پر کرنا عمل ہے لازم
قُرآنِ پاک کا ہے ہر ضابطہ قرینہ

وہ ڈھنگ ہے کہ جس سے ہم زندگی گُزاریں
ہے سیرتِ نبی ﷺ کا ہر واقعہ قرینہ

منتج ہو جو رضائے سرکار ہر جہاں ﷺ پر
اپنی حیات میں وہ رکھنا سدا قرینہ

تم اِس کے بعد نعتِ سرکار ﷺ گنگناؤ
تحمید کا جو بخشے تم کو خُدا قرینہ

شہرِ رسولِ رحمت بیمار کو شفا دے
رکھتی ہے اُس جگہ کی آب و ہوا قرینہ

احقاقِ حق کی خاطر، تبلیغِ دیں کی خاطر
رکھتا تھا مصطفیٰ ﷺ کا ہر معجزہ قرینہ

جو راہِ معرفت کے رَاہی ہیں، جانتے ہیں
شہرِ نبی ﷺ سے شہرِ اللہ کا قرینہ

محمودؔ تجھ کو حاصل طیبہ کی خاک ہو گی
اِس باب میں رکھے تو ہر اِلتجا قرینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا و مولا ﷺ کا بندہ دَست بستہ با ادب
کیوں نہ کرتا مدحِ آقا ﷺ دَست بستہ با ادب

دیکھے دُنیا نے صحابہ دَست بستہ با ادب
رہتے تھے جو پیشِ آقا ﷺ دَست بستہ با ادب

اُس پہ تھے لُطف و عنایاتِ رسولِ حق ﷺ بہت
جو گیا انسان طیبہ دَست بستہ با ادب

لاکھوں بندے پیشِ روضہ سر بخم پاؤ گے تم
دیکھ لو گے مجمع سارا دَست بستہ با ادب

ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ سُننا وَفورِ شوق میں
نعتِ سرور ﷺ پڑھنا دَست بستہ با ادب

تم درودِ پاک پڑھتے جانا طیبہ کی طرف
قریۂ آقا ﷺ میں رہنا دَست بستہ با ادب

جب کسی کے لب پہ آیا اسمِ محبوبِ خُدا ﷺ
دُنیا نے احقر کو پایا دَست بستہ با ادب

تو ریاضُ الجنّہ میں صُفّہ پہ اور قدمین میں — ہو کھڑا جب بھی ہو سیدھا دَست بستہ با ادب

آگے پیچھے اِس کے کیوں ہو گا نہ رضوانِ بہشت — جو کھڑا ہو پیشِ دَست بستہ با ادب

محفلِ میلاد کے دوران حُسنِ ذوق سے — نعت سُننے کو تھی دُنیا دَست بستہ با ادب

لازماً اُس شخص کے دِل میں نبی ﷺ کا پیار تھا — مَیں نے جس بندے کو دیکھا دَست بستہ با ادب

ہم نے اُس کو تاجور جانا، مظاہر وہ جو تھا — کوچۂ سرور ﷺ کا منگتا دَست بستہ با ادب

خواب میں محمودؔ کو آیا نظر جو شخص تھا
طیبہ کا والہ و شیدا دَست بستہ با ادب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اقصیٰ میں جو نبیوں ﷺ کی عبادت ہے مثالی — یوں ہے کہ محمد ﷺ کی اِمامت ہے مثالی

ہے "وابتغوا" اللہ کا ارشادِ گرامی — رب تک یہ رسائی کی وَساطت ہے مثالی

یہ وہ ہے، جسے رب نے کہا اپنی اطاعت — سرکارِ دو عالم ﷺ کی اطاعت ہے مثالی

قائم جو رہے گی پئے اثباتِ قیامت — سچ یہ ہے کہ آقا ﷺ کی شریعت ہے مثالی

جو صَلِّ عَلٰی پڑھتا رہا ہے — اُس بندۂ آقا ﷺ کی عقیدت ہے مثالی

ہے تجربۂ خُرد و کلاں کا یہ نتیجہ — آقائے دو عالم کی عنایت ہے مثالی

شاہد ہے حنین آپ کی پامردی پہ واللہ! — آقا ﷺ کی اُحد میں بھی شجاعت ہے مثالی

ویسے تو نہ تھی ربّ و نبی ﷺ میں کبھی دُوری — اِک رات ملاقات کی صُورت ہے مثالی

یہ ہے، جسے غیروں نے بھی تسلیم کیا ہے — دُنیا میں فقط آپ ﷺ کی سیرت ہے مثالی

جب کام یہ خود قادرِ مُطلق نے کیا ہے — یوں، ذکرِ پیمبر ﷺ کی تو رفعت ہے مثالی

مختص جو پیمبر ﷺ نے ہمارے لیے کی ہے — اپنے لیے وہ رحمت و رَافت ہے مثالی

ہم سب کے درود آپ سُنا کرتے ہیں سرور ﷺ — حق یہ ہے کہ آقا ﷺ کی سماعت ہے مثالی

تاثیرِ بشماتت کو مِٹا ڈالا ہے پل میں — ممتاز ملک غازی کی غیرت ہے مثالی

خوش خوری کا محمودؔ نے پایا یہی حاصل
طیبہ کی کھجوروں کی تو لذّت ہے مثالی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی ہے سچ کہ خالق کی بندگی میں سکوں
اور اِس کا نام ہے آقا ﷺ کی پیروی میں سکوں

جو چاہے بندہ کہ پائے وہ زندگی میں سکوں
ہے حمدِ رب میں اور ہے مدحِ سیّدی ﷺ میں سکوں

بفضلِ رب وہ درودِ حضور ﷺ میں پا لیں
اگر تو چاہتے ہیں لوگ زندگی میں سکوں

سب اپنے قول و عمل تابعِ نبی ﷺ رکھّو
پئے حضور ﷺ ہے ایسی سُپردگی میں سکوں

کبھی نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کے پیار میں، تو کبھی
مِلا معانِد سرور ﷺ سے دُشمنی میں سکوں

حضور ﷺ اشجع تھے، ہم کو سکھائی پامردی
کبھی کسی کو مِلا بھی ہے بُزدلی میں سکوں

کہا نبی ﷺ نے کہ ہے دُور زُور سے مومن
رکھّا ہے خالقِ عالَم نے راستی میں سکوں

سحابِ رحمتِ سرکار ﷺ کے ترشّح سے
بیادِ آقا ﷺ مِلا آنکھ کی نمی میں سکوں

جہاں میں ہو تو ہو لفظ و بیاں کی اہمیت
ہے پیشِ روضۂ سرکار ﷺ خامشی میں سکوں

نہیں جواز تعلّی کا نعت گوئی میں
فروتنی میں مِلے گا یا عاجزی میں سکوں

کہیں سب اہلِ وِلا میں وہ عام ہو جائے
مِلا اویسِ قرن رضی اللہ عنہ کو جس عاشقی میں سکوں

کلامِ رب کے مفاہیم سے سمجھ جانا
کہ ہے مقامِ پیمبر ﷺ سے آگہی میں سکوں

ضرور ہے کہ ہو محمودؔ لب پہ نعتِ نبی ﷺ
نہیں مِلے گا نپٹ شعر و شاعری میں سکوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس بندے کے دِل میں شمعِ اُلفت راہ پاتی ہے
اِسے تقدیر راہِ قریۂ سرور ﷺ سُجھاتی ہے

"محمد ﷺ" نام جو محبوبِ رب ﷺ کا ہے، وہ ذاتی ہے
مگر جو دوسرے ہیں سیکڑوں، ہر اِک صفاتی ہے

بسائے پیار دِل میں، طیبہ میں خلقت جو آتی ہے
وہ چوکھٹ پر رسولُ اللہ ﷺ کی، گردن جھکاتی ہے

ہے فضلِ ربُّ العزت، نعت کہنی جس سے آتی ہے
وہ احمق ہے، جو کہتا ہے کہ کوشش اِس کی ذاتی ہے

جو یہ دُنیا میں رُسوا قومِ مُسلم ہوتی جاتی ہے
یہ شاید آج کل سرکار ﷺ کی نا اِلتفاتی ہے

حبیبِ ربِّ عالَم کا درودِ پاک ہے لب پر
مِری قسمت مِرے دن رات کو ایسے سجاتی ہے

ہمہ اوقات رہتی ہے نظر آقا ﷺ کی رحمت پر
عنایت اُن کی، بندے کو الٰہی سے مِلاتی ہے

تمنّا میرے دِل کی، جاننے میں کچھ نہیں مشکل
مجھے بھاتی ہے تو مِدحت مِرے آقا ﷺ کی بھاتی ہے

قسم قُرآں میں آئی ہے قلم کی اور لکھنے کی
لبِ خاصہ پہ میرے، نعت یوں ہر وقت آتی ہے

یہ کیوں پیچھے پڑے ہو آپ ہاتھوں کی لکیروں کے
عطا سرکار ﷺ کی ہے جو مقدّر کو بناتی ہے

مجھے جنّت بقیعِ پاک کی، دُنیا میں مِل جائے
جواں تر قلب میں میرے، یہ خواہش ہوتی جاتی ہے

قسم سرکارِ ہر عالَم ﷺ کی ناموسِ مطہر کی!
جو توہینِ نبی ﷺ کی بات ہے، دِل کو جلاتی ہے

توقّع تو نبی ﷺ کی رحمت و رَافت پہ ہے لیکن
مِری ناکردہ کاری ہے کہ جو مجھ کو ڈراتی ہے

اِسے فرمایئے آقا ﷺ! جگانے کی کوئی صُورت
یہ لگتا ہے کہ اُمّت نیند کی محمودؔ ماتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکارِ عالَم ﷺ کا ہُنر پُر کیف ہے
ذکرِ میلادِ پیمبر ﷺ پُر اثر، پُر کیف ہے

روح سے جو پوچھ سکتا ہو، اُسی سے پوچھ لے
یادِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کِس قدر پُر کیف ہے

جس پہ چلنے سے خبر مِلتی ہے عرشِ پاک کی
شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ کی رہگزر پُر کیف ہے

اس میں صبح و شام اور دِن رات یکساں خوب ہیں
مِدحتِ محبوبِ رب ﷺ آٹھوں پہر پُر کیف ہے

سوچ کر منظر وہاں کا، روح تک شاداب تھی
دیکھ کر دربارِ سرور ﷺ کی نظر پُر کیف ہے

عکسِ روضہ دیکھنے سے ہے نظر کی روشنی
اور مدینے سے بُلاوے کی خبر پُر کیف ہے

دیکھا طیبہ ڈھائی درجن مرتبہ، پایا یہی
شب مَنوّر ہے وہاں کی اور سحر پُر کیف ہے

مانگنا اِمداد ہر جنگاہ میں سرکار ﷺ سے
اِس طرح حاصل ہُوئی فتح و ظفر پُر کیف ہے

یہ نتیجہ سامنے آ جائے گا محشر کے دِن
نخلِ تقلیدِ پیمبر ﷺ کا ثمر پُر کیف ہے

اِس پہ آئے تھے قدم معراج میں سرکار ﷺ کے
بس، اِسی خاطر ہمیں دیدِ قمر پُر کیف ہے

اور ہر جانب سفر لاریب ہے مثلِ سفر
جو مدینے کی طرف کو ہو، سفر پُر کیف ہے

وقت جو بھی ہو، کوئی حالت ہو، اِتنا جان لو
ذکرِ محبوبِ خُدا ﷺ تو سر بسر پُر کیف ہے

ہے لطافت آشنا محمودؔ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ
کر کے دیکھو، طاعتِ خیرُ البشر ﷺ پُر کیف ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امانت مُفتخر آقا ﷺ ہے، صِدق و صفا نازاں
ہے خُلقِ مصطفیٰ ﷺ پر آج تک خلقِ خُدا نازاں

گُہر باری پہ آنکھوں کی، ہے رحمت کی گھٹا نازاں
عطائے مصطفیٰ ﷺ پر یوں ہے بندے کی خطا نازاں

بھی بختی پہ اپنی، مَیں ہُوں صبح و مَسا نازاں
کہ اِذنِ نعت گوئی پر نہ کیوں رہتا سدا نازاں

وہ جس کے ہونٹ میں آقا ﷺ کے ذاکر اور ناعِت
وہ خوش بختی پہ اپنی، کیوں نہ ہو صبح و مَسا نازاں

حبیب حق ﷺ نے کب تختِ شہی کو بخشی یہ عزّت
یہ ایسی خوش نصیبی تھی، تھا جس پر بوریا نازاں

ربوبیت بھی ظاہر رب نے کی محبوب ﷺ کی خاطِر
حدیثِ قُدسی خالق ہے لولاک لما نازاں

نہیں ماہ و کواکب ہی فقط اعزاز کے قابِل
قُدومِ سرورِ دیں ﷺ سے ہُوئے ثور و حرا نازاں

حبیبِ خالِق و مالک ﷺ کی طاعت فخر بخشے گی
مطیع آقا ﷺ محشر میں نہ ہو گا بھلا نازاں

عمل پر جن کے، کردارِ پیمبر ﷺ کا رہا سایہ
بہ ہنگامِ قیامت ہوں گے وہ اہلِ وَفا نازاں

وہاں میرا پہنچنا ہی سعادت کی علامت تھا
مِلا ٹکڑا نبی ﷺ کے در سے، دَامن تھا مِرا نازاں

ہمارے رہنما کعبینؓ و حسّانؓ و بصیریؒ ہیں
جو ہم نے مدحِ سرور ﷺ کی تھے فہم و ذکا نازاں

جہاں نقشِ قُدومِ سرورِ کونین ہیں روشن
چلے اِس راہ پر تو کیا نہ ہوتے اولیاءؒ نازاں

کیا محمودؔ خود محسوس مَیں نے شہرِ آقا ﷺ میں
مدینے میں ہے خوشبوئے پیمبر ﷺ پر ہَوا نازاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھنا میرا درِ سرکار ﷺ کو، تُم دیکھنا
میری خاموشی کا عتبہ پُر تکلّم دیکھنا

جاؤ گے جب نعت ہونٹوں پر لیے میزاں کو
تم لبِ سرکارِ عالم ﷺ کا تبسّم دیکھنا

رحمتِ آقا سے پانا رُستگاری کی سَند — اور کنارِ حوضِ کوثر لُطف کے خُم دیکھنا
آپ ﷺ جو لاہور میں تقریریں سُنتے ہو مِری — مجھ کو مقصورہ کے آگے آپ گُم صُم دیکھنا
جب سرِ محشر مَیں نعتِ پاک لب پر لاؤں گا — بحرِ جذباتِ عقیدت میں تلاطم دیکھنا
تم کھڑے رہنا سرِ محشر ترازو کے قریب — اپنی اُمّت پر پیمبر ﷺ کا ترحّم دیکھنا
جب مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے کم کِسی نے بات کی — آپ مابینِ حق و باطل تصادم دیکھنا
ہیں ہدایت کے ستارے مصطفیٰ ﷺ کے جاں نثار — گر ہدایت کے ہو خواہاں، سُوئے انجم دیکھنا
آیۃ الکرسی کو پڑھ کر، لینا نامِ مصطفیٰ ﷺ — دُور تم ہر نوع کا دِل سے توہّم دیکھنا
تُو تھا طیبہ میں تو آگے آگے تیرے وہ رہا — جب ہُوا واپس تو اپنے دِل کو تُو گُم دیکھنا
تم درودِ پاک جو صبح و مَسا پڑھتے رہے — رحمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا قُلزم دیکھنا
نعت کے مفہوم پر بھی تو ضروری ہے نظر — ہے غلط آواز سُننا اور ترنّم دیکھنا

خُلد میں محمودؔ تم پہنچے تو ہے اتنا یقیں
خدمتِ سرکار ﷺ میں اپنے اب و اُم دیکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذہبِ پیغمبری ﷺ ہے دو جہاں کی عافیت — اِس سے ربطِ باطنی ہے دو جہاں کی عافیت
دین سے وابستگی ہے دو جہاں کی عافیت — بندوں کو یہ آگہی ہے دو جہاں کی عافیت
نعت سے حاصِل خوشی ہے دو جہاں کی عافیت — یوں عقیدت میں ڈھلی ہے دو جہاں کی عافیت
اِتّباعِ سرورِ عالم ﷺ کی اہمیّت سمجھ — ’’پیروی میں آپ ﷺ کی ہے دو جہاں کی عافیت‘‘
کر کے مِدحت مصطفیٰ ﷺ کی، کر کے اُسوہ پر عمل — پاؤ گے جو قُدرتی ہے دو جہاں کہ عافیت
جھوٹ سے نفرت کریں سب اُمّتی سرکار ﷺ کے — یہ سمجھ لیں، راستی ہے وہ دو جہاں کی عافیت
آقا و مولا ﷺ کی فرمودات سے ظاہر ہُوا — معصیت سے مخلصی ہے دو جہاں کی عافیت
دو سِرے زنجیر کے ہیں حُبِّ ربّ و مصطفیٰ ﷺ — اور اِس کی اِک کڑی ہے دو جہاں کی عافیت
طاعتِ سرکار ﷺ ہے طاعت خُدائے پاک کی — طاعتِ سرکار ﷺ ہی ہے دو جہاں کی عافیت

جا کے بیتُ اللہ تک اور دیکھ کر شہرِ نبی ﷺ — تیری آنکھوں کی نمی ہے دو جہاں کی عافیت
مِدحتِ محبوبِ خالق ﷺ کے وَاسطے — بندے کی دَریا دِلی ہے دو جہاں کی عافیت
جاں نثارانِ نبی ﷺ محمودؔ یوں اصحاب رضی اللہ عنہم تھے
سامنے اُن ﷺ کے رہی ہے دو جہاں کی عافیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حضورِ پاک ﷺ ہو اور حمدِ لم یزل — اس کے بغیر گزرے نہ بندے کا ایک پل
وہ جو کرے گا اُسوۂ سرکار ﷺ پر عمل — گردابِ معصیت سے نہ کیوں جائے گا نکل
احقر نے برتیں نعت میں اصناف اور بھی — لیکن عموماً آگے رہی ہیئتِ غزل
لے رب سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے افکار مستفاد — منزل نبی ﷺ کی نعت ہو تو سیدھی راہ چل
چسپاں لبوں پہ نغمہ "صَلِّ عَلٰی" جو ہو — میزان کے خیال سے اعصاب کیوں ہُوں شل
پیدا ہُوا رجب میں جو چاہا اللہ نے — بالائے عرشِ پاک ملاقات کا محل
کچھ ہم بھی تو فضائلِ اخلاق کو پڑھیں — وعدہ تو ہے شفاعتِ سرکار ﷺ کا اٹل
پاؤں گا رُستگاری کی صُورت میں آخرش — نخلِ مدیحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کا پھل
بندے خُدا کے! ٹینشن اِس باب میں نہ لے — نامِ نبی ﷺ سے مشکلیں جائیں گی تیری ٹل
توصیف و مدحِ غیر رسولِ خدا ﷺ ہو کیوں — شکرِ خُدا، دماغ میں اپنے نہیں خلل
آنکھیں جو اِس نے طاعتِ آقا ﷺ سے مُوند لیں — اُمّت نبی ﷺ کی دُنیا میں رُسوا آج کل
محشر میں مَیں سلام کروں عزرائیل علیہ السلام کو
طیبہ میں گر معانقِ محمودؔ ہو اجل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھتا ہوں، مدیحِ مصطفیٰ ﷺ ہی اصل میں فن ہے — یہی تو ہے جاری جس سے میرے دِل کی دھڑکن ہے
محلِ خُلدِ بریں کا خاص اِسی بندے کے کارن ہے — برائے خدمتِ نعتِ پیمبر ﷺ جس کا جیون ہے
میں فضلِ خالق و مالک سے بندہ ہُوں پیمبر ﷺ کا — یقیں لا تقنطوا کا میری روح و جاں میں روشن ہے

اِسی سے اشجعیت آقا و مولا ﷺ کی وَاضح ہے
اُحُد کا اور حنین و بدر کا جو سامنے رَن ہے

پپیہے، کوئلیں، چڑیاں۔ یہ سب یوں چہچہاتے ہیں
کہ اِن ساروں ہی کے پیشِ نظر طیبہ کا گلشن ہے

ہر اِک شے، رحمت للعالمیں ﷺ کی ہے نگاہوں میں
زمیں سرسبز یا بنجر ہے، کوئی باغ یا بن ہے

حصولِ علم جس میں فرض آتا ہے نظر ہم کو
مخاطِب اِس حدیثِ آقا ﷺ کا ہر مرد ہے، زن ہے

مِلے گی سر بُلندی، سرفرازی حشر میں اُن کو
پئے مقصورۂ سرکار ﷺ خم جس جس کی گردن ہے

نہ جس کے ہونٹ ذکرِ سرورِ عالَم ﷺ سے روشن ہوں
ہو جتنا صاحبِ دَستار و جبّہ، دیں کا رہزن ہے

وہ جن کو حاضری کا اِذن ہو، اُن کا بھی کیا کہنا
مگر خوش بخت تر وہ ہیں، مدینہ جس کا مسکن ہے

نبی ﷺ کے شہر سے رجعت پریشانی کا باعِث
مَیں واپسی آ گیا ہوں، پر مِرا قدمین میں من ہے

ضروری ہے، پہنچنا کیفرِ کردار تک اس کا
جو محبوبِ خُدا، سرکارِ عالَم ﷺ کا دشمن ہے

مِرے مرنے کی دُنیا میں خبر یوں کاش ہو جاری
بقیعِ پاکِ طیبہ میں رشیدؔ احمد کا مدفن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل مِرا جب پیار کو مچلا بصد عجز و نیاز
اِذنِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ چاہا بصد عجز و نیاز

تھا پسندِ خاطرِ رحمان و ارحم بے گُماں
دیکھتا میرا سُوئے روضہ بصد عجز و نیاز

مجھ سے پوچھو کِس طرح معراج کا پاتا ہوں لُطف
صفّہ پہ کرتا ہوں جب سجدہ بصد عجز و نیاز

سُنّتِ قُدوس ہے "صَلِّ عَلٰی" کہنا مِرا
ذہن میں آتا ہے یہ نکتہ بصد عجز و نیاز

آ گیا بے شک نگاہِ خالقِ کونین میں
مدح گُستر جو نبی ﷺ کا تھا بصد عجز و نیاز

سر بُلندی کی تمنّا ہو اگر پیشِ نظر
پیشِ عتبہ ہو کھڑا بندہ بصد عجز و نیاز

اِتباع و طاعتِ سرکار ﷺ کے احساس سے
میں قُبا کا لیتا ہُوں رَستہ بصد عجز و نیاز

۹۲ء میں ایک دن، سورج نکل آنے کے بعد
ہم نے غارِ ثور کو دیکھا بصد عجز و نیاز

پائی بارش مُوسلادھار اُن ﷺ کے شہرِ پاک میں
پیار کا تھا موجزن دَریا بصد عجز و نیاز

حمد کا اور نعت کا تھا نقش میرے ہاتھ میں
غور سے دیکھی اگر ریکھا بصد عجز و نیاز

غلبہ حُبِّ نبی ﷺ میں چل کے مَیں لاہور سے
شہرِ سرور ﷺ کو گیا سیدھا بصد عجز و نیاز

لامکاں والے نبی ﷺ ہیں، مَیں زمیں کی خاک ہُوں
خیال یہ دِل میں رہا پُختہ بصد عجز و نیاز

ہے ضروری حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو اُمّتی
رکھتا ہو ممتاز سے ناتا بصد عجز و نیاز

طیبہ میں مرنے کی خواہش اپنے دِل میں پالنا
ہے ہمارا سیکھنا جینا بصد عجز و نیاز

"وَالْقَلَمْ" کہ کے جو لُوں محمودؔ خامہ ہاتھ میں
کرتا ہوں اسمِ نبی ﷺ املا بصد عجز و نیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا ہر پل طاعتِ سرکار ﷺ سے چمکا رہے
قُدسیوں تک میں اِسی انسان کا چرچا رہے

اِس طرح بندہ درِ آقا ﷺ سے وَابستہ رہے
دَامنِ دریوزہ ہر صبح و مَسا پھیلا رہے

پیروئ سرورِ کونین ﷺ میں پُورا رہے
بندے کے کردار میں ہر عہد کا ایفا رہے

جس کے سر پر رحمتِ سرکار ﷺ کا سایہ رہے
حشر کے خدشے سے وہ انسان بے پروا ہے

خواب میں جس پر کرم فرما حبیبِ رب ﷺ ہُوئے
نُور اَفزا حشر تک اُس شخص کی کُٹیا رہے

ایک آیہ "القلم" سورہ کی دیتی ہے مَسا
چاہا خالق نے کہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اُونچا رہے

ہر اَلم ہر درد، ہر کلفت میں، ہر اَندوہ میں
میرے یاور، میرے ناصِر آقا و مولا ﷺ رہے

یوں کیا خالق نے اِسرا کے معارف کو بیاں
کُچھ نہ کچھ اَفشا بھی ہو اور کچھ نہ کچھ اَخفا رہے

شائبہ تک بھی دُوئی کا قصرِ قُربت میں نہ تھا
رب وَہاں تنہا تھا، سرور ﷺ بھی وَہاں تنہا رہے

مُنحنی سارے خطوطِ مدح کر حرفِ غلط
اُلفتِ سرکارِ عالَم ﷺ کا خط سیدھا رہے

خود صراطِ مستقیم اُن کو دکھائے کبریا
منزلِ مقصودِ ہر اہلِ وِلا طیبہ رہے

قبر میں تجسیم اس کی، تجھ کو آئے گی نظر
تا دَمِ آخر حقیقت کا ہو تُو جُویا رہے

حشر تک محمودؔ کی ہے رب العزّت سے دُعا
سُوئے عکسِ قُبّہ اس کا دیدۂ بینا رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عتبہؓ نبی ﷺ پہ نہ ہونٹوں نے کی مدد
فی الفور کرنے آ گئی تھی خاموشی مدد

بیکس کی، بے نوا کی جو آقا ﷺ نے کی مدد
وہ منطقی تھی، قُدرتی تھی، واقعی مدد

فرمائیں کیسے اس کی، خُدا کے نبی ﷺ مدد
کرتا نہ ہو جو آدمی کی آدمی مدد

اُمّت کی کر رہے ہیں نبی ﷺ آج بھی مدد
نفرت یہ گفتنی ہے، یہ ہے گفتنی مدد

میزانِ عدل پر جو تُلیں گے عمل سبھی
فرمائے گی شفاعتِ سرکار ﷺ ہی مدد

جب ساتھ خشک ہونٹ نہ طیبہ میں دے سکے
تو حبسِ دِل میں آنکھوں کی دے گی نمی مدد

پہنچائے رب کِسی طرح شہرِ حضور ﷺ میں
پیشِ نبی ﷺ کرے گی مِری بیکسی مدد

مجھ تک پکڑ دھکڑ جو قیامت کی آ گئی
میری درودِ سرورِ عالم ﷺ نے کی مدد

سرور ﷺ کی عظمتوں کا ہو احساس بے طرح
فرمائے ذہن و دِل کی اگر راستی مدد

آتی نہیں ہے رات وہاں پر کِسی طرح
شہرِ نبی ﷺ کی کرتی رہی روشنی مدد

سوتے جو خشک ہوتے نظر آئے نثر میں
مدحِ نبی ﷺ میں کرتی رہی شاعری مدد

محمودؔ اُس پہ پیار نہ کیوں رب کو آئے گا
وہ خوش نصیب جس کی کریں سیّدی مدد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اصحابِ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کا درسِ وفا گونجا
نبی ﷺ کی نعت کا نغمہ بہ تائیدِ خُدا گونجا

وہ جس کے دِل میں اُلفت جاگزیں تھی سرورِ دیں ﷺ کی
بروزِ حشر اِس کی مغفرت کا فیصلہ گونجا

زباں جس کو ادا کرنے سے قاصِر تھی مدینے میں
مِرے اندر کے گُنبد میں وہ میرا مدّعا گونجا

ربیع الاوّلِ سالِ گزشتہ مَیں یہ دیکھا ہے
یہ ہر جانب، یہ ہر جا نغمہ "صَلِّ عَلٰی" گونجا

زمین و آسماں میں ہر طرف سے، چار جانب سے
پڑھی جب نعت تو آوازۂ صد مرحبا گونجا

پسندیدہ جو خالق کا تھا، آقا ﷺ کا عطا کردہ
درودِ مصطفیٰ ﷺ کا صیغہ وہ صبح و مَسا گونجا

کیا نومیدیوں نے تنگ مجھ کو، تو سماعت میں
شفاعت کا رَسولِ پاک ﷺ کا وعدہ سدا گونجا

ہُوئے راز و نیازِ عابد و معبود تو پہلے
کلامِ رب کی اِک آیت سے پھر غارِ حرا گونجا

زبانِ خامشی میں جو پرندوں نے الاپا تھا
مرے کانوں میں نعتوں کا وہ حرفِ خوشنوا گونجا

تلاوت کی فَتَرضٰی اور تَرضٰھَا کی جب میں
تو آوازہ حبیبِ کبریا ﷺ کے عشق کا گونجا

مرا محمودؔ حمد و نعت، دونوں سے تعلّق ہے
نبی ﷺ کا ذکرِ خوشتر بھی یہ تحمید و ثنا گونجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ آقا ﷺ سے جو وفا نہ کرے
اُس کو انسان رہنما نہ کرے

بندہ آقا ﷺ کی سمت رُخ رکھّے
سُوئے طاغوت اِعتنا نہ کرے

جائے انساں مدینے کو ہر بار
اور کِسی شہر کو چلا نہ کرے

جو درودِ نبی ﷺ اہم سمجھے
فرض یہ کیسے وہ ادا نہ کرے

پڑھنے والا کلامِ خالق کا
کِس لیے رُخ سُوئے حرا نہ کرے

جب ہوں آگے فیصلے اُن کے
آدمی کوئی فیصلہ نہ کرے

قاسم آقا ﷺ تو معطی خالق ہے
بُھولیں اِس کو کبھی، خُدا نہ کرے

پہلے "صَلِّ عَلٰی" پڑھے انساں
یہ نہ پڑھ پائے تو دُعا نہ کرے

دُنیوی نفع کے لیے بندہ
کفر و باطِل سے رَابطہ نہ کرے

ایک پتھر ہے، دِل نہیں اُس کا
نعت سُن کر جو "واہ وا" نہ کرے

پائے آقا ﷺ سے بندہ جو، اس کا
یوں، کُھلے عام تذکرہ نہ کرے

یاد طیبہ جسے علیل کرے
ایسا بیمار تو دوا نہ کرے

حمد و نعتِ حضور ﷺ کا شاعر
غیرِ سرکار ﷺ کی ثنا نہ کرے

کام آقا ﷺ کا ہے عطا کرنا
بندہ وہ کیا ہے، جو خطا نہ کرے

آئے موقع جو حفظِ حُرمت کا
اُمّتی کیسے حوصلہ نہ کرے

بندہ سُنّت پہ مصطفٰی ﷺ کی چلے
پائے دُکھ بھی مگر گِلا نہ کرے

جس میں حُبِّ نبی ﷺ رشیدؔ نہ ہو
دَم وہ مُسلم کبھی بھرا نہ کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُوئے سرور ﷺ کی گدائی، مفلسی کی موت ہے — جھولی پھیلانا وہاں پر، بیکسی کی موت ہے
محسنِ اِنسانیت کی راہ سے منہ موڑنا — ہے خلافِ آدمیّت، آدمی کی موت ہے
دینِ سرور ﷺ سے تعلّق کا ہے یہ واضح اثر — دوستی کی زندگی ہے، دُشمنی کی موت ہے
یہ تو حق ہے صرف مالک کا، پیمبر ﷺ نے کہا — سر جھکانا غیر کے آگے خُودی کی موت ہے
شادمانی اور شادابی ہے تو طیبہ سے ہے — قُبّہ اَخضر سے دُوری تازگی کی موت ہے
ہر بُرائی کے لے اِستقبال کی صُورت یہاں — پیروی آقا و مولا ﷺ کی، بدی کی موت ہے
ہر تعطّر، ساری خوشبوؤں کا مرکز ایک ہے — نعت کی خوشبو نہ پا سکنا کلی کی موت ہے
یہ دیا سرکار ﷺ نے اپنائیت کے وَاسطے — بھائی چارے کو سمجھنا بے رُخی کی موت ہے
دِلنشینئ بلالِ پاک رضی اللہ عنہم سے اغماض تو — لازماً، لاریب حسنِ دِلکشی کی موت ہے
بیئرِ عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا پانی پینا پیار سے — اِس میں شک کیسا کہ یہ تشنہ لبی کی موت ہے
نعت کہنے میں نصیحت میری پلّے باندھ لو — جو تعلّی نعت میں ہے، عاجزی کی موت ہے
مجھ سے پوچھو، مَیں ہوں ہجرِ طیبہ کا اَب کے شکار — دُوریٔ شہرِ رسولِ رب ﷺ خوشی کی موت ہے

رحمتِ خالق سے جب محمودؔ دُوری ہے یہی
بندۂ آقا ﷺ نہ ہونا بندگی کی موت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعمال میں حضور ﷺ کی ہو پیروی کہیں — تم کو نظر نہ آئے گی پھر بیکسی کہیں
جو رَاہِ اتباعِ نبی ﷺ میں نہ چل سکا — دُنیا میں پا سکے گا نہ بندہ خوشی کہیں
آقا ﷺ کا مثل ہونے کی تغلیط میں سنو — روح الامین علیہ السلام نے دیکھا نہ اُن ﷺ سا کبھی کہیں
گھر گھر میں چاہے کوئی تو جا جا کے دیکھ لے — ممکن کہاں حبیبِ خُدا ﷺ سا سخی کہیں

جس کی نظر نبی ﷺ کی احادیث پر نہیں ممکن نہیں کہ پا سکے گا آگہی کہیں
جو شخص دُور اسوۂ سرکار ﷺ سے رہا ممکن نہیں کہ پاتے کوئی بہتری کہیں
خواہش یہ تھی حبیبِ خُدائے جلیل ﷺ کی ہو رَبط ضبط مومنوں میں باہمی کہیں
اُمّت میں ہیں نبی ﷺ کی، رہیں دُور زُور سے جھلکے ہماری گفتگو میں رَاستی کہیں
تبلیغِ دینِ آقا ﷺ کریں ہم تو کِس طرح ناکردہ کاری ہے کہیں اور بے حسی کہیں
جس کی نگاہ میں نہ ہُوا قُبّۂ نبی ﷺ دُنیا میں پا سکے گا نہ چھاؤں گھنی کہیں
بیتِ خُدا و عتبۂ سرکار ﷺ کے سِوا میں نے جبینِ عجز نہیں ہے دَھری کہیں
فٹ پاتھ پر ہی چاہے مدینے کے ہو بسر ایسی سکون زا نہیں ہے زندگی کہیں
بتیس(۳۲) بار کا میرا شاہد ہے تجربہ پائی نہیں مدینے میں مَیں نے کمی کہیں

محمودؔ ہے پکڑ میں علالت کی آج کل
فرمائیں اِلتفات و کرم سیدی ﷺ کہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُننے کو ذکرِ نبی ﷺ کو سر کو جھکا رکھّا ہے یوں پیمبر ﷺ کے سِوا سب کو بُھلا رکھّا ہے
اس کو اللہ کا احسان سمجھ کر مَیں نے یادِ سرکارِ کو سینے سے لگا رکھّا ہے
نج سورہ کی تلاوت نے، حبیبِ رب کی رفعتِ ذکر کا احساس دِلا رکھّا ہے
لب پہ تم صَلِّ عَلٰی سیّدنا تو رکھّو کام جو چاہو وہ سمجھو کہ ہُوا رکھّا ہے
طاعتِ آقا ﷺ سے دُوری کا اثر ہے جس نے ہم کو گردابِ معاصی میں پھنسا رکھّا ہے
کُھل گئی فَتَرضٰی سے حقیقت ساری خود کو خالِق نے بھی راضی برضا رکھّا ہے
آنکھ کی پُتلی کو تم غور سے دیکھو، مَیں نے قُبّہ کا نقشِ حسیں اِس پہ جما رکھّا ہے
میرے ممالک مِرے رحمان خُدا نے مجھ کو مِدحتِ غیر پیمبر ﷺ سے بچا رکھّا ہے
تم درِ آقا و مولا ﷺ سے جو چاہو، پا لو ہر بھلائی نے وہاں ہاتھ بڑھا رکھّا ہے
رب رؤف اور رحیم اور نبی بھی یہ ہیں اِس شراکت جو عارض پہ بہا رکھّا ہے

مجھ کو سرکار ﷺ بُلا لیں گے عزیزو! مَیں نے
دَجلۂ اشک جو عارض پہ بہا رکھّا ہے

وَاسطہ بُردہ کا دُنیا ہے شفا کی خاطر
ہم کو علامہ بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سکھا رکھّا ہے

تیور آقا ﷺ کی نظر کے بھی خوشنوا دیکھو
سامنے میرا عمل نامہ تو لا رکھّا ہے

فضلِ خالق ہے کہ ماں باپ نے میرے، مجھ کو
نغمۂ نعتِ پیمبر ﷺ کا سُنا رکھّا ہے

دِل کے ہر گوشے میں محمودؔ نے لوگو، سُن لو
پیار سرور ﷺ کا تائید خُدا رکھّا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی کرتا رہوں تا مرگ مَیں خدمت حضور ﷺ
حشر تک قائم رہے سرشاری اُلفت حضور ﷺ

آ گئی خود سوزیوں کی مُلک میں نوبت حضور ﷺ
دُور ہر اندوہ ہو ہر دَرد ہر کُلفت حضور ﷺ

عنقا پاکستان سے نفرت ہو اور دہشت حضور ﷺ
دَائمی اس کو عطا ہو امن اور راحت حضور ﷺ

یہ کلام اللہ کہتا ہے کہ رب سے آپ ﷺ کی
قابِ قوسین اور او ادنیٰ کی ہے قُربت حضور ﷺ

جو احادیث آپ ﷺ کی مَیں نے پڑھیں، پایا ہے یہ
آپ ﷺ کا ہر قول ہے گنجینۂ حکمت حضور ﷺ

ہم نہ کیوں احسان مندِ خالق و مالک رہیں
ہم پہ احسان خُدا ہے آپ کی بعثت حضور ﷺ

مطمئن رہتا ہے دِل اور روح بھی ہے شادماں
میں نے جب سے کی ہے صَلِّ عَلٰی کی بیعت حضور ﷺ

وہ بچے گا کیوں نہ بد عہدی سے کِذب و زُور سے
سامنے جس شخص کے ہے آپ کی سیرت حضور ﷺ

راہ راتوں رات ثروت مند ہونے کی ہو بند
ساری اُمّت کو مِلے سرمایۂ محنت حضور ﷺ

دُوری و مہجوری دَر سے بچا لیجیے مجھے
آپ پر ظاہر ہے طیبہ سے مِری رغبت حضور ﷺ

دَامنِ جبلِ اُحُد میں ایک کُٹیا ہو نصیب
رات دن دیکھا کروں میں خُلد کا پربت حضور ﷺ

ہر گھمنڈ اور ہر تعلّی سے رہوں محفوظ مَیں
کم نہ ہو، تا حشر میری عجز کی دولت حضور ﷺ

مکّہ سے پہلے یا اس کے بعد، جاتا ہُوں وہاں
جاگزیں دِل میں مِرے طیبہ کی ہے خدمت حضور ﷺ

مولوی بھی اِس طرح تبلیغ کرنے کو بڑھیں
جس طرح اِسلام کی دی آپ نے دعوت حضور ﷺ

ہضم کیوں سرکار ﷺ کی عظمت سے کمتر بات ہو
قادری ممتاز جیسی سب میں ہو غیرت حضور ﷺ

آخرش اِس کو ملے مٹی بقیع پاک کی
نعت گو محمودؔ کی ہے اِک یہی حسرت حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم بھلا بیٹھے ہیں اپنی سابقہ شوکت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

اب تو اقوام و ملل میں ہم ہیں بے وقعت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

قادرِ مطلق نے دی ہے آپ کو قدرت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

آپ سے نصرت کے طالب ہیں بے ہر حالت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

کوئی پھر فرمائیے ماضی کی سی صورت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

آج کل ہم کو نہیں حسنات کی فرصت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

آج ملی زندگی کی ہے عجب حالت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

بندگان بے زر و بیکس کی ہے منت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

ملک میں اپنے قیامت کی ہے ہر ساعت حضور ﷺ
''پھر عطا کر دیجیے اسلاف کی عظمت حضور ﷺ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوں میں سولہ ماہ سے شہرِ حبیبِ حق ﷺ سے دُور
یہ یقین پھر بھی ہے، پہنچوں گا مدینے میں ضرور

یہ زمین و آسمان و عرش و کرسی تک جو ہے
سب حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کا ہے نُور و ظہور

رحمت للعالمیں ﷺ کا حیطۂ رحمت میں ہیں
سب زمان اور لازماں اور جو ہے شے نزدیک و دُور

مومنوں کو اِنکسار و عجز کی تعلیم دی
توڑ ڈالے آقا و مولا ﷺ نے اصنامِ غرور

پرچمِ الحمد کے سائے میں جب ہوں گے شفیع
سب معافی پائیں گے عصیاں شعاروں کے قصور

جان دی رب کو قُدومِ مصطفیٰ ﷺ میں رکھ کر سر
جب اُحد میں تھے زیاد ابنِ سکنؓ زخموں سے چور

دوڑتا اپنی رگوں میں پائے گا آبِ حیات
جو بھی پی لے گا نبی ﷺ کے شہر کا آبِ طہور

حال و ماضی کے اور استقبال کے سب نعت گو
گلشنِ شہر حبیبِ کبریا ﷺ کے ہیں طیور

جاؤ شہر مصطفیٰ ﷺ میں اور پاؤ ہر قدم
اِنبساط و بہجت و تسکین زا کیف و سرور

کیوں ڈراتے ہو مجھے کہ کر اِسے یوم الحساب
اصل میں دِیدارِ سرور ﷺ کا ہے دِن روزِ نشور

شعر وہبی ہیں اور کچھ سوچ کر لکھتا بھی ہوں
ہیں مگن مدحِ پیمبر ﷺ میں شعور و لاشعور

بات جو کمتر مقامِ سرورِ کُل ﷺ سے کریں
لازماً ہے ایسے بدبختوں کی عقلوں میں فتور

آبیاری آبِ اشکِ نعت سے محمودؔ کر!
نخلِ رحمت پر تو آتا ہی رہا کرتا ہے بُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے ہے آپ کے لُطف و کرم کی جستجو آقا ﷺ
ہے نظم و نثر میں یوں آپ ہی کی گفتگو آقا ﷺ

کسی بستی میں جائیں بندے دُنیا میں کہیں پہنچیں
ہے پھیلی آپ ہی کے پیار کی بُو، کُو بہ کُو آقا ﷺ

الہ العالمیں ہے قادرِ مُطلق، اِسی نے تو
کہا ہے آپ کے بندوں کو لا تقنطوا آقا ﷺ

میں صُفّہ پر نمازِ عشق پڑھنے کی تمنّا میں
نہ کیوں چاہوں گا کرنا اپنے اشکوں سے وضو آقا

وہ تھیں اِسلام کی پہلی شہیدہ، سو سلام اُن کو
دیا تھا دین کی خاطر سمعیہ نے لہو آقا

مِری عصیاں شعاری سے زمینِ قلب بنجر ہے
مِرے دل میں شجر اُمیّد کا پائے نمو آقا

عطا فرمائی مجھ کو سوزنِ لُطف و عطا اپنی
عمل کے چاک سب برے نہ کیوں ہوں گے رفو آقا

اُٹھے گی بحرِ شفقت سے پیمبر ﷺ کے، گھٹا آخر
مِری اشکِ ندامت کی جو اُمڈی آبجو آقا

ہدایت آپ ﷺ نے فرمائی ہے تو نعت سے پہلے
مرے حلقوم سے نکلے نہ کیوں آوازِ ھُو آقا

زبانیں آپ ﷺ کے ذکرِ حسیں سے دُور ہیں جن کی
سمجھتا ہوں مَیں ایسے بدنصیبوں کو عدو آقا

نظر آتی ہیں بد ذوقی کی مظہر بیشتر ان میں
جو نعتیں جا بجا پڑھتے ہیں سارے خوش گلو آقا

بُھلا دیں اس کی نافرمانی اور ناکردہ کاری کو
رہے قائم مسلماں کی جہاں میں آبرو آقا ﷺ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر کو پائے گئے جو نعت پہنچاتے ہُوئے
جائیں کے میزاں کو وہ اِنسان اِتراتے ہُوئے

نغمہ ہائے مدحِ محبوبِ خُدا ﷺ گاتے ہُوئے — بندے بحرِ اُنس میں آتے ہیں لہراتے ہوئے
داعیوں نے خُلقِ سرور ﷺ کو رکھا ہے سامنے — دُنیا بھر میں مذہبِ حقّہ کو پھیلاتے ہُوئے
سب جہاں نے رحمۃ للعالمیں سرکار ﷺ کو — بیکس و نادار کا دیکھا ہے غم کھاتے ہُوئے
اپنے خالق اپنے مالک کو کبھی مت بھولنا — مصطفیٰ ﷺ کو دیکھتا ہوں روز فرماتے ہُوئے
کِس طرف کو رُخ تھا، یہ اللہ جانے یا نبی ﷺ — سِدرہ سے جبریل علیہ السلام نے دیکھا اُنھیں جاتے ہُوئے
وہ جو حصرِ اُلفتِ سرکارِ والا ﷺ میں نہ تھے — تم دَرِ دوزخ پہ پانا ان کو پچتاتے ہُوئے
خواب میں دیدِ پیمبر ﷺ کی رہی خواہش جنھیں — اُن کو پایا سب نے اندر اپنا چمکاتے ہُوئے
سیرتِ سرکارِ ہر دو کون ﷺ کے تذکار سے — سب شیاطین جہاں دیکھے ہیں کھسیاتے ہُوئے
دیدِ طیبہ کے لیے سن چودہ سو چونتیس میں — پودے حسرت کے، نظر آتے ہیں سر جھکاتے ہوئے

سر بخم رہتے ہُوئے محمودؔ سے عصیاں شعار
داخلِ شہرِ نبی ﷺ ہُوتے ہیں شرماتے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے باعثِ تسکینِ جاں — نعت میرے لب پہ، ہاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
بندہ گر سوچے شبِ معراج کے احوال پر — نجم سُورہ کا بیاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
جو نمازِ عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ پڑھنے چلا — اس کو تا بانگِ اذاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
اِتباع و طاعت و تقلیدِ سرور ﷺ کے لیے — اُن ﷺ کی سیرت کا بیاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
ہوں وہ کعبین و بصیری یا ہوں اقبال و رضا — پیار کا ہر ترجماں ہے باعثِ تسکینِ جاں
آپ ﷺ ہیں لاریب محبوبِ خُدائے عزّ و جل — یہ حقیقت بے گماں ہے باعثِ تسکینِ جاں
اِن سے پوچھو دوستو! جو دیکھ آئے ہیں اُسے — مصطفیٰ ﷺ کا آستاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
دِل کی دھڑکن کا تعلّق ہے درودِ پاک سے — یہ مرا دل، میری جاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
اس کی تفصیلات کا کچھ علم ہم کو ہو نہ ہو — یہ مرا دل، میری جاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
دے سکیں فضلِ خُدا سے وہ جو جذبوں کو زباں — زائروں کی دَاستاں ہے باعثِ تسکینِ جاں

ایک قطعہ جس کا دیکھا مسجدِ سرکار ﷺ میں — مدحِ بُستانِ جناں ہے باعثِ تسکینِ جاں
جو چلا ناموسِ سرور ﷺ کی حفاظت کے لیے — بے نیاز ہر زیاں ہے باعثِ تسکینِ جاں
مِدحتِ سرکار ﷺ میں محمودؔ ہر صبح و مَسا
وہ جو ہے رطبُ اللساں ہے باعثِ تسکینِ جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ ساری ثناؤں کا شرف — اِس وظیفے ہی سے پاؤ گے عطاؤں کا شرف
اُن ﷺ کی چوکھٹ تک رَسائی ہے دعاؤں کا شرف — اِستجاب اُن کا ہے پھر سب اِلتجاؤں کا شرف
پا چکا ہوں اپنے رب کے اعتناؤں کا شرف — جب سے پایا ہے مدینے کی ہواؤں کا شرف
ان کو اسنادِ رضامندیٔ خالق مِل گئیں — یہ تھا عاداتِ نبی ﷺ کے آشناؤں کا شرف
نعت کہنے کو چلا اور نعت ہی کہتا گیا — اِبتداؤں ہی میں پایا اِنتہاؤں کا شرف
ہے رضائے خاطرِ خلّاقِ عالم کا حصول — مُتبعین نبی ﷺ کا، پارساؤں کا شرف
آقا و مولا حبیبِ رَب ﷺ کی خوشنودیٔ ہُوا — بوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے دلیروں سُورماؤں کا شرف
حبّذا غازی مَلک ممتاز کا رَستہ کہ ہے — راہِ علمِ الدین رحمۃ اللہ علیہ پر چلنا وَفاؤں کا شرف
یہ پسندیدہ جو ہے رب کے حبیبِ پاک ﷺ کا — ہے ہلالی رنگ سارے خوش لقاؤں کا شرف
یوں شرف "الطالح لی" کا ساعت کو مِلا — ہے پیمبر ﷺ کی عطا میری خطاؤں کا شرف
سیرتِ سرکار ﷺ پہ چلنے کی راہیں ڈھونڈنا — یہ حقیقت میں ہے سب فہموں ذکاؤں کا شرف
تاجور، وہ دیکھو سارے اُن ﷺ کے قدموں سے لگے — یہ رہا شہرِ پیمبر ﷺ کے گداؤں کا شرف
جب لرزتے کانپتے دیکھو گے سب انسان تم — دیکھنا محشر میں آقا ﷺ کے فداؤں کا شرف
طیبہ کا زائر نویدِ مغفرت کی شکل میں — پائے گا حُسنِ عقیدت کی اداؤں کا شرف
ہو گا واضح حشر میں محمودؔ پر انسان پر
نعتِ سرور ﷺ کے سبھی رنگیں نواؤں کا شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزابِ زر کا پہلے اشارہ ہے دیدنی — پھر قبۂ نبی ﷺ کا نظّارہ ہے دیدنی
دُنیا حضور ﷺ کے لیے تخلیق کی گئی — یہ سوچ لے جو بندہ تو دُنیا ہے دیدنی
اجلال و وقرِ بیتِ خُدا کی قسم مجھے — محبوب ربِّ پاک ﷺ کا طیبہ ہے دیدنی
قُرآں کی آیتوں میں نظر آتی جابجا — مدّاحئ حضور ﷺ کی اِملا ہے دیدنی
ہر گوشہ، ہر مقام کو دیکھا تو یہ کُھلا — شہرِ رسولِ پاک ﷺ تو سارا ہے دیدنی
دارُالشفائے سرورِ کُل عالمین ﷺ میں — ہر زخمِ معصیت کا مداوا ہے دیدنی
کن انکھیوں سے بھی جس کو نہ دیکھے کبھی کوئی — اس کی طرف توجّۂ آقا ﷺ ہے دیدنی
ممکن اگر ہو دِل کی نگاہوں سے دیکھنا — چاروں طرف حضور ﷺ کا چرچا ہے دیدنی
مت دیکھ اپنے نامۂ اعمال کی طرف — چڑھتا نبی ﷺ کے لُطف کا دریا ہے دیدنی
اِک بار جس میں آئے نظر خواب میں نبی ﷺ — وہ خوش نصیب شخص کی کٹیا ہے دیدنی
جس سے ہے روشن زائرِ خوش بخت کی نظر — ہر ذرّۂ زمینِ مدینہ ہے دیدنی
دُنیا کا ہر مقام اِسی سے ہے نُور زا — ہر شب درِ نبی ﷺ کا سویرا ہے دیدنی
چُپ چاپ ہیں سب بارشِ اِکرام میں کھڑے — پیشِ مواجھہ یہ تماشا ہے دیدنی

محمودؔ اِس سے رستۂ نعتِ نبی ﷺ مِلا
دستِ قلم شناس کی ریکھا ہے دیدنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مِلا شہرِ پیمبر ﷺ کی ہواؤں میں سرُور — اِس سے ہم نے پایا اپنی اِلتجاؤں میں سرُور
"طالع لی" سرورِ کونین ﷺ کا اِرشاد ہے — یہ سُنا تو پایا لوگوں نے خطاؤں میں سرُور
جس کو بھی حاصل ہُوا، حاصل ہُوا ہے دوستو! — خالق و محبوب خالق ﷺ کی ثناؤں میں سرُور
مشکلیں اُن کی ہُوئیں آساں تو عُقدے وَا ہُوئے — آقا ﷺ نے بانٹا اَلَم کے مبتلاؤں میں سرُور
ماہ و انجم و مہر ہوں یا دوسری تابانیاں — نُورِ سرور ﷺ ہی کا ہے ساری ضیاؤں میں سرُور
آج "صلّ اللہ" سے پاتے ہیں جو لذّت یہاں — حشر میں پا لیں گے وہ اس کی جزاؤں میں سرُور

ہر جگہ ہر شہر سے وہ بے طرح مفقود ہے
جو ہے حرمینِ مطہّر کی فضاؤں میں سرُور

بیٹھتے تھے سادگی کے ساتھ مسجد میں نبی ﷺ
اِس تصوّر سے دَر آیا بوریاؤں میں سرُور

چاہتے ہیں دِل سے جو آقا ﷺ کے دَر کی حاضری
وہ تو پا لیتے ہیں اپنے مدّعاؤں میں سرُور

تاجداروں کی سماعت نے، خُدا کے فضل سے
پایا طیبہ کے گداؤں کی نداؤں میں سرُور

اُن پہ آقا ﷺ کی توجّہ حشر میں شاید نہ ہو
جو سمجھتے ہیں کہ ہے اپنی اَناؤں میں سرُور

نعت قومی اور علاقائی زبانوں میں جو ہے
لائی ہے ہر شہر، ہر قصبے میں گاؤں میں سرُور

پوچھ کر دیکھے تو کوئی ڈاکٹر ارشاد سے
طیبہ کے مطبخ نے ڈالا سب غذاؤں میں سرُور

یہ کراماتِ مدینہ دیکھ لیں محمودؔ نے
دھوپ میں تسکین پائی اور گھٹاؤں میں سرُور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری ہو آپ کے دَر کی، مِری قسمت حضور ﷺ
۱۴۳۴ھ میں بھی اِک بھلی ساعت حضور ﷺ

پُختہ یوں جبلِ اُحُد سے ہے مِری اُلفت حضور ﷺ
ہے یقیں مجھ کو کہ وہ ہے جنّتی پربت حضور ﷺ

ذکر اُونچا آپ ﷺ کا ہے اور بندوں کے لیے
پیروی میں آپ کی ہے معنوی رفعت حضور ﷺ

رشتۂ اخلاص اخوّت کا نیا پیدا کیا
مومنوں کو آپ نے دی باہمی اُلفت حضور ﷺ

ہم نے دیکھا مِدحت سرکار حضور ﷺ پر مائل انھیں
غیروں نے بھی جب پڑھی آپ کی سیرت حضور ﷺ

دوست ٹھہرا وہ اللہ العالمیں کا، جس نے کی
آپ کے احکام و فرمودات کی بیعت حضور ﷺ

جو احادیث آپ ﷺ کی، پڑھتے ہیں، اُن کو علم ہے
آپ کے ہر قول میں ہے واقعی حکمت حضور ﷺ

وہ جو بیت اللہ تک پہنچا بھی تو پائے گا کیا
وہ نہیں ہے جس کے دِل میں طیبہ کی حُرمت حضور ﷺ

اپنی بدبختی سے ہم نے، آپ ﷺ کے احکام سے
کی ہے سرتابی تو اپنی آ گئی شامت حضور ﷺ

اس کو حاجت ہے کہ ابرِ رحمتِ طیبہ اٹھے
سامنے ہے آپ کے یہ شبنمی صُورت حضور ﷺ

سب صحابہ رضی اللہ عنہم زندگی میں فیض پاتے تھے مگر
آپ نے شیخین کو دی سرمدی صحبت حضور ﷺ

ابنِ جابرؓ کو اِسی سے زندگی دی آپ ﷺ نے
آپ کو رحمان و ارحم نے جو دی قُدرت حضور ﷺ

کیوں اہم سمجھوں نہ مَیں خوشنودیٔ سرکار ﷺ کو
آ گئے "ترضٰھا" کی اپنے جب رہی آیت حضور ﷺ

بات تو جب ہے کہ جو بنتے ہیں، وہ اندر سے یوں
ہم نے دیکھے تو بہت سے متّقی صورت حضور ﷺ

عزّت و ناموسِ حضرت ﷺ کی حفاظت کے لیے
ہر مسلماں کو مِلے ممتاز سی غیرت حضور ﷺ

ذلّت و رُسوائی کی سرکار ﷺ! اب حد ہو گئی
"پھر عطا کر دیجیے اَسلاف کی عظمت حضور ﷺ"

دل پہ "مَنَّ اللّٰہ" کا محمودؔ کندہ ہے نشاں
خالقِ کُل کا ہے احساں آپ کی بعثت حضور ﷺ

(صنعت ذوقافتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ عالَم! تو مجھے ذاکرِ آقائی ﷺ کر
نعت ہونٹوں پہ بہ ہر صبح و مَسا جاری کر

حکمِ سرکار ﷺ ہے چلنے کی تُو دانائی کر
بات جب بھی کِسی شخص سے کر، سچی کر

تجھ کو توفیق جو رب دے تو یہ دانائی کر
کُوئے آقا ﷺ کا گدا بن کے، شہنشاہی کر

اور کِسی کام میں تعجیل کو اچھّا نہ سمجھ
شہرِ سرکار ﷺ کو جانے کے لیے نیکی کر

اپنے آقا ﷺ کے فرامین بٹھا لے دِل میں
کر سکے کوئی تو بھائی کے لیے نیکی کر

مِدحتِ غیرِ پیمبر ﷺ سے بچا لے خود کو
اور فقط سرورِ عالَم ﷺ کی ثنا خوانی کر

رب نے بھی، دیکھ لے، سرور ﷺ کی رضا چاہی ہے
تُو بھی ہر کام میں سرکار ﷺ کی ہی مرضی کر

مجھ کو تدفینِ مدینہ کی اجازت دے دے
خالقِ کون و مکاں! بات مِری پوری کر

کھینچ لے حُسنِ جہاں تابِ جہاں سے آنکھیں
خود کو محبوبِ خُداوند کا شیدائی کر

سُکر کے سارے ہی احوال سے بچتے بچتے
خُم چڑھا اُلفتِ سرکار ﷺ کے، اور مستی کر

وہ جو سرکار ﷺ کے قدمین میں ہو آیا ہے
ایسے ہر شخص کو اے دوست! قدم بوسی کر

اب تو مہجوری کو اِک سال ہُوا چاہتا ہے
دُور طیبہ سے مِری، مِرے خُدا! دُوری کر

نعت کہتا ہے تو محمودؔ کہے جا لیکن
دور طاعت کے حوالے سے بھی کمزوری کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکدانِ عالم میں مصطفیٰ ﷺ کے آنے سے
تہنیت کے حوروں نے گائے تھے ترانے سے

رکھ تعلّق مِدحت آپ ﷺ کے گھرانے سے
خواب کچھ نظر تجھ کو آئیں گے سہانے سے

صبح دم پرندوں کی چہچہاہٹیں سُن کر
نعت کی دُھنیں پانا اُن کے چہچہانے سے

جو بہشت میں پہنچے، آئیں گے نظر اُن کو
نعت کی محافل کے سبز شامیانے سے

دُنیوی علائق کی راہ میں، مِرے آقا ﷺ!
آپ ﷺ نے بچایا ہے مجھ کو ڈگمگانے سے

نقشِ نعلِ محبوبِ رب ﷺ تھا میری ٹوپی میں
بچ نہ کِسی طرح جاتا پُل پہ لڑکھڑانے سے

مِدحتِ پیمبر ﷺ میں ہوں مگن، غزل گوؤ!
کِس لیے سُناتے ہو بندے کو فسانے سے

سرورِ دو عالم ﷺ کو اپنا سا بشر کَہ کر
بندے باز آ جائیں میرا دِل جلانے سے

تم درود آقا ﷺ پر پڑھتے کیوں نہیں رہتے
لگتے ہو بظاہر تو بندے تم سیانے سے

سامنے اگر کوئی شاتمِ پیمبر ﷺ ہو
تیر چُوک سکتا ہے کب مِرا نشانے سے

جب نکیر کر لیں گے سب سوال احقر سے
کیسے مجھ کو روکیں گے نعت گنگنانے سے

دُوریٔ مدینہ کے ذکر میں جو بھی حدّت ہے
آگ اور بھڑکے گی، آگ کو بجھانے سے

آنکھیں آج کل میری یوں ہیں دُور طیبہ سے
جیسے دُور پنچھی ہو اپنے آشیانے سے

جب ہوائیں آئیں گی اِذنِ حاضری لے کر
خوشیوں کے بجائے گا بندہ شادیانے سے

باز رکھ نہیں سکتی کوئی شے ابھی احقر کو
شہرِ آقا و مولا ﷺ کی طرف کو جانے سے

باادب، خمیدہ سر حاضری ضروری ہے
جو بھی چاہو، پا لو گے اُن ﷺ کے آستانے سے

معصیت شعاروں کی سب سزائیں بدلیں گی
مغفرت کی صورت میں مصطفیٰ ﷺ کے آنے سے

اِتنی حیثیت پائی ہے بہانہ سازی میں
مَیں گیا مدینے کو عمرے کے بہانے سے

یہ رشیدؔ احمد کو خوش نصیبی حاصل ہے
حمد بھی مِلی اُس کو نعت کے خزانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں اُترتے دیکھتا ہوں تازہ شعشعے
پڑھتا ہوں جب میں سیرتِ آقا ﷺ کے واقعے

بدر و حُنین و خندق و خیبر کے معرکے — ثابت کریں گے، اشجعِ عالم حضور ﷺ تھے
اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو وہ جچے — حُبِّ نبی ﷺ کے سانچے میں جو لفظ بھی ڈھلے
اِک دوسرے کو بھائی کہا تھا حضور ﷺ نے — کیسے دَر آتے اُمّتِ سرور ﷺ میں تفرقے
تشکیل علم الدینؒ کی غیرت نے کر دیے — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کے ضابطے
سب حُرمتِ نبی ﷺ کے محافظ اَمر ہُوئے — جائز نہیں کہ اِن کو کہے کوئی، مر گئے
”آئے حضور ﷺ نُور کا عالَم لیے ہُوئے“ — اَندھیارے جس سے حرفِ غلط کی طرح مٹے
اِسرا میں لے گیا تھا نبی ﷺ کو خُدا جہاں — اَفلاک و عرش تک سے تھا وہ تخلیہ پرے
”اَوْ اَدْنٰی“ کو جو شکل تھی کچھ اِس پر غور ہو — قوسوں کے ملنے ہی سے تو بنتے ہیں دائرے
سمجھو تو اِس کو تاجورانِ جہاں میں — سرکارِ کائنات ﷺ کے ٹکڑوں پہ جو پلے

گُل رنگ جن کے لب تھے درودِ حضور ﷺ سے
وہ لوگ اپنے اپنے سے محمودؔ کو لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنقید کے حوالے سے تجزیے ہُوئے — نعتِ نبی ﷺ ہے صادِ الٰہی لیے ہُوئے
احرامِ حُبِّ سرورِ دیں ﷺ کے حصار میں — بندے ہیں اپنے چاکِ گریباں سیے ہُوئے
کوثر کو انتظار اگر ہے تو اُن کا ہے — آقا ﷺ کے پیار کے جو ہیں جُرعے پیے ہُوئے
جس کو بھی آنحضور ﷺ کی سیرت پسند تھی — اُس کے خلاف دُنیا کے طاغوتیے ہُوئے
قصرِ دَنا میں رب نے رسولِ کریم ﷺ سے — اُمّت کی مغفرت کے ہیں وعدے کیے ہُوئے
جھگڑے جو تھے قبیلوں کے، کِس نے مِٹا دیے — دُنیا نے دیکھا، کِس طرح سے تصفیے ہُوئے
ان میں ضیا فروز مدیحِ حضور ﷺ تھی — ہم سے تو جو رَدیفیں ہُوئیں، قافیے ہُوئے
دیکھا گزشتہ سال اور امسال مُلک میں — فضلِ خُدا سے لوگ سب میلادیے ہُوئے
آقا ﷺ کا جو نہ ہو، وہ خُدا کا ہو کِس طرح — جو دُشمنِ نبی ﷺ تھے، سابقہؒ میثاقیے ہُوئے
ظلمت کی حکمرانی ففِرّو ہُوئی کہ جب — ”آئے حضور ﷺ نُور کا عالَم لیے ہُوئے

............ق............

فضلِ خُدا سے حمدِ ودود و جلیل کے
گردِ متونِ نعتِ نبی ﷺ حاشیے ہُوئے

احقر پہ یہ بھی قادر مُطلق کا ہے کرم
بینُ السطورِ حمد ہُوں نعتیں لیے ہُوئے

دُنیا نے دیکھی ہم پہ توجّہ حضور ﷺ کی
محمودؔ ہم سے لوگ جب فریادیے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آئے کفر فوجِ منظّم لیے ہُوئے
مومن ہوں عزمِ اشجعِ اعظم ﷺ لیے ہُوئے

چاہا جو رب نے، گزریں گے ہم بابِ خُلد سے
"صَلِ علی الرسول ﷺ" کا پرچم لیے ہُوئے

مِلتا ہوں عازمینِ مدینہ سے جب گلے
ہوتا ہے چہرہ خندۂ پُرنم لیے ہُوئے

طیبہ پہنچ کے پائیں گے بندے سکینتیں
پھرتے ہیں کیوں وہ نقشۂ عالَم لیے ہُوئے

تابانیوں کے مرجع و ماخذ نہ دِل ہوں کیوں
جب ہوں وہ حُبِّ نُورِ مجسم ﷺ لیے ہُوئے

کعبے کو جاؤ اِذنِ رسولِ رحیم ﷺ سے
طیبہ چلو اجازتِ ارحم لیے ہُوئے

مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم جب کرے مومن کوئی رقم
ہو دِل میں حُبِّ آلِ مکرّم لیے ہُوئے

پہنچا جونہی مَیں روضۂ سرور ﷺ کے سامنے
آنکھیں تھیں مِری سجدۂ پیہم لیے ہُوئے

"الطالحون لی" کے جو آقا ﷺ کے لفظ ہیں
عصیاں کے زخم کا ہیں وہ مرہم لیے ہُوئے

اندھیر ظلمتوں نے مچایا تھا دَہر میں
"آئے حضور ﷺ نُور کا عالَم لیے ہُوئے"

محمودؔ مجھ سے عاصی مدینے سے آئے ہیں
اسنادِ رُستگاریٔ پیہم لیے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبانہ روز جو سرکار ﷺ کی ثنا نہ کرے
اسے تو محبسِ عصیاں سے رب رہا نہ کرے

مجھے وہ شخص محبّت کا آشنا نہ لگے
جو نعت کہتا رہے، حمدِ کبریا نہ کرے

عبودیت کی ہے بنیاد اُلفتِ سرور ﷺ
وہ کوئی بندہ ہے جو آپ ﷺ سے وفا نہ کرے

قبالہ اُس کو خدا استجاب کا دے گا — بغیر "صَلِّ عَلٰی" جو کوئی دُعا نہ کرے
ہر ایک بندۂ رب کو حضور ﷺ نے یہ کہا — خُدا کے آگے جھکے اور کہیں جھکا نہ کرے
یہ اور بات کہ سرکار ﷺ عفو دِلوائیں — یہ کوئی بات ہے، بندہ کوئی خطا نہ کرے
صباح و شام نبی ﷺ سے مدد کی اِستدعا — کرے جو عاصی، وہی کیسے پارسا نہ کرے
نبی ﷺ کی رحمت و رَافت پہ جس کا ایماں ہے — مدیحِ سرورِ عالم ﷺ وہ کیوں سَدا نہ کرے
کرے تو پیروی بھی، اُن سے پیار کا دَاعی — ثنائے آقا و مولا ﷺ پہ اکتفا نہ کرے
ہو دیدِ طیبہ کی جس کو مِری طرح خواہش — وہ سُوئے شہرِ نبی ﷺ عرضیاں روانہ کرے
خُدا کے فضل سے جو عازمِ مدینہ ہو — انا کو ساتھ نہ رکھے وہ اور ریا نہ کرے
وہ جس کے سامنے فرمودۂ پیمبر ﷺ ہے — وہ دینی بھاءی کا ہر وقت کیوں بھلا نہ کرے
جب آئے سامنے بندے کے حکم آقا ﷺ کا — وہ کیوں کسی بھی طرح کا کوئی بہانہ کرے
ہر ایک درد میں ہر اِبتلا میں، آفت میں — وہ بدنصیب ہے جو اُن ﷺ سے رابطہ نہ کرے

حدیثیں اُن ﷺ کی ہیں محمودؔ سامنے جس کے
وہ ناگوار کوئی بات بھی کہا نہ کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عتبہ دامن کو پھیلانے والے — ہیں فی الوقت ہر ایک شے پانے والے
درودِ پیمبر ﷺ کو اپنانے والے — ہیں خوشبوئے اُلفت کو پھیلانے والے
سراجِ منیر اُن ﷺ کو رب نے کہا ہے — پیمبر ﷺ ہیں ہر شے کو اُجلانے والے
حصارِ عنایاتِ خالق میں آئے — دیارِ پیمبر ﷺ میں سب آنے والے
معاصی کی حِدت سے ہم بچ بچا کر — ہیں روضے کی چھاؤں میں ستانے والے
ضیا یابِ ماہِ نبوّت ہیں تو کب — نجومِ ہدایت ہیں گہنانے والے
وہ ہیں حشر تک ساتھ اپنے نبی ﷺ کے — کہ شیخینؓ ہیں پُختہ یارانے والے
مَیں قدموں میں اُن کے بچھاتا ہوں نظریں — وہ بندے جو طیبہ کو ہوں جانے والے

نظر آئے مقصورہَ مصطفیٰ ﷺ پر   جو لفاظ تھے، ہیں وہ ہکلانے والے
وظیفہ نہ "صلِّ علیٰ" جن کا ہو گا   وہی ہوں گے محشر میں پچتانے والے
نظر رکھیں محمودؔ لُطف نبی ﷺ پر
جو نغمات مِدحت کو ہیں گانے وَالے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾
ٱلَّذِىٓ أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہ کیا۔
اور آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار لیا
جس کا آپ کی پیٹھ پر دباؤ تھا۔
اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا

بسم الله الرحمن الرحيم

۶۲ واں مجموعۂ نعت

کاخِ نعت

انتساب

کثرت سے

درود و سلام پیش کرنے والوں

کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

رب سے اور سرکار ﷺ سے رکھتی ہے جو نسبت زمیں / وقر والی صاحبِ وقعت ہے با حُرمت زمیں
زائروں نے دیکھ لی ہے رشکِ صد جنّت زمیں / امن و راحت کی امیں طیبہ کی با عظمت زمیں
آسماں جھکتے ہیں لوگو! دیکھنے کے واسطے / قریۂ سرکار ﷺ کی پُر وقر و پُر سطوت زمیں
جس نے سینے سے لگا رکھّا مِرے سرکار ﷺ کو / ایسی تو ہے صرف طیبہ ہی کی بابرکت زمیں
اِس میں شیطانِ لعیں کا دخل ممکن ہی نہیں / فتحِ دیں کے واسطے طیبہ کی ہے حجّت زمیں
ذکرِ حرمینِ مطہّر چھوڑ دو تو دیکھ لو / پھیلی ہے چاروں طرف دُنیا میں بے قیمت زمیں
ہے قیامِ سرورِ دیں ﷺ تا قیامت جس جگہ / طیبہ کی ہے فخر و وقعت والی، پُر حکمت زمیں
جس کو اُلفت مصطفیٰ ﷺ سے ہے، اُنھیں پیار اِس سے ہے / سینے پر رکھتی ہے وہ جنّت کا اِک پربت زمیں
اپنی چھاتی سے لگا لیتی ہے عصیاں کار سب / رکھتی ہے شہرِ نبی ﷺ کی اِس قدر وُسعت زمیں
شہرِ سرور ﷺ کی کرامت گاڑیوں کو دُور سے / کھینچتی ہے اپنی جانب، رکھتی ہے قُدرت زمیں

شکرِ مالک! سن نواسی(۸۹) سے جولائی بارہ(۱۲) تک
دِید کی دیتی رہی محمودؔ کو دعوت زمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طیبۂ حضور ﷺ کی ایسی حسیں زمیں / جیسی نہیں جہاں میں کوئی بالیقیں زمیں
اَفلاک و عرش سے ہے وہ بڑھ کر کہیں زمیں / وہ، حشر تک جہاں ہیں پیمبر ﷺ مکیں، زمیں
احساس میرا جیسے ہی طیبہ ہُوا رَسا / لائی مسرّتیں پئے قلبِ حزیں زمیں
جو ہے قیام گاہِ حبیبِ خُدائے کُل ﷺ / حق ہے کہ خُلد سے ہے وہی بہتریں زمیں
قُربت تو ہے مگر یہ زمیں ہے وقیع تر / شہرِ نبی ﷺ کی آسماں سے ہے قریں، زمیں
"جاءُوکَ" کا ہے معنیٰ و مطلب یہی کہ ہے / عصیاں شعار بندوں کی واحد معیں زمیں
اقلیمِ ہر جہاں پہ حکومت نبی ﷺ کی ہے / ہے زیرِ حکم آسماں، زیرِ نگیں زمیں
حُرمت میں صرف مکّہ ہے اُس جیسا محترم / ورنہ کوئی مدینے کے جیسی نہیں زمیں
امصار اور دیار رہیں گے خمیدہ سر / طیبہ کی ہو گی حشر میں مسند نشیں زمیں

جُھک کر نبی ﷺ کے شہر میں وہ سر بُلند ہے ‏ رکھنے دے جس کو قدموں میں اپنے جبیں زمیں
وہ خوش نصیب ہے کہ جسے ہو گئی نصیب ‏ ہے جنّتُ البقیع کی خُلد آفریں زمیں
محمودؔ ذکرِ طیبہ میں ہو سرنگوں نہ کیوں
ہے صادق و امین نبی ﷺ کی امیں زمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو پیارا اُصول ‏ اِس کو سمجھو خوبیٔ تقدیر کا اچھّا اُصول
پیرویٔ آقا و مولا ﷺ کا ہے ایسا اُصول ‏ بندے کو جو عرشِ مالک تک ہے پہنچاتا اُصول
ضابطۂ "صَلِّ عَلٰی" کا ثبت ہونٹوں پر ہُوا ‏ تو مِری آنکھوں میں اُلفت کا وہیں چمکا اُصول
رب کی مرضی سے ہماری مغفرت تک ہے رَسا ‏ مدحِ محبوب خُدا ﷺ کا اعلیٰ و بالا اُصول
کثرتِ وِردِ درودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ‏ عرضیاں طیبہ میں پہنچانے کا ہے سادہ اُصول
ہے لبوں پر آل و اصحابِ پیمبر ﷺ کی ثنا؟ ‏ مِدحتِ غیرِ نبی ﷺ کا اپنائے جو بندہ اُصول
پیار اُس سے خالق و مالک نہ کیوں فرمائے گا ‏ سُنّتِ سرکار ﷺ کا اپنائے جو بندہ اُصول
اِس میں گنجائشِ تغییر ممکن ہی نہیں ‏ دینِ سرکار جہاں ﷺ کا کب کوئی بدلا اُصول
زندگی کے سارے شعبوں، سب مواقع کے لیے ‏ رہنما رکھنا رسولِ پاک ﷺ کے پُختہ اُصول
زائروں کی روح کو تابانی کرتا ہے عطا ‏ آپ ﷺ کے دَربارِ پُر اَنوار کا اُجلا اُصول
غازی علمُ الدین و عامر چیمہ و قیوم رحمۃ اللہ علیہ کا ‏ حفظِ ناموسِ پیمبر کا تھا جوشیلا اُصول
اِس لیے محمودؔ کو حاجت نہیں رہتی کوئی
ہے نبی ﷺ سے یا خُدا سے مانگنا اِس کا اُصول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ سرور ﷺ سے چاہت کا اُصول ‏ ہے جہاں میں امن و رَاحت کا اُصول
آل و اصحابِ رسالت کا اُصول ‏ ہے وہ قُربت کا، قرابت کا اُصول
کرنا ہے زر سے سخاوت کا سلوک ‏ سیکھنا چاہو جو سُنّت کا اُصول

جو "الم نشرح" ہُوا قُرآن میں — ذکرِ سرور ﷺ کی ہے رفعت کا اُصول
نامور اُن ﷺ کی اطاعت میں بھی ہوں — ہے یہی آقا ﷺ سے اُلفت کا اُصول
حاکمیت رب کی ہو قائم، یہ ہے — دینِ آقا ﷺ میں حکومت کا اُصول
تیسرے پارے کے ہے آغاز میں — سرورِ کُل کی فضیلت کا اُصول
اُمّتِ سرکار ﷺ کے شیخین رضی اللہ عنہما نے — کر دیا قائم نیابت کا اُصول
دستِ سرور ﷺ ہاتھ رب کا جان لو — سامنے رکھو شریعت کا اُصول
وِردِ "صَلّی اللہ" کو کرنا شعار — جان کر عینِ عبادت کا اُصول
رُوبرو ہو کر خُدا سے آپ ﷺ نے — کر دیا پُختہ شہادت کا اُصول
بُعد انا سے اور ریا سے دشمنی — بندۂ سرور ﷺ کی فطرت کا اُصول
پھر سے آنے کی اجازت کا حصول — ہے یہی طیبہ سے رجعت کا اُصول
پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ میں ہے نہاں — ہر مسرّت کا، سکینت کا اُصول
ہم کو سکھلایا رسولِ پاک ﷺ نے — عجز کا، صبر و قناعت کا اُصول
ہر محبِّ مصطفیٰ ﷺ سے پیار ہو — غیر سے ہو قطعِ رغبت کا اُصول
مصطفیٰ ﷺ کے دین کی تبلیغ ہو — ہے ضروری جس میں حکمت کا اُصول
قتلِ مُوذی کر دیا ممتاز نے — سامنے اس کے تھا غیرت کا اُصول

روضہ کو محمودؔ ہم نے دیکھ کر
پایا توجیہِ لطافت کا اُصول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں ہے آلِ شہِ اَبرار ﷺ مثالی — اصحاب رضی اللہ عنہم رہے ان ﷺ کے وَفادار مثالی
ہیں شہرِ پیمبر ﷺ کے سب آثار مثالی — ہے خاک بھی اِس شہر کی ضوبار مثالی
قُبّہ بھی مثالی ہے تو مینار مثالی — ہیں قریۂ سرکار ﷺ کے اَنوار مثالی
رکھ اُن ﷺ سے تعلّق کہ عطا اُن کی ہے عالی — محبوبِ مہیمن ﷺ ہیں کرم گار مثالی

اعلامیہ تم دیکھ لو قُرآنِ مبیں کا
دُنیاؤں میں ہے رحمتِ سرکار ﷺ مثالی

رَافت بھی ہے اُن ﷺ کی، تو رحیمی بھی اُنھی کی
اُمّت سے پیمبر ﷺ کا رہا پیار مثالی

تا حشر معیّت جنھیں حاصِل ہے نبی ﷺ کی
بوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ آقا ﷺ کے ہیں یار مثالی

دُنیا کی پلٹ ڈالی گئی کایا دنوں میں
سرکار ﷺ کے دیں کی ہیں سب اَقدار مثالی

آقا ﷺ کا جو محبوب بھی ہے اور محب بھی
کُہساروں میں جنّت کا ہے کُہسار مثالی

دھویا گیا سرکار ﷺ کے زخموں کو وہاں پر
یوں جبلِ اُحُد کا ہے وہ اِک غار مثالی

ہو نعت لبوں پر تو عمل میں اطاعت
گفتار ہو اچھی تو ہو کردار مثالی

آقا ﷺ کے فداکار رہے عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ
کردار رہا اِن کا سرِ دار مثالی

رُخ اپنی طرف کیوں نہ ہو "اَلطّالحُ لی" کا
محمودؔ ہم ایسے ہیں گُنہگار مثالی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو طاعتِ نبی ﷺ کی فضا میں کِھلا گُلاب
وہ خوش لقا گُلاب ہُوا جانفزا گُلاب

مدحِ نبی ﷺ کا دِل میں لیے آسرا گُلاب
خاکِ وفا میں پاتا ہے نشوونما گُلاب

خوشبوئیں جس سے پُھوٹی ہیں نعتِ حضور ﷺ کی
میری زمینِ ذکر میں ایسا کِھلا گُلاب

پھیلے گا کیوں نہ اِس کا تعطّر جہان میں
پائے تو شہرِ نُور کی آب و ہوا گُلاب

جب آبیاری اِس کی ہُوئی ہے درود سے
غنچہ مدیحِ آقا ﷺ کا ہونے لگا گُلاب

اِس کی جو اصل پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ رہے
خوشبوئیں دے گا بندے کے اوصاف کا گُلاب

جب اِردگرد اِس کے ثنا کبریا کی تھی
ہر شعر مدحِ آقا ﷺ کا ہو کر رہا گُلاب

اِس میں جو پیار پایا گیا ہے رَچا بسا
آقا ﷺ کے عاشقوں کا بنا مدّعا گُلاب

سرکار ﷺ کے پسینے کی خوشبو جو اِس میں ہے
ہر زخمِ معصیت کی بنا ہے دَوا گُلاب

اِس کی صفت میں پائی گئی ہے ہمیشگی
ایسا ہے عطربیزیوں کا آشنا گُلاب

خوشبوئیں بانٹتا نظر آیا جہان کو
اصحاب رضی اللہ عنہم میں فضائلِ اخلاق کا گُلاب

محمودؔ یہ کرامتِ شہرِ حضور ﷺ تھی
جو حرف تھا ثنائے نبی ﷺ کا، بنا گلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر کی ذاتِ عُلا کی غُلامی — ہے اِخلاص کے فلسفہ کی غُلامی
ملی تھی صہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ و براء رضی اللہ عنہ کو — بفضلِ خُدا مصطفیٰ ﷺ کی غُلامی
کہا "وابتغوا" نے ہمیں یہ کہ کر — خُدا تک رَسا وَاسطہ کی غُلامی
شہنشاہی سمجھے اُسے مِل گئی ہے — کرے جو حبیبِ خُدا ﷺ کی غُلامی
مَیں ظلمت شناسا ہوں، اے کاش پاؤں — مدینے کی انور فضا کی غُلامی
اُسے کیا تعلق پیمبر ﷺ کے دیں سے — کرے گا جو حرص و ہَوا کی غُلامی
ثمر بار ہو طیبہ جانا ہمارا — مِلے جو وہاں کے گدا کی غُلامی
پیمبر ﷺ کی عزّت پہ جاں کو لُٹانا — یہ کارِ فنا ہے بقا کی غُلامی
فرشتے بھی پائے گئے جن کے چاکر — صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُن کی، خوشا، کی غُلامی
زباں مردِ مومن کی کرتی رہی ہے — حدیثوں کے ہر ضابطہ کی غُلامی
مطیعِ نبی ﷺ جو نہیں ہیں، جبھی ہے — ریا سے تعلق، اَنا کی غُلامی
عطا کم نہیں ہے یہ محمودؔ رب کی
کہ ہے نعت گوئی سدا کی غُلامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخت چمکاتے ہیں آقا ﷺ کے اُصول — ہیں سبھی بے اصل دُنیا کے اُصول
جاؤ تم اُلفت کے اپنا کے اُصول — ہیں یہی تو دیدِ روضہ کے اُصول
بھول جانا ہے یہ راہِ خُلد کا — بھولنا سرکارِ وَالا ﷺ کے اُصول
واقعاتِ سیرتِ سرور ﷺ پڑھو — ہیں یہی خالق کے منشا کے اُصول
دُنیا کو بتلائے ہیں کردار سے — مصطفیٰ ﷺ نے دیں کے غلبہ کے اُصول

اولیاء و اصفیاء سے سیکھنا
عزّت و تکریمِ طیبہ کے اُصول

آج اسماء النبی کے وِرد سے
جان لو گے حُسنِ فردا کے اُصول

ہیں فضائے طیبہ میں بکھرے ہُوئے
اِلتفات و لُطفِ آقا ﷺ کے اُصول

ذکرِ اسرا دیکھ لو "والنجم" میں
ہیں جہاں اَفشا و اِخفا کے اُصول

جاننا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے شعر سے
نعت کی اِنشا و اِملا کے اُصول

قلب نے محمودؔ سمجھائے ہمیں
حاضریٔ شہرِ طیبہ کے اُصول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں ہمیں کرنا شہا ﷺ! شیر و شکر
سب رہیں مومن سدا شیر و شکر

مِدحتِ آقا ﷺ میں سارے شعر گو
ہیں بہ تسلیم و رِضا شیر و شکر

کالے گورے اُمتی سرکار ﷺ کے
دیکھے دُنیا نے، خوشا، شیر و شکر

ایک ارشادِ رسولِ پاک ﷺ نے
مومنوں کو کر دیا شیر و شکر

ہو نظامِ مصطفیٰ ﷺ تو ہو رہیں
تخت و تاج اور بوریا شیر و شکر

مسجدوں میں سُنّتِ آقا ﷺ میں ہیں
مقتدی و مقتدا شیر و شکر

ربط گر اِخلاص کا ہم میں رہے
ہم کو رکھّے گا خُدا شیر و شکر

سیرتِ سرور ﷺ کے پرچارک سبھی
کیوں نہ ہوں زیرِ سما شیر و شکر

نام لیوا سب نبی ﷺ کے ایک ہوں
ہوں بعونِ کبریا شیر و شکر

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں مومنیں
ہیں بتائیدِ خُدا شیر و شکر

عتبۂ سرکار ﷺ پر دیکھے گئے
عاصیان و پارسا شیر و شکر

چاہے رب محمودؔ تو ہو کر رہیں
بندگانِ مصطفیٰ ﷺ شیر و شکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ قرطاس اُن کی خامہ فرسائی ہے نورانی ۔۔۔ ہر اِک مدّاحِ سرور ﷺ کی یہ دانائی ہے نورانی
وہاں کی خاک تک رَخشندگی افروز پائی ہے ۔۔۔ نبی ﷺ کے شہر کی مٹی کی رعنائی ہے نورانی
زمیں پر ہو کہ ہو بالائے عرشِ خالق و مالک ۔۔۔ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کی یکتائی ہے نورانی
بُلایا جس کو آقا ﷺ نے زِراہِ اِلتفات، اس نے ۔۔۔ فضا شہرِ رسولُ اللہ ﷺ کی پائی ہے نورانی
برائے مِدحتِ نُورِ نبی ﷺ تخلیق ہے اس کی ۔۔۔ مِری تخییل کی اَفلاک پیمائی ہے نورانی
احادیثِ نبی ﷺ میں مرتکز تابانیاں پا لو ۔۔۔ کہ اِرشاداتِ سرور ﷺ سے شناسائی ہے نورانی
ریاضت نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ میں نُور افزا ہے ۔۔۔ مِری اِس باب میں ساری خود آرائی ہے نورانی
سماعت میں جونہی ”مَا یَنطِقُ“ کی چاندنی چمکی ۔۔۔ ہمارے وَاسطے ہر حکمِ آقائی ﷺ ہے نورانی
چلیں ماتھے سے، دِل تک آئیں نُورانیتیں ایسی ۔۔۔ پئے مقصورہ اپنی جبہہ فرسائی ہے نورانی

”رفعنا“ حرفِ نورانی جو ہے محمودؔ قُرآں میں
تو ذکرِ آقا و مولا ﷺ کی اُونچائی ہے نورانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ قُربتوں کے گلاب ۔۔۔ ہیں ساتھ آلِ نبی ﷺ کے، قرابتوں کے گلاب
حبیبِ خالق کون و مکاں ﷺ کی سیرت ہے ۔۔۔ جہاں پہ عالَم کِھلے ہیں ہدایتوں کے گلاب
مشامِ جاں کو تعطّر کی زندگی دینے ۔۔۔ اکٹھے کر لو پیمبر ﷺ کی سُنّتوں کے گلاب
اِنھی سے آتی ہے آقا ﷺ کے ذکر کی خوشبو ۔۔۔ کلامِ رب میں جو بکھرے ہیں آیتوں کے گلاب
نبیِٔ آخری ﷺ سے پہلے وَالے سارے نبی علیہم السلام! ۔۔۔ کِھلاتے پائے گئے ہیں بشارتوں کے گلاب
تھی جنگِ بدر، جہاں جاں نثاروں کو اُن ﷺ کے ۔۔۔ کیے تھے پیش ملائک نے نصرتوں کے گلاب
کُھلی ملیں گی تمھیں راہیں باغِ جنّت کی ۔۔۔ کِھلاؤ دِل میں نبی ﷺ کی عقیدتوں کے گلاب
رسولِ پاک ﷺ سے پاؤ گے شفقتیں وَافر ۔۔۔ چلو تو طیبہ کو لے کر محبتوں کے گلاب
درودِ پاک کی صُورت میں پیش کرتا ہوں ۔۔۔ حضورِ آقا و مولا ﷺ سعادتوں کے گلاب
حیات ان سے نہ کیوں تیری عطر یاب رہے ۔۔۔ ہیں عامِ دینِ نبی ﷺ میں نصیحتوں کے گلاب

حضورِ پاک ﷺ کی مدح و ثنا کے گلشن میں
حقیقتوں کے ہیں غنچے، طریقتوں کے گلاب
جو آئے لوٹ کر زائر دیارِ آقا ﷺ سے
تو خوشبوؤں میں بسے تھے بصارتوں کے گلاب
رہے ہیں عمر بھر محمودؔ میرے ہاتھوں میں
بشکلِ نعتِ پیمبر ﷺ نفاستوں کے گلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مدینے کی رات نُورانی
جس سے ہے کائنات نُورانی
وہ کہ ہے جن کی ذات نُورانی
ہیں سب اُن کی صفات نُورانی
طیبہ کی واردات نُورانی
لُطف کی بارشات نُورانی
سیرتِ سرورِ دو عالم ﷺ کے
سارے ہیں واقعات نُورانی
ہر عمل اُن کا لائقِ تقلید
اُن کی ہے بات بات نُورانی
نُورِ حق کا جونہی ظہور ہوا
ہو گئے شش جہات نُورانی
جو اطاعت کرے گا آقا ﷺ کی
ہو گی اِس کی حیات نُورانی
خاندانِ نبی ﷺ شجر وہ ہے
جس کے ہیں ڈال پات نُورانی
جس کی طاعت ہے فرض بندوں پر
مصطفیٰ ﷺ کی حیات نُورانی
جن سے نعتیں رقم کرے کوئی
وہ قلم، وہ دوات نُورانی
مدحِ آقا ﷺ وہ کارِ احسن ہے
جس کے ہیں سب نکات نُورانی
کام محمودؔ جو ہے رب کا بھی
ہے نبی ﷺ پر صلوٰۃ نُورانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ پذیرا جو ہوں گے حرف و نوا
لُغت میں اُن سے نہیں کوئی اچھے حرف و نوا
کہے ہیں نعت میں لوگوں نے جتنے حرف و نوا
سماعتوں نے ہماری، وہ پائے حرف و نوا
درِ نبی ﷺ پہ جو پہنچا تو بھولے حرف و نوا
مُمِد خموشی ہُوئی تھی بجائے حرف و نوا

مِرے خیال کے پنچھی ہی کے تعاون سے
پہنچ سکے ہیں مدینے میں میرے حرف و نوا

ہے آبیاری اُنھی سے میرے تخیّل کی
حضور ﷺ کی جو ہیں اُلفت کے پالے حرف و نوا

رہے یوں ساتھ رہِ طیبۂ مقدّس میں
میں پیچھے پیچھے تھا اور آگے آگے حرف و نوا

رَسائی قریۂ سرکار ﷺ میں مِلی اِن کو
زبانِ دِل سے جو نکلے تھے بارے حرف و نوا

درِ حبیبِ خُدا ﷺ پر رَسا ہیں نِتھرے ہُوئے
عقیدتوں نے کچھ ایسے نکھارے حرف و نوا

اَدا جو غیرِ نبی ﷺ کی ثنا میں ہم سے ہُوئے
ہمارے وَاسطے لائے خسارے حرف و نوا

حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کی رشیدؔ مِدحت میں
کبھی جو فکر کی ہم نے تو پائے حرف و نوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت سے ہیں معتبر حرف و نوا
یوں ہُوئے رشکِ گہر حرف و نوا

لائے ہونٹوں پر بشر حرف و نوا
نعت کے شاداب تر حرف و نوا

طاعتِ سرور ﷺ میں، سچی بات کے
لب سے نکلے بے خطر حرف و نوا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ہوں ادا
رکھنے وَالے کرّوفر حرف و نوا

تاکہ ہو "صَلِّ عَلٰی" سے اِبتدا
لب پہ ہوں وقتِ سحر حرف و نوا

ہو گئے جو پیشِ سرکارِ جہاں ﷺ
بس، وہی ہیں باہُنر حرف و نوا

دونوں مدّاحِ نبی ﷺ دیکھے گئے
یوں ہُوئے شیر و شکر حرف و نوا

کرتے ہیں سرکار ﷺ ناعِت پر نظر
ایسے رکھتے ہیں اثر حرف و نوا

جو کیے کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ادا
کر ادا وہ سر بسر حرف و نوا

ہوں ادا داتا نگر لاہور میں
پہنچیں طیبہ میں مگر حرف و نوا

نعت کے ہیں تم سُنو محمودؔ اِنھیں
جو کہے گی چشمِ تر حرف و نوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیروِ آقا ﷺ جو ہے، وہ کیوں نہ ہوتا مطمئن — قُدسیوں تک نے اِسی بندے کو پایا مطمئن

حاضری کے شوق کی بے تابیاں جانے میں تھیں — واپسی پر تھے سبھی زوّارِ طیبہ مطمئن

اُمّتی ہیں ایک سے سرکارِ وَالا ﷺ کے سبھی — دینِ سرور ﷺ میں نہ کیوں ہو گورا کالا مطمئن

حشر میں بھی سائبانِ امن و راحت پائے گا — یہ جو دُنیا میں ہے ہر آقا ﷺ کا بندہ مطمئن

جن کو حاصِل اکرمیّت کی سند ہے دوستو! — متّقی ہے وہ، وہ ہے آقا ﷺ کا بندہ مطمئن

مُلک میں نافذ نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہو جائے تو — حکمراں لیں سانس سکھ کے، ہو رعایا مطمئن

آمدِ احمد ﷺ کی خوشخبری سُنا کر دَہر کو — خوش رہا، آیا نظر سب کو مسیحا مطمئن

آنکھ کے رَستے ہے اطمینان پانا قلب کا — دیکھنا گنُبد کو اور رہنا سراپا مطمئن

کچھ شغف جس کو نہیں مدّاحیٔ سرکار ﷺ سے — ہو نہیں سکتا ہے وہ بدبخت حاشا مطمئن

تاجداروں تک کو حاصِل جو طمانیّت نہیں — اُس کو پا کے، دیکھا ہے طیبہ کا منگتا مطمئن

تم جو اطمینانِ قلب و جاں کے خواہش مند ہو — جانا شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو اور رہنا مطمئن

ہم کہ ہیں محمودؔ مِدحت گو، ہمارا اِس لیے
ماضی خوش تھا، حال ہے مسرور، فردا مطمئن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قولِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ ہے، وہ رب کا فرمان ہو گیا ہے — ’’جو اُن کے ہونٹوں پہ آ گیا ہے، وہ لفظ قرآن ہو گیا ہے‘‘

جو آج تقلیدِ خُلقِ آقا ﷺ کا ہم میں فُقدان ہو گیا ہے — ذرا جو سوچیں تو دو جہاں میں ہمارا نقصان ہو گیا ہے

رہیں نہ احسان مند اپنے خُدا کے ہم تا بہ حشر کیسے — حبیبِ رب کا ظہور ہم پر جو اِس کا احسان ہو گیا ہے

ہے یوں تو حمدِ خُدا و مدحِ صحابہ و اولیاء بھی لب پر — مگر مدیحِ نبی ﷺ ہمارے سخن کا عنوان ہو گیا ہے

جو اُن کی اُمّت میں آ گیا وہ ہے رب کے نزدیک سب سے اچھّا — جو دِل سے ایمان لا چکا ہے وہ بہتر انسان ہو گیا ہے

جو یادِ محبوبِ رب ﷺ سے خالی ہمارا دل ہے تو گویا ہم سے — بڑی جو سب سے ہے نعمتِ رب، اُسی کا کُفران ہو گیا ہے

اگر کسی کے ہے دِل میں خواہش دیارِ آقا ﷺ میں حاضری کی — تو اُس کا یارو بہشت جانے کا پُختہ اِمکان ہو گیا ہے

فرشتے کہتے تھے آج تو ہوں گے رُوبرو اپنے رب کے آقا — کہ اُن کے بارے میں ’’اُدنُ مِنّیِ‘‘ کا دیکھو اعلان ہو گیا ہے

جو اُمّتی ہیں مرے نبی ﷺ کے، میں آخرش اُن کو بخش دونگا
سُنا ہے قصرِ دَنا سے جاری یہ رب کا فرمان ہو گیا ہے

وہ جس کی سانسیں درودِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے بسی ہُوئی ہیں
حسابِ روزِ جزا سے بچنا اُسے تو آسان ہو گیا ہے

نہیں ہے محمودؔ ہم کو ہَو کا وقار و عزّت کا اِس سے بڑھ کر
یہ کم ہے اعزاز، نعت کہنا ہماری پہچان ہو گیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے پہنچے جو بندہ، وہ کیوں نہ پائے سُکوں
وَہاں کی آب و ہَوا ہی تو ہے بِنائے سُکوں

جو چاہے رب کہ ہوں بندے کو راحتیں حاصِل
تو اُس کا دِل بنے لُطفِ نبی ﷺ سے جائے سُکوں

کلامِ رب رءوف و رحیم کی صُورت
ہمارے وَاسطے سرکار ﷺ لے کے آئے سُکوں

وہ مطمئن ہے جو مدحِ حضور ﷺ کرتا ہے
درود جو نہ پڑھے، گویا وہ گنوائے سُکوں

جو بندہ یادِ پیمبر ﷺ سے ہو گیا غافِل
تو اضطراب ہی پائے گا وہ بجائے سُکوں

خُدا کا شکر کرو تم، تمھارے ہونٹوں پر
کرے جو جاری وہ ذکرِ نبی ﷺ برائے سُکوں

نہ اذنِ حاضری لانے میں کوئی وقفہ ہُوا
چلی حضور ﷺ کے قریے سے جب ہَوائے سُکوں

جو بے قراری کے ہمراہ گھر سے نکلا تھا
مُڑا مدینے سے ماتھے پہ وہ سجائے سُکوں

کرم نما ہمہ اوقات پاتے ہیں زائر
دیارِ سرورِ کونین ﷺ میں فضائے سُکوں

جب آیا گُنبدِ اَخضر کے سایے میں بندہ
لگا کہ سر پہ ہے چھائی ہُوئی رِدائے سُکوں

رہِ اطاعتِ سرکار ﷺ پر چلیں تو سہی
دِلوں پہ مضطرب بندوں کے، کیوں نہ چھائے سُکوں

رَسا وہ ہو گیا آب و ہَوائے طیبہ تک
قبول جب ہُوئی محمودؔ کی دُعائے سُکوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتی دیکھی ہے جہانبانی زمیں
مکّہ و طیبہ کی لاثانی زمیں

نُور بخشِ مہر و ماہ و نجم ہے
قریۂ آقا ﷺ کی نُورانی زمیں

اِس میں اَستثنیٰ ہے تو طیبہ کا ہے
ہے اَساسی طور سے فانی زمیں

طیبہ سے اِجرائے شادابی ہُوا — رکھتی ہے پوشاک یہ دھانی زمیں
ٹیکے تو قدمینِ سرور ﷺ میں اِسے — کرتی ہے تابندہ پیشانی زمیں
جو پڑھا عامر رحمۃ اللہ علیہ نے، علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے — دیتی ہے وہ دَرسِ قُربانی زمیں
وقْرِ نعت اُس کی سمجھ میں آ گیا — ہے دِلِ احقر کی وجدانی زمیں
پیار طیبہ سے ہے تو آقا ﷺ سے ہے — یوں، رسائی دے بآسانی زمیں
تازگی کی زندگی تو طیبۂ سرور ﷺ سے — باقی سب رکھتی ہے ویرانی زمیں
تُبعِ اوّل حِمیری کے وقت سے — پی چکی اِخلاص کا پانی زمیں
چار جانِب مسکنِ سرکار ﷺ سے — عام کرتی ہے دَرخشانی زمیں
لے گی مجھ کو حصر میں ارضِ بقیع — میرے احساسات پہچانی زمیں
جاگزیں زوّار کی رُوحوں میں ہے — پیار کی کرتی ہے نگرانی زمیں

ہیں جہاں محمودؔ آقائے جہاں ﷺ
حکمراں دِل نے وہی مانی زمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی یا اُس کے پیمبر ﷺ کی غُلامی — شک اِس میں نہیں، ہے یہ برابر کی غُلامی
آقا ﷺ اُسے محشر میں غُلام اپنا کہیں گے — کام آئے گی آخر کو سخنور کی غُلامی
پائے گا رِدا حدّتِ محشر میں کرم کی — اوڑھے گا جو اللہ کے مظہر کی غُلامی
عمار کو، سلمان کو، شقران و براء رضی اللہ عنہم کو — اللہ نے سرور ﷺ کی میسّر کی غُلامی
قسمت تو ہے خود بندۂ سرکار ﷺ کی خادِم — اِس کو تو نہیں کرنی مقدّر کی غُلامی
ہر وقت جو مصروف رہے اُن ﷺ کی ثنا میں — مقبولِ پیمبر ﷺ ہے ہُنرور کی غُلامی
ملّت کے دِلوں کے تو وہی لوگ ہیں حاکم — تھی جن کے مقدّر میں پیمبر ﷺ کی غُلامی
سرکار ﷺ نے فرمائی عطا کعب رضی اللہ عنہ کو چادر — منظور ہُوئی نعت کے خُوگر کی غُلامی
بدلے میں مِلی اُن کو رضامندیٔ خالق — چاہی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو سرور ﷺ کی غُلامی

دِلوائے گی بخشش کی سند، بندۂ عاصی! میزاں پہ تجھے شافعِ محشر ﷺ کی غُلامی
محمودؔ جو مَیں حاضرِ دربار ہُوا تھا
ہمراہ تھی میرے دِلِ مضطر کی غُلامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلشنِ احساس میں طیبہ سے آتی آہٹیں! سب ہیں تسکین و طمانیّت کی دَاعی آہٹیں
ہیں عنایات حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کی قلب و جان و روح میں ساری دَر آتی آہٹیں
ذہن ہو بیدار تو دَر آئیں نغماتِ نعوت کان بجتے ہیں تو سُنتے ہیں وہ فرضی آہٹیں
وِرد کر "صَلِّ عَلٰی" کا اور کر حرفِ غَلَط اپنے اندر خوف لانے وَالی ساری آہٹیں
جو ہَوائے طیبہ لائے حاضری کے اِذن کی ذوق تو ہر روز سُنتا ہے وہ سچّی آہٹیں
دُور جو ہے قریۂ سرکار ﷺ سے، سُنتا ہے وہ ہجر کے طاغوت کی رَاتوں کو ڈستی آہٹیں
ذاکرِ سرکار ﷺ جو بندہ ہے، وہ خوش بخت ہے اُس کے دِل میں کیوں نہ آئیں ٹھنڈی میٹھی آہٹیں
یادِ آقا ﷺ سے جو غافل ہے، وہ گویا لاش ہے محبسِ عصیاں میں کیسے پائے کوئی آہٹیں
آتے ہی رہتے ہیں قُدسی نعت سُننے فرش پر خامشی جُز وقتی ہوتی ہے تو وقتی آہٹیں
شکرِ رب، بچپن میں بھی مَیں مادحِ سرور ﷺ رہا لمحۂ موجود تک لاتا ہے ماضی آہٹیں
پاس بُلوائیں گے سرکارِ جہاں ﷺ محمودؔ کو
کانوں میں آتی ہیں میرے دِل کی ساتھی آہٹیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلق سرکارِ دو عالَم ﷺ کا اُصول زندگی کرنے کا ہے اچھّا اُصول
اُس کو اُلفت ہو گئی سرکار ﷺ سے دِیں کا پہلا جس نے پہچانا اُصول
پڑھ احادیثِ نبی ﷺ اور دیکھ لے ہر اُصول آقا ﷺ کا ہے اچھّا اُصول
بے اُصولی ناپسندِ خاطرِ آقا ﷺ رہی بندے کو رہنا ہے سر تا پا اُصول
جنّتُ الفردوس تک پہنچائے گا سُنّتِ سرور ﷺ پہ چلنے کا اُصول

دَست بستہ سر بخم رہنا رہا — حاضریٔ شہرِ طیبہ کا اُصول
پیروی و طاعتِ سرکار ﷺ کرا! — ہر عمل سے اُن کے ہے پیدا اُصول
لکھے گا یہ حمد و نعت و منقبت — یہ مِرا اپنا چکا خامہ اُصول
لایا برگ و بار ہر اقلیم میں — حکمتِ سرکار ﷺ کا سچا اُصول
اُمّتی ہونے کا ہو گا مستحق — اُن ﷺ کے اپنائے اگر بندہ اُصول
حاضری کا پہلا تو ہے، جان لو — گُنبدِ سرور ﷺ کا نظّارہ اُصول
ہو یہاں جاری نظامِ مصطفیٰ ﷺ — دُنیا کے باقی ہیں سب بے جا اُصول

رحمتِ رحمان و اَرحم سے رشیدؔ
ہے فقط وِردِ درود اپنا اُصول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکّہ میں طیبہ نما ہیں آہٹیں — سامعہ تک جو رَسا ہیں آہٹیں
جو نکلتی ہیں سروشِ کلک سے — نعت کی عُقدہ کُشا ہیں آہٹیں
طیبہ میں آئے دبے پاؤں مَلک — اُن کی سب باضابطہ ہیں آہٹیں
آ رہی ہیں حوریں پڑھنے کو درود — ایسی کچھ زیرِ سما ہیں آہٹیں
جو قُدومِ آقا ﷺ کی ہیں خواب میں — نرمی سے آراستہ ہیں آہٹیں
نعت کی تجسیم کی، تکلیم کی — رُوح تک میری رَسا ہیں آہٹیں
بُت گرے جب سب تو دُنیا نے کہا — اُن ﷺ کی آمد کا پتا ہیں آہٹیں
رَہ نوردانِ مدینہ کی سبھی — منزلوں کی رَہنما ہیں آہٹیں
یادِ آقا ﷺ کی دَر آتی قلب میں — میری اُلفت کا صلہ ہیں آہٹیں
سمتِ عامر چیمہ رحمۃ اللہ علیہ، عزرائیل علیہ السلام کی — ساری توجیہِ بقا ہیں آہٹیں
جو دَھڑکتی ہیں یہ میرے قلب میں — ذوقِ مِدحت کی عطا ہیں آہٹیں

طیبہ تک محمودؔ جو جانے نہ دیں

ناروا و ناسزا ہیں آہٹیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود آقا پہ پڑھتے رہنا ہے باعثِ اجر و خیر و برکت
نظر میں خالق کی ہے کہ جس کے لبوں پہ ہے مصطفٰیؐ کی مِدحت

ہمیں پیمبر ﷺ کی پیروی میں تو ملتی رہتی تھی فتح و نُصرت
جو ہو رہے ہیں گریزاں اس سے تو اپنی قسمت میں ہے ہزیمت

جو حکمِ سرور ﷺ پہ چلتے تھے ہم تو پا رہے تھے وقار و عزّت
مگر جو ناکردہ کاریاں ہیں، وہ اب بنی ہیں دروسِ عبرت

بنا کے بھائی کہا تھا ہم کو نبی ﷺ نے، آپس میں ہو عطوفت
یہ کیسی بدبختی ہے ہماری کہ ہم میں رائج ہے بُغض و نفرت

اگر تمنّا یہ ہے کِسی کی کہ پائے وہ خُلد کی ضمانت
بقیعِ طیبہ کی خاک اوڑھے، یہی ہے اُس شخص کی ضرورت

تمام دانش، ہر ایک سائنس، ہر ایک شے کا ہے علم اُن میں
حدیثِ آقا کی سب مسانید میں ہے اِک ایک گنجِ حکمت

جو کنکروں نے پڑھا تھا کلمہ، شجر بُلانے پہ آ گئے تھے
قمر کو توڑا تھا، شمس موڑا، نہیں تھی کیا یہ نبی ﷺ کی قُدرت

تمام کُہسار اس کے آگے کمر خمیدہ ہیں، سر بخم ہیں
نبی ﷺ کا محبوب اور محب تو مدینے میں ہے اُحُد کا پربت

جو عازمِ قتل تھا سُراقہ، وہ فتحِ مکّہ تلک تھا کافر
نبیٔ رحمت ﷺ نے امن نامہ عطا کیا اس کو وقتِ ہجرت

ہے لائق اِس کے حضورِ اکرم کی ساری اُمّت، سب اہلِ ایماں
رحیم رب نے رحیم محبوب کو جو بخشے ہیں رحم و رافت

ثنائے محبوبِ ربِّ عالم ﷺ، وہ شخص کرنے کا مستحق ہے
جو مانے اقبال کو تو مُرشد، کرے جو احمد رضا کی بیعت

پڑے ہیں زاہد تو حُوروں وَالی حسین جنّت کے پیچھے سارے
حضور کے نام لیوا کی ہے قُدومِ آقا ﷺ کی سمت جنّت

جب اِس کے ڈانڈے کلامِ خالق کی رفعتوں سے ہیں جا کے ملتے
تو کیسے محمودؔ دیکھ پائیں گے بندے نعتِ نبی کی وُسعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کا خُلق پیار ہر پل، سراپا شفقت تمام رحمت
سبھی جہانوں میں انکی صُورت میں رب نے کر دی ہے عام رحمت

ہیں جتنے شعبے بھی زندگی کے، نبی نے دی رہنمائی اِن میں
ہے سارے طبقاتِ زندگی کے لیے نبی ﷺ کا نظام رحمت

یہ سُنّتِ ربُّ العالمین ہے تو تعمیلِ حکمِ اِلٰہ بھی ہے
درودِ آقا ﷺ وظیفہ کر لو جو چاہتے ہو دَوام رحمت

مسرتوں شادمانیوں کی پیام بر ہے زمینِ طیبہ
نبی ﷺ کے مقصورۂ مکرّم کے، پائے سقف اور بام رحمت

جو حاضر آئے مدینے حُبّ حضورِ اکرم کے ساتھ، اس کو
درِ حبیبِ خُدا ﷺ سے بٹتی دِکھائی دے صبح و شام رحمت

نبی ﷺ فقط جنّ و انس ہی کی سلامتی نہیں چاہتے ہیں ۔۔۔ ہر اِک چرند و پرند تک کو حضور ﷺ کا ہے پیامِ رحمت
حضور کی نسبتوں کی خواہش سلامتی ہے سب عاصیوں کی ۔۔۔ صحابہ آقا کے، آل انکی، حضور ﷺ کے سب غلام رحمت
جو پہنچے شہرِ حبیب رب میں، وہ دیکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں ۔۔۔ حصارِ رحمت میں ہے مدینہ، مکین رحمت، مقام رحمت
جب اُس کا خالق خُدا ہے جس نے ہمیشہ سمت اس کی راست رکھی ۔۔۔ ہے فکرِ مدّاحِ پیمبر ﷺ کا رخشِ رحمت، زمام رحمت
تمام مخلوق اِس حقیقت کو جانتی ہے کہ ہیں پیمبر ﷺ ۔۔۔ ”کمالِ علم و عمل کے پیکر، کرم مجسم، تمام رحمت“

جو جان و دیں کے معاندیں تھے، رشیدؔ وہ بھی یہ جانتے تھے
کہ تھی نبی ﷺ کی زبان رحمت، بیان رحمت، کلام رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ہیں ذاتِ خُدا کے مظہر، کرم مجسم تمام رحمت ۔۔۔ جو بعدِ رب ہیں بزرگ و برتر، کرم مجسم تمام رحمت
ہُوا ہے میثاقِ انبیاء اور نمازِ اقصیٰ سے ظاہر، آقا ﷺ ۔۔۔ ہیں مُرسلوں علیہم السلام کے اِمام و رہبر کرم مجسم رحمت
نبی ﷺ ہیں ماحی جہالتوں کے، ضلالتوں کے، رذالتوں کے ۔۔۔ ہیں سب فضائل کے آپ مصدر کرم مجسم تمام رحمت
یقیں کرو مومنو! کہ آقا ﷺ رؤف بھی ہیں، رحیم بھی ہیں ۔۔۔ شفیق ہیں وہ عطا کے خوگر، کرم مجسم تمام رحمت
یہاں جو سب کے لیے پیمبر ﷺ ہیں لُطف و جُود و سخا سراسر ۔۔۔ اِسی طرح ہوں گے روزِ محشر کرم مجسم تمام رحمت
ہے سب جہانوں پہ اُن کی رحمت، کہاں نہیں ہے کرم نبی کا ۔۔۔ اُنھیں نہ مانے ہر ایک کیونکر کرم مجسم تمام رحمت
وہ پردہ پوشِ گناہ گاراں ہیں غم زدوں کے معین و یاور ۔۔۔ حبیبِ رحمان، بندہ پرور، کرم مجسم تمام رحمت
تصوّر احتسابِ محشر سے کیوں تم آخر لرز رہے ہو ۔۔۔ گناہ گارو! ہیں جب پیمبر ﷺ کرم مجسم تمام رحمت
سکون پائیں جو آنکھیں مُوندیں، نظر اُٹھائیں، عطائیں پائیں ۔۔۔ جہانِ طیبہ کے سب ہیں منظر کرم مجسم تمام رحمت
ہمارے آقا ﷺ ہیں شہرِ علم اور عمل کے قائد، اِسی لیے ہیں ۔۔۔ ”کمالِ علم و عمل کے پیکر، کرم مجسم تمام رحمت“

مجھے ہے عادت مطالعے کی اور اِس کا محمودؔ ہے نتیجہ
صفاتِ آقا ﷺ مجھے ہیں ازبر کرم مجسم تمام رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی مانے نہ مانے بندۂ آقا ﷺ مگر پھر بھی ۔۔۔ درودِ پاک مَیں پڑھتا رہوں گا عمر بھر پھر بھی

بہت ناکردہ کاری ساتھ بھی ہر وقت رہتی ہے
کیا کرتے ہیں بندے پر کرم خیر البشر ﷺ پھر بھی

رسولُ اللہ ﷺ نے ہم کو کہا تھا، بھائی بھائی ہیں
نظر آتے نہیں آپس میں ہم شیر و شکر پھر بھی

شفیع المذنبین سرورِ دیں ﷺ کی یقینی ہے
دِلوں میں کِس لیے کرتا ہے گھر دوزخ کا ڈر پھر بھی

نہ جب بنیاد ہی مشقِ سخن عشقِ سرور ﷺ ہو
نہ جانے کِس بنا پر اِس کو کہتے ہیں ہُنر پھر بھی

خُدا اُن ﷺ کی اطاعت کو اطاعت اپنی کہتا ہے
نبی ﷺ کے حکم پر چلتے نہیں ہیں ہم مگر پھر بھی

کلامِ کبریا کا اور احادیثِ پیمبر ﷺ کا
بوصفِ معصیت کاری ہُوا مجھ پر اثر پھر بھی

کِھلاتا تو تھا گُل مدّاحیٔ سرکارِ والا ﷺ کے
مَیں شاعر بھی نہ تھا، کہلایا بندہ با ہُنر پھر بھی

قیامت میں شفاعت سرورِ کُل ﷺ کی اگر حق ہے
دماغوں میں ہمارے کیوں رہا شکِّ ضرر پھر بھی

رہا دِن رات میں داتا نگر لاہور کے اندر
نگاہوں میں مدینے کی رہی ہے رہگزر پھر بھی

بہت یوں روشنی دنیا کی، آگے پیچھے پھرتی ہے
نکلتی ہی نہیں دل سے مدینے کی سحر پھر بھی

خدا ان کی اطاعت کو اطاعت اپنی کہتا ہے
نبی ﷺ کے حکم پر چلتے نہیں ہیں ہم مگر پھر بھی

درِ سرکار ﷺ پر محمودؔ میرے لب نہ کُھل پائے
مگر محوِ کلام اپنی رہی تھی چشمِ تر پھر بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں جب مِدحتِ شاہِ عرب حرف و نوا
پاتے ہیں اِک بر میں طغیانِ طرب حرف و نوا

ہر غزل میں ہوتے ہیں شکوہ بہ لب حرف و نوا
نعت میں رہتے ہیں سارے باادب حرف و نوا

کیوں نہ ہوں اللہ سے رحمت طلب حرف و نوا
صُورت نعتِ پیمبر ﷺ روز و شب حرف و نوا

کرنا چاہوں مدحِ آقا ﷺ سُنّتِ خالق میں جب
خوشنما کیسے نہ اُگلیں میرے لب حرف و نوا

بھاری پڑ جائیں گے میزاں کی پرکھ میں لازماً
مِدحتِ سرکار ﷺ میں بندے کے سب حرف و نوا

حمد و نعت و منقبت میں جو مسرّت خیز ہیں
دلکشا ہیں سارے بے رنج و تعب حرف و نوا

جب رہے گا ساتھ اُس کے ورد "صَلّی اللہ" کا
پائیں گے بے شک وَقار و خیر تب حرف و نوا

جن کے لب آلودۂ شتمِ رسول اللہ ﷺ ہوں
رکھتے ہیں اُن کے لیے غیظ و غضب حرف و نوا

جن کا رُخ ہے غیرِ سرکارِ مدینہ ﷺ کی طرف　　کرتے ہیں وہ بندے ضائع بے سبب حرف و نوا

کیا نہیں ملتا تجھے محمودؔ حرفِ اِستجاب
پیش تُو سرکار ﷺ کے، کرتا ہے جب حرف و نوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مالک کی عبادت کا ہے بیتِ خُدا محور　　میزاب کا طیبہ کو ہے سمت نما محور
جتنی بھی زمانے میں اچھائیاں پیدا ہیں　　فرمودۂ پیغمبر ﷺ اُن کا ہے خوشا، محور
آقا ﷺ نے جہاں رکھّی بُنیاد ریاست کی　　تہذیب و تمدّن کا وہ شہر بنا محور
جس شخص کا سر اُونچا دُنیا میں ہُوا، اس کا　　تھا سرورِ عالَم ﷺ کا نقشِ کفِ پا محور
ان سب نے، سمجھتے ہیں جو نُور کی اہمیت　　ہر روشنی کا پایا خورشیدِ حرا محور
بخشش کے لیے لازم ہے "صَلِّ عَلٰی" کہنا　　تم چاہو تو پا لو گے یہ چشمِ کُشا محور
منبع ہے وہ مصدر ہے سب اچھّے خصائل کا　　اچھائی کا ہے شہرِ محبوبِ خُدا ﷺ محور
حمد اور مناقِب کا، اخلاقِ حمیدہ کا　　ہے سرورِ عالَم ﷺ کی توصیف و ثنا محور
یہ چشمِ قتادہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا صحت کا　　پیغمبرِ رحمت ﷺ کا ہے دَستِ شفا محور
چکرایا خطاؤں کو، وہ جس نے گُھما ڈالا　　آقا ﷺ کا ہے طیبہ میں مائل بہ عطا محور
جو پائی ہے آسانی، جتنی بھی ملیں خوشیاں　　اِن سب کی مدینے میں تھی ایک دُعا محور
جس شخص کو دوزخ میں ممتاز نے پہنچایا　　تھا شتمِ رَسالت کا وہ شخص بُرا محور

محمودؔ حقیقت ہے، قبلہ کے بدلنے میں
تھا حکمِ الٰہی کا سرور ﷺ کی رِضا محور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم "جاءوک" کا تھا اور مدد تھی "طالح لی" کی　　مدینے کی طرف چلنے کی، یوں بندے نے جلدی کی
وہی آئے گا نظروں میں خُدا کی اور نبی جی ﷺ کی　　وہ خوش قسمت جو لے گا راہ علمِ الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
رسول اللہ ﷺ کے تذکار سے تم روشنی مانگو　　اگر چاروں طرف ناکردہ کاری کی ہو تاریکی

جو اسماء رسولُ اللہ ﷺ کا عامِل رہا دَائم — سَند بخشش کی اُس کی وَاسطے مالک نے جاری کی

ضروری ہے کہ شاعر رہنمائی لیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے — صدی موجودہ، دُنیا میں ہے بے شک نعت گوئی کی

نتیجہ اِس وظیفے کا یہی بندے نے پایا ہے — درودِ پاک نے حرفِ غلَط ہر ایک خامی کی

مدد اس کی نہ محشر میں کریں گے رحمتِ عالم ﷺ — مدد کرتا نہیں جو شخص اپنے دینی بھائی کی

ہوں اُن ﷺ کے نام لیوا ہر ضرورت مند کے ناصِر — پذیرائی نبی ﷺ کے دَر پہ ہے ہر ایسی خوبی کی

رہو تم پیار سے لوگو! کہ آقا ﷺ تم سے راضی ہوں — جو سمجھو تو یہ ہے اِخلاص کے نکتے کی باریکی

عنایت کی خُدا جو اِنتہا احقر پہ فرمائے — رِدا اوڑھوں بقیعِ طیبۂ اَطہر کی مٹّی کی

فرشتے تک کھڑے ہوتے ہیں اُس کے خیر مقدم کو — یہی خوش قسمتی دیکھی گئی طیبہ کے رَاہی کی

ہے چودہ ماہ سے مہجوریٔ شہرِ نبی ﷺ جاری — پریشانی ہے مجھ کو آج کل طیبہ ہے دُوری کی

تعلّق نعت سے محمودؔ تھا میرا لڑکپن سے
خصوصیت یہی پائی گئی ہے میرے ماضی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر سب نعت کے فنکاروں کے — پُھول ہیں اُنس کے گُلزاروں کے

جانشیں آقا ﷺ کے جو خلفاء ہیں — رُتبے افضل ہیں اُنھی چاروں کے

کیسے مہتابِ رسالت کے تھے — جمگھٹے چاروں طرف تاروں کے

وہ ہیں عمار رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ و مصعب رضی اللہ عنہ — حوصلے دیکھ وَفاداروں کے

بوعبیدہ رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ و خالد رضی اللہ عنہ — نام تھے آپ ﷺ کے سالاروں کے

جن میں آقا ﷺ کے قدم آئے تھے — جاؤں قُربان میں اُن غاروں کے

ثور مکّہ میں، اُحُد طیبہ میں — یہی سرکردہ ہیں کُہساروں کے

دینِ سرور ﷺ میں ضروری ٹھہرے — ربط گُفتاروں کے، کرداروں کے

کیوں ہدف ہوں نہ نبی ﷺ کے ذَاکر — ابرِ الطاف کی بوچھاروں کے

مسجد آقا ﷺ کی۔ مرا دِل قُرباں — اُس کے دروازوں کے، دیواروں کے

جن سے رہتی ہیں نگاہیں روشن ‏ ایسے نظارے ہیں میناروں کے
دستگیر آقا و مولا ﷺ خود ہیں ‏ سب حضوری کے طلب گاروں کے
منتظرِ خُلد میں رِضواں ہوں گے ‏ جنسِ اُلفت کے خریداروں کے
نام ہیں غوثؒ و معینؒ و داتاؒ ‏ مئے عرفان کے سرشاروں کے
بر میں نکلی نہ جو حُبِّ آقا ﷺ ‏ پیچ کُھل جائیں گے دَستاروں کے
جن کو بھاتی نہیں مدحِ سرور ﷺ ‏ وہی مصداق ہیں پھٹکاروں کے
اُن کے محمودؔ نبی ﷺ ہیں ناصِر
جو مددگار ہیں ناداروں کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سروں کو حشر تک رکھیں نہ کیوں جھکائے فلک ‏ کہ نُورِ آقا و مولا ﷺ سے جگمگائے فلک
لقائے قُبّۂ خضرا سے ہے لقائے فلک ‏ نظر میں کیوں نہ ہو تصویرِ خوشنمائے فلک
بنی ہے نعلِ نبی ﷺ باعثِ صفائے فلک ‏ جہان بھر کے دے تابانیاں ضیائے فلک
جب اُمِّ ہانی کے گھر سے سفر شروع ہُوا ‏ مدیحِ سرورِ عالم ﷺ میں گُنگنائے فلک
سفر حضور ﷺ کا خوشبو کا ایک جھونکا تھا ‏ کِسی کو تیزیٔ رفتار کیا بتائے فلک
نبی ﷺ نے دیکھا تھا اُس کی طرف گزرتے گ ہُوئے ‏ ہے عطر بیز اِسی روز سے فضائے فلک
مِرے حضور ﷺ زمان و مکاں سے آگے گئے ‏ جناب عیسیٰ علیہ السلام تو ہیں صرف آشنائے فلک
نگاہِ اُنس سے جو خاکِ طیبہ کو دیکھے ‏ پیام لاتی ہے اُس کے لیے ہَوائے فلک
دَنا کے قصر تک سرکار ﷺ کو پہنچنا تھا ‏ بجائے سِدرہ و عرشِ بریں، بجائے فلک
جو آئیں اِس پہ رسولِ کریم ﷺ کی پیزار ‏ تو یہ تھا عزّ و وقار و شرف برائے فلک
حضور ﷺ ملنے جو آئے خُدا سے تو اُس نے ‏ اُس ایک رات کی خاطِر سبھی سجائے فلک
نہایت آقا ﷺ کی معراج کی خُدا جانے ‏ نبی ﷺ کے پہلے قدم پر تھی اِنتہائے فلک
رشیدؔ قُبّۂ طیبہ کی سمت جُھک جُھک کر

زمیں کو عظمتیں سرکار ﷺ کی سُجھائے فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج کی شب رب کا تھا اعلانِ محبّت — یوں آقا ﷺ رجب میں ہُوئے مہمانِ محبت
رکھتے ہو اگر دوستو ارمانِ محبّت — طیبہ کی فضاؤں میں ہے اِمکانِ محبت
جب ان کے امام آئے تو سب مانیں گے اُن کو — نبیوں کا ازل سے تھا یہ پیمانِ محبت
کِھلتے ہیں جہاں پھول عقیدت کی، وِلا کے — ہے شہرِ پیمبر ﷺ کا گلستانِ محبّت
کوتاہی ہو کیوں صَلِّ عَلٰی کہنے میں مجھ سے — ممکن ہی نہیں مجھ سے یہ کُفرانِ محبّت
سرکار ﷺ کے احکام کی تعمیل ہے لازِم — ہے متنِ عقیدت کا یہ عنوانِ محبّت
ناموسِ پیمبر ﷺ کے محافظ تھے جواں مرد — جب جب بھی جما دَہر میں میدانِ محبّت
لپکے تھے پذیرائی کو سب عرش کے قدسی — جب عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ ہُوا قُربانِ محبّت
گل ہائے وِلا سے میں اُسے کیوں نہ سجاؤں — کُٹیا ہے میرے قلب کی ایوانِ محبّت
آقا ﷺ کی اطاعت کو کہو اُس کی اطاعت — ہے ربِّ دو عالَم کا یہ فرمانِ محبّت
قُرآں سے جو لے راہنمائی کوئی شاعر — جو حرف ہو نعتوں کا، وہ ہو جانِ محبّت
پیار اُس کو ہُوا قریۂ سرکارِ جہاں ﷺ سے — جس شخص کو حاصِل ہُوا عرفانِ محبّت

محمودؔ ہے اللہ کے محبوب ﷺ کی بعثت
ہر بندۂ سرکار ﷺ پہ احسانِ محبّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خوش قسمت مدیحِ سرورِ دیں ﷺ گُنگناتے ہیں — اُنھیں محبوبِ رب ﷺ شہرِ محبّت میں بُلاتے ہیں
جب اپنی معصیت کاری پہ ہم آنسو بہاتے ہیں — درودِ مصطفیٰ ﷺ کے وِرد سے رب کو مناتے ہیں
ہَوا مسرُور ہوتی ہے، شجر نغمات گاتے ہیں — تو بلبل بھی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں چہچہاتے ہیں
نبی ﷺ محشر میں جن کو دیکھتے ہی مُسکراتے ہیں — ملائک رُستگاری کی سَنَد اُن کو تھماتے ہیں
صباح و شام اسماء النبی جو لب پہ لاتے ہیں — پئے عتبہ وہ خوش بخت آتے ہیں، سر کو جھکاتے ہیں

جو اپنائیتوں کے شہر تک انسان جاتے ہیں
اُنھیں مختارِ عالم ﷺ خود کھلاتے ہیں، پلاتے ہیں

نبی ﷺ کی نعت کہنا، اُن کے حکموں پر عمل کرنا
یہی وہ کام ہیں جو خُلد کا رَستہ سُجھاتے ہیں

خطا پوشی خطا کوشی کی یوں تغلیط کرتی ہے
خطا کاروں کو آقا ﷺ اپنی کملی میں چھپاتے ہیں

بھروسا جو نہیں کرتے نبی ﷺ کی دستگیری پر
گزرتے ہیں وہ بندے پُل سے جب تو لڑکھڑاتے ہیں

جو اپنا سا بشر، کہتے ہیں مختارِ عوالم ﷺ کو
وہ اپنی احمقانہ سوچ سے ہم کو تپاتے ہیں

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دِکھایا ہے جو رَستہ حُبِّ آقا ﷺ کا
اُسی رَستے میں علم الدین رحمۃ اللہ علیہ و عامر رحمۃ اللہ علیہ جاں لٹاتے ہیں

قسم اللہ کی محمودؔ ذکرِ سرورِ کُل ﷺ میں
علائق دُنیوی جتنے ہیں، ہم اُن کو بھلاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تلک دُنیا میں ہے موجود ظلمت کا وجود
ہے علاج اِس کا تو ہے بس نُورِ حضرت ﷺ کا وجود

دِل سے جب تسلیم ہم کرتے ہیں جنّت کا وجود
کیوں نہ اپنے سامنے رہتا شفاعت کا وجود

انبیاء کے بعد ہیں سب سے بزرگ اصحابِ پاک رضی اللہ عنہم
اُن میں قائم تھا نبی ﷺ کے حُسنِ صحبت کا وجود

رحمت للعالمیں ﷺ کو رب نے جب پیدا کیا
پا لیا ہر چیز نے آغوشِ رحمت کا وجود

حشر تک رکھے گا مالک قُبّۂ خضرا تلے
ایک صُورت میں طہارت اور عصمت کا وجود

وِردِ اسمِ سرور عالم ﷺ میں ہونا چاہیے
رقص فرما لب پہ تسلیم و تحیّت کا وجود

نٓ سورہ پڑھیے اور محسوس کرتے جایئے
ذکرِ خُلقِ مصطفیٰ ﷺ میں وَفرِ عظمت کا وجود

رب رسائی کے جو خواہش مند ہیں اُن کے لیے
"وابتغوا" نے کر دیا قائم شفاعت کا وجود

رہنما ہیں زندگی کے سارے شعبوں میں حضور ﷺ
سیرتِ آقا ﷺ میں ہے حُسنِ و ثقافت کا وجود

مشرکینِ مکّہ جو سمجھے، وہ سمجھے تھے غَلَط
صُلح سے پیدا ہُوا تھا فتح و نُصرت کا وجود

پیار کرنے اور کرانے کا سکھاتا ہے طریق
قریۂ آقا ﷺ میں اِک جنّت کے پربت کا وجود

یہ سبق سب اہلِ ایماں کو دِیا سرکار ﷺ نے
تم کُھرچ ڈالو دِلوں سے بُغض و نفرت کا وجود

مومنوں کے وَاسطے خالق نے ظاہر کر دیا
ذاتِ سرکارِ جہاں ﷺ میں رحم و رَافت کا وجود

چاہتے ہیں سب مقلّد حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے — نقشِ مضمونِ عقیدت میں ہو قُدرت کا وجود
جب سرِ قرطاس لکھتا ہوں نعوتِ مصطفیٰ ﷺ — میرے خامے سے جھلکتا ہے عقیدت کا وجود
وقتِ ہجرت وہ کِسی کو بھی نظر آئے نہ تھے — پا گیا تجسیم اعجازِ رسالت کا وجود
خاکی ہوتے تو قریبِ رب نہ جا سکتے کبھی — اصل میں تھے نُور، رکھتے تھے لطافت کا وجود
سرورِ دیں ﷺ سے تھا اخلاقِ حمیدہ کا ظہور — ’’وہ نہ آتے تو نہ ہوتا مہر و اُلفت کا وجود‘‘
ٹوٹنا اور پھر سے جُڑنا چاند کا، سوچو ذرا — کیا نہیں رب کی عطا سے اُن ﷺ کی قُدرت کا وجود

منتظرِ محمودؔ رہتا ہے نبی ﷺ کے لُطف کا
ہجرِ طیبہ میں مِرے اشکِ ندامت کا وجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کی آنکھوں میں رسولِ پاک ﷺ کا چمکا وجود — اُن میں ہر اِک کا ہدایت کا تھا اِک تارا وجود
نبیوں علیہم السلام میں بھی یہ خصوصیت رہی سرکار ﷺ کی — رب کی خلوت تک تو تنہا آپ ﷺ کا پہنچا وجود
چھا گیا سارے جہانوں کی ہر اِک مخلوق پر — مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں رحمت نے یوں پایا وجود
اُن ﷺ کی ممنونِ کرم کیسے نہ ہو اِنسانیت — پا سکے سرور ﷺ کے دم سے آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام وجود
مِدحتِ آقا ﷺ حواسِ خمسہ کا یوں ہے شعار — رحمتِ سرکار ﷺ سے رکھتے ہیں یہ اعضا وجود
ہم دُہائی کیوں نہ دیں اُن کی جب سرکار ﷺ کا — دستگیری پر رہا کرتا ہے آمادہ وجود
فضلِ خلّاقِ عوالم سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا رہا — اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ سے وَابستہ وجود
سرورِ کونین ﷺ کے فرمان نے شامل کیا — اہلِ بیتِ پاک میں سلمان رضی اللہ عنہ کا پیارا وجود
جن کی تنغیضِ طبیعت کا سبب ہے نعتِ پاک — رکھتا ہے بدقسمتی سے ایسا اِک فرقہ وجود
جب درِ سرکار ﷺ پر پہنچا مَیں پہلی مرتبہ — ایسا لگتا تھا کہ جیسے کھو چکا اپنا وجود
دشمن اپنی نوع کا انسان رہتا حشر تک — وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا مہر و اُلفت کا وجود

آبِ طیبہ کی عطش نے کر دیا جس کو نڈھال
آج کل رکھتا ہُوں مَیں محمودؔ وہ پیاسا وجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا و مولا ﷺ سے پایا ہے جہانوں نے وجود
آقا و مولا ﷺ کے دَم سے ہے جہانِ ہست و بود

آقا و مولائے ہر عالَم ﷺ ہیں محبوبِ ودود
آقا و مولا ﷺ پہ صبح و شام تم پڑھنا درود

''وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا مہر و اُلفت کا وجود''
آقا و مولا ﷺ سے ہے لُطف و عنایت کی نمود

یوں تو رب تھا پاس ہی اُن کے مگر اِک رات تھا
آقا و مولائے کُل ﷺ کا خلوتِ رب میں ورود

ہو گئی جس سے یقینی سب پہ ذاتِ کبریا
آقا و مولائے کُل ﷺ کا تھا شبِ اِسرا شہود

پا گیا رفعت بھی اور تابانیاں تاروں کی بھی
آقا ﷺ و مولا کے قدموں کے سبب چرخِ کبود

رب نے طول و عرض دُنیا کو دیا، اور کر دیا
آقا و مولا ﷺ ہی کو دانندۂ ہر تار و پُود

نُورِ علمِ معرفت کو عام دُنیا میں کیا
آقا و مولا ﷺ نے توڑیں جہل و ظلمت کی قیود

ہو گا اربابِ وِلا کی رُستگاری کا سبب
آقا و مولا ﷺ کا رب کے آگے محشر میں سجود

مومنوں کو علم ہونا چاہیے، بِکتے ہیں جو
آقا و مولا ﷺ کے بارے میں نصاریٰ اور یہود

خواہشِ احقر ہے، دیکھے سال میں دو مرتبہ
آقا و مولا ﷺ کے قریے کی دَرخشندہ حدود

آپ نے محمودؔ کو جو نعت کا بخشا ہے ذوق
آقا و مولا ﷺ! رہے اِس باب میں اس کا خلود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نعت سرائی ہی ہر صبح و مَسا ٹھہری
اِس کار گزاری کا فِردوس صلہ ٹھہری

قِبلہ کے بدلنے میں خواہش تھی پیمبر ﷺ کی
یوں ذات مہیمن کی راضی برضا ٹھہری

جو پائی شہیدانِ ناموسِ پیمبر ﷺ نے
یہ ایسی سعادت ہے جو رشکِ بقا ٹھہری

ہر ایک محبّت سے بڑھ کر جو محبّت ہو
آقا ﷺ سے وہی اُلفت ایماں کی بِنا ٹھہری

ممکن ہے علاج اِس سے ہر ایک علالت کا
خاکِ آقا و مولا ﷺ کے قریے کی شفا ٹھہری

یہ دیکھتے ہیں سارے کعبؓ اور بصیریؒ کو
ہر نعت کے شاعر کی امیّد رِدا ٹھہری

سیرت سے پیمبر ﷺ کی کچھ صَرفِ نظر کرتا
عادت ہے جو توجیہِ تحریص و ہَوا ٹھہری

سرکار ﷺ نے جب اِس میں فرمایا قدم رنجہ — ہر گوشۂ یثرب سے کافور وبا ٹھہری
جاؤ تو مدینے کو تم عجز کے اشہب پر — مردودِ درِ سرور ﷺ انساں کی اَنا ٹھہری
مَیں "صَلِّ عَلٰی" پڑھتا طیبہ میں ہُوا حاضر — مقبولِ درِ آقا ﷺ بندے کی وَفا ٹھہری
نورانیت آقا ﷺ کی جس دل پہ ہو ضو افگن — کب ظلمت اِس جانب انگشت نما ٹھہری
تدفینِ مدینہ ہے جنّت میں پہنچ جانا — لگتا ہے، مقدّر میں میرے یہ قضا ٹھہری
جس میں کہ شمولیت دیتی ہے خوشی مجھ کو — یا "صَلِّ عَلٰی" کی یا نعتوں کی سبھا ٹھہری

محمودؔ جو مداحِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے
مقبول خُدا کے ہاں اِس کی یہ اَدا ٹھہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگتا ہے کہ پَر اِس کو مل جاتے ہیں جبریلی — تخییل کا طیبہ کو اُڑتا ہے جونہی پنچھی
نعتوں میں تو لفاظی کچھ کام نہیں آتی — اَلفاظ میں لازم ہے جذبات کی عکاسی
غفران کی منزل نے کی اُس کی پذیرائی — وہ شخص جو طیبہ کے رَستے کا ہُوا راہی
ہے قُبّۂ اَخضر سے تقدیر کی شادابی — مینار کو دیکھیں تو دِل ہوتے ہیں نُورانی
روضے کو جو دیکھا تو آنکھوں میں تھی سرسبزی — مٹّی سے مدینے کی ہونٹوں پہ جمی سُرخی
بدبختی سے رُشدی نے توہینِ نبی ﷺ جو کی — کیسی ہے یہ رائے کے اِظہار کی آزادی
اِس پر جو پیمبر ﷺ نے جنّت کی بشارت دی — تدفینِ مدینہ کا مَیں بھی ہُوں تمنّائی
جب کام ہی اِس کا ہے سرکار ﷺ کی مدّاحی — محمودؔ نہ کیوں سمجھے اِس کام کو سرکاری
ہو حُبِّ نبی ﷺ بڑھ کر ہر ایک محبّت سے — ایماں کے حوالے سے نکتہ ہے یہ بُنیادی
محسن ہیں وہ بے شبہہ سرکار ﷺ کی اُمّت کے — آقا ﷺ کی حدیثوں کے جِتنے بھی ہُوئے راوی
جب "صَلِّ عَلٰی" پڑھتا محشر کو گیا بندہ — کی اُس کے پہنچنے پر سب حوروں نے گُل پاشی
کندہ ہُوئے لوگوں کے اذہان پہ گُل بُوٹے — جو مِدحتِ سرور ﷺ میں خامے سے تھی نقّاشی
ٹکڑا درِ سرور ﷺ سے جس شخص کو مل جائے — رہتی ہے کہاں اس کو پھر کوئی بھی محتاجی

جب صبح کو اُٹھ کر میں پڑھتا ہوں درود اُن ﷺ پر　　تو رہتی ہے سونے تک قائم وہی سرشاری
ہوتی ہے تمنّا یہ، صُفّہ پہ مَیں تنہا ہوں　　چاہیں تو کہیں اِس کو بندے مِری خود غرضی
کرتا نہیں سجدہ تو دَرکار ﷺ کے روضے کو　　گو دِل سے لپکتے ہیں جذباتِ جبیں سائی
محمودؔ میں بچپن سے سرکار ﷺ کا ناعِت ہوں
ہے حال مِرا جیسا، ویسا تھا مِرا ماضی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتکبِ شتمِ نبیا ﷺ لائقِ نفرین ہُوا　　جب ادا اِس سے کوئی فقرۂ توہین ہُوا
جس نے کی مِدحتِ سرکارِ دو عالَم ﷺ اس کو　　مالکِ کُل سے عطا خلعتِ تحسین ہُوا
پیار آقا ﷺ سے، ہے اِسلام کا حرفِ اوّل　　اور یہی نکتہ ہے جو تکملۂ دین ہُوا
میری شادابیٔ تقدیر یقینی ٹھہری　　سامنے قُبّہ کا جب منظرِ رنگین ہُوا
ہُوئی ہر چیز کی تخلیق نبی ﷺ کی خاطر　　آنا سرکار ﷺ کا ہی مقصدِ تکوین ہُوا
سرورِ دیں ﷺ کی ہدایت پہ جمے رہتے تھے　　قلبِ اصحاب رضی اللہ عنہم پہ یہ ثمرۂ تلقین ہُوا
راضی اللہ ہُوا اپنے نبی ﷺ پر ایسا　　جو پیمبر ﷺ نے کہا، مشتمِلِ دین ہُوا
رب کے محبوب ﷺ کو اپنا سا جو کہ بیٹھے ہیں　　بدنصیبوں سے یہی جُرم تو سنگین ہُوا
سامنے جس نے احادیثِ پیمبر ﷺ رکھّیں　　فضلِ رحمان سے وہ مجتہدِ دین ہُوا
جب دُعا میں نے وَساطت سے نبی ﷺ کی، مانگی　　جاری سِدرہ سے اِک آوازۂ آمین ہُوا
زاغ کی طرح غلاظت پہ ہے گرتا کافِر　　اُمّتی سرورِ کونین ﷺ کا شاہین ہُوا
سیرتِ سرورِ کونین ﷺ کا نکتہ نکتہ　　تحفۂ طالعِ فیروزِ مساکین ہُوا
مِل کے کچھ لوگ درود اُن ﷺ پہ پڑھا کرتے ہیں　　یہ عمل باعثِ اعزازِ اراکین ہُوا
باسٹھ(۶۲) اب تک جو ہُوئے نعت کے مجموعے مِرے　　مدحِ سرکار ﷺ میں ہر حرفِ دَواویں ہُوا
طاعتِ آقا ﷺ کی ہے محمودؔ اطاعت رب کی
حکمِ رحمان یہی سرخیٔ آئین ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان کو "صلِّ علٰی" باعثِ تسکین ہُوا
وِرد یہ صبح و مَسا باعثِ تسکین ہُوا

حرفِ "جاءُوکَ" مِلا باعثِ تسکین ہُوا
طیبہ کا رَاہ نما باعثِ تسکین ہُوا

ہر کہا آقا ﷺ کا جب رب کا کہا ٹھہرا ہے
اُن ﷺ کا فرمودہ سدا باعثِ تسکین ہُوا

سُنّتِ سرورِ عالم ﷺ پہ چلا جو، اُس کا
شیوۂ صدق و صفا باعثِ تسکین ہُوا

زندگی میں نے بھی آقا ﷺ کے کرم سے پائی
حرفِ "لولاک لما" باعثِ تسکین ہُوا

ساتھ مَیں "صَلِّ علٰی" لے کے، بفضلِ مالک
یوں اُٹھا دستِ دُعا، باعثِ تسکین ہُوا

درِ آقا ﷺ نے مِری روح کو ٹھنڈک بخشی
نظروں کو قبّہ ہرا باعثِ تسکین ہُوا

لُطفِ رب پایا کہ آقا ﷺ کے دَرِ وَالا سے
مجھ کو جو کچھ بھی مِلا، باعثِ تسکین ہُوا

مجھ کو قُرآن کی آیات و سُوَر کو پڑھ کر
''ذکرِ محبوبِ خُدا ﷺ باعثِ تسکین ہُوا

یہی محمودؔ نے ہر حاضری پر پایا ہے
طیبہ میں کھایا پیا باعثِ تسکین ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہے اُمتِ سرکار ﷺ میں کالا گورا
متّقی شخص جو ہے، بس وہی اکرم ٹھہرا

ذکرِ معراج جو قُرآنِ مبیں میں پایا
ہم اِس ذکر میں پائے گئے اَفشا اِخفا

سامنے ہو گا قیامت میں جو کچّا چٹّھا
کام آئے گی فقط ایسے میں سرور ﷺ کی عطا

جو پڑھے نعت، لکھے مدحِ پیمبر ﷺ میں سَدا
بس اُسی شخص کو مَیں مانتا ہوں لکھا پڑھا

اُن ﷺ کے صدقے میں کیے ربّ جہاں نے پیدا
بحر و بر، شمس و قمر، برگ و ثمر، اَرض و سما

ظلمتِ کفر و تشکک کا نشان مٹ کے رہا
اُن ﷺ کی تعلیم سے بندوں کو مِلی راہِ ہُدیٰ

اُن پہ خود خالقِ کُل کیسے نہ راضی ہوتا
آپ ﷺ کو دیکھا صحابہ نے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے سُنا

اُس کا رُخ شہرِ پیمبر ﷺ کی طرف کو پایا
دیکھا دُنیا نے کہ میزاب رہا سمت نما

سر مِرا سجدے کو محرابِ تہجّد میں جھکا
ایسا لگتا ہے کہ دِل میرا وجودی نکلا

دیدِ قبّہ کی طلب آنکھوں میں تھی، دِل میں وِلا
غُرفۂ لُطف و عطا کیسے نہ مجھ پر کُھلتا

اِس میں تبدیلی نہ تا حشر نظر آئے گی
جو ہے فرمودۂ آقا ﷺ وہ ہے ناپا تولا

ساتھ لے آتا ہوں ہر سال بسا کر دِل میں
شہرِ سرکار بہیں جاہ ﷺ کی مخمور فضا

جس نے قدمینِ پیمبر ﷺ میں رَسائی پائی
اُس ہی بخت کے قدموں میں نظر آیا ہُما

کیسے ہو بات کوئی ہم میں پیمبر ﷺ جیسی
یہ گماں آیا اگر دِل میں تو ایمان گیا

اور ہر بات تو ہونٹوں سے ہَوا تک پہنچی
”ذکرِ محبوبِ خُدا باعثِ تسکین ہُوا“

دیکھوں محمودؔ نہ کیوں سُوئے حجازِ اَقدس
اِس میں ہے کعبۂ رب، اِس میں ہے شہرِ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکھائی دیتے ہوں حسن کو نظّارے جنّت کے
وہ باز آئے گا مدحِ حضور ﷺ سے کیسے

بھکاری اُن ﷺ کے، سبھی کج کُلاہ دیکھے گئے
وہی جو مالک و مختار ﷺ کے ہُوئے منگتے

جنھوں نے دیدِ پیمبر ﷺ کے مرتبے پائے
ہیں اُن کے اوج کے تو قدسیوں میں بھی چرچے

جناب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے، بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے
مِلا ہے دَرسِ ثنائے رسولِ پاک ﷺ مجھے

ہیں اہلِ مُلک پریشاں حضور ﷺ دہشت سے
سکون و امن کی دولت ہمیں عطا کیجیے

حبیب ﷺ کو تو خُدا نے سب اختیار دیے
اُکھیڑ سکتے نہیں ہم تو گھاس کے تنکے

حضور ﷺ میری طرف دیکھ لیں توجّہ سے
جو ایسا ہو تو قیامت میں بات رہ جائے

خُدا کے فضل سے سارے گناہ چُھپ جائیں
مِلے جو خاک مدینے کی، اوڑھنے کے لیے

ادب کے ساتھ جو شہرِ حضور ﷺ میں پہنچا
ملاءِ اعلیٰ تک اُس شخص کے ہُوئے شُہرے

نبی ﷺ کے دَر پہ پہنچنے کا خواب جب دیکھا
تو راتوں رات سب تعبیر پا گئے سپنے

وہاں گزارشِ احوال بے ضرورت ہے
درِ حضور ﷺ پہ پہنچو تو رہنا تم گُونگے

خوشی سے معصیت کارو! ذرا سوچو
لوائے حمد تلے حشر میں نبی ﷺ ہوں گے

مُواجہہ ہے، یہاں کیسے ہُوں مَیں عرض کُناں
”حضور ﷺ! عجزِ بیاں کو بیاں سمجھ لیجیے“

نظام آقا ﷺ سا محمودؔ اور کوئی نہیں
نظام دُنیا جہاں کے پرکھ کے دیکھ لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح میں رطب اللساں سمجھ لیجیے — تو نعت گوؤں کو اِک خاندان سمجھ لیجیے
جو غور قُربتِ قوسین پر ذرا کیجیے — تو سارے سرِّ نہاں کو عیاں سمجھ لیجیے
جو حمد گو ہے، اُسے ناعتِ نبی ﷺ کہیے — کہے جو نعت، اُسے حمد خواں سمجھ لیجیے
یہاں تو مہر و مہ و نجم رُلتے پھرتے ہیں — زمینِ طیبہ کو مت آسماں سمجھ لیجیے
جہانِ مدح و ثنائے حضور ﷺ کی جانب — مِرے خیال کو ہر پل رَواں سمجھ لیجیے
پیار کتنا ہے تم کو رَسولِ اکرم ﷺ سے — برائے قبر اِسے اِمتحاں سمجھ لیجیے
سوار اِس کو نہ اعصاب پر کیا کیجیے — غزل کو شاعرو! بارِ گراں سمجھ لیجیے
یہ میرے شعر و سخن کا حسین گلدستہ — حضورِ سرورِ دیں ﷺ اَرمغاں سمجھ لیجیے
جو دَست بستہ مدینے میں ہو گیا حاضِر — حبیبِ حق ﷺ کا اسے مہماں سمجھ لیجیے
سلام قبر میں آقا ﷺ کو جس نے عرض کیا — ہر امتحاں میں اُسے کامراں سمجھ لیجیے
جو عکسِ قُبّۂ اَخضر نظر کے آگے ہو — تو اپنے آپ کو ہر دَم وہاں سمجھ لیجیے
جو میری فکر کا طائر ہے، فضلِ خالق سے — بسُوئے طیبہ اُسے پُر فشاں سمجھ لیجیے
بقیعِ شہرِ پیمبر ﷺ میں دفن ہونا ہے — مُسِن ہوں، پر مرا عزمِ جواں سمجھ لیجیے
اِسے تو نعلِ پیمبر ﷺ کا لمس حاصِل ہے — فلک کو کِس لیے نامہرباں سمجھ لیجیے
کہ جس میں نعت زیادہ لکھی گئی سب سے — وہ ہے تو ہے فقط اُردو زباں، سمجھ لیجیے
خیال و فکر و زباں نعت کے کہاں قابل — ’’حضور ﷺ! عجزِ بیاں کو بیاں سمجھ لیجیے‘‘

درود ہر جگہ محمودؔ جی محافظ ہے
بروزِ حشر اسے سائباں سمجھ لیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کی پیشانی گردِ راہِ دیارِ سرکار ﷺ سے اٹی ہے | وہی تو ہے جس کے سر پہ چادر حضور ﷺ کے لُطف کی تنی ہے

معاندِ کذب نعت گو ہے اور اُس کے ہمراہ رَاستی ہے | وہ ہونٹ قُدسی بھی چُومتے ہیں کہ جن پہ تذکارِ سیّدی ہے

جو سامنے ہو مُواجہہ کے، ضروری یوں اُس کی خامشی ہے | کہ آقا دِل کی بھی جانتے ہیں، یہاں کی تو اَن کہی، کہی ہے

نبی ﷺ کی آمد کے تذکرے سے ہر ایک دِل کی کلی کھِلی ہے | ’’نظر اُٹھا کر جدھر بھی دیکھو، بہار اُن کے ظہور کی ہے‘‘

جواب کورا کِسی کو تو ’’لن ترانی‘‘ ہی کا دیا گیا تھا | کِسی کو عرشِ عُلا سے آواز ’’اُدنُ مِنّیِ‘‘ کی آ گئی ہے

تھی ’’قاب قوسین‘‘ میں جو قُربت، قریب تر اس کا اور ہونا | یہ نجم سورہ میں ربط و ضبطِ خُدا و محبوب ﷺ باہمی ہے

اُنھیں ’’حریصٌ علیکم‘‘ اللہ نے کہا ہے، اِسی لیے تو | پکارا جب مَیں نے مصطفیٰ ﷺ کو تو جو مصیبت تھی، وہ ٹلی ہے

وہ اِک سراجِ منیر ہستی کہ جس سے دُنیا میں نُور پھیلا | نہ اِس کی نورانیت سمجھنا، یہی تو دَراصل کافری ہے

کہا نبی ﷺ کا کہا خُدا کا، کیا نبی ﷺ کا کیا خُدا کا | ’’وَمَا رَمَیْتَ‘‘ کا اِستعارہ اَساسِ معراجِ آگہی ہے

سحاب لُطف و عطا و رحمت برس رہا ہے خُدا کا مجھ پر | نگاہ میری بفضلِ خالق جو یادِ آقا ﷺ میں شبنمی ہے

وہ کون ہیں جو نبی ﷺ کا استاد اس کو کہتے نہیں جھجکتے | جو دیکھو روحُ الامیں کی گردن نبی کے آگے جھکی ہُوئی ہے

محافلِ نعت گوئی و نعت خوانی ہر سمت ہو رہی ہیں | حقیقتاً یہ مدیحِ محبوب ربِّ کونین ﷺ کی صدی ہے

مطالعے سے نبی ﷺ کی سیرت کے، پایا محمودؔ مَیں نے نکتہ
کہ رَاستی اور سادگی ہی رَسولِ اعظم ﷺ کی پیروی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ خوش بخت ہے کہ جس کی عادت بھلی درودِ حضور کی ہے | سمجھ چکا ہے وہ یہ کہ سُنّت یہ الشکور الغفور کی ہے

ظہورِ سرورِ جہاں پہ صُورت عطائے رب کے وفور کی ہے | ’’نظر اُٹھا کر جدھر بھی دیکھو، بہار اُن ﷺ کے ظہور کی ہے‘‘

حضورِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی ثنا و مِدحت ہے لب پہ جاری | مِمد ہے عقل و شعور جس میں، مدد مِرے لاشعور کی ہے

ہمارا وِجدان کہہ رہا ہے کہ اِس کا مقصد ہے ذکرِ سرور ﷺ | قسم قلم کی جو کھائی قُرآں نے، بات اِس کی سطور کی ہے

اُسے سمجھ کر نکال باہر کریں ہم اندر سے جھوٹ سارے | مناہی دینِ حبیبِ رحمان میں جو کذب و زُور کی ہے

اِنھیں یہ قُدرت خُدائے برحق نے کی عطا از رہِ محبّت | نظر پیمبر ﷺ کی دیکھنے وَالی سارے نزدیک و دُور کی ہے

ہمیں شفاعت پہ مصطفیٰ ﷺ کی بفضلِ رب ہے یقینِ کامل | وہ اور بندے ہیں جن کو دہشت حسابِ روزِ نشور کی ہے

نبیؐ کی اُمّت کے سارے افراد جان لیں یہ کہ انکے رب نے
بشر کی صُورت میں اُن کو بھیجا ہے، اصل آقا کی نُور کی ہے

کہے جو خود کو تو اُمّتی بھی اور اُن کے جیسا بھی خود کو سمجھے
وہ حدِّ فاصل جو حقّ و باطل میں ہے، وہ اِس نے عبور کی ہے

نبی کی ہمسائیگی میں دِن رات اِس طرح وہ مگن مِلے ہیں
کہ طیبہ کے باسیوں کی دُوری سبھی سنین و شہور کی ہے

مدینے پہنچو، بجاؤ بغلیں، خوشی مناؤ، سُرور پاؤ
کہ حیثیت شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی جو ہے وہ دارالسُرور کی ہے

صلاحیت اُن کی بولیوں کو سمجھنے کی دے جو رب بشر کو
سُنائی دے گی وہ نعت ہی کی، جو لَے وحوش و طیور کی ہے

زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کی خاطِر تو خُلد جانا، زہے مقدّر
تمنّا یا للعجب کہ بندوں کی ہے تو حور و قصور کی ہے

جہاں ژاژ خائی کِسی حرامی نے کی پئے محسنِ عوالم ﷺ
حفاظتِ حُرمتِ پیمبر ﷺ کِسی جری نے ضرور کی ہے

میں کیوں نہ محمودؔ پڑھتا سُنتا رہوں ہمیشہ نبی ﷺ کی نعتیں
حواسِ خمسہ کو میرے خواہش جو ہے تو کیف و سُرور کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ قلب و روح و جاں پہ یوں آوازہ "ھو" لا
کہ بعداً زندگی بھر سامنے "صَلِّ عَلٰی" تُو لا

جو سورج کے نکلنے سے بھی پہلے نعت گاتے ہیں
سحر دم سامنے آنکھوں کے خوش الحاں پکھیرُو لا

ترشّح ابرِ الطاف و عطایا کا اگر چاہے
تو پھر چشمِ تخیّل میں حبیبِ رب ﷺ کے گیسو لا

ہیں اُن کے بعد سب مومن اُنھی کی رَاہ کے رَاہی
صحابی رضی اللہ عنہ ایک اِک تھا اُلفتِ سرکار ﷺ میں اُولیٰ

نبی ﷺ سیرت کو صُورت سے کہیں بڑھ کر سمجھتے ہیں
نہیں ہے حیثیت خوش رُو کی، لب پر مدح خوش خُو لا

وہ جو اِک بار بھی شہرِ حبیبِ حق ﷺ سے ہو آیا
وہ اَلطاف و عنایاتِ مدینہ کو نہیں بُھولا

نبی ﷺ کو مان، کردار اوروں کا تُو نہ جانچا کر
مِلے توفیق تو خود احتسابی کا بھی پہلو لا

مطیعِ خالِق و سرکار ﷺ ہونے کے لیے بندے!
کلامُ اللہ سے اپنے لیے حکمِ "اَطِیعُوا" لا

درودِ مصطفیٰ سُنّت بھی ہے رحمان مالک کی
فرامینِ الٰہی میں سے، سب سے پہلے "صَلُّوا" لا

جو میزاں کا فرشتہ ہے، اُسے ناعِت یہ کہتا ہے
ڈرا مت احتسابِ حشر سے مجھ کو، ترازو لا

تصوّف نے دیا ہے دَرس تعلیماتِ سرور ﷺ کا
لِمِ دیں جاننے کے وَاسطے ارشادِ باہو رحمۃ اللہ علیہ لا

پیمبر ﷺ رَحمت و رَافت کے پیکر ہیں، بُلا لیں گے
کبھی مہجوریٔ طیبہ میں، آنکھوں میں تو آنسو لا

جو یہ ڈھونڈے کہاں نعتیں زیادہ سب نے لکھی ہیں — تو اُس کے سامنے مجموعہ ہائے نعتِ اُردو لا
اگر ہو ڈیرا ڈالے چار وانگِ دَہر میں ظلمت — تو بندے! لب پہ یادِ مصطفیٰ ﷺ کا کوئی جگنو لا
علالت جیسی بھی ہو، جب نہ اُس سے پِنڈ چُھپ پائے — تو اپنے وَاسطے آبِ مدینہ کا سا دَارُو لا
جو بُھولا نام سُن پڑھ کر درودِ پاک کا پڑھنا — کہا سرکار ﷺ نے، وہ شخص رَستہ خُلد کا بھولا
عُفونت معصیت کی اور ظلمت شب کی عنقا ہو — ''نسیم صبح! اُن کے روضۂ اطہر کی خوشبو لا''

نگاہِ رحمتِ خالق میں گر محمودؔ آنا ہے
تو اپنی عادتوں میں کوئی تو سرکار ﷺ کی خُو لا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ شکلِ نعت ہے لکھّا ہُوا ہر لفظ محضر کا — نظر آتا ہے جس میں تذکرہ خالِق کے مظہر کا
یہ دیکھو پا گیا ہے حشر تک چہرے کی تابانی — نکلنا اُن ﷺ کے قدموں کی طرف سے شاہِ خاور کا
قُدومِ سائرِ معراج ﷺ لامِس ہو گئے اُن کے — یہی باعثِ بنا تابانیٔ مہتاب و اختر کا
دماغ و دِل پہ یہ اِرشادِ سرور ﷺ کا نتیجہ ہے — درِ سرکار ﷺ پر سجدہ نہیں کرتے ہیں ہم سر کا
وہ جن کو رحمت و رَافت پہ سرور ﷺ کی، تیقُّن ہے — لحد کا خوف کیا ان کو، اِنھیں ڈر کیسا محشر کا
جنھوں نے بُخلِ برتا مِدحتِ محبوبِ دَاور ﷺ میں — کریں گے سامنا محشر میں کیسے رب کے تیور کا
رُکا بھونچال بھی اس کا، گیا وہ خُلد تک سیدھا — اثر یہ تھا اُحُد پر آقا و مولا ﷺ کی ٹھوکر کا
ہمارا ذوق ہی راہیں دِکھاتا ہے مدینے کی — کبھی سوچا نہیں اِس رَاستے میں ہم نے رہبر کا
شکستِ فاش پائی کافروں کے لاؤ لشکر نے — تھا ایسا دبدبہ اِک تین سو تیرہ کے لشکر کا
فلک نے معجزے کی شکل میں دیکھا مدینے میں — قدم قصویٰ کے پا کر موم ہونا سخت پتھر کا
جہاں سے اِستفادہ ساری مخلوقات کرتی ہے — وتیرہ ہے سخا و لُطف ہی آقا ﷺ کے گھر بھر کا
وہ کیسے سرورِ دیں ﷺ کی محبّت کا کرے دعویٰ — جسے چاہت ہو جاہ و منفعت کی، ہَوکا ہو زر کا
ہم اُس کا نام ہی لیں اور پائیں تندرستی کو — اثر اتنا بھی ممکن ہے بصیری رحمۃ اللہ علیہ والی چادر کا
کرے گا خیر مقدم لازماً دَاروغۂ جنّت — مدیحِ سرور و سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے خُوگر کا

نہایت ہے یہی محمودؔ روضے کی عنایت کی
ہُوا ہے آنکھ کی پُتلی یہ کندہ حُسن منظر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فکرِ تہنیت ہے اور رات کی تنہائی ہے
پیشِ سرکار ﷺ عقیدت کی پذیرائی ہے

بیکراں مِدحتِ سرکار ﷺ کی پہنائی ہے
جس میں شامِل مِرے اَفکار کی رعنائی ہے

جو دِکھایا ہمیں حسانؓ و ابو طالبؓ نے
ہم نے اِس راہ پہ چلنے کی قسم کھائی ہے

تُو جو مومن ہے تو یہ بات سمجھ لے، بھائی!
اُمّتی جو بھی ہے آقا ﷺ کا، ترا بھائی ہے

دی ہے مالک نے پیمبر ﷺ کے وسیلے ہی سے
جو بھی نعمت کِسی مخلوق نے بھی پائی ہے

دُوریٔ قریۂ سرکارِ دو عالم ﷺ واللہ!
ماحیٔ صبر ہے اور خصمِ شکیبائی ہے

ہے عطا کردۂ محبوبِ خُدائے عالم ﷺ
میرے اعصاب میں جتنی بھی توانائی ہے

لامکاں میں شبِ اَسرا تو نہیں ہے دُوئی
ایک جا خالق و محبوب ﷺ کی یکتائی ہے

قبر سے سیدھا وہ فِردوس میں جا پہنچے گا
جو بھی تدفینِ مدینہ کا تمنّائی ہے

میرے اَجداد بھی تھے "صَلِّ عَلٰی" کے عامِل
فضلِ مالک ہے، یہ عادت مِری آبائی ہے

نعت محمودؔ رہے تیری زباں پر جاری
ہر حوالے سے یہ شیطان کی پسپائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مناظر اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کے دَسیوں دیکھے ہیں
مِرے دِل پر نبی ﷺ کے شہر کی گلیوں کے نقشے ہیں

اُنھیں رحمت جہانوں کے لیے رب نے بنایا ہے
رسول اللہ ﷺ کے زیرِ کرم اپنے پرائے ہیں

شبانہ روز، ہر صبح و مَسا، ہر کام سے پہلے
نہیں لیتے جو نام اُن کا، وہ بے توفیق بندے ہیں

نہیں گنجائش انسانوں کے قتلِ عام کی اِس میں
نظامِ امن جو سرکار ﷺ اپنے رب سے لائے ہیں

وہی ہیں اوّلِ تخلیق بھی سارے خلائق میں
نمازِ بیتِ مُقدس میں بھی آقا ﷺ سب سے آگے ہیں

سعادت یہ نہیں ملتی ہے یارو، اپنی کوشش سے
بُلایا جن کو جاتا ہے، مدینے کو وہ جاتے ہیں

خموشی ساتھ دیتی ہے پئے مقصورۂ سرور ﷺ
عقیدت کے جو ہیں جذبات، وہ اشکوں میں ہوتے ہیں

وہاں پہچان ہو جاتی ہے نیک و بد کی لمحوں میں
بہرگام آقا ﷺ کے قریے میں وہ آئینہ خانے ہیں

حقیقت یہ کلامِ خالق و مالک سے ظاہر ہے
کہ وہ جو ہیں نبی ﷺ والے، وہی اللہ والے ہیں

ابو طالبؒ، بصیریؒ، جامیؒ و احمد رضاؒ، مظہرؒ
نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کے یہ اعلیٰ حوالے ہیں

ہے جب رب اور رسولِ پاک ﷺ پر ایمان کا دعویٰ
مسلمانوں میں دسیوں بیسیوں پھر کیوں یہ فرقے ہیں

اِنھی سے روشنی محمودؔ ہر مومن نے پائی ہے
سب اصحابِ نبی ﷺ رُشد و ہدایت کے ستارے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دماغ و دِل میں ربِّ پاک کے مظہر کی خوشبو لا
کبھی ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں اندر کی خوشبو لا

صبا سے یہ حواسِ خمسہ میرے عرض کرتے ہیں
گلستانِ مدینہ کے ہر اِک منظر کی خوشبو لا

رضائے مصطفیٰ ﷺ کی جس نے بخشی ہے اہمیّت
فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا کے اِس جوہر کی خوشبو لا

کثیر آقا ﷺ کے ہیں الطاف، اے قُرآن کے قاری!
تو کثرت سے لبوں پر سورۂ کوثر کی خوشبو لا

ہوائے خاص! تُو کعبے کی جانب کو تو چلتی ہے
مِری جانب بھی عطرِ قُبّۂ اخضر کی خوشبو لا

حدیثوں سے بصیرت سینچنے والے بہی قسمت!
ذرا احقر تلک اقوالِ پیغمبر ﷺ کی خوشبو لا

نبی ﷺ پیغام بر کب تھے فقط، محبوبِ خالق تھے
یہ کر تسلیم، رب سے مشک اور عنبر کی خوشبو لا

بصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مِلی جو اے فلک! سرکارِ والا ﷺ سے
ہمارے واسطے بھی تو اُسی چادر کی خوشبو لا

نشاط و انبساط و شادمانی کے لیے بندے!
رسولِ حق ﷺ عطا و لُطف کے پیکر کی خوشبو لا

مسلمانوں کی ہر محفل ادب سے راہ تکتی ہے
یہاں بھی یا الٰہی! نعت کے خوگر کی خوشبو لا

مہک جائے مِرا دِل نکہت افشاں ہو، معنبّر ہو
خُدایا! تُو یہاں تک مِدحتِ سرور ﷺ کی خوشبو لا

وہ جس پر نقش ہے قصویٰ کا کُھر، میرے لیے زائر!
جو ہے اِک مزرعِ طیبہ میں، اُس پتھر کی خوشبو لا

ہمارے شہر دہشت اور وحشت سے مکدّر ہیں
ہَوائے شہرِ خوشتر جسمِ پیغمبر ﷺ کی خوشبو لا

ہمیں ہے ہر بُنِ مُو کو تعطّر آشنا رکھنا
"نسیمِ صبح! اُن ﷺ کے روضۂ اطہر کی خوشبو لا"

اگر محمودؔ تجھ کو عطر آگینی کی خواہش ہے
ہُوا مَس کفشِ آقا ﷺ سے جو، اُس کنکر کی خوشبو لا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندۂ آقا ﷺ جو ہے، وہ یوں ہے شیدا نُور کا — اُس کو ہوتا ہے صباح و شب نظارہ نُور کا
جب ربیع النور کی ۱۲، اُمیّد افزا ہُوئی — آدمیت پر ہُوا اُس دِن سے غلبہ نُور کا
قرنِ اُولیٰ سے جو تا اَمروز دیکھا تو کُھلا — نعت کے ہر شعر نے اوڑھا لبادہ نُور کا
لاتے لے جاتے پیاماتِ خُدا و مصطفیٰ ﷺ — پھیرے پہ دیکھا کیے اصحاب رضی اللہ عنہم پھیرا نُور کا
جامۂ بشریّتِ آقا ﷺ ہے سب کے سامنے — ہے مگر ذاتِ حبیبِ حق ﷺ کا سانچا نُور کا
اُن ﷺ کی سیرت پر جمائے نظریں جب بندہ کوئی — آنکھ کی پُتلی پہ ہو گا نقش نقشہ نُور کا
جن کے باعِث عام ہے نُورِ ہدایت ہر طرف — ہے احادیثِ نبی ﷺ کا نکتہ نکتہ نُور کا
جو بقیع پاک میں مدفون ہے، اُس شخص نے — طیبہ میں زیرِ زمیں پایا خزانہ نُور کا
نُورِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ پیشانی میں تھا — اِس لیے تھا آدمِ خاکی کو سجدہ نُور کا
دِل کی آنکھوں سے جو دیکھو گے تو آئے گا نظر — قُبّۂ اَخضر کے گردا گرد ہالہ نُور کا
شائبہ تک بھی نہ ہو ناکامیابی کا اُسے — پہنچے شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں جو ہے جُویا نُور کا
مدحِ طیبہ میں جو سوچا تو کُھلا اِتنا کہ ہے — ذرّۂ خاکِ مدینہ اِستعارہ نُور کا
نُورِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ پیشانی میں تھا — اِس لیے تھا آدمِ خاکی کو سجدہ نُور کا
اور پردوں کی تو گنجائش شبِ اِسرا نہ تھی — درمیانِ ربّ و سرور ﷺ بس تھا پردہ نُور کا
سوچو تو پابندِ سِدرہ حضرتِ جبریل علیہ السلام کا — دیکھتے رہنا سُوئے رحمان جانا نُور کا
ہے پئے تفہیمِ اِنساں کے لیے اِسرا کی بات — نُور تک سندیسا نُوری لے کے آیا نُور کا
اپنے مظہر کی طرف، اپنائیت کے ذوق سے — "اُدنُ مِنِّیْ" کہنا ہے گویا لپکنا نُور کا
نُور اصلاً ہے خُدا اور اُس کے مظہر ہیں نبی ﷺ — ماہ و خورشید و کواکب ہیں خلاصہ نُور کا

قریۂ سرکار ﷺ میں محمودؔ جب حاضر ہُوا

پایا لہراتا مدینہ پر پھریرا نُور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ پاک میں ہر شب سحر کی ہے — عادت بفضلِ رب یہ مری عُمر بھر کی ہے
خوش بخت وہ نگاہِ الٰہی میں آ گیا — حکمِ نبی ﷺ پہ زندگی جس نے بسر کی ہے
راہِ ثنائے سرورِ عالم ﷺ کُھلی مِلی — لگتا ہے، رہنمائی جناب خضر کی ہے
غیرِ نبی ﷺ کی جس نے بھی کی ثنا — اُس نے عمارت اپنے ہنر کی کھنڈر کی ہے
غُفراں نصیب معصیت زدگان سب ہُوئے — سرکار ﷺ نے نگاہِ شفاعت جدھر کی ہے
تخلیق جو جہان کیے رب نے، ساروں کو — رحمت محیط حضرتِ خیرُ البشر ﷺ کی ہے
جو سرخمیدہ طیبہ میں ہے، سربُلند ہے — اُس جا پہ سرفگندگی ہر کرّ و فر کی ہے
تھامی کُدال سُنّتِ آقا ﷺ کی جس نے بھی — اُس نے زمینِ معصیت زیر و زبر کی ہے
دُنیا کے شہر جس قدر بھی دیدہ زیب ہوں — سب سے اہم تو حاضری طیبہ نگر کی ہے
ہر بندۂ حضور ﷺ چلا اِتّباع میں — کب اُس نے اِس میں کوئی اگر اور مگر کی ہے
انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کے اثر سے ہے خوش نما — جو آج آسمان پہ صُورت قمر کی ہے
اسماء مصطفیٰ ﷺ کا وظیفہ ہے روز و شب — تفریق اِس میں کب سفر کی یا حضر کی ہے
بندہ مطیعِ اصدقِ عالم ﷺ رہا کرے — بس زندگی یہی ہے جو اِک دِیدہ وَر کی ہے
کی آبیاری نعتِ نبی ﷺ کے نہال کی — روزِ نشور جس کی ضرورت ثمر کی ہے
ہے خاکِ طیبہ میں مری تدفین کی دُعا — اللہ و مصطفیٰ ﷺ سے گزارش اثر کی ہے

محمودؔ کیا ہے لعل و جواہر کی حیثیت
یادِ نبی ﷺ میں آنکھوں میں آمد گہر کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر میں دَریائے رحمت کی روانی ہے — یہاں کی حاضری بے شُبہ وجہِ شادمانی ہے
سبب تحویلِ قبلہ کا کلامُ اللہ میں پڑھ لو — حبیبِ پاک کی اکثر میرے مالک نے مانی ہے

یہاں خاکی و نُوری کی نہیں تفریق، سچ یہ ہے
نہیں فانی نبی ﷺ باقی تو ہر اِک چیز فانی ہے

فلک کے چاند تارے رشک کی نظروں سے تکتے ہیں
نبی ﷺ کے شہر کی مٹّی میں ایسی ضوفشانی ہے

جو باقی تھیں ملاقاتیں، خُدا جانے کہاں پر تھیں
ملاقاتِ رجب ربّ و نبی ﷺ کی لامکانی ہے

براہِ راست اثر کرتی ہے جو رُوح و دِل و جاں پر
عجب آب و ہَوا حرمینِ اطہر کی سُہانی ہے

سرِ شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے قُبّہَ اَخضر
زمینِ طیبہ سرسبز کی پوشاک دھانی ہے

نگاہِ اِلتفاتِ سرورِ عالم ﷺ اگر پاؤں
بقیعِ پاک میں تدفین کی احقر نے ٹھانی ہے

وہی حاکم ہے موجوداتِ عالَم کی فضاؤں کا
وہ جس کے دِل پہ محبوبِ خُدا ﷺ کی حکمرانی ہے

محبت آلِ سرور ﷺ اور اَصحابِ پیمبر ﷺ کی
دلِ مؤمن میں ہے، ساری عقیدت کی کہانی ہے

درِ آقا ﷺ پہ اُن کو دَست بستہ با ادب دیکھو
ہیں جتنے نعت گُستر، اُن کی یہ ہم داستانی ہے

کہا کرتی ہے دُنیا مصطفٰی ﷺ کو برزخِ کبریٰ
میانِ عبد و رب یہ حیثیت جو درمیانی ہے

ضروری دین کی تفہیم کی خاطر حدیثیں ہیں
مفاہیمِ کلامِ رب کی ان میں ترجمانی ہے

دو گونہ ہے عذاب، اِس سے ہمیں چھٹکارا مِل جائے
ہمارے ملک میں سرکار ﷺ! دہشت ہے، گرانی ہے

مِرا محمودؔ گھر بھر ہے درودِ پاک کا عامِل
ہماری لُطفِ خالِق سے یہ عادت خاندانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(الانفال-۸:۱۷)

اور وہ خاک آپ نے نہیں پھینکی،
جو آپ نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی

وَمَا رَمَيْتَ
إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۳ واں مجموعۂ نعت

نشانِ نعت

انتساب

اپنے روحانی سرپرست

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویریؒ

کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

جب کوئی رب سے دُعا ہو ہونٹوں پر صَلِّ عَلٰی ہو
رب کے گر الطاف چاہو اپنے آقا ﷺ سے وفا ہو
روح کو جب دھو لیا ہو لب پہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہو
عتبہ پر جب رَسا ہو بند آنکھیں، سر جھکا ہو
جب ملاقاتی قضا ہو شہرِ سرور ﷺ کی فضا ہو
مدحِ آلِ مصطفیٰ ﷺ ہو قرض نسبت کا ادا ہو
رہنما جس کے ہوں آقا ﷺ وہ ہمارا رہ نما ہو
پہنچے آقا ﷺ سے خُدا تک تیری جو بھی اِلتجا ہو
ذکر جس نے پائی رفعت کیوں نہ وہ تسکین زا ہو
جانے افضل مصطفیٰ ﷺ کو جس نے "فَضَّلْنَا" پڑھا ہو
جو ہیں مصداقِ فَتَرْضٰی سامنے اُن کی رضا ہو
وہ جو محبوبِ خُدا ﷺ ہیں اُن کی رحمت کو سراہو!
اُس کو سانسوں میں بسا لو ذکرِ سرور ﷺ جاں فزا ہو
سُنّتِ سرکار ﷺ یہ ہے تختِ شاہی بوریا ہو
خدشہ کیا محشر کا اُس کو جس کو اُن ﷺ کا آسرا ہو
جس کا قسمت ہاتھ پکڑے طیبہ تک بس وہ رَسا ہو
رب تمھارا بھی تھا شاہد عہدِ اوّل کے گواہو!
جو رضا جُو ہو نہ اُن ﷺ کا اِس سے تو خالِق خفا ہو
مت کہے اپنا سا اُن ﷺ کو جس کو کچھ خوفِ خُدا ہو

بخت میں محمودؔ میرے
سرورِ دیں ﷺ کی رِدا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ آقا ﷺ نے احقر کو یوں نہال کیا
کہ بے نیازِ شب و روز و ماہ و سال کیا

نبی ﷺ ہیں منبع و مصدر ہر ایک خوبی کے
کچھ اِس طرح سے اُنھیں رب نے بے مثال کیا

خُدا نے حُسنِ مکمل حضور ﷺ کو بخشا
اِسی نے عشق کی تجسیم کو بلال رضی اللہ عنہ کیا

قبالہ حشر میں پائے گا سُرخروئی کا
زباں کو ذکرِ پیمبر ﷺ میں جس نے لال کیا

نبی ﷺ کے ذکر میں تفریط سے بچا کے مجھے
خُدا نے رَاہروِ راہِ اِعتدال کیا

وہ خوش نصیب اُسی وقت خُلد میں پہنچا
کہ جس نے شہرِ پیمبر ﷺ میں اِنتقال کیا

مطالعے میں جو سیرت حضور ﷺ کی آئی
تو زخمِ معصیت کا اِس نے اندمال کیا

مجھے یہ راہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے دکھائی ہُوئی
کہی جو نعتِ نبی ﷺ ساتھ ذکرِ آل کیا

عطا حضور ﷺ کی سایہ فگن ہُوئی فوراً
جونہی خطا نے مجھے غرقِ اِنفعال کیا

درود جاری تو ہونا ہی تھا لبوں پہ مرے
نکیرِ قبر نے جب تیسرا سوال کیا

تمام درد و غم و رنج ہو گئے عنقا
مِرے عمل نے جو "صَلُّوا" سے اشتغال کیا

علیل بُعدِ مدینہ نے کر دیا تھا اُسے
حصولِ ویزا نے محمودؔ کو بحال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ جس کو نظر آئیں خواب میں
جنّت کی سمت ہے وہ رہِ کامیاب میں

جو شتمِ مصطفیٰ ﷺ کے رہے اِرتکاب میں
آئیں گے روزِ حشر گرفتِ عذاب میں

کیسے نگاہِ رب میں نہ انسان آئے گا
مشغول تو ہو مدحِ رَسالت مآب ﷺ میں

وِردِ درودِ پاک نہ چھوڑے کوئی کبھی
ابلیس جس قدر بھی رہے پیچ و تاب میں

کرنا ادا نماز خیالِ حضور ﷺ میں
ممکن اِسی طرح ہے اضافہ ثواب میں

ہر سورہ، ہر اِک آیہ میں ذکرِ حضور ﷺ ہے
دیکھو تو غور کر کے تم اُمّ الکتاب میں

متنِ حدیثِ پاک جو دِل میں اُتار لو
خوشبو رسولِ پاک ﷺ کی پاؤ گُلاب میں

بے شبہہ اِتّباع و اَطاعت حضور ﷺ کی
ہے دَرس گاہِ عشق و وِلا کے نصاب میں

ہر زخمِ معصیت کا علاج ''آہ'' دیکھ لو
شہرِ حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کی تُراب میں

کب اور انبیاء کو مِلی یہ خصوصیت
نامِ نبی ﷺ لیا نہیں رب نے خطاب میں

معراج اِس میں ایک استثنٰی کی شکل ہے
وَرنہ رہے گا حشر تک خالق حجاب میں

آشوبِ چشم پل میں علی رضی اللہ عنہ کا چلا گیا
کیسا یہ معجزہ تھا نبی ﷺ کے لُعاب میں

جس نے نہ راہِ حُبِّ نبی ﷺ اختیار کی
ہر ایسا بدنصیب رہے گا عذاب میں

آقا ﷺ کے جو محبّ ہیں، وہ کیوں دوزخی نہیں
''یہ سُوئے ظن ہے رحمتِ عالَم ﷺ کے باب میں''

محمودؔ قبر میں جو کیے جائیں گے سوال
''صَلِّ عَلٰی'' کہوں گا مَیں سب کے جواب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام جن کا سُن کے، جھک جاتی ہے بندے کی جبیں
اوّلِ تخلیق ہیں وہ اور نبیٔ آخریں ﷺ

جن پہ فرما دی خُدائے پاک نے تکمیلِ دیں
ہیں اِمام المرسلیں ﷺ محبوبِ ربُّ العالمیں ﷺ

حسرتیں جاتے ہُوئے شہرِ نبی ﷺ کو ساتھ تھیں
پل میں جو لُطفِ رسولُ اللہ ﷺ سے عنقا ہُوئی

کل کو فردوسِ معلّٰی کے وہی ہوں گے مکیں
آج جو یادِ حبیبِ حق ﷺ میں ہیں خلوت گزیں

چار وانگِ دَہر میں پھرتے رہے رُوحُ الامیں علیہ السلام
مصطفٰی ﷺ جیسا حسیں اُن کو نظر آیا نہیں

یا الٰہ العالمیں! غارت ہی ہو جائیں کہیں
مِدحتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں کے نکتہ چیں

قبۂ اَخضر کی منزل ہے مسرت آفریں
''رات کا جنگل ہے رَستے میں تو کوئی غم نہیں''

کوئی ہو سکتا نہیں مومن بغیر اِس کام کے
حُبِ محبوبِ خُدا ﷺ ہے دین کا حصنِ حصیں

دیں کی نعمت آئی ہم تک جن کی کاوش کے طفیل
ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم آقا و مولا ﷺ کے، اور ہیں تابعیں

اِستفادہ کر احادیثِ رسولُ اللہ ﷺ سے
یوں کہ ہیں آقا ﷺ کے اِرشادات حکمت آفریں

ساتھ ہو ''صَلِّ عَلٰی'' کا تیری اِک اِک سانس کے
اجتماعِ عام میں تو ہو کہ ہو خلوت نشیں

ہے لبوں پہ ذکرِ شیخین مکرم رضی اللہ عنہما اِس لیے
وہ رہیں گے حشر تک سرکارِ وَالا ﷺ کی قریں

اُن ﷺ کی رحمت سے ہیں اِک ترتیب کے حامل سبھی
سب عوالَم ہیں رسولِ پاک ﷺ کے زیرِ نگیں

وہ نگاہِ خالقِ کُل عالمیں میں آ گیا — جس کے دِل میں ہوگئی آقا ﷺ کی اُلفت جاگزیں
فضلِ رب سے بس چکی ہے میرے دِل میں، روح میں — قریۂ سرکارِ عالم ﷺ کی مقدّس سرزمیں
رحمت و رافت سرِ میزاں بھی لائیں گے نبی ﷺ — اُمّتِ مُذنِب کے ہیں بے شک وہ غم خوار و معیں
جب بھی ہم نے وِردِ اسماء حبیبِ رب ﷺ کیا — سر کو نیہوڑائے ہوئے پایا ہے شیطانِ لعیں

ہم پہ یوں محمودؔ سایہ رحمتِ آقا ﷺ کا ہے
ہم ہیں بوصیریؒ و اقبالؒ و رضاؒ کے خوشہ چیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصی نہ ہو شَفاعتِ محکم کے باب میں — ''یہ سُوئے ظن ہے رحمتِ عالم ﷺ کے باب میں''
راضی کریں گے اُن کو عطا کے وفور سے — رب نے کہا حبیبِ مکرم ﷺ کے باب میں
طاعت گزار اُن ﷺ کا مطیع غفور ہے — اعلان ہے رسولِ معظم ﷺ کے باب میں
جو حامدِ خُدا ہو جو ہو مادحِ نبی ﷺ — داخل ہو کِس طرح وہ جہنم کے باب میں
صفحاتِ بُعدِ قریۂ سرکار ﷺ ہیں سیاہ — دیکھو گے یہ وفور مرے غم کے باب میں
تعلیم پہلے دیتے رہے اُن کے ہاں نبی ﷺ — میں نے پڑھا ہے زید بنِ ارقم رضی اللہ عنہ کے باب میں
آ جائے موت طیبۂ آقا حضور ﷺ میں — خواہش ہے میری عزمِ مصمّم کے باب میں
اس کو لگی ہو طیبۂ سرکار ﷺ کی ہَوا — میرا تو ذوق ہے یہی زمزم کے باب میں
لکھی ہُوئی ہے حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ — عصیاں کے زخم کے لیے مرہم کے باب میں

محمودؔ اور سارے نبی علیہم السلام ہیں پیام بر
آقا ﷺ کا ذکر رب کے ہے محرم کے باب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احتسابِ حشر کے ڈر سے مَیں یوں بیدم نہیں — ''طالح لّی'' کی بشارت ہے تو کوئی غم نہیں
غسل قلبِ مضطرب کا عزم کیوں محکم نہیں — ذکر آقا ﷺ سے بھی تیری آنکھ میں کیوں نم نہیں
وہ توجّہ خالق و مالک کی کیسے پائے گا — جس کا ذوقِ وِردِ ''صَلی اللہ'' مستحکم نہیں

قُبّۂ اَخضر کی دیدِ پاک کے احساس سے ... کیا خیالِ حاضری ہی سے مِرا سر خم نہیں
"اَنتَ فِیۡهِمۡ" کے اثر سے ہم یہاں محفوظ ہیں ... ہوں نہ الطاف و کرم سرکار ﷺ کے، تو ہم نہیں
وہ قریبِ رب نہیں بندہ کہ جس کے ہاتھ میں ... حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ کا پرچم نہیں
اوڑھنی ہے مجھ کو مٹی یوں بقیعِ پاک کی ... دِل میں جنّت تک پہنچنے کی تمنّا کم نہیں
عاصیو! گنجائشِ نومیدی کا مت سوچنا ... زخمِ عصیاں کا مدینے میں بھی کیا مرہم نہیں!
غیب بتلانے میں کنجوسی نہیں کرتے نبی ﷺ ... اِس طرح کیا غیب کے بارے میں وہ اعلم نہیں
قبر کی ظلمت کا کیوں احساس تک احقر کو ہو ... کیا درودِ مصطفیٰ ﷺ لب پر مرے پیہم نہیں
دی نویدِ صبحِ روشن سرورِ دیں ﷺ نے ہمیں ... "رات کا جنگل ہے رستے میں تو کوئی غم نہیں"

اِس کے تو احکام ہیں محمودؔ واضح تر سبھی
بات کوئی بھی نبی ﷺ کے دین میں مبہم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کوئی فتحِ مومن کے لیے میداں کہاں ... حُرمتِ سرکار ﷺ پر قُرباں نہیں تو جاں کہاں
جب "اَغِثۡنِیۡ یَا نَبِی" کہتا ہوں مَیں مشکل کے وقت ... جانے غائب غُلّہ ہو جاتا ہے ہر بحراں کہاں
معنیٰ و مطلب ہے یہ "جَاءُوۡكَ" کے فرمان کا ... رُخ سُوئے طیبہ نہ ہو تو دَرد کا دَرماں کہاں
معرفت اللہ کے محبوب ﷺ کی ہے لازمی ... یہ نہیں تو خالقِ کونین کا عرفاں کہاں
پڑھ کے احوال اور آثارِ رُسُل علیہم السلام کو دیکھ لو ... لامکاں کا ماسوائے مصطفیٰ ﷺ مہماں کہاں
رحمتِ جملہ عوالَم جب ہیں ختمی مرتبت ﷺ ... تو مدینے کے سِوا ہے رحمتِ رحماں کہاں
لازمی ہے، ہو نگاہِ مرحمت سرکار ﷺ کی ... یہ نہ ہو تو حاضری کا طیبہ میں اِمکاں کہاں
اس کا سر سجتا ہے تحمیدِ خُدائے پاک سے ... اور کوئی متنِ نعتِ پاک کا عنواں کہاں
بعثتِ آقا ﷺ پہ ہیں ہم زیرِ احسانِ خُدا ... مومنوں کے وَاسطے اِس سے بڑا احساں کہاں
عظمتِ محبوب کی محفل تو رب نے کی بپا ... اجتماعِ انبیاء کا اور کوئی پیماں کہاں
اِس حوالے سے بفضلِ رب وہ ناہنجار ہے ... محفلِ مداحیِٔ سرکار ﷺ میں شیطاں کہاں

میں چلا تو ہوں رہِ مدحِ رسولُ اللہ ﷺ پر   یہ سفر لگتا تو ہے آساں، مگر آساں کہاں

میرا تو محمودؔ یہ ایمان ہے، اعلان ہے
جو نہ ہو ممنونِ احسانِ نبی ﷺ انساں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی عصیاں کاریوں کا تو جو کر لے اعتراف   ہوں گی لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے تیری تقصیریں معاف
دِل سے تو پڑھ لے اگر اسباقِ قُرآنِ کریم   عظمتِ آقا ﷺ سے کیسے کر سکے گا اِنحراف
میرا ہر چکر یقیناً ہو گا مقبولِ خُدا   شاغلِ "صَلِّ عَلٰی" رہتا ہوں دورانِ طواف
قِبلہ کی تحویل بھی سرور ﷺ کی مرضی سے ہُوئی   دیکھ لو قُرآنِ خالق میں یہ لکھّا صاف صاف
دین کی تبلیغ کو آقا ﷺ مِلے فعّالیت   اوڑھ کر بیٹھے ہیں ہم ناکردہ کاری کا لحاف
شاتمِ آقا ﷺ کی تو توبہ بھی نامقبول ہے   کوئی کر سکتا نہیں اِس باب میں تو لام کاف
محو کر دے ذہن سے سارے علائقِ دُنیوی   مسجدِ حُبّ رسول اللہ ﷺ میں کر اعتکاف
قریۂ سرکار ﷺ میں گر حاضری کا ہو خیال   یہ ضروری ہے، ترے قصرِ اَنا میں ہو شگاف
تفرقہ پرداری، فرقہ بازی ہے کچھ اور شے   خیر کا باعِث تو ہے اُمّت میں فقہی اختلاف
مصطفیٰ ﷺ ہیں مرتکبینِ کبائر کے شفیع   یہ نہیں ہے مومنوں کے وَاسطے تو انکشاف

باز آ سکتا نہیں محمودؔ نعتِ پاک سے
چاہے دُنیا کا ہر اِک انسان ہو جائے خلاف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو حسان رضی اللہ عنہ و بصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے سُنّت شاعری   اپنے اندر رکھتی ہے اِک گنجِ حکمت شاعری
جو پئے فہم و ذَکا ہے خیر و برکت شاعری   وہ حقیقت میں ہے صرف آقا ﷺ کی مِدحت شاعری
جو پیمبر ﷺ سے تعلّق کی ہے صُورت شاعری   نُور زا ہے ماحیٔ عصیان و ظلمت شاعری
نعت کی پائی گئی ہے پُر زِ حکمت شاعری   لُطف و اکرامِ نبی ﷺ کی جو ہے دعوت شاعری
رکھّے جو "لَارَیْبَ فِیْہِ" کی تحدّی ساتھ میں   اِس کلام اللہ کی ہے آیت شاعری

ہو "رَفَعنا" کی قسم کھا کر نبی ﷺ کے ذکر میں
کھولے شاعر کے لیے اَبوابِ رِفعت شاعری

وہ "فَترضٰی" اور "ترضٰھا" کی صُورت ہے رقم
لوحِ فطرت پر جو لکھّے کلکِ قُدرت شاعری

سیرتِ منظومِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کی
اِک ثقاہت کی رہی پُختہ روایت شاعری

غور سے سُننا کہ ہے یہ مِدحتِ سرکار ﷺ میں
کرتی ہے صبح و مَسا جو چشمِ فطرت شاعری

آج جو غیرِ رسولِ پاک ﷺ کی صُورت میں ہے
وہ بنے گی حشر میں شامت کی صُورت شاعری

کرتا ہے محمودؔ تقلیدِ رضاؒ میں روز و شب
امن کی توجیہ ہے اور وجہِ رَاحت شاعری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیکس و نادار ہو کوئی کہ ہو کوئی یتیم
سب پہ ہیں سرکار ﷺ کے ہر وقت اَلطافِ عمیم

چند برسوں میں جہاں بھر کو مسخر کر گیا
دین کی تبلیغ میں سرکار ﷺ کا عزمِ صمیم

جو عطائے رب تھی قُدرت، اُس کو ظاہر کر دیا
احمدِ مختار ﷺ نے مہتاب کو کر کے دو نیم

سب جہانوں کے لیے رحمت بنایا آپ ﷺ کو
اہلِ ایماں کے لیے رب نے کیا جن کو رحیم

تھے تریسٹھ (۶۳) سال کے لمحات سب اس کے گواہ
خُلقِ سرکارِ جہاں ﷺ کو رب نے فرمایا "عظیم"

بات جب محبوب ﷺ تک پہنچی تو گزری عرش سے
طورِ سینا تک رَسا تھے حضرتِ موسیٰ کلیم علیہ السلام

اُن ﷺ سے پہلے نابلد تھی دُنیا اس کے نام سے
پھوٹی حکمت جن کے قدموں سے، نبی ﷺ ہیں وہ حکیم

دُور فرمائے مرض اُن کے رسولِ پاک ﷺ نے
جب عطا فرمائی علامہ بصیری رحمۃ اللہ علیہ کو گلیم

کیا بگاڑے گی تمازت روزِ محشر کی مِرا
آقا و مولا ﷺ مِرے ہیں حوضِ کوثر کے قسیم

صرصرِ دُنیا مِرے ماحول سے کافور تھی
شہرِ محبوبِ خُدائے کُل سے جب آئی شمیم

مَیں سمجھتا ہُوں، پسندِ خاطرِ رحمان ہے
مِدحتِ سرکارِ عالَم ﷺ میں مِرا رنگِ قدیم

مجھ کو تو محمودؔ ہے آقا ﷺ کی رحمت پر یقیں
جانے کن کے وَاسطے ہے مَحبسِ اُمیّد و بیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کِسی بھی بات کا محبوب ﷺ نے پوچھا جواب
پیار سے ہر بار خالق نے دیا پیارا جواب

ہیں رواں جس شخص کے "صَلِّ عَلٰی" کہنے میں ہونٹ
قبر میں تینوں سوالوں کا وہ دے دے گا جواب

یہ ضروری ہے، یہی حق ہے، یہی ہے فرض بھی
جو معانِد ہیں پیمبر ﷺ کے، اُنھیں دینا جواب

مجھ سے جو چاہیں، کروں غیرِ پیمبر ﷺ کی ثنا
میری جانب سے ہے اِن لوگوں کو تو کورا جواب

جو نہیں "صَلِّ عَلٰی احمد ﷺ" کا عامِل آج کل
بن نہ پائے گا کوئی اِس سے پئے فردا جواب

جب حفاظت میں درودِ پاک کی، پہنچی دُعا
ربِّ ارحم نے دِیا اثبات میں اِس کا جواب

مرتکبِ شتمِ رسولِ حق ﷺ کا جب سلماں ہُوا
تھا ملک ممتاز غازی کا بھی جوشیلا جواب

جب مقامِ مصطفٰی ﷺ سے کم کوئی فقرہ سنو
مصلحت کے پیرہن میں مت رہے لپٹا جواب

جس نے آقا ﷺ کے حوالے سے کیا بے جا سوال
پائے گا بدبخت وہ تو مجھ سے زہریلا جواب

جو وِلائے مصطفٰی ﷺ کا دُنیا میں حامِل رہا
ہر سوالِ حشر کا دے گا وہی سیدھا جواب

نعت میں اقبالؒ اور احمد رضاؒ نے جو کہا
غیر ممکن ہے کہ ہو اُس کا کوئی پیدا جواب

جاں نکالی جائے گی محمودؔ کی کِس شہر میں؟
اِس کی خاطر تو ہے عزرائیل علیہ السلام کا طیبہ جواب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگن میں حاضری کی، بندہ جو جھوٹا نہیں ہوتا
پریشاں راستے میں عازمِ طیبہ نہیں ہوتا

جھلکتی ہو نہ جس میں عظمت و رِفعت پیمبر ﷺ کی
قلم سے میرے، فقرہ وہ کبھی اِملا نہیں ہوتا

نبی ﷺ کا نام لیوا جو بھی سچا ہے، وہ میرا ہے
نبی ﷺ کا جو نہیں مادح، کبھی میرا نہیں ہوتا

درودِ مصطفٰی ﷺ جس کے لبوں سے جاری رہتا ہو
وہ انسان بھی قسمت کہیں رُسوا نہیں ہوتا

اُحد میں اِستقامت آپ ﷺ کی جو بھول جاتا ہے
یہ وہ ہے جس کے دِل میں حوصلہ پیدا نہیں ہوتا

بہ حکمِ مصطفٰی ﷺ جو بھائی سے اچھا نہیں کرتا
تو اُس کے ساتھ، آگے چل کے، کچھ اچھا نہیں ہوتا

زباں پر جب "اغثنی یا رسولَ اللّٰہ ﷺ" رہتا ہے
بڑی مشکل بھی آ جائے تو دِل میلا نہیں ہوتا

نبی ﷺ نے "یعبادی" کہہ کے خوشخبری سُنائی ہے
کبھی مایوسِ رحمت آپ ﷺ کا شیدا نہیں ہوتا

درودِ پاک سُن کر رَاستہ رِضوان دے دے گا
جو پَٹ جائے تو یہ سودا کبھی مہنگا نہیں ہوتا

جو بندہ مُتّبع ہو سرور و سرکارِ عالم ﷺ کا
تو اُس کا قُدسیوں تک میں کہاں چرچا نہیں ہوتا

شبِ اِسرا نبی ﷺ تھے رُوبرو اللہ کے، کیسے
یہی وہ راز سربستہ ہے جو اَفشا نہیں ہوتا

رسول اللہ ﷺ کے روضے کا یہ بھی معجزہ پایا
نگاہوں میں جو رنگِ سبز ہے، پھیکا نہیں ہوتا

حبیب ﷺ اللہ کے ہیں آخری پیغامبر اُس کے
نبوّت کا کوئی دعویٰ بھی اب سچّا نہیں ہوتا

تُو جب محمودؔ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی فکر کرتا ہے
تو کیا چاروں طرف اِکرام کا ہالہ نہیں ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دست بستہ ہی تو رہتے ہیں دما دم دائم
فضلِ حق سے ہیں مدّاحِ نبی ﷺ ہم دائم

دیکھ سکتے ہو تو دیکھو کہ فرشتے سب ہیں
محوِ مدّاحیِٔ سرکارِ دو عالم ﷺ دائم

خوش نصیبی جو مدینے میں مِرے ساتھ رہی
سامنے قُبّۂ اخضر کے رہا سر خم دائم

عتبۂ آقا ﷺ پہ جب تک مَیں کھڑا رہتا ہوں
میری پلکوں پہ ٹکی رہتی ہے شبنم دائم

جھولی پھیلائے رہا کرتا ہوں اُن ﷺ کے دَر پر
حاجتیں کرتے ہیں سرکار ﷺ فراہم دائم

جو دکھایا ہے رہِ رَاست نبی ﷺ نے سب کو
رہیں اِس راہ کے راہی بنی آدم دائم

سب زمانے ہیں جو قائم اِسی رحمت کے طفیل
رب کے محبوب ﷺ کے ہیں پورب و پچھّم دائم

لکھنے پڑھنے کو رہے نعتِ رسولِ اَکرم ﷺ
ہاتھ میں "صَلِّ عَلٰی" کا رہے پرچم دائم

ہے یقیں آقا و مولا ﷺ کے کرم پر میرا
دفنِ طیبہ کو مِرا عزم ہے محکم دائم

دینِ سرکار ﷺ پہ جو جاں کو فدا کرتے ہیں
اُن کے ہیں راہ نما اَشجعِ اعظم ﷺ دائم

جس کا دل حُبِّ پیمبر ﷺ سے تہی دامن ہے
کیوں نہ ہو گا وہی واصل بہ جہنم دائم

لمس طیبہ کی ہَوا کا جسے حاصِل ہو جائے
وہی محمودؔ پیا کرتا ہے زمزم دائم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بن گیا صحابہ رضی اللہ عنہم کی شخصیت کا حصّہ — سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی ہے تربیت کا صدقہ
جس کا درودِ آقا ﷺ ہے محویت کا صیغہ — سرکار ﷺ سے وہ پائے گا مغفرت کا تحفہ
جس جس نے کی زیارت، اُس پر یہ کُھل گیا ہے — شہرِ حبیبِ حق ﷺ ہے اپنائیت کا خطہ
دُنیا کے واسطے ہے روشن نظامِ آقا ﷺ — دیکھا سیاہ ہم نے جمہوریت کا چہرہ
حق بھی، کریم بھی رب و نبی ﷺ ہیں دونوں — چھیڑا گیا ہے ایسے یکسانیت کا قصّہ
تذکارِ مصطفیٰ ﷺ سے محفوظ کرنا خود کو — جس وقت بھی ہو تم کو نفسانیت کا خطرہ
’’او آئی سی‘‘ کو جانے کب آئے گا نظر یہ — دُنیا کے وَاسطے ہے صیہونیت کا خطرہ
اُن سے زیادہ کِس کا ہو احترام دِل میں — جن کو مِلا مدینے کی شہریت کا رُتبہ
آقا ﷺ کے گھر سے خوشیاں ملتی ہیں دو جہاں کو — ہے عام اِس گھرانے میں عافیت کا وِرثہ
آزادی ہر طرح کی اِس راہ سے مِلے گی — پاؤ نظامِ سرور ﷺ سے حرّیت کا تحفہ

محمودؔ پا سکے گا جبریل علیہ السلام کی دُعائیں
ملبوسِ نعت پہنے جو شریعت کا لہجہ

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام رب میں ہے ’’جاءُوکَ‘‘ سیّدی ﷺ کا پتا — خُدا نے دے دیا ہم کو بڑے سخی کا پتا
نبی ﷺ کے شہر میں اپنی، نہ دُنیا کی ہے خبر — نہ بے خودی کا ہمیں ہے، نہ کچھ خودی کا پتا
اُسے کہو کہ وہ حمدیں کہے یا نعتیں کہے — جو کوئی پوچھے ہے معیاری شاعری کا پتا
کلامِ خالق و مالک کی شرح اس سے ہُوئی — حدیثِ آقا ﷺ سے پاتے ہیں رَاستی کا پتا
جو ہجرِ شہرِ پیمبر ﷺ میں شبنمی سی رہی — چلا فرشتوں کو اُس آنکھ کی نمی کا پتا
نبی ﷺ کی عزّت و ناموس پر مَرو تو سہی — چلے گا خُرّمی کا، بہجت اور خوشی کا پتا
وہی تو حق ہے جو ممتاز قادری نے لکھا — ہے حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں زندگی کا پتا
ثنا و مِدحتِ سرور ﷺ سے مِل گیا ہے ہمیں — گُلِ خلوص و وَفا کی شگفتگی کا پتا

جو جاں نثارِ نبی ﷺ ہے، اُسی سے جانو گے
ہر ایک دشمنِ آقا ﷺ سے دشمنی کا پتا

نعوتِ آقا ﷺ کی تاریخ سامنے ہے مِرے
ہے باغِ مدحِ پیمبر ﷺ کی ہر کلی کا پتا

حضور ﷺ پر وہ سبھی کچھ نثار کرتے تھے
صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے عمل میں سپردگی کا پتا

وہ جس کی زندگی محمودؔ گزری طاعت میں
اُسی کی ذات سے پاؤ گے آدمی کا پتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے حروف و لفظ کی عزّت کوئی گنوائے کیوں
غیرِ رسولِ پاک ﷺ کی مدح لبوں پہ آئے کیوں

بندۂ مصطفیٰ ﷺ جو ہے، پیسے کو رب بنائے کیوں
جب تک نہ قلب ساتھ دے، نعتِ حضور ﷺ گائے کیوں

اُمّتی سب حضور ﷺ کے، بھائی کے رشتے سے ایک تھے
بھائی جنھیں کہا گیا، سمجھیں اُنھیں پرائے کیوں

ڈریں وہ جن کو بُغض ہو سرورِ کائنات ﷺ سے
روزِ شمار سے درود خواں کو کوئی ڈرائے کیوں

ہنود سے اور یہود سے مومن کے کیا تعلّقات
دشمنوں کا کِیا دَھرا اہلِ وِلا کو بھائے کیوں

جس کے ہو پاؤں کے تلے روح الامیں علیہ السلام کا پر بچھا
وہ جو ہے ذاکرِ حضور ﷺ، پُل پر وہ لڑکھڑائے کیوں

قلب و نگاہ و روح کا جس کو سکون چاہیے
کعبہ و طیبہ کے سِوا، اور کہیں پہ جائے کیوں

اُمّتی جو ہو حضور ﷺ کا جس کو نبی ﷺ سے پیار ہو
غیرِ خُدا کے آگے وہ سرِ ادب جھکائے کیوں

سامنے جس کے بھی رہا شاہِ زمن کا بوریا
جال تعیّشات کے اپنے لیے بچھائے کیوں

ہونٹوں پہ اُن کے بھی تو ہے کلمہ رسولِ پاک ﷺ کا
سوچتا ہوں کہ سُن کے نعت، بندے وہ تلملائے کیوں

ٹھوکروں پر نہ کیوں رکھیں دشمنِ مصطفیٰ ﷺ کو ہم
تختِ دِل و نگاہ پر بندہ اِنھیں بٹھائے کیوں

دین سے منہ کو موڑ کر، طاعتِ آقا ﷺ چھوڑ کر
کوئی رشیدؔ اپنا دِل اور کہیں لگائے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو مِدحت شعار پھرتے ہیں
دُنیا میں باوقار پھرتے ہیں

جو گدائے درِ حضور ﷺ ہُوئے
مایۂ افتخار پھرتے ہیں

حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے — آپ ﷺ کے جاں نثار پھرتے ہیں

دُور جو قریۂ حضور ﷺ سے ہیں — ہجر میں سوگوار پھرتے ہیں

’’ویزا‘‘ جب تک نہ آئے طیبہ کا — از رہِ اضطرار پھرتے ہیں

جو خطائیں ہُوئی تھیں، ہم اُن پر — طیبہ میں شرمسار پھرتے ہیں

سر پہ ہے کر ترشّحِ رحمت — طیبہ میں اَشکبار پھرتے ہیں

گردِ مقصورۂ حبیبِ خُدا ﷺ — از رہِ اِنکسار پھرتے ہیں

آبِ طیبہ حیات اَفزا ہے — پی کے بھی بے خمار پھرتے ہیں

جن کی منزل نہیں دیارِ حضور ﷺ — لوگ وہ بے مہار پھرتے ہیں

قریۂ مصطفیٰ ﷺ کی گلیوں میں — لُطف کے خواستگار پھرتے ہیں

ثَور و نُور و اُحُد ہی کے تینوں — آنکھوں میں کوہسار پھرتے ہیں

جن کے لب پر درودِ پاک نہیں — وہ تو دُنیا میں خوار پھرتے ہیں

میرے آقا ﷺ مجھے بچا لیجے — اِردگرد اپنے، مارِ پھرتے ہیں

روحِ محمودؔ میں شبانہ روز
طیبہ کے شہر یار ﷺ پھرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اِبتدائے لفظ ہے، جو مبتدا ہے حرف — ’’صلوا علی النبی ﷺ‘‘ کا سرور آشنا ہے حرف

سرکار ﷺ کی حدیثوں کا ہر اِک بھلا ہے حرف — دیں کو سمجھنے کے لیے جو رہنما ہے حرف

چونکہ منافقین سے بگڑا ہُوا ہے حرف — سو، ناروا نبی ﷺ کے لیے ’’راعنا‘‘ ہے حرف

آنے دیا ہے حرف جو اچھّا تھا، نعت میں — اُلفت پہ اپنی، ہم نے نہ آنے دیا ہے حرف

’’یاَیُّھَا الرَّسُوْل‘‘ نبی ﷺ کو کہا گیا — قاموسِ مدح کا جو اِک نغمہ سرا ہے حرف

جس میں رِضا نبی ﷺ کی، خُدا کی رِضا بھی ہے — قُرآنِ کبریا کا وہ اِک جاں فزا ہے حرف

اِس سے مراد نُورِ رسولِ کریم ﷺ ہے — نعتِ نبی ﷺ کا پہلا جو اِک حبَّذا ہے حرف

جس نے بھی کی ہے پیار سے، دِل کی زبان میں — مدحِ حضورِ پاک ﷺ کا ہر اِک دلکشا ہے حرف

''جاءُوکَ'' سے نبی ﷺ کا ہمیں دَر دِکھا دیا — اللہ کے کلام کا تسکین زا ہے حرف

میں ''یا نبیؐ'' پُکاروں یا پھر ''یا خُدا'' کہوں — ربّ و نبی ﷺ کے وصف میں نکھرا ہُوا ہے حرف

محمودؔ رب کریم، نبی ﷺ بھی کریم ہیں
دونوں ہی صورتوں میں یہ اِک رہنما ہے حرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک ایک لمحہ جہاں نے دیکھا کہ تھا سراپا جمال اُن ﷺ کا
حیاتِ سرور ﷺ میں کم سے کم پا سکو گے سراغِ جلال اُن ﷺ کا
اعزّہ اُن کے، رفیق ان کے، جہان بھر میں ہیں سب سے بہتر
کہ بعد نبیوں علیہم السلام کے معتبر تر ہے خیلِ اصحاب و آل اُن ﷺ کا
ہے رَافت آقا ﷺ کی، رحمت اُن کی، ہُوئی جو مختص ہماری خاطر
رہا وہاں بھی خیالِ اُمّت، خُدا سے جب تھا وصال اُن ﷺ کا
سخاوت اُن کی، عطایا اُن کی، فیوض اُن ﷺ کے جہاں پہ ثابت
ہے اُن کی داد و دہش مسلّم، ہر اِک پہ ظاہر نوال اُن ﷺ کا
نبوّت اُن کی، رسالت اُن ﷺ کی محیطِ افلاک و ارض ٹھہری
زمینِ خُلق و خلوص اُن کی ہے، آسمانِ کمال اُن ﷺ کا
اُنھی کی نسبت سے خوش مقدّرِ ہے نام لیوا رسولِ حق ﷺ کا
ہر ایک ذاکر، ہر ایک ناعِت ہے دَراصل فرخندہ فال اُن ﷺ کا
نگاہِ رب میں جو آنا چاہو تو اُس کے محبوب ﷺ سے نبا ہو
ہو ذکر اُن کا، اُنھی کی مِدحت، اُنھی کی باتیں، خیال اُن ﷺ کا
یہاں تو اَفراط اور تفریط کا ذرا بھی نہیں ہے خدشہ
رَسائی منزل پہ ہو گی، لیں گے جو جادۂ اِعتدال اُن ﷺ کا

نہیں ہے ربّ و نبی ﷺ میں دُوری، محبّ وہ اُن کا، محبّ یہ اُس کے
حضور ﷺ ہیں ذوالجلال خالق کے، اور ہے ذوالجلال اُن ﷺ کا

خلیلِ خالق بھی، روحِ رب بھی بشارتیں اُن ﷺ کی دے رہے تھے
تو رشکِ آدم علیہ السلام ہے ذات اُن کی، ہے رشکِ یوسف علیہ السلام جمال اُن ﷺ کا

جو اہلِ بیت حبیب خالق تھے طاہر و اطہر و مطہر
تو جو صحابی تھا مصطفیٰ ﷺ کا، تھا عارفِ قال و حال اُن ﷺ کا

وہاں اگر عرش و لامکاں پر خُدائے واحد ہے اُن ﷺ کا واصف
یہاں بھی کرتے ہیں ذکر اُلفت سے سب اِناث و رِجال اُن ﷺ کا

جہانِ دُنیا میں اِس قدر تھی نبی ﷺ کے کردار کی بُلندی
کہ غیر مسلم بھی کرتے پائے ہیں اعترافِ کمال اُن ﷺ کا

مطیع آقا ﷺ کا، متّبع اُن ﷺ کا کیسے دَرجات پا گیا ہے
خُدا کا محبوب بن گیا، جو ہے مقتدیٔ خصال اُن ﷺ کا

وہی ہے مومن جو ہر محبت سے بڑھ کے اُن ﷺ سے کرے محبّت
وہی ہے مومن جو مانے ہر حکم از رہِ امتثال اُن ﷺ کا

تمام اکنافِ عالَم آقا ﷺ کی ہیں قلمرو میں، سلطنت میں
"اُنھی کا مشرق، اُنھی کا مغرب، جنوب اُن کا، شمال اُن ﷺ کا"

ہزار شکرِ خُدا کہ محمودؔ نعت گو ہے، درود خواں ہے
نہ آیا لمحہ وہ زندگی میں، نہ آیا ہو جب خیال اُن ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ خالق کو پڑھ کے دیکھو کہ کیسے بدلا گیا تھا قبلہ
کِیا وہی بالعموم رب نے جو دل میں اُس کے نبی ﷺ نے چاہا

درود اُن ﷺ پر زیادہ پڑھنا شعار جس کا رہا ہمیشہ
حدیث میں ہے کہ اُس کے کندھے سے ہوگا مَس مصطفیٰ کا کندھا

دیارِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ میں یہ معصیت پیشہ جب بھی پہنچا
تو دیکھ کر اُن ﷺ کا روضہ اعصاب میں ہُوا اِرتعاش پیدا

تمنّا اَحقر کی بارگاہِ حبیبِ حق ﷺ میں جو ہو پذیرا
فقط یہی ہے کہ پہنچوں دَر پر تو بھول جائے یہ دِل دھڑکنا

جو جھوٹ سے احتراز کرتا ہے، پُورا کرتا ہے اپنا وعدہ
جو حق نہیں ہے کِسی کا کھاتا، اُسی پہ آقا ﷺ کا لُطف ہوگا

جہان بھر میں نہیں ہے بڑھ کر امیر اُس خوش نصیب ایسا
حضورِ انور ﷺ کے دَر کے ٹکڑوں پہ جس کا ہوتا رہا گزارا

نہیں ہے اُن ﷺ کے کرم سے خالی، جہانِ دُنیا کا کوئی گوشہ
’’اُنھی کا مشرق، اُنھی کا مغرب، جنوب اُن کا، شمال اُن کا‘‘

تھا اور جتنا بھی اُن کا ملنا، وہ کیسا تھا، یہ تو جانے مالک
رجب کی اِک شب میں چشمِ سر سے حضور نے اپنے رب کو دیکھا

حبیبِ آقا حضور اُس کے، وہ اِن کا ذاکر، یہ اُس کے مادح
کہا یہ احمد رضاؒ نے رب و رسول ﷺ میں نہیں میرا تیرا

نہ اس کی منقار کیسے ہر وقت نعتِ آقا ﷺ کے سُر الاپے
مِرے تخیّل کا طیر پاتا ہے شہرِ سرور ﷺ سے دانہ دُنکا

نہ زندگی کوئی اور ایسی، نہ موت اُس جیسی اور کِسی کی
ہو حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ میں ہر ایک مومن کا جینا مرنا

حسابِ محشر کا خدشہ اعمال کے سبب ہے اپنی جگہ، ولیکن
یقیں ہے، حرفِ شفاعت اُن کا خطا شعاروں کا ساتھ دے گا

یہ دیکھو محمودؔ ہاتھ میرا، نہ اب ہے خالی، نہ آگے ہوگا
کہ جب بھی پھیلا ہے یہ تو اپنے کریم آقا ﷺ کے دَر پہ پھیلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فی الاصل جو ہیں مالِک و مختارِ شش جہات
وَا کیوں نہ ہوں حضور ﷺ پہ اَسرارِ شش جہات

حکمِ خُدا سے مستفید و مستفیض ہیں
نُورِ حضورِ پاک ﷺ سے اَنوارِ شش جہات

آئے ہیں جاندار وجود اُن ﷺ سے اور اُن سے ہی
قائم ہیں سارے ثابت و سیّارِ شش جہات

معطی ہے رب، نِعَم کے ہیں قاسم حبیبِ رب ﷺ
وَاضح یہ بات کرتے ہیں آثارِ شش جہات

آقا ﷺ چلے جو سِدرہ سے قصرِ دَنا کی سمت
پیچھے ہی رہ گئی کہیں رفتارِ شش جہات

اِس جیسی ہو ہی سکتی نہیں خوبصورتی
ہے سبز قُبّہ حُسن کا معیارِ شش جہات

ایسا نظام سرورِ کونین ﷺ نے دِیا
ضم جس کی قدر میں ہُوئیں اَقدارِ شش جہات

وہ ماسِوائے رحمتِ سرکار ﷺ کچھ نہیں
قائم ہے جس مدار پر بھی بارِ شش جہات

مرکز ہے سب نگاہوں کا، بستی حضور ﷺ کی
نگراں ہیں سمتِ طیبہ سب ابصارِ شش جہات

ہم اہلیانِ مُلکِ خداداد کے لیے
’’اِک چشمِ التفات، اے سردارِ شش جہات‘‘

رحمت ہیں سب جہانوں کی خاطر حضورِ پاک ﷺ
محمودؔ جس سے منضبط ہے کارِ شش جہات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’اِک چشمِ اِلتفات! اے سردارِ شش جہات‘‘ ہوں دُور مشکلات، اے سردارِ شش جہات
اُمّت کی بندگی کا ہدف ہو شبانہ روز خالق کی پاک ذات، اے سردارِ شش جہات
مومن کو اِتّباع و اطاعت ہے آپ ﷺ کی وَاحد رہِ نجات، اے سردارِ شش جہات
کفّار کے مقابلے میں، بدر کی طرح کچھ اور معجزات، اے سردارِ شش جہات
جو آپ ﷺ کی توقیر کی خاطر ہو سر بکف کیوں سوچے جیت مات، اے سردارِ شش جہات
اِسلامیوں کے پیچھے ہے شیطان آج بھی بیٹھا لگائے گھات، اے سردارِ شش جہات
بدبختی، بدنصیبی سے اُمّت حضور ﷺ کی ہے زیرِ سیّئات، اے سردارِ شش جہات
تعمیلِ حکمِ خالقِ ہر کائنات میں گُزرے مِری حیات، اے سردارِ شش جہات
وِردِ درودِ پاک میں غفلت کریں تو کیوں ہم تا دمِ وفات، اے سردارِ شش جہات
محمودؔ کی ہوں زیرِ اثر حمد و نعت کے
ساری نگارشات، اے سردارِ شش جہات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اختیارِ نبی ﷺ میں نہیں ہے فقط رجعتِ شمس ہو یا ہو شقُ القمر
بولے پتھر، شجر چل پڑے حکم پر، یہ بھی ہیں معجزاتِ شہِ بحر و بر ﷺ
رحمت و رَافتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو کیا احتسابِ قیامت کا کچھ اِن کو ڈر
اپنے آقا ﷺ کے دِیدار کی شکل میں نعت گو پائیں گے مِدحتوں کا ثمر
تفرقہ بازی اُمّت میں ہے جس قدر، ہے نبی ﷺ کی ہدایت سے صَرفِ نظر
گر نظامِ اخوت پہ اُن کے چلیں تو مسالک مذاہب ہوں شیر و شکر
جو درودِ پیمبر ﷺ کے عامِل نہیں، اُن کی ہر بات، ہر لفظ ہے بے اثر

وہ جو سمجھیں اُنھیں ﷺ اپنے جیسا بشر، ایسے بدبختوں کی گفتگو ہے لچر
دینِ حق اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ سے چلا، اُن کے اخلاق نے عام اُس کو کیا
دِل بدل ڈالے چہرے نے سرکار ﷺ کے، باتیں جتنی تھیں اُن کی، وہ تھیں پُر اثر
کیا علاقہ ہے رب اور محبوب میں، پوچھ لیں اِس کو انسان قُرآن سے
بات اُن کی جو فرمانِ رحمان ہے، ہاتھ ہے دستِ رب اُن ﷺ کا، المختصر
ہر جہاں کا کوئی کونا گوشہ نہیں، رحمتیں جس جگہ کی ضرورت نہ ہوں
سب عوالَم کی رحمت ہیں جب مصطفیٰ ﷺ، کیسے رکھتے نہ وہ ہر جہاں کی خبر
تربیت یافتہ جتنے آقا ﷺ کے تھے، محسنینِ بنی نوعِ انسان ہیں
دیکھے دُنیا نے اصحابِ و آلِ نبی ﷺ سامنے جہل و ظلمت کے سینہ سپر
عازمِ شہرِ محبوبِ ربِّ جہاں ﷺ! ہو مبارک تجھے، پر یہ مت بھولنا
جب بھی پہنچے تو دَربارِ سرکار ﷺ پر، خشک لب ہوں ترے، ہو تری چشم تر
آپ کے نام پر یا حبیبِ خُدا ﷺ! ہم کو جو مُلک فضلِ خُدا سے مِلا
اِس میں جو رائج قانون ہے، الاماں، الحفیظ، المدد، الحذر!
فضل و لُطف و عنایاتِ رحمان سے مجھ سے اَحقر پہ آقا ﷺ کا احسان ہے
”اُن کا منبر جہاں، اُن کا حجرہ جہاں، اور جہاں اُن ﷺ کا دَر ہے، وہیں میرا سر“
جو احادیث پڑھنے میں ہیں منہمک، اور عمل پیرا آقا ﷺ کی سُنّت پہ ہیں
مجھ کو محمودؔ ربِ جہاں کی قسم! ساری مخلوق میں ہیں وہی معتبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نامی پیمبر ﷺ کا جب جب سُنا، خم نہ کیوں ہوتا یکدم وہیں میرا سر
اِس حوالے سے رہتا ہے صبح و مَسا معتبر، معتمد، پُر یقیں میرا سر
جان تو اے اجل! تُونے لینی ہی ہے، مَیں ہوں حاضر، مگر عرض ہے اِس قدر
اُن کے قدمین و عتبہ کے نزدیک تر، روضۂ خُلد کے ہو قریں میرا سر

بُعدِ طیبہ میں گو آئے بھی یہ نظر، پر سمجھتی ہے چشمِ حقیقت نِگر
''اُن کا منبر جہاں، اُن کا حجرہ جہاں، اور جہاں اُن ﷺ کا دَر ہے، وہیں میرا سر''

ہر عقیدت، اِرادت اور اِخلاص ہے مکّہ و شہرِ سرکار ﷺ پر مُرتکز
یوں، علاوہ اِنھی دو مقامات کے، اور کہیں پر بھی جھکتا نہیں میرا سر

ہو رؤف و رحیم و کریم اے خُدا، مجھ کو دِیدارِ مختارِ اَرض و سما ﷺ
جب جھکے ہوں تہجد کی محراب پر، روح و جاں میری، میری جبیں میرا سر

جس میں احساس و فکرِ نعوتِ نبی ﷺ مستقل کارفرما رہا ہر گھڑی
بے غرض میرے اِخلاص اور رَبط اور بے ریا پیار کا ہے اَمیں میرا سر

میرے دِل کی تمنّا شب و روز ہے جو رسولِ مکرّم ﷺ سے مخفی نہیں
اپنی چوکھٹ پہ، مقصورہ کے سامنے، دیکھتے ہوں جھکا شاہِ دِیں ﷺ میرا سر

ہجرِ دربارِ محبوبِ ربِّ جہاں ﷺ کو ہُوئے نوّے دن پُورے، وا حسرتا
دُوری شہرِ رسولِ اَمیں ﷺ سے جو ہے تو غمیں میرا دِل ہے، حزیں میرا سر

چاہے رحمان مالک تو محمودؔ کی پُوری ہونا یہ مشکل بھی آسان ہے
چاہتا ہوں کہ دو مرتبہ سال میں شہرِ آقا ﷺ کی چُومے زمیں میرا سر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفقتِ آقا و مولا ﷺ کی جب عاصی کو لپٹائے گی
زندگی اُس کی ایسے میں خوش ہو گی اور اِترائے گی

حمدِ خُدا کرنے والوں میں اُن کا تذکرہ آئے گا
نعتِ حبیبِ رب ﷺ کا نغمہ جو مخلوق بھی گائے گی

اُن ﷺ کے فرمودات پہ چل کر پہنچیں گے ہم جنّت تک
لیکن اُن ﷺ کی نافرمانی دوزخ میں لے جائے گی

بندوں کے اعمال جونہی محشر میں جانچے جائیں گے
رحمت و رَافت آقا ﷺ کی ہر مومن کو اپنائے گی

حفظِ ناموسِ سرور ﷺ کی منزل پر جا پہنچے گی
اُن کی اُمّت راہِ وَفا میں آخر کیوں ستائے گی

میری زباں جو تقریروں میں فرفر چلتی رہتی ہے
سامنے روضۂ آقا ﷺ کے جب پہنچے گی، ہکلائے گی

لُطفِ حبیبِ رب ﷺ سے اپنا حال و اِستقبال ہے یہ
''اُن کی سفارش اور شفاعت کام آتی ہے، کام آئے گی''

اپنی عصیاں کاری تو محمودؔ ہمارے علم میں ہے
پر ہے تیقُّن، رحمت اُن ﷺ کی ہم پہ کرم فرمائے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سانس ہماری نعت کو لے کر ساتھ، صباح و شام آئے گی
اور اِس کے ہمراہ ہمیشہ برساتِ انعام آئے گی

کیسۂ قلب و جاں میں تمھارے ہو گی گر ایقان کی دولت
پاؤں کی ٹھوکر میں ساری سلطنتِ اوہام آئے گی

"صَلِّ عَلٰی" پڑھتے پڑھتے جب جاؤں گا میزاں کی جانِب
ساتھ میں قسمت اِس جذبے کا لے کر اِستحکام آئے گی

وِرد کرے گا اسمِ پاک آقا ﷺ کا جو بندہ بھی
لازم ہے، بخشش کی چٹھی اُس بندے کے نام آئے گی

واپس آ کر شہرِ نبی ﷺ سے رب کا شکر بجا لائیں گے
یوں، خوش بختوں کے ہونٹوں پر وہ یادِ ایام آئے گی

چھٹکارے کی صُورت کوئی جب نہ قیامت میں ہو گی
کام ہمارے آقا ﷺ سے اپنی نسبتِ تام آئے گی

یادِ نبی ﷺ سے خالی جن کے سینوں کو مَیں پاؤں گا
اُن بندوں کی خاطر میرے ہونٹوں پر دُشنام آئے گی

قبر میں دیکھ کر آقا ﷺ کو میں خوش ہو کر کہ اُٹھوں گا
"اُن ﷺ کی سفارش اور شفاعت کام آتی تھی، کام آئے گی"

"مَا یَنطِقُ" کا معنیٰ جب محمودؔ سمجھ میں آ جائے گا
ہر حدیثِ سرورِ دیں ﷺ میں آوازِ اِلہام آئے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر پل سرورِ دیں ﷺ کی مِدحت کام آتی ہے، کام آئے گی
کعب رضی اللہ عنہ کی اور حسان رضی اللہ عنہ کی بیعت کام آتی ہے، کام آئے گی
"اُن ﷺ کی سفارش اور شفاعت کام آتی ہے، کام آئے گی"
ہر مومن کو یہی بشارت کام آتی ہے، کام آئے گی
اُس میں خالق بھی ہے اور مخلوق بھی ساری شامِل ہے
ذکرِ نبی ﷺ کی آفاقیت کام آتی ہے، کام آئے گی
ابجدِ دینِ خُدا ہے اُلفت سرکارِ ہر عالم ﷺ کی

صرف یہی اِک عینِ عبادت کام آتی ہے، کام آئے گی
ہر غم، ہر اَندوہ میں، ہر کلفت میں اور مصیبت میں
وِردِ درود پاک کی حکمت کام آتی ہے، کام آئے گی
سرورِ عالم ﷺ کی عظمت کے سارے پہلو جاننے کو
رب کے کلام کی آیت آیت کام آئی ہے، کام آئے گی
رب نے "رفعنا" کہہ کے ہم کو راہ دِکھائی ہے ایسی
سرور ﷺ کے تذکار کی رِفعت کام آتی ہے، کام آئے گی
مجھ کو دیدِ کعبۂ ربُّ العزت پانے کی خاطِر
حاضریٔ طیبہ کی سعادت کام آتی ہے، کام آئے گی
حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں اپنی جان لُٹانے کو
غازی علمُ الدین کی غیرت کام آتی ہے، کام آئے گی
اُن کی سیرت، اُن ﷺ کی سُنّت راہنمائی کرتی ہے
آقا ﷺ کی ہر ایک نصیحت کام آتی ہے، کام آئے گی
نام نظامِ آقا ﷺ کا سننا بھی گوارا جن کو نہیں
کہتے ہیں وہ، جمہوریت کام آتی ہے، کام آئے گی
تحمید و تنعیت کی دولت سے احقر خوشحال ہُوا
طبعِ رشیدؔ کی موزونیّت کام آتی ہے، کام آئے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مغیثِ عوالَم کی ہے ذاتِ وَالا، ہمیشہ سے جو یکّ و تنہا رہی ہے
مگر ایک شب اِس میں ایسی بھی تھی جو ملاقات کا اِستعارہ رہی ہے
طوافِ مدیحِ پیمبر ﷺ کی نیّت جو احرامِ اِخلاص پہنا رہی ہے
بفضلِ خُدا و بعونِ نبی ﷺ قلبِ محمودؔ احقر کو اُجلا رہی ہے

زباں پر درودِ نبی ﷺ جب جب آیا، یہ احساس نے مجھ کو منظر دکھایا
''تصوّر میں وہ سامنے آ رہے ہیں، جبینِ عقیدت جھکی جا رہی ہے''

وہ جس پیرویٔ پیمبر ﷺ کو رب نے خود اپنی محبّت کے قابل کہا تھا
حکومت ہُوئی جب بھی قائم خُدا کی، اِسی پیروی کا نتیجہ رہی ہے

بصد عجز و الحاح و زاری و منّت ہے محبوب ربِّ دو عالَم کی اُمّت
جو دَامانِ دَریوزہ خواہی کو آگے درِ پاکِ آقا ﷺ کے پھیلا رہی ہے

میں جب پہنچا مقصورۂ مصطفیٰ ﷺ پر، تو سب ساتھ کے زائروں نے یہ دیکھا
زباں ملک بھر میں جو چلتی رہی تھی، وہی پیشِ سرکار ﷺ ہکلا رہی ہے

عزیزٌ علیہ کہا ما عنتّم، حریصٌ علیکم کہا اُن ﷺ کو حق نے
ہمہ وقت رافت رحیمی نبی ﷺ کی ہر اِک اہلِ ایماں کو اپنا رہی ہے

لھب، نٓ و کوثر سُور ہم نے پڑھ لیں تو اِس کے نتیجے میں فضلِ خُدا سے
تمنّا پئے حفظِ ناموسِ آقا ﷺ اساسی ہمارا عقیدہ رہی ہے

ہیں جتنے مسالک مذاہب یہاں پر، وہ سب خلق سرکار ﷺ پر متفق ہیں
جہاں بھر میں سیرت رسولِ خُدا کی بساطِ تشتّت کو اُلٹا رہی ہے

کلامِ الٰہی نے نعتیں سُجھائی ہیں، سرکار ﷺ نے حمدِ رب پر لگایا
تو تحمید و تنعیتِ سرکارِ وَالا ﷺ مری زندگی کا خلاصہ رہی ہے

جو خوشنودیٔ سرورِ دیں ﷺ ہے مقصد عطائے خُدائے جہاں کا بالآخر
تو تحویلِ قِبلہ کے بھی فیصلے میں رِضائے نبی ﷺ کارفرما رہی ہے

وہ جو دہشتِ روزِ محشر سے خائف ہیں محمودؔ، ڈرتے رہیں، خوف کھائیں
ولیکن نویدِ شفاعت نبی ﷺ کی ہمیں تو شب و روز بہلا رہی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا و عقبیٰ میں تسکینِ دلی کو، شاعرو! ہر غزل، ہر نظم پر تم نعت کو ترجیح دو

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو سامنے ہر دم رکھو — زندگیٔ جاوِداں چاہو، تو اُس پر جان دو

دوستو! دربارِ آقا ﷺ میں سلامِ شوق کو — اختتامِ محفلِ میلادِ سرور ﷺ پر اُٹھو

چاہو رُوحِ دیں کو تم جو روح میں لینا سمو — نعت کہتے، نعت پڑھتے، نعت ہی سُنتے رہو

مُعطی و قاسم کا مَیں مفہوم سمجھا ہُوں یہی — مانگو رب سے تو رسولِ پاک ﷺ سے جو چاہو، لو

اِس پہ ابرِ اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ برسے نہ کیوں — لے گا جو عارض کو آبِ اشکِ خجلت سے بھگو

محسنِ اِنسانیت آقا ﷺ کا یہ فرمان ہے — مت ڈرو دُنیا سے بندو! صرف مالک سے ڈرو

کھولتا ہے رازِ ''میثاقِ النبیین'' آج بھی — سب رُسُل مِل کر بھی ہیں آقا ﷺ کی عظمت سے فرو

جب علائق دُنیوی بندے کی جاں کو گھیر لیں — دِل یہ کہتا ہے کہ اِن لمحات میں طیبہ چلو

خالق و محبوبِ خالق ﷺ اُس پہ خوش ہو جائیں گے — سلکِ فن میں وہ جو حمد و نعت کو لے گا پرو

دَست بستہ رُو بہ طیبہ سرورِ کُل ﷺ پر سلام — صرف ہیں وہ خوش نصیب انساں، پڑھا کرتے ہیں جو

اور تو محمودؔ کچھ آئے سمجھ میں، یا نہ آئے
آئنہ دَر آئنہ سمجھو شبِ معراج کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت جدھر نہ ہو — اُس سمت لُطفِ ربِّ جہاں کی نظر نہ ہو

چھوڑا غزل کو، نعت کیوں جانِ ہنر نہ ہو — ہو کِس طرح کہ رات کی آخر سحر نہ ہو

آپس میں ہیں نبی ﷺ کے کہے پر محبتیں — کیوں عادتوں میں نفرتِ شرّ و ضرّر نہ ہو

پرواز جس کی ہو پر ''صَلِّ عَلٰی'' کے ساتھ — ممکن نہیں کہ ایسی دُعا میں اثر نہ ہو

وہ دَربدر ذلیل ہو دُنیا میں ہر جگہ — جس شخص کا مدینے کی جانب سفر نہ ہو

رب اور نبی ﷺ میں دُوری کا منظر دِکھائے گی — جب تک نگاہ دیدۂ فطرت نگر نہ ہو

وہ امن کے پیامبر آقا ﷺ سے دُور ہے — بندہ خلافِ ظلم اگر سینہ سپر نہ ہو

دیکھے وہ عکسِ گُنبدِ سرکار ﷺ کِس طرح — جس شخص کو سلیقۂ حُسنِ نظر نہ ہو

ممکن ہے وہ رَسا ہو مدینے شبانہ روز — طیرِ خیال و فکر جو بے بال و پر نہ ہو

شاہد ہیں جب نبی ﷺ تو گزرتی ہے ہم پہ جو — اِمکان ہے کہاں، اُنھیں اِس کی خبر نہ ہو
بے فائدہ ہیں ربِّ جہاں کی عبادتیں — اُن میں اگر عقیدتِ خیرُ البشر ﷺ نہ ہو
شاہِ مدینہ ﷺ شرک کے ماحی ہیں جب تو کیوں — آبِ مدینہ بادۂ وَحدت اثر نہ ہو

محمودؔ ہے شفاعتِ سرور ﷺ پہ جب یقیں
کیوں ہم کو بے نیازئ خوف و خطر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کون و مکاں ﷺ کی تھیں ہُنرور ایڑیاں — کر گئیں معراج کا رَستہ منوّر ایڑیاں
خاک پر تھیں یا پہاڑوں پر تھیں یا تھیں عرش پر — اُن ﷺ کی تھیں ہر اوج، ہر عظمت سے برتر ایڑیاں
بدر و احزاب و اُحُد میں اِستقامت کا نشاں — آسماں نے دیکھیں منصور و مظفر ایڑیاں
ظالموں کے وَاسطے لب پر دُعائیں ہی رہیں — جب ہُوئیں طائف میں اُن ﷺ کے خون سے تر ایڑیاں
گزریں جس جانب سے، برساتی گئیں ابرِ کرم — اِلتفات و شفقت و رحمت کی خوگر ایڑیاں
روکنے کو زلزلہ، سرکار ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے — سرزنش کرتی ہُوئی دیکھیں جبل پر ایڑیاں
جان کر سرکار ﷺ کے قدمین کے اِعجاز کو — چھا گئیں ہر اہلِ دِل کے دِل پہ بڑھ کر ایڑیاں
حدّتِ محشر سے بچنا ہے تو ہے لازم کہ ہوں — نیچے سر اہلِ وِلا کے، اُن کے اوپر ایڑیاں
مکّہ سے چرخِ بریں تک اور دَنا کے قصر تک — کرتی جاتی تھیں سبھی رَستے مسخر ایڑیاں
چاند اور تاروں سے باتیں کرتی، پہنچیں عرش تک — عالمِ "ما کان" آقا ﷺ کی سخنور ایڑیاں
اُن ﷺ کے عکسِ خوش کو سر آنکھوں پہ رکھیں اہلِ عشق — جو بنی تھیں حوروں کے ماتھوں کا جھومر ایڑیاں
پہلے تو روح الامیں تھے ہم رکاب و ہم قدم — بعدِ سِدرہ پھر رہیں خود اپنی رَہبر ایڑیاں
کر گئیں پُرنور، جب سرکارِ وَالا ﷺ کی لگیں — بوقبیس و مروہ و ثور و صفا پر ایڑیاں

حشر کے ہنگام میں محمودؔ ہوں گی لازماً
اہلِ ایماں جتنے ہیں، اُن سب کی یاور ایڑیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں عرض گو جو ہو بندے کی چشمِ نم — اِس پر خُدا کی کیسے نہ ہو بارشِ کرم
پہچان اپنی اُس نے کرائی رسول ﷺ سے — جب اپنی کھائی خالقِ کونین نے قسم
تحویلِ قبلہ کی جونہی بات آئی سامنے — رب کے لیے نبی ﷺ کی رِضا ہو گئی اہم
اِسرا میں سِدرہ منزلِ آخر کِسی کی تھی — جبریل علیہ السلام تھے وہاں تلک آقا ﷺ کے ہم قدم
آنکھوں میں عکس ریز نہ وہ کِس طرح رہے — طیبہ کا ضوفگن جو رہے قلب میں حرم
اصلِ ولید ابنِ مغیرہ کو جاننا — چاہو اگر تو آپ پڑھو سورۂ قلم
جتنی عطائیں رب کی ہیں، وہ بانٹتے ہیں یہ — قاسم حبیبِ رب ﷺ ہیں اور رب مُعطیٔ نِعَم
تریاقِ دیدِ شہرِ پیمبر ﷺ جسے مِلا — اُس کا بگاڑ سکتا ہے کہ عقربِ الم
توفیق دے خُدا تو ہو میرے نصیب میں — مقصورۂ نبیٔ مکرّم ﷺ میں حبسِ دَم
دُنیائے کم سواد میں بھی، بعدِ مرگ بھی — وِردِ درودِ عالم ﷺ ہے مُغتنم
ہر روز دیدِ قُبّۂ خضرا وہ پائے گا — طیبہ کو جس کا طیرِ تخیّل کرے گا رم
اسمِ نبی ﷺ سُنو تو درودِ نبی ﷺ پڑھو — یادِ رسولِ پاک ﷺ میں گردن کو رکھنا خم
ہم کو نہیں علائقِ دُنیا سے وَاسطہ — ”ہیں بے خبر جہان سے، یادِ نبی ﷺ میں ہم“

محمودؔ لے کے آئے جب قُرآن مصطفیٰ ﷺ
سب ہو گئے جہاں کے دَساتیر کالعدم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلتے ہیں جب بھی خواہش خالق رسی میں ہم — رکھتے ہیں اپنے آقا و مولا ﷺ کو جی میں ہم
وِردِ درودِ سرورِ عالم ﷺ ہے زندگی — ہیں کامران و شادماں اِس زندگی میں ہم
اِس کو کرم سمجھتے ہیں ربِّ مجید کا — مشغول رات دن جو رہے نعت ہی میں ہم
چاروں طرف ہے مدحِ پیمبر ﷺ کا غُلغلہ — یوں آ گئے ہیں روشنیٔ دَائمی میں ہم
اِسلام پر نبی ﷺ کے تھے آباء بھی، اِس لیے — رہتے ہیں مدحِ مُطّلبی ہاشمی میں ہم
ہم تو مطالعے سے احادیث کے، بچے — جب کُھب چلے تھے زندگیٔ عارضی میں ہم

فضلِ خُدا و فضلِ پیمبر ﷺ سے آ گئے
راحت میں، امن و آشتی میں، خُرّمی میں ہم

کاغذ پہ نعت دِل کی زباں میں رقم ہُوئی
ملبوس یوں ہیں پیرہنِ کاغذی میں ہم

ہم جب گئے مدینے کو تو تھے ڈھکے ہُوئے
سر تا بپا ملابسِ شرمندگی میں ہم

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دیں
آخر رہیں کیوں بے بسی، بے چارگی میں ہم

خواہش اگر ہو، ہم پہ کرم مصطفیٰ ﷺ کریں
محمودؔ چلتے جائیں رہِ راستی میں ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ میں آنکھ اگر بندے کی گوہر بار لگے گی
طبع پھر اس کی دُنیا بھر کو دُنیا سے بیزار لگے گی

جس کو دیارِ سرورِ دیں ﷺ کی مٹی پُر انوار لگے گی
آنکھ اِسی کی نُورانیت کا اعلیٰ معیار لگے گی

دین کی خاطر جاں دینے کو جو تجھ کو تیار لگے گی
ہستی وہ محمودؔ نبی ﷺ کی اُلفت سے سرشار لگے گی

پڑھ کے کعبین و حسان و بوطالب کی نعتوں کو
غیرِ نبی کی تم کو مِدحت اِک کارِ بیکار لگے گی

بندہ جو سرکار ﷺ کا ہوگا، اُس کو خوش بختی کے باعث
حمدِ جناب ربُ العزت مدحِ شہِ ابرار ﷺ لگے گی

جس کے لبوں پر ذکرِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ کا ہوگا
ہستی وہ جو عام سی بھی ہو، ہم کو منصب دار لگے گی

قبّۂ سبز کو دیکھنے والی آنکھوں کو جو دیکھے گا
صُورت ایک دَرخشانی کی اِسے سرِ ابصار لگے گی

جو طیبہ کو جا پہنچے گا وفرِ عقیدت ساتھ لیے
آب و ہوا اور خاک وہاں کی، اس کو تو ضوبار لگے گی

سُنّت ابراہیم کی جن کو رَاہ دکھائے گی اب بھی
آقا ﷺ کی عزّت کی خاطر آگ اُنھیں گلزار لگے گی

حاکم جو محمودؔ کرے گا ظلم نبی ﷺ کی اُمّت پر
اُس کی ہستی میزاں پر ابلیس کی پیروکار لگے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحق القدّوس خُدا نے بات مجھے اِتنی سمجھائی
سیدھا جائے شہرِ نبی ﷺ تک جو بھی ہے حق کا متلاشی

آقا و مولا ﷺ سے اُلفت تو نکتۂ ایماں ہے بنیادی
مدحِ حبیبِ رب ﷺ کرنا ہے گلشنِ قسمت کی شادابی

مجھ سے آگے بڑھ جاتا ہے، قسمت تک ہے اس کی رسائی
صبح و شام پہنچ جاتا ہے طیبہ تک تخییل کا پنچھی

نعت کہے اور ''صلِّ علیٰ'' کا ہو جائے جو بندہ عادی — اُس کو مدینے کے رَستے میں اڑچن کوئی نہیں ہے آتی
وہ سرکار ﷺ کا خادم پایا، اس کی عقیدت دیکھی سچی — جس نے پائی فضلِ خُدا سے دربارِ آقا ﷺ کی حضوری
جس مالک کو راضی رکھنا ہم کو ہے محمودؔ ضروری — تحویلِ قبلہ کے عمل میں وہ رکھّے محبوب ﷺ کو راضی
دِل میں احقر کے بستی ہے محبوبِ رحمان ﷺ کی بستی — ظاہر میں تو لاہوری ہوں، لیکن اندر سے ہوں حجازی
میرے رہبر، میرے آقا، میرے راہنما ہیں اصلی — علم الدینؒ اور عامر چیمہؒ اور ممتاز ملکؒ سے غازی
ناموسِ سرور ﷺ کی حفاظت کرنے میں کردار دِکھا کر — جس خوش بخت نے جاں ہاری ہے، اُس نے جیتی موت کی بازی
مشورہ کرکے دیکھو دِل سے، اِس حقیقت تک پہنچو گے — روشن تر ہے شمس وقمر سے شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی مٹّی
ہر عاصی جب آقا ﷺ کا ''الطالح لی'' کے باعث ہے — میری خوش بختی تو دیکھو، مَیں ہوں عصیاں کار اقبالی

وہ محمودؔ بروزِ محشر پکڑ دھکڑ سے بچ جائیں گے
ہوں گے حبیبِ خالقِ عالم جن کے ناصر، جن کے حامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''آمدِ شاہِ والا ﷺ تو دیکھو، زندگی مُسکرانے لگی ہے'' — اُن ﷺ کا مولود وہ خوش خبر ہے، جو کرشمے دِکھانے لگی ہے
سورۂ آلِ عمران میں ہے، بھیجنا مصطفیٰ ﷺ کا جہاں میں — اہلِ ایماں کو قُدرت خُدا کی، اپنا احساں بتانے لگی ہے
احترامِ ظہورِ نبی ﷺ میں، ہیں جھکی سب فرشتوں کی آنکھیں — اور خوش طائروں کی جماعت اِتنی ہے، چہچہانے لگی ہے
ہوگئی محوِ ظلمت جہاں سے، ہر طرف بادِ لُطفِ خُدا ہے — کفر و بیہودگی کی سیاہی اپنے منہ کو چھپانے لگی ہے
آب وتاب ظہورِ نبی ﷺ ہے شہرِ مکّہ میں، اُمّ القریٰ میں — آج آغوشِ لُطفِ خُدا میں ساری مخلوق آنے لگی ہے
کایا دُنیائے دجل و جفا کی آ گئے ہیں پلٹنے کو سرور ﷺ — یہ خوشی کی خبر پا کے سب کی رُوح تک گنگنانے لگی ہے
مہرِ عدل و مساوات چمکا صُورتِ مظہرِ کبریا میں — آسماں نُور زا ہو گیا ہے اور زمیں جگمگانے لگی ہے
تہنیت کے حروفِ منزّہ ثبت ہیں قُدسیوں کی زباں پر — کعبؓ اور ابن ثابتؓ کی سُنّت سب کو مضموں سمجھانے لگی ہے
ہے حصارِ عطائے خُدا میں مادح و ناعتِ مُصطفائی — گیت اب تہنیت عافیت کے، اس کی تقدیر گانے لگی ہے
آئے دُنیائے خاکی میں آقا ﷺ نعمتیں رب کی تقسیم کرنے — شادمانی بہ ہر نوع ہر سُو شادیانے بجانے لگی ہے
ہر طرف جشنِ مولودِ آقا ﷺ ہو رہا ہے بپا فضلِ رب سے — جو بھی مخلوقِ خالق ہے سب کو یہ خوشی رَاس آنے لگی ہے

آج عصیان شعاروں کی خاطر وَا ہے دروازۂ رُستگاری — نعت گوئی و میلاد خوانی یہ نتیجہ سُنانے لگی ہے
زندگی کے مفاہیم واضح ہر جہاں پر نبی ﷺ نے کئے ہیں — آدمیّت بعونِ الٰہی حُسنِ کردار پانے لگی ہے
آج محمودؔ مسرور بندے آ گئے ظلِ لُطفِ خُدا میں
نسبتِ مِدحتِ مُصطفائی سب کی ڈھارس بندھانے لگی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں اپنے جو معارف کا سمندر پائے — ''آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے''
اپنے ہونٹوں پہ جو اخلاص کو لے کر آئے — ''آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے''
خُلد میں تجھ کو پیمبر ﷺ کی معیت مِل جائے — خوش اگر تیرے رویّوں سے ہوں تیرے ہمسائے
سیرتِ سرورِ عالم ﷺ ہو معاون جس کی — کیوں وہ ابلیس کی تلبیس سے دھوکا کھائے
لب پہ ہو نعت تو ہو دِل میں درودِ آقا ﷺ — ایسی خوش بختی پہ انسان نہ کیسے اِترائے
ربِّ کونین کے محبوبِ مکرّم ﷺ کے سِوا — زندگی کرنے کے گُر بندوں کو کِس نے سمجھائے
اس کو کیونکر ہو کِسی شے کی کمی کا خدشہ — درِ سرکار ﷺ پہ جو شخص بھی دامن پھیلائے
طوفِ مقصورۂ سرکار ﷺ کی خواہش پہ مجھے — فضلِ خالق ہے جو ملبوسِ اجازت پہنائے
رکھّے کیوں ایک پرِکاہ کی حیثیت بھی — حکمِ آقا ﷺ کے مقابل میں کِسی کی رائے
غیرِ آقا ﷺ سے تعلّق کے مناصب سارے
پائے تحقیر سے محمودؔ نہ کیسے ٹھکرائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ ہر بات وہ جو سوچ کر لائے — ''آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے''
سامنے اپنے مدینے کا جو منظر لائے — ''آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے''
خود کو جو قصرِ وفاداری کے اندر لائے — ''آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے''
وہ زکوٰۃِ رُخِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے چلا — نُور جتنا بھی جہاں تک مہ و اختر لائے
وہ بھی سرکار ﷺ کی سچائی کے مُعلِن نکلے — بند مُٹھی میں جو کفار تھے کنکر لائے

اوج و عظمت ہے، فضیلت ہے مسلّم اُن ﷺ کی — لامکاں تک جنھیں خود خالقِ اکبر لائے
اُمّت آقا ﷺ کی سُوئے خُلد روانہ ہو گی — عہد یہ ذات سے وہ ذات کے مظہر لائے
حَبّذا پیشِ نبی حشر کے ہنگامے میں — لکھ کے قرطاس کے صفحے پہ جو محضر لائے
سب نظاماتِ عوالم سے وہ اَرفع تر ہے — رب سے دستور جو اِک رب کے پیمبر ﷺ لائے
وہ جو قُرآں میں پئے نعتِ نبی ﷺ آیا ہو — کلکِ مدحت پہ وہی حرف سخنور لائے
چاہے میزانِ قیامت سے بچاؤ جو بھی — نعتِ سرکار بہیں جاہ ﷺ کا دفتر لائے

اِس کا جنّت میں ہے محمودؔ پہنچنا لازم
شہرِ سرکار ﷺ میں جس شخص کو داور لائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کوئی جو وفاؤں کے بیاں پر لائے — حفظِ ناموسِ نبی ﷺ عمرِ رواں پر لائے
دِل میں جو طاعتِ سرکار ﷺ کا جوہر رکھّے — ”آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے“
خود کو دہلیزِ پیمبر ﷺ پہ جو ساکت سمجھے — ”آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے“
حکمِ ”صَلّوا“ کی جو تعمیل پر آمادہ ہو — ”آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے“
حاضری پہلی جو احقر کی مدینے میں ہُوئی — سوچتا تھا کہ نبی ﷺ مجھ کو کہاں پر لائے
ہے کرم کیش جو بندے پہ نبی ﷺ کی رحمت — اپنے دُکھوں کو وہ کیوں آہ و فغاں پر لائے
حُبِّ سرکار ﷺ ہے مومن کے لیے دین کی اصل — اِس کو رکھّے وہ نہاں میں کہ عیاں پر لائے
دِل میں جو رکھتا ہو دَریوزہ گری کی خواہش — اپنے کو بارگہِ شاہِ شہاں ﷺ پر لائے
گُنبدِ سبز کو آنکھوں میں بسا لے بندہ — کیوں وہ چاہت کو گُلستانِ جناں پر لائے
عزّت و توقیر بہائم کی نہایت یہ ہے — بات کو بندہ مدینے کے سگاں پر لائے
ذکرِ سرکار ﷺ سے غفلت کا نہ بندہ سوچے — اپنی قسمت کو وہ کیوں نقص و زیاں پر لائے
اُمّتی آقا ﷺ کا وہ حاکمِ اصلی سمجھو — حالتِ مُلک کو جو امن و اماں پر لائے

حکمِ ”جاءُوک“ کی تعمیل کی خاطر محمودؔ
بندہ اپنے کو درِ فیض رساں پر لائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی بخشش کا لیا وعدہ نبی ﷺ نے رب سے
کتنے خوش بخت ہیں سرکار ﷺ سے نسبت والے

پائے آنکھوں نے مدینے میں نظارے اُجلے
دیکھے رخشندہ و تابندہ وہاں کے ذرّے

رب کی رحمت سے تو مایوس نہیں ہو سکتے
جو ہیں محبوبِ خُدا سرورِ کُل ﷺ کے بندے

سِدرہ سے آگے کے، خود ربِ جہاں نے سارے
"اُدنُ مِنّیِ" سے پیمبر ﷺ کو دِکھائے رَستے

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ہیں جتنے منگتے
تاجِ سر لوگ سمجھتے ہیں اُنھی کے جوتے

احتساب اور تمازت سے وہ بچ جائیں گے
حشر میں حمد کے جھنڈے کے جو ہوں گے نیچے

اپنے ہونٹوں کو وہ جو "صَلِّ عَلٰی" سے دھوئے
آپ ﷺ کا نام وہی شخص زباں پر لائے

پہلے آدم علیہ السلام سے تھی تخلیقِ نبیؐ آخر ﷺ
عظمتیں ساری ہیں سرکار ﷺ کے آگے پیچھے

عہد اُن سب سے محمد ﷺ کی فضیلت کا لیا
انبیاء رب نے جو سرکار ﷺ سے پہلے بھیجے

وہ جو احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل کرتا ہے
قُدسیوں تک میں اِسی کے نہ ہوں کیسے چرچے

دَاخلہ مدحِ پیمبر ﷺ کے محل میں ہو گا
پہلے تو قصر کوئی اپنی اَنا کا ڈھائے

باتیں سُنتے ہیں تو ہم ردِعمل دیتے ہیں
نام لیوا نہیں سرکار ﷺ کے گونگے بہرے

ہم کو تو خیرِ اُمم ہونے کا اعزاز مِلا
کاش ہم اپنے دعاوی میں بھی سچے ہوتے

ہے عمل نامہ تو محمودؔ ہمارا کالا
پائیں گے جنّتِ فردوس نبی ﷺ کے صدقے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچو مدینے اِس طرح، گھر کو خبر نہ ہو
یوں ہو مسافرت کہ سفر کو خبر نہ ہو

حسِ بصر سے قُبّہ رَسا ہو قلوب تک
ہر چیز دیکھو اور نظر کو خبر نہ ہو

اسماءِ مصطفیٰ ﷺ کو تم تسبیح پر رکھو
اِس مشغلے کی شام و سحر کو خبر نہ ہو

شعر و ادب اَساس سے بیگانہ ہوں گے کیوں
نعتوں سے کیسے علم و خبر کو خبر نہ ہو

شقّ القمر کے رجعتِ خور کے بیان سے
تاباں ہو روح، شمس و قمر کو خبر نہ ہو

کچھ اِس طرح حضور ﷺ کے دَر تک رَسائی ہو
طائر نہ دیکھیں، جِنّ و بشر کو خبر نہ ہو

توفیق دے جو دیدِ پیمبر ﷺ کی کبریا ۔۔۔ یوں دیکھو تم کہ نُورِ بصر کو خبر نہ ہو
یا رب رَسائی میری ہو طیبہ میں اِس طرح ۔۔۔ اِس حاضری کی آٹھوں پہر کو خبر نہ ہو
کہتے ہیں نعت صرف ترنّم فروز ہو ۔۔۔ فن تک نہ بات پہنچے، ہنر کو خبر نہ ہو
ہم ہوں نہ کیسے لُطفِ پیمبر ﷺ سے مستفیض ۔۔۔ کعبے تو پہنچو، طیبہ نگر کو خبر نہ ہو
تم درمیانِ قعر ﷺ کو پکارنا ۔۔۔ نکلو گے بچ کے یوں کہ بھنور کو خبر نہ ہو

محمودؔ وِرد "صَلِّ عَلٰی" تُو اگر کرے
ممکن نہیں ہے یہ کہ اثر کو خبر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلب جس کا اُلفتِ سرکار ﷺ سے آباد ہے ۔۔۔ آخرت کی فکر سے وہ خوش نصیب آزاد ہے
سب حروفِ نعت پر خالق کا حرفِ صاد ہے ۔۔۔ قُدسیانِ عرشِ اعظم کی بھی اُن پر داد ہے
آپ ﷺ کی اُمّت پہ ہر دَم اِک نئی اُفتاد ہے ۔۔۔ نافع و شافع نبی ﷺ! فریاد ہے، فریاد ہے!
مادِح سرکار ﷺ ہوں اور مَیں رہوں گا حشر تک ۔۔۔ یہ تو خوش بختی سے میرا وِرثۂ اَجداد ہے
ہو ہر اِک اُلفت سے بڑھ کر اور حبیبِ رب ﷺ سے ہو ۔۔۔ بس یہی اُلفت خُدا کے دین کی بنیاد ہے
جو ہے پیشِ رب درودِ پاکِ سرور ﷺ کے بغیر ۔۔۔ ایسی ہر عرضی یقیناً وقفِ استرداد ہے
بیکس و مجبور کے، مفلوک بندوں کے لیے ۔۔۔ ہستیٔ آقا ﷺ ہے جو آمادۂ اِمداد ہے
عزّت و توقیرِ سرور ﷺ کو رکھّو پیشِ نظر ۔۔۔ ہر جہاں کے خالق و مالک کا یہ اِرشاد ہے
کلمہ گو بھی ہو مگر مدحِ نبی ﷺ سے ہو نفور ۔۔۔ اِس طرح کا شخص تو مجموعۂ اضداد ہے
سُن لو "ایوانِ درود و نعت" کا اعلان یہ ۔۔۔ چاند کی بارھویں کو محفلِ میلاد ہے
عامیوں کی آقا و مولا ﷺ! حفاظت کیجیے ۔۔۔ مقتدر حلقوں کا اُن پر جور و اِستبداد ہے

یہ درود و نعت کی تبلیغ میں کرتا ہے صَرف
مدح گو محمودؔ کی جتنی بھی اِستعداد ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتا ہے جو حضور ﷺ کی رحمت کے باب کو
پاتا ہے زندگی میں رہِ کامیاب کو

اَلقاب ہی سے کام لیا، نام سے نہیں
قُرآں میں دیکھو رب کے نبی ﷺ سے خطاب کو

سُن لے جو گوشِ ہوش سے تُو حکمِ "سَلِّمُوا"
کر لے سلام سیّدِ عالی جناب ﷺ کو

جب روزِ دید سرورِ کون و مکاں ﷺ ہے وہ
ہم خوف کا دِن کیوں کہیں روزِ حساب کو

اَسرار سب ہوں حُبِّ رسول ﷺ و خُدا کے وَا
تم پڑھ کے دیکھو، دوستو! اُمُّ الکتاب کو

آشوب ختم ہو گیا، دِل میں جو لے لیا
چشمِ علی رضی اللہ عنہ نے سرورِ کُل ﷺ کے لعاب کو

اِس پر کُھلا جہانوں کی تخلیق کا سبب
پڑھتا ہے چشمِ دِل سے جو کُن کی کتاب کو

جن کی زبان پہ قبر میں "صَلِّ عَلٰی" رہا
وہ اہمیت نہ دیں گے سوال و جواب کو

صدقے میں مصطفیٰ ﷺ کی معیّت کے دیکھ لو
معراج کی شب رُتبے مِلے ہم رکاب کو

پا لے گا وہ وثیقۂ بخشش بروزِ حشر
پڑھ لے گا جو کتابِ وِلا کے نصاب کو

محمودؔ نقشِ پائے حبیبِ اِلٰہ ﷺ نے
بخشا ہے نُور نجم و مہ و آفتاب کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشیّت اپنی مُٹھی میں رکھے جس شخص کے مَن کو
وہ ناموسِ رسول اللہ ﷺ پر وارے گا جیون کو

جسے وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ نے موم کر ڈالا
وہ کیوں خاطر میں لائے گا جہاں کے سنگ و آہن کو

سُور نٓ و لہب کہتی ہیں، دُنیا اور عقبیٰ میں
خُدا رُسوا کرے گا سرورِ عالَم ﷺ کے دُشمن کو

خُدا اُن سے ہُوا راضی، وہ راضی کبریا سے ہیں
جو ہر دِن دیکھتے تھے مصطفیٰ ﷺ کے رُوئے روشن کو

جنھیں معلوم ہے، اِس کا سببِ اسمِ پیمبر ﷺ ہے
وہ بندے کِس لیے پیارا نہ رکھیں دِل کی دھڑکن کو

کرم فرمائیوں کی اِنتہا محسوس کر لے گا
پیمبر ﷺ کی عطایا پا کے جو دیکھے گا دامن کو

عطا فرمائیں گے اُس کو حبیبِ رب ﷺ سرفرازی
جھکا لے گا جو اُن ﷺ کا نام سُن کر اپنی گردن کو

تھا اُس عالَم میں بھی گہرا تعلّق میرا نعتوں سے
میں کیوں زندہ نہ رکھوں اِس حوالے سے لڑکپن کو

کرم کرتے ہُوئے آقا ﷺ جسے طیبہ بُلاتے ہیں
سمجھتا کچھ نہیں ہے وہ کِسی قدغن کو، اڑچن کو

مگن تو یادِ آقا ﷺ میں ہو، اہمیّت نہیں دے گا
وہ جاہ و منصبِ دُنیا کو اور شہرت کو اور دَھن کو
شغف جس کو ہے سرکارِ جہاں ﷺ کی نعت و مدحت سے
رکھّے گا صاف اور شفاف وہ اشعار کے فن کو
رَوا بے اعتنائی جو رکھّے گا آقا ﷺ کے بندوں سے
ضروری ہے، نہ سمجھیں رہنما ہم ایسے رہزن کو
مِری محمودؔ ہے اِتنی گزارش اپنے آقا ﷺ سے
بقیعِ پاک میں مِل جائے جا تھوڑی سی مدفن کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری نظروں میں مِری آنکھوں کے ہیں تارے گلاب
قریۂ سرکار ﷺ کی آب و ہوا والے گُلاب
حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ کے ہم نے جو پائے گلاب
ہیں تعطّر خیز خوشبوؤں کے رکھوالے گلاب
جن سے نکلیں لپٹیں توصیفِ رسول اللہ ﷺ کی
دِل کی بنجر سرزمیں سے بھی اُگے ایسے گلاب
جب مَیں احرامِ عقیدت پہنے طیبہ کو چلا
ہر قدم پر پائے ہیں خوشیوں کے ہرکارے گُلاب
جب عقیدت نے زمینِ شہرِ آقا ﷺ دیکھ لی
گلشنِ جاں میں کِھلے اِخلاص کے پالے گُلاب
کانٹے پاتے ہیں جنھیں اُلفت نہیں سرکار ﷺ سے
جو بھی بخت آدمی ہیں وہ نہ کیوں پاتے گلاب
گلشنِ مدّاحِ آقا ﷺ میں جب وارد ہُوئے
یوں لگا ہم کو کہ ہیں اُلفت کے پیمانے گلاب
حاملِ بُوئے پیمبر ﷺ جب نہیں تو پھر کہاں
موتیا و لالہ و نسرین ہمتائے گلاب
خوشبوئے حُبِّ پیمبر ﷺ سُرخ رنگ کے ساتھ تھی
اب مگر کافی ہیں نیلے، پیلے اور کالے گُلاب
جب چلا محمودؔ مَیں طیبہ کو پاکستان سے
دُور تک مجھ کو نظر آتے رہے آگے گُلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے احقر کو علمُ الدین کی سی زندگی آقا ﷺ
کہ ہو جائے حسابِ حشر سے بندہ بری آقا ﷺ
توجّہ جب دِلائی خالقِ جملہ عوالَم نے
ہر اِک عالَم پہ رحمت آپ کی دیکھی گئی آقا ﷺ
درودِ پاک جب پڑھتا ہوں میں خالق کے کہنے پر
تو میری روح کو حاصِل نہ کیوں ہوتی خوشی آقا ﷺ
وہی خوش بخت ہے جو شہرِ طیبہ تک رَسا ہو گا
اجازت حاضری کی جس کو دیں گے جس گھڑی آقا ﷺ

جو بندوں سے محبّت پر کرے مالک کو آمادہ
پئے قُرآنِ رب، وہ آپ کی ہے پیروی آقا ﷺ

مدد کے وَاسطے جس حال میں، مَیں نے پکارا ہے
نہ چھوڑی آپ کے لُطف و کرم نے کچھ کمی آقا ﷺ

جہاں کی ابجد وضّع ہے قائم آپ ﷺ کے دم سے
ہے تخلیق آپ کی پہلی، نبوّت آخری آقا ﷺ

ہُوئی ہے آپ ﷺ کی تعلیم سے حاصل جہاں بھر کو
محبّت آپؐ کی اور کبریا کی بندگی آقا ﷺ

اُنھی کے ہوں مقلّد نام لیوا آپ ﷺ کے سارے
درودِ پاک کے عامِل تھے جیسے شافعی آقا ﷺ

ہمیں روزِ ابد تک اِستقامت اِس پہ حاصل ہو
سکھائی آپؐ کے کردار نے جو راستی آقا ﷺ

زباں گو آپ ﷺ کی چوکھٹ پہ میری گُنگ رہتی تھی
لبِ چشمِ عقیدت پر تو خاموشی نہ تھی آقا ﷺ

قلوب الواثِ دُنیا سے ہیں خالی خوش نصیبوں کے
جنھوں نے رہنے کو پائی ہے طیبہ کی گلی آقا ﷺ

یہ سب زیرِ اثر ہے آپ ﷺ کی نگہِ عنایت کے
لبِ محمودؔ پر جو نعت کی ہے شاعری آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لبِ دِل سے پیمبر ﷺ کا ثنا گر دیکھا
وہی پایا ہے سخنور، وہ ہنرور دیکھا

جونہی قُبّہ کی طرف کو کبھی اُوپر دیکھا
مَیں نے پُرنور مدینے میں مقدّر دیکھا

فضلِ رحمان سے، سرکار ﷺ کی شفقت کے طفیل
جو تھا خوش بخت، اُسے نعت کا خوگر دیکھا

چومتا پایا اُسے سرورِ کُل ﷺ کے پاؤں
میں نے طیبہ میں اُبھرتا شہِ خاور دیکھا

دونوں جانب اُسے جنّت ہی نظر آئی ہے
آپ ﷺ کا جس نے بھی گھر، آپؐ کا منبر دیکھا

اُس کو اقطاب سے اغواث سے بڑھ کر پایا
جب پیمبر ﷺ کے ولادار کے اندر دیکھا

عفو کی آنکھ سرِ حشر نبی ﷺ نے کھولی
میرے اعمال کا جب آپ ﷺ نے دفتر دیکھا

میرے آقا، مِرے سرکار ﷺ کی مٹّھی کے سِوا
بولتا دُنیا میں کِسی شخص نے کنکر دیکھا؟

آنکھ کی پُتلی پہ یوں نقش ہے گُنبد اُن ﷺ کا
بیسیوں بار مدینے میں جو جا کر دیکھا

کی سرِ حشر پیمبر ﷺ نے سفارش رب سے
حال جب مجھ سے گنہگار کا اَبتر دیکھا

بدر میں کفر کے لشکر نے ہزیمت پائی
تین سو پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو منظر دیکھا

خود رہا نعتِ پیمبر ﷺ میں غٹرغوں کرتا
جونہی محمودؔ نے طیبہ کا کبوتر دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی بھی کام جب اچھا بتائیدِ خُدا کرنا
رسولِ پاک ﷺ کے تذکارِ خوش سے اِبتدا کرنا

درودِ پاک جاری اپنے ہونٹوں پر سَدا کرنا
کِسی دِن یہ وظیفہ آپ مت ہرگز قضا کرنا

کوئی تکلیف آ جائے تو مت آہ و بکا کرنا
''اغثنی یا نبی ﷺ'' کہتے ہوئے بس اِلتجا کرنا

اساسِ دینِ حق ہے اُلفتِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ
ہمیں لازِم ہے اپنے عہدِ اُلفت سے وَفا کرنا

ثنا و مِدحتِ سرکار ﷺ کی توفیق ملنے پر
نمازِ عشق کی دو رکعتیں بندے! ادا کرنا

نگاہِ خالقِ کُل عالمیں میں تم جو آ جاؤ
تو حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ پر جاں کو فدا کرنا

گزارش کوئی منوانی ہو جب رحمان و اَرحم سے
تصوّر میں نبی ﷺ کا عتبہ لانا اور صدا کرنا

نہ تم منہ موڑنا تلقینِ سرکارِ دو عالَم ﷺ سے
یہی ہے مومنیّت، تم پیمبر ﷺ کا کہا کرنا

حضوری کی سعادت جن دِنوں تم کو نہ حاصِل ہو
تصوّر میں ہمیشہ پیشِ مقصورہ رہا کرنا

خُدا نے لازم و ملزوم ٹھہرایا ہے دونوں کو
ہم ایسوں کا خطا کرنا، پیمبر ﷺ کا عطا کرنا

جسے سرکار ﷺ کی اُمّت کی ہو منظور عافیت
اُسی اِنسان کو اے مومنو! تم رَہنما کرنا

مسلمانانِ عالَم سے یہی محمودؔ کہتا ہے
عزیزو! نعتیں پڑھتے رہنا اور نعتیں سُنا کرنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سے کیوں اللہ کے احسان کا کُفران ہو
کیوں نہ ہونٹوں پر ثنائے سیدِ ذی شان ﷺ ہو

لب پہ گر ''صَلِّ عَلٰی'' ہو، دُور ہر بُحران ہو
ہر غم و اَندوہ کا، ہر دَرد کا دَرمان ہو

''یا رسول اللہ ﷺ'' لب پر، دِل میں ''یا رحمان'' ہو
معرفت سرور ﷺ کی ہو، اللہ کا عرفان ہو

ہر مسلمان کی جہاں بھر میں یہی پہچان ہو
حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ میں قربان ہو

نعتِ سرور ﷺ کا ترے ہاتھوں میں گر دیوان ہو
پیشوائی کو تری حاضر نہ کیوں رِضوان ہو

کیوں نہ ختمی مرتبت آقا ﷺ کی عظمت مان لیں
انبیاء علیہم السلام کا سامنے بندوں کے جب پیمان ہو

اِنہماکِ لب درودِ پاکِ سرور ﷺ میں رہے
اور آوازِ پذیرائی کی جانب کان ہو

چادرِ رحمت میں آقا ﷺ حشر میں لیں گے تجھے
شرط اِتنی ہے، عقیدت میں تری کچھ جان ہو

کیوں نہ ہر بندہ ہو مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں تر زباں
زیرِ احسانِ نبی ﷺ ہر ایک جب انسان ہو

نعت کہنے کے عمل میں لازماً پیشِ نظر
ہوں احادیثِ رسولِ محترم ﷺ قُرآن ہو

سیرتِ آقا ﷺ کی کر تبلیغ، چاہے جس قدر
چیختا چِلّاتا پیچ و تاب میں شیطان ہو

وِردِ اسماءِ نبی ﷺ میں اپنے کو مشغول رکھ
کیوں نہ طیبہ حاضری تیرے لیے آسان ہو

جب نہ ہو دِل کی زباں میں نعت خواں تو صفر ہے
جتنا بھی بندہ کوئی خوش گو ہو، خوش اَلحان ہو

جب ترازو کی طرف محشر میں یہ جانے لگے
ناعِتِ سرکار ﷺ ہے محمودؔ، یہ اعلان ہو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

البدیع و المغیث اللہ نے روشن کیا
قلب میں میرے، پیمبر ﷺ کی محبّت کا دِیا

خشک سالی رحمتِ آقا ﷺ کو چاہے ہے بجا
ابرِ بارندہ کی دُھن میں بھی تو ہے "صَلِّ عَلٰی"

سُن کے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں قُدسی "واہ وَا"
لامکاں تک سے بھی حرفِ تہنیت جاری ہُوا

جو نبیؑ تو تھا مگر محبوب مالک کا نہ تھا
کیسے اپنے سر کی آنکھوں سے خُدا کو دیکھتا

چند برسوں میں نبی ﷺ کے دین کا قائم ہُوا
غلغلے اور طنطنے اور دبدبے کا سلسلہ

کر گیا حرفِ غلط تختِ شہی کی شان کو
مالک و مختارِ سرکارِ جہاں ﷺ کا بوریا

ہو گی مالک تک رَسا، وِردِ درودِ پاک سے
ہر دُعا کا جب یہی ہو سابقہ اور لاحقہ

پایا رب کو العزیز و اللطیف و الودود
جب دِیا مَیں نے خُدا کو مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ

پائے گا تُو سیرتِ سرکار ﷺ کی تقلید سے
لُطف اکرام و عنایاتِ خُدا بے اِنتہا

وِرطۂ قعرِ مذلّت میں ہے یہ، ربِّ حفیظ!
اُمّتِ سرور ﷺ کی کشتی کو کنارے سے لگا

نعت گو محمودؔ پہلے سے تھا، اب حامِد بھی ہے
نعت کہتے کہتے اِس کو حمد کا اَلقا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا پہلے میرا اُدھر کو سفر حسین و جمیل — نبی ﷺ کے شہر میں پھر تھا حضر حسین و جمیل

جو آبیاری ہُوئی اُس کی آبِ اُلفت سے — ہے نخلِ مدحِ نبی ﷺ کا ثمر حسین و جمیل

شکیل آنکھیں ہیں ہر زائرِ مدینہ کی — اُنھوں نے دیکھا جو آقا ﷺ کا دَر حسین و جمیل

ہمیں اشارۂ اُنگشتِ آقا ﷺ کے باعِث — دِکھائی دیتا ہے قُرصِ قمر حسین و جمیل

وہ جس نے حُسن و جمالِ نبی ﷺ کا ذکر کیا — ہر ایک شخص کو آیا نظر حسین و جمیل

وجیہ شہرِ حبیبِ خُدائے عالَم ﷺ ہے — وَہاں کی رات ہے دِلکش، سحر حسین و جمیل

گئے جو مکّہ کو، پہنچے حضور ﷺ کے دَر پر — ہیں سب وہ اہلِ دِل، اہلِ نظر حسین و جمیل

جو آنکھ قُبّۂ سرکار ﷺ پر جمی اچھّی — ٹِکا جو عتبۂ سرور ﷺ پہ سر، حسین و جمیل

مجھے جو ساتھ لیے پھرتے ہیں مدینے میں — ہیں میری فکر کے پنچھی کے پر حسین و جمیل

مدینہ خوشنما، خوش خُلق اُس کے باسی ہیں — یہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ ہے سر بسر حسین و جمیل

چلیں جو طیبہ کو آنکھیں تو خوش مقدّر تھیں — وہاں جو پہنچی، ہُوئی خود نظر حسین و جمیل

وہ جس کی وصف گو محمودؔ ساری دُنیا ہے
فضائے طیبہ ہے، المختصر، حسین و جمیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ توجیہِ سکینت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ — امن و رَاحت کی ضمانت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

مظہرِ مِہر و عطوفت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ — ہر تولاّئی کی غایت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

یہ علاقہ بعدِ ہجرت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ — اور محشر تک سلامت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

خالقِ جملہ عوالَم کا پسندیدہ ہے یہ — اِس طرح مالک کی آیت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

مے گسارانِ مئے سِرِ حضوری زندہ باد — جن بہی بختوں کی قسمت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

منبع و مصدر ہے اَنوارِ حبیب اللہ ﷺ کا — باعِث صد خیر و برکت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

گوہر و لولو و موتی ہیں حقیقت کے یہاں — ہر طرح سے گنجِ حکمت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

ایک سے اِک خوب تر بستی ہے دُنیا میں مگر
حامِلِ طغرائے عظمت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

اِتّقا کی جستجو والوں کی منزل بھی ہے یہ
عاصیوں کی بھی ضرورت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

اس کا ہر کونا، ہر اِک گوشہ تجلّی گاہ ہے
ماحیٔ کردارِ ظلمت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

مرتکبیّن کبائر مومنوں کے واسطے
ایک پیغامِ شفاعت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

احقر خلق الصمد محمودؔ کو بھی علم ہے
وفرِ صد اعزاز و حُرمت ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت و رافت پئے مُسلم ہے کارِ مصطفیٰ ﷺ
خیر طلبی، بہتری سب کی شعارِ مصطفیٰ ﷺ

میربانی اور مہمانی کی صُورت حبذا
تھا شبِ اِسرا خُدا کو انتظارِ مصطفیٰ ﷺ

امّتِ آقا ﷺ میں آنے کی دُعا کرتے رہے
تھا نگاہِ انبیاء علیہم السلام تک میں وقارِ مصطفیٰ ﷺ

رب کے تھے پیغامبر سارے نبی، لیکن رہا
رحمت للعالمینی افتخارِ مصطفیٰ ﷺ

راز کیا کیا تھے، خُدا جانے، مگر اِتنا تو ہے
رازدارِ رب تھے وہ، رب رازدارِ مصطفیٰ ﷺ

انبیاء کے بعد اُن کا یوں ہُوا رُتبہ بڑا
جو صحابی تھا، وہ تھا خدمت گزارِ مصطفیٰ ﷺ

ابنِ مالک رضی اللہ عنہ، ابن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن روحہ رضی اللہ عنہ کی طرح
بیشتر اصحاب رضی اللہ عنہم تھے مِدحت شعارِ مصطفیٰ ﷺ

واصفِ سرکار ﷺ آتا ہے کلامِ رب نظر
ساجدِ خالق رہے لیل و نہارِ مصطفیٰ ﷺ

عاصیوں کے کام آئے گی شفاعت آپ ﷺ کی
ہو گا ظاہر حشر کے دِن اِقتدارِ مصطفیٰ ﷺ

اُس طرف کے، حشر میں، سب لوگ بخشے جائیں گے
جس طرف اُٹھے گی چشمِ لُطف بارِ مصطفیٰ ﷺ

تھے حلیم الطبع، مُتحملِ بھی، صابر بھی نبی ﷺ
دیکھی اِک دُنیا نے طبعِ بُردبارِ مصطفیٰ ﷺ

وہ عطا فرمودہ ہے اُن کے خُدائے پاک کا
ہم کو آتا ہے نظر جو اختیارِ مصطفیٰ ﷺ

حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ کی خاطر رشیدؔ
غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کی جاں نثارِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
عَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاعراف ۔ ۷:۱۵۷)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں
اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۴ واں مجموعۂ نعت

علامتِ نعت

انتساب

مدینہ پاک میں جوتوں کے بنا چلنے والوں کی

عقیدتوں کے نام

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

خصوصیاتِ اہم کی امیں خصال و صفات
رسولِ پاک ﷺ کی ہیں بہتریں خصال و صفات

وہی قریب رکھیں مومنیں خصال و صفات
نبی ﷺ کے اُسوہ کے جو ہیں قریں خصال و صفات

دلِ صحابہ ؓ میں تھیں جاگزیں خصال و صفات
تھیں اہلِ بیت ؓ کی جو دلنشیں خصال و صفات

اُنھی کو کہتے نبی ﷺ کی مُفصّلہ سیرت
رکھیں جو صادقیں و عابدیں خصال و صفات

اُنھیں خُصُوص کہو سرورِ دو عالم ﷺ کا
وہی جو دیں کا ہیں حسنِ حسیں خصال و صفات

وہ پہنچیں اِنتہا تک تو حضور ﷺ تک آئیں
جو پہلے رکھتے رہے مرسلیں ؑ خصال و صفات

خُدا کی اُن پر عطائیں ہیں، وہ جو رکھتے ہیں
حبیبِ رب ﷺ کی سی ناز آفریں خصال و صفات

تخصُّصاتِ عمل میں حضور ﷺ کی جو تھیں
وہ اُن کے رکھتے رہے جانشیں خصال و صفات

حصولِ عفو کی خاطر، مدینے جاتے ہُوئے
تھیں میرے ساتھ مِری شرمگیں خصال و صفات

تمام نوع کی اچھائیوں سے خالی ہیں
جو اِتباعِ نبی ﷺ میں نہیں خصال و صفات

وہی ہے بندۂ رب جو رشیدؔ اپنائے
حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کی حسیں خصال و صفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے بات زبانوں پر مدّاحِ حضرت ﷺ کی
"سرکار ﷺ کی آمد پر برسات ہے رحمت کی"

محبوبِ مہیمن ﷺ کی جس جس نے بھی مِدحت کی
لاریب عنایت ہے اُن سب پہ یہ قُدرت کی

مُسلم ہو تو سرور ﷺ سے تم پیار کیے جاؤ
نبیاد یہی تو ہے مذہب کی عمارت کی

ممتاز ملک غازی کو راہ نما مانیں
کیوں راہ نہ لیں ہم بھی غیرت کی، حمیّت کی

وہ خالقِ اکبر کی آتا ہے حفاظت میں
ناموسِ پیمبر ﷺ کی جس نے بھی حفاظت کی

محبوبِ نبی ﷺ ٹھہرا وہ جو تھا محبّ اُن کا
یہ بات عزیزو! ہے فردوس کے پربت کی

حالات کا جتنا بھی جبر آئے مقدّر میں
تلقینِ پیمبر ﷺ ہے صبر اور قناعت کی

سرکار ﷺ کی قُدرت کا ادنیٰ سا کرشمہ تھا
جب عصر کی جانب کو خورشید نے رجعت کی

پڑھ "صَلِّ عَلٰی" اُن ﷺ پر، خالق کی یہ سُنّت ہے
بدبخت ہے وہ جس نے اِس کام میں غفلت کی

ہر کُلفت و نکبت میں آقا ﷺ سے مدد مانگو
صُورت نظر آئے گی اعجازِ رَسالت کی
سب اس کے بڑے چھوٹے، آقا ﷺ کے قدم پکڑیں
جس مُلک کو حاجت ہو امن اور سکینت کی
اِس جیسی بڑائی تو محمودؔ نہیں کوئی
آقا ﷺ کو جو حیثیت خالِق نے ودیعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جوبن پہ ہے مدینے میں دُنیائے رنگ و نُور
پہنچے وہیں، جو شخص ہو جُویائے رنگ و نور
خاکِ مدینہ ہر طرف پھیلائے رنگ و نُور
راتوں کو بھی نہیں یہاں اخفائے رنگ و نُور
کر لے جو اِستفادہ پیمبر ﷺ کے خُلق سے
وہ اپنے خاکی جسم کو پہنائے رنگ و نُور
کام آئے روشنائی مدحِ حضور ﷺ میں
ناعِت سے یہ رہی ہے تمنائے رنگ و نُور
پیدا ہُوا ہے گردِ مدینہ سے اِس لیے
ظلمت کی ہر بساط کو اُلٹائے رنگ و نُور
اپنی ہمیشگی پہ نہ کیوں تا بروزِ حشر
سرکار ﷺ کے دیار میں اِترائے رنگ و نُور
ہر شخص کیوں نہ دوڑے سُوئے اُسوۂ حضور ﷺ
ظلمت سے جان چھڑانے کو اپنائے رنگ و نُور
وجدان کی جِلا کے لیے طیبہ کو چلے
پایا ہو جس کی روح نے ایمائے رنگ و نُور
پہنچے حصارِ نُور دیارِ رسول ﷺ میں
بندہ سمجھ سکے اگر مَنشائے رنگ و نُور
یوں رنگ چوکھا آیا ہے نعتوں میں پیار کا
محمودؔ کے ہے دِل میں تجلّائے رنگ و نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تنگ و دو میں تھا ذہنِ ناتواں کا ذوق و شوق
پہنچا نعتوں تک مِرے نطق و بیاں کا ذوق و شوق
ہم کو تحمید و ثنائے کبریا تک لے گیا
مِدحتِ سرکار ﷺ میں طبعِ رواں کا ذوق و شوق
وِردِ اسمائے حبیبِ خالقِ عالم ﷺ رہا
ہر فہیم انسان کا، ہر نکتہ داں کا ذوق و شوق
اُلفتِ سرکار ﷺ تک دیکھا ہے لے جاتا ہُوا
ہے جمادات و وحوش و اِنس و جاں کا ذوق و شوق
جو درِ مقبول خالق تک دُعا کو لے گیا
ہے درودِ پاک کے تسبیح خواں کا ذوق و شوق

پیار ہو، اپنائیت ہو، خُلق ہو، ایثار ہو
اُمّتِ سرکار ﷺ کے خُرد و کلاں کا ذوق و شوق

اُسوۂ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ کی تبلیغ کا
ہم نے پایا حلقۂ دانشوراں کا ذوق و شوق

یہ حطیمِ کعبۂ رب سے سفر معراج کا
تھا حقیقت میں تو عرش و لامکاں کا ذوق و شوق

میرے پاؤں کو مِرے دِل کو، نظر کو، رُوح کو
ہے مدینے کے مقامِ ضوفشاں کا ذوق و شوق

ہم کھجوریں قریۂ سرکار ﷺ کی کھایا کیے
کام آیا اِس طرح کام و زباں کا ذوق و شوق

زندگی ہی میں نہ کیوں وہ جا بسے طیبہ نگر
بعد مُردن ہو جسے باغِ جناں کا ذوق و شوق

رکھتا ہے "صَلِّ عَلٰی" کے وِرد میں انسان کو
حشر کے دِن رحمتوں کے سائباں کا ذوق و شوق

ہے مُسنِ محمودؔ جی کی زندگی کا رازدار
حاضریٔ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ کا ذوق و شوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے وہی آقا ﷺ کا بندہ خوش نہاد و خوش نصیب
جو درِ سرور ﷺ پہ پہنچا خوش نہاد و خوش نصیب

اُن ﷺ پہ راضی ہوگیا مالک، وہ راضی رب سے تھے
تھے پیمبر ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم خوش نہاد وخوش نصیب

نسبتِ محبوبِ ربِ العالمین ﷺ سے ہو گئے
سب کے سب زُوّارِ طیبہ خوش نہاد و خوش نصیب

اِس کے دامن میں کِسی شے کی کمی کا کیا سوال
ہے درِ آقا ﷺ کا منگتا خوش نہاد و خوش نصیب

جس کے ہونٹوں پہ رہی مدحِ رسولِ محترم ﷺ
بس وہی اِنسان ہی تھا خوش نہاد و خوش نصیب

قُبّۂ سرکار ﷺ آنکھوں میں بسا لایا ہے جو
ہے وہی زائر سراپا خوش نہاد و خوش نصیب

وہ جو تھا مظلوم پہلے، سرورِ دیں ﷺ کے سبب
اب ہے وہ نسواں کا طبقہ خوش نہاد و خوش نصیب

دیکھ لے جو خوش مقدّر عتبۂ سرکار ﷺ کو
اِس کو سب لوگوں نے پایا خوش نہاد و خوش نصیب

ہو وجودی یا نہ ہو، ہے خوب طینت وہ، اگر
صُفّہ پر ہو سربسجدہ خوش نہاد و خوش نصیب

ہم قدم رہتی ہے خوش بختی اُسی اِنسان کے
کرتا ہے جو عزمِ طیبہ خوش نہاد و خوش نصیب

وہ کہ جو طاعت گزارِ سرورِ کونین ﷺ ہے
ہے وہی اِنسان گویا خوش نہاد و خوش نصیب

رحمتِ سرکار ﷺ سے محمودؔ عاصی ہو گیا

حمدوں کا، نعتوں کا رَسیا خوش نہاد و خوش نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں طیبہ کی یادوں میں ہوں سرشار شب و روز
ہے قُبّۂ آقا ﷺ سرِ ابصار شب و روز

آقا ﷺ کی وِلا کا تو ہے اِقرار شب و روز
پر اِس پہ عمل کرنا ہے دُشوار شب و روز

اعمال صحابہ ؓ کو کیے رکھتے تھے پُرنور
سرکار ﷺ کے کردار کے انوار شب و روز

ہم کو تو شہِ دیں ﷺ کی عنایت نے بچایا
گو دُنیا رہی دَر پئے آزار شب و روز

جو اُمّتی اُن ﷺ کے ہیں، وہ تا حشر رہیں گے
آقا ﷺ کی عطایا کے طلب گار شب و روز

اَندوہ و غم و دَرد و مصیبت میں ہمیشہ
اُمّت کے ہیں سرکار ﷺ مددگار شب و روز

دیکھے تو کوئی شخص بصیرت کی نظر سے
ہے عام عطائے شہِ اَبرار ﷺ شب و روز

ممنونِ کرم آقا و مولا ﷺ کا ہے جو بھی
کھولے نہ وہ کیونکر لبِ اِظہار شب و روز

ہے سانس کی بھی آمد و شد اُن کی عطا سے
سرکار ﷺ سے ہے ہم کو سروکار شب و روز

غفران کی محمودؔ یہی ایک ہے صُورت
رکھ پیشِ نظر نعت کے اَفکار شب و روز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شہرِ آقا و مولا ﷺ بڑا حسین و جمیل
جہاں کی خاک تک ہے خوش لقا، حسین و جمیل

قُدوم شاہ ﷺ نے بخشی جو مُہر خوبی کی
ہُوئے اِسی سے تو ثور و حرا حسین و جمیل

نبیِٔ آخری ﷺ کی مستقل سکونت سے
زمینِ طیبہ ہے تسکینِ زا، حسین و جمیل

وہ آنکھ بن گئی آماج گاہِ حُسنِ و جمال
کہ جس نے دیکھا ہے قُبّہ ہرا حسین و جمیل

حدیثِ آقا و مولا ﷺ کی رَہنمائی سے
ہمیں مِلا ہے رہِ اِتّقا حسین و جمیل

کشید دِلکشی تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ سے کرے
جو چاہتا ہو، رہے وہ سدا حسین و جمیل

ہُوئے تھے حرفِ غلط تخت کج کُلاہوں کے
نبی ﷺ کا اِس قدر تھا بوریا حسین و جمیل

وِلا کا ذوق ہو بر میں وُفورِ شوق کے ساتھ
سُوئے مدینہ چلے قافلہ حسین و جمیل

اِسی سے عطر فشاں باغِ نعتِ سرور ﷺ ہے — بُصیری کو جو مِلی تھی رِدا حسین و جمیل
بسی ہے عمدگی جس کی نظر میں طیبہ کی — بہی نصیب وہ بندہ ہُوا حسین و جمیل
ہے خوش نمائی و خوبی نبی ﷺ کی باتوں میں — رہے گا حشر تک یہ سلسلہ حسین و جمیل
رکھّا ہُوا ہے حفاظت سے ''توپ کاپی'' میں — نبی ﷺ کا نقشِ کفِ پا حسین و جمیل
سویرے شام ہے محمودؔ میری نظروں میں
سویرا طیبہ کا نکھرا ہُوا حسین و جمیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پیمبر ﷺ کی ہے رحمت بے کنار و بیکراں — کیوں نہ پائیں لوگ رَاحت بے کنار و بیکراں
مصطفیٰ ﷺ محبوبِ رب ہیں جب تو ان کے کیوں نہ ہوں — اختیارات اور قُدرت بے کنار و بیکراں
بے بسی کے دَشت میں ہم کیوں رہیں، سرکار ﷺ کا — ہے یمِ لُطف و عنایت بے کنار و بیکراں
مُرتکب جو ہیں کبائر کے بھی، اِن کے واسطے — ہے شفاعت کی بشارت بے کنار و بیکراں
کعبؓ اور حسانؓ کے حُسنِ تدبُّر کے طفیل — ہے جہانِ نعت و مِدحت بے کنار و بیکراں
تم جہاں بھی ہو، درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھتے رہو — اُن ﷺ کا ہے حُسنِ سماعت بے کنار و بیکراں
سب عوالَم کی ہر اِک مخلوق کی خاطر ہے وَا — آپ ﷺ کی آغوشِ رحمت بے کنار و بیکراں
ساری خلقت اِستفادہ اس سے کرتی ہے کہ ہے — اُن ﷺ کے دسترخواں کی وُسعت بے کنار و بیکراں
میرے آقا ﷺ کی عطوفت اِس سے ہے بڑھ کر کہیں — ہے اگر میری ضرورت بے کنار و بیکراں
سب جہانوں کے لیے رحمت ہی جب سرکار ﷺ ہیں — کیوں نہ ہو اُن ﷺ کی حکومت بے کنار و بیکراں
دِل کی آنکھوں سے تکیں محمودؔ تو پائیں گے ہم
ہر طرف فیضِ رَسالت بے کنار و بیکراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو مقدّر کیوں نہ اِس کا تابدار و تاب ناک — پائے گا جو خاکِ طیبہ تابدار و تاب ناک
جو مُحبِّ سرورِ کونین ﷺ ہے، پایا گیا — ہر بیاں اِس کا انوکھا، تابدار و تاب ناک

جو مصنف مِدحتِ سرکار ﷺ میں مشغول ہے ۔۔۔ اِس کی اِملا، اِس کی اِنشا تابدار و تاب ناک
کیوں نہ ہو گا وِردِ اسماء النبی ﷺ سے حشر میں ۔۔۔ محضرِ اعمال اپنا تابدار و تاب ناک
مصطفیٰ ﷺ کو یاد جو کرتا ہے آدھی رات کو ۔۔۔ حشر اُس کا ہو گا خاصا تابدار و تاب ناک
جس جگہ تشریف فرما ہیں حبیبِ کبریا ﷺ ۔۔۔ ہے زمیں کا قطعہ اُجلا تابدار و تاب ناک
عاملانِ وِردِ "صلّی اللہ" خوش بختوں کا تو ۔۔۔ حال ہے پُرنور، فردا تابدار و تاب ناک
نعت پڑھتا جو چلے گا حشر و میزاں کی طرف ۔۔۔ اُس کا استقبال ہو گا تابدار و تاب ناک
جب ہُوئیں اَبوا میں ہم پر مہرباں اُمّ النبیؐ ۔۔۔ اِک ستارہ ہم نے دیکھا تابدار و تاب ناک
قبر میں آقا ﷺ قدم رَنجہ جونہی فرمائیں گے ۔۔۔ اس کا ہو گا گوشہ گوشہ تابدار و تاب ناک

خدمتِ تشہیرِ نعتِ پاک سے محمودؔ کے
ہاتھ میں آیا قبالہ تابدار و تاب ناک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی شان کے شایان ہے درود و سلام ۔۔۔ کہ سب اَوراد کا سُلطان ہے درود و سلام
مدیح گوؤں کا ایقان ہے درود و سلام ۔۔۔ ہر ایک نعت کا عنوان ہے درود و سلام
جو رب کے اور فرشتوں کے رَاستے پہ چلیں ۔۔۔ جو رَاہ پائیں گے آسان، ہے درود و سلام
اِسی سے پاتے ہیں بندے مسرّتیں وَافر ۔۔۔ ہر ایک دَرد کا دَرمان ہے درود و سلام
عمل کریں جو ہم "صَلُّوا عَلَیۡهِ" پر دِل سے ۔۔۔ ہماری جان ہے، ایمان ہے درود و سلام
یہی ہے قصرِ عطائے خُدا کا دَروازہ ۔۔۔ قبول جب علی الاعلان ہے درود و سلام
درود خوانوں کی بخشش کا ایک پروانہ ۔۔۔ برائے روضۂ رضوان ہے درود و سلام
اُس کا منتظر شہرِ حضور ﷺ پایا ہے ۔۔۔ سفر میں جس کا بھی سامان ہے درود و سلام
کیا صحابہ نے اور اولیاء خالق نے ۔۔۔ وظیفہ اِس قدر ذیشان ہے درود و سلام
شناخت اپنی ہے سرکار ﷺ کی وِلا و ثنا ۔۔۔ ہماری ذات کی پہچان ہے درود و سلام
یہی ہے سابقہ اور لاحقہ دُعاؤں کا ۔۔۔ لبوں پہ صُورتِ بُرہان ہے درود و سلام

صباح و شام، کوئی وقت، کوئی عالم ہو
لبِ رشیدؔ پہ ہر آن ہے درود و سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ آقا ﷺ ہے جانِ جہانِ لُطف و کرم
اِسی لیے ہے زباں پر بیانِ لُطف و کرم

ہیں روز و شب جو عنایاتِ مصطفیٰ ﷺ مجھ پر
بیان کیوں نہ کروں داستانِ لُطف و کرم

نبی ﷺ کی رحمت و رافت ہمیں بتاتی ہے
ہے مومنوں کو تو حاصِل امانِ لُطف و کرم

ہر اِک اشارۂ سرور ﷺ ہے دَرگزر کی طرف
ہر ایک بات ہُوئی ترجمانِ لُطف و کرم

نمازِ عشقِ پیمبر ﷺ کی باندھ لو نیّت
نبی ﷺ کی نعت ہے گویا اذانِ لُطف و کرم

جہانِ دُنیا میں ہر سُو ہے رحمتِ آقا ﷺ
ہر ایک سمت ہے وَاضح نشانِ لُطف و کرم

عطائیں اِس سے زیادہ کہیں جہاں میں نہیں
نبی ﷺ کے شہر میں ہے عنفوانِ لُطف و کرم

سخاوت عام ہُوئی ہے اِسی گھرانے سے
ہیں اہلِ بیت نبی ﷺ خاندانِ لُطف و کرم

ہے اِس کا عتبۂ عالی، جو فیض گستر ہے
ہے آستانِ نبی ﷺ آستانِ لُطف و کرم

یہی ہے منبع و مصدر ہر اِک مسرّت کا
نبی ﷺ کا شہرِ حسیں ہے جہانِ لُطف و کرم

یہیں سے ہوتی ہے محمودؔ بارشِ شفقت
ہے زیرِ قُبّہ جو یہ آسمانِ لُطف و کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شہرِ آقا و مولا ﷺ میں عام لُطف و کرم
حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کا ہے کام لُطف و کرم

مدینہ ایسا مقامِ عطائے رحمت ہے
جہاں سے پاتے ہیں سب خاص و عام لُطف و کرم

وحوش و اِنس اور طائر بھی زیرِ شفقت ہیں
ہر اِک پہ کرتے ہیں خیر الانام لُطف و کرم

درود پڑھتا چلوں گا مَیں جب مدینے کو
مِلے گا رب کا مجھے گام گام لُطف و کرم

عطا مقام تک اور وقت تک نہیں موقوف
ہے اُن ﷺ کا ہر جگہ صبح و شام لُطف و کرم

جو سُوئے سرورِ کونین ﷺ دُکھ میں دیکھیں گے
نہ کیوں کرے گا اُنھیں شاد کام لُطف و کرم

چلن تھا بُغض اور کینہ کا عام دُنیا میں   رسولِ پاک ﷺ کا لایا نظام لُطف و کرم
گناہگاروں کے اور معصیت زدوں کے لیے   حضور ﷺ کا تو ہے جاری مُدام لُطف و کرم
لحد میں جا کے بھی "صَلِّ عَلٰی" نہ چھوڑیں گے
کرے گا ہم پہ درود و سلام لُطف و کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں جو مصطفیٰ ﷺ کی عنایات قلب و جاں   اپنائیں نعتِ پاک کے نغمات قلب و جاں
چاہیں کہ حصرِ نُورِ نبی ﷺ میں رہیں تو پھر   نظروں میں رکھیں طیبہ کے ذرّات قلب و جاں
رکھیں نبی ﷺ کے لُطف و عطا پر یقیں کے ساتھ   طیبہ میں خواہشات کی بہتات قلب و جاں
کرتے ہیں روز چشمِ تصوّر کی اوٹ سے   دہلیزِ مصطفیٰ ﷺ سے ملاقات قلب و جاں
کرتے ہیں جب مدینۂ سرکار ﷺ کا سفر   ہر سمت بکھری پاتے ہیں برکات قلب و جاں
فضلِ نبی ﷺ سے بات میں اور کام میں کبھی   رکھتے نہیں ذرا بھی تضادات قلب و جاں
اصحاب رضی اللہ عنہم کو تھی جتنی محبّت حضور ﷺ سے   وہ جانتے ہیں ساری حکایات قلب و جاں
ثروت نصیب جو ہیں بھریں کاسۂ طلب   لے کر نبی ﷺ کے شہر سے خیرات قلب و جاں
شکرِ خُدا، حیات کے ہر تنگ موڑ پر   پاتے ہیں مصطفیٰ ﷺ سے مراعات قلب و جاں
عمرہ کریں نبی ﷺ کی اطاعت کے ذوق میں   تو چاہیں ذُوالحلیفہ کا میقات قلب و جاں
محمودؔ آگے سرورِ ہر کائنات ﷺ کے
کرتے ہیں صبح و شام مناجات قلب و جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائم کلامِ حق سے ہے معیار علم و فن   اور ہر حدیثِ پاک ہے شہکار علم و فن
فرمایا شہرِ علم نبی ﷺ کو کریم نے   ضَوریز ہر طرف ہُوئے انوارِ علم و فن
تعلیمِ مصطفیٰ ﷺ کا اثر ہے کہ ہو گیا   ہر بندۂ حضور ﷺ طلبگار علم و فن
پہنچے گا آخرش وہ پیمبر ﷺ کے دَور تک   جو رکھےّ سامنے سبھی اَدوارِ علم و فن

اِتنا نبی ﷺ کے دین کا کرنا مطالعہ ——— ہر جنبشِ دہن سے ہو اِظہارِ علم و فن
سرکار ﷺ کی توجّہِ رحمت فروز سے ——— رُوئے جہاں پہ ثبت ہیں آثارِ علم و فن
ہر علم کے حصول کی تلقین اُن ﷺ سے ہے ——— جس سے کھلا جہان میں بازارِ علم و فن
اُمّی سے بڑھ کے کِس نے دِیا علم کو فروغ ——— ان سے کُھلے ہیں دُنیا پر اَسرارِ علم و فن
دُوری یہ کیا نہیں ہے ''درِ علم شہر'' کی ——— جو عام ہے فلاکت و اِدبارِ علم و فن
سرکار ﷺ سے کیا ہے ہر دَانش نے کسبِ فیض ——— ہر اُمّتی نبی ﷺ کا ہے حق دارِ علم و فن

محمودؔ لازمی ہے، ہو ہر دِل اثر پذیر
ہونٹوں سے تو سُنی گئی گُفتارِ علم و فن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیں کو ملی ہے اُن ﷺ کی ہجرت سے شان وشوکت ——— پائی ہے ہم نے جن کی نسبت سے شان و شوکت
ہر ذاکرِ نبی ﷺ نے، ہر نعت گو نے پائی ——— تذکارِ مصطفیٰ ﷺ کی رفعت سے شان و شوکت
ہر اُمّتی نے پائی فضلِ خُدائے کُل سے ——— ''صَلِّ عَلَی النَّبِیْ'' کی رَغبت سے شان و شوکت
جس کو نبی ﷺ سے، اُن کو اِس سے رہی محبّت ——— کُہساروں کو مِلی اِس پربت سے شان و شوکت
اِس میں نہیں ہے شبہہ، اِنسانیت نے پائی ——— سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی بعثت سے شان و شوکت
جو بندۂ خُدا ہے آقا ﷺ کا نام لیوا ——— پاتا ہے، وہ نبی ﷺ کی اُلفت سے شان وشوکت
دُنیا و آخرت سے ہو گی اُسی کی عزت ——— پاتا ہے جو مدیحِ حضرت ﷺ سے شان و شوکت
معراج میں مِلی تھی محبوبیت کے صدقے ——— آقا ﷺ کو ذاتِ رب کی رویت سے شان وشوکت

رب سے عطا ہُوئی ہے محمودؔ پُر خطا کو
نعتِ حبیبِ رب ﷺ کی خدمت سے شان وشوکت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عنایاتِ مہیمن کا شناسا ذوق و شوق ——— کاوشِ نعتِ نبی ﷺ میں کارفرما ذوق و شوق
خُلدِ طیبہ تک رَسائی میری آسان ہو گئی ——— شاخِ لب پر میری جس دَم چہچہایا ذوق و شوق

طاعتِ سرکار ﷺ کے رَستے کا وہ راہی بنا
اُلفتِ سرکار ﷺ نے جس کا نکھارا ذوق و شوق

خدمتِ مخلوق کی جانب جو رُخ اُس کا ہُوا
لے کے جائے گا مدینے کو تمھارا ذوق و شوق

تر زباں ہو بندہ تحمیدِ خُدائے پاک میں
جب ہو دَربارِ پیمبر ﷺ میں پذیرا ذوق و شوق

خالقِ عالَم کی سُنّت پر عمل کرتے رہو
وِردِ "صَلّی اللہُ" کا دِل میں ہو سچا ذوق و شوق

اُمّتِ سرور میں شامِل ہونے کا رکھتے رہے
انبیاءِ سابقہ موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام ذوق و شوق

جب مدینے کو چلا تو سب خطائیں یاد تھیں
ہر قدم پر تھا مگر ڈھارس بندھاتا ذوق و شوق

سیرتِ سرکارِ وَالا ﷺ جب بیاں کرتا ہُوں مَیں
میرے آگے آگے چلتا ہے توانا ذوق و شوق

جب تہِ دِل سے کوئی پڑھتا ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ
لازمی ہے ساتھ ہو اِخلاص وَالا ذوق و شوق

پایا ہے حسان کے اَشعار میں محمودؔ نے
مِدحتِ محبوبِ حق ﷺ کا عالَم آرا ذوق و شوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا ہے تابدار و تابناک
جو سرِ عرشِ عُلا ہے تابدار و تابناک

طیبہ کی خاکِ شفا ہے تابدار و تابناک
اِس کا ہر ذرّہ بڑا ہے تابدار و تابناک

حشر تک ہیں جس جگہ آرام فرما مصطفیٰ ﷺ
اُس مدینہ کی فضا ہے تابدار و تابناک

جو درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے میں رہتا ہے مگن
گوشت کا وہ لوتھڑا ہے تابدار و تابناک

جانے والا شہرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کی طرف
جان لو، ہر رَاستہ ہے تابدار و تابناک

ایک عرصے تک وہاں پاؤں لگے سرکار ﷺ کے
اِس لیے غارِ حرا ہے تابدار و تابناک

جس نے ذوقِ نعت پایا ہے کلامِ پاک سے
اُس کا ہر حرفِ ثنا ہے تابدار و تابناک

طاعتِ سرکار ہر عالَم ﷺ میں چل کر دیکھ لو
زندگی کا آئنہ ہے تابدار و تابناک

چُن لیا جس کو نبی ﷺ نے اپنے رہنے کے لیے
شہر وہ بے اِنتہا ہے تابدار و تابناک

اِس سے خورشید و مہ و انجم نے لی ہے روشنی
طیبہ کا بابِ سخا ہے تابدار و تابناک

جس سے تابانی مِلی محمودؔ کو بتّیس(۳۲) بار

طیبہ کی آب و ہَوا ہے تابدار و تابناک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ ہُوئے باریاب شاہ و گدا
تو یکساں ہو گئے عزّت مآب شاہ و گدا

کریں گناہ کا گر اِرتکاب شاہ و گدا
تو پہنچیں طیبہ، ہُوئے آب آب شاہ و گدا

حدیثوں سے جو کریں اِکتساب شاہ و گدا
خود احتسابی کا کر لیں حساب شاہ و گدا

کریں نہ مٹّی کو اپنی خراب شاہ و گدا
نبی ﷺ کے شہر کی پائیں تُراب شاہ و گدا

گناہ جتنے بھی ہوں گے، بنیں گے حرفِ غلَط
مدینے حاضری کا لیں ثواب شاہ و گدا

نہ آئے بات سمجھ میں کوئی تو آقا ﷺ سے
سوال کر کے، لیں اِس کا جواب شاہ و گدا

نظر میں رکھیں صحابہ کی پاک سیرت کو
پڑھیں خلوص کا دِلکش نصاب شاہ و گدا

جو چاہیں آنکھوں کے اَمراض دُور ہو جائیں
نظر میں لائیں نبی ﷺ کا لعاب شاہ و گدا

منار دِس اگر سوتے میں آئیں اُن کو نظر
مُنجّموں سے لیں تعبیرِ خواب شاہ و گدا

قُدومِ آقا ﷺ کی جانب سے دیکھتے ہیں سبھی
طلوع ہوتا ہُوا آفتاب شاہ و گدا

پڑھیں درودِ نبی ﷺ، چاہے زیرِ لب ہی پڑھیں
ہوں دَم بخود جونہی روزِ حساب شاہ و گدا

خُدا جو عقل کی اُن کو معاونت بخشے
نبی ﷺ کو دیکھیں پئے انقلاب شاہ و گدا

چلیں رشیدؔ اگر طاعتِ پیمبر ﷺ میں
ہر امتحان میں ہوں کامیاب شاہ و گدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چُنگلِ غم سے سبھوں کو ہیں چھڑانے والے
رونے والوں کو پیمبر ﷺ ہیں ہنسانے والے

وہ بُروں کو کبھی نہیں دُور ہٹانے والے
ہیں خطاکاروں کو کملی میں چھپانے والے

سب کو فِردوس کی جانب ہیں بُلانے والے
اپنی اُمّت کو جہنم سے بچانے والے

پیار کی شمعیں دِلوں میں جلانے والے
ہر عداوت سے لگی آگ بجھانے والے

اُلفت و عشق کی دُنیا ہیں بسانے والے
”حلق ناموسِ پیمبر ﷺ پہ کٹانے والے“

کیوں کرے گا نہ ہر ایک اوج سواگت اُن کا — پیشِ عتبہ جو ہیں گردن کو جھکانے والے
جو نظر آتے ہیں دربارِ رسولِ حق ﷺ میں — دِل پہ منظر ہیں وہی نقش جمانے والے
پرچمِ عفو تلے اُن کو پیمبر ﷺ لائے — جو تھے اللہ کے بندوں کو ستانے والے
پہلے اعلانِ نبوّت سے بھی یہ رُتبہ تھا — تھے قبائل میں نبی ﷺ صلح کرانے والے
نام لیواؤں، غُلاموں میں رہے ہیں آقا ﷺ — دولتِ رحمت و رَافت کو لُٹانے والے
دَور دورہ ہو اخوّت کا، اِس اِک مقصد سے — نیند کے ماتوں کو آقا ﷺ ہیں جگانے والے
وہ جو آقا ﷺ کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں — سب حقائق ہیں جہاں بھر کو بتانے والے
دیدِ طیبہ سے جو محروم ہیں، یوں لگتا ہے — اُن سبھوں کو بھی پیمبر ﷺ ہیں بُلانے والے
احقر النّاس رشیدؔ ایسوں کو آقا ﷺ ان کے — بات کرنے کا ہیں اُسلوب سکھانے والے

اُن کے اصحاب پہ محمودؔ خُدا راضی ہے
اور ہدف وقر کا ان کے ہیں گھرانے والے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے چاہا تو قیامت میں بھی لب پر ہوں گے — جتنے ہیں یاد مجھے "صَلِّ علیٰ" کے صیغے
اُس ہی بخت کو پھولوں کے ملیں گے گجرے — بادِ طیبہ کے جسے خواب میں آئے جھونکے
گُنبدِ سبز نگاہوں پہ جما ہے جب سے — رنگ اُس دِن سے مجھے لگتے ہیں باقی پھیکے
شعر گو مِدحتِ آقا ﷺ کے ہیں شاغل جتنے — رات دِن دیکھتے ہیں شہرِ نبی ﷺ کے سپنے
المدد سرورِ دیں ﷺ لب پہ رہا ہے جن کے — ہر پریشانی سے انسان وہ ستے چھوٹے
متّبع جتنے بھی نکلیں گے حبیبِ حق ﷺ کے — وہ سُوئے خُلد چلے جائیں گے آگے آگے
ہیں محبّ سرورِ کونین ﷺ کے سب سے اچھے — اِس حوالے سے تو رہ جائیں گے رشتے پیچھے
یاد جب روضۂ سرکار ﷺ کو مَیں کرتا ہوں — آنکھیں کرتی ہیں اُسی وقت وِلا کے سجدے
دھجیاں اُن کی خطاؤں کی بکھر جائیں گی — جو چلیں طیبہ عقیدت کے ملابس پہنے
درد گھٹنوں میں ہے، کم نُور نظر میں، پھر بھی — شہرِ سرور ﷺ میں پہنچ جاتا ہوں گرتے پڑتے

پائیں گے قربِ قیامت میں رسولِ رب ﷺ کا — ”حلق ناموسِ پیمبر ﷺ پہ کٹانے والے“

بند ہونٹوں سے ہُوں محمودؔ نبی ﷺ کی باتیں
دیکھنا قُبّۂ سرکار ﷺ کو آنکھیں میچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ سرور ﷺ میں ہیں سب ایک سے، گورے کالے — گُدڑی والے ہوں کہ ہوں جاہ و مناصب والے
یادِ سرکار ﷺ نہ جن لوگوں کے دِل میں جا، لے — کیوں نہ ہر روز مصیبت نئی ان کو آ، لے
دست بستہ جو تھا اِستادہ درِ آقا ﷺ پر — اِردگرد اُس کے ہُوئے نُورِ کرم کے ہالے
سیرتِ سرورِ عالَم ﷺ کی نہ باتیں پہنچیں — غرفۂ قلب کے منہ پر جو تنے ہوں جالے
انقباض اُن کے دِلوں تک کو جکڑ لیتا ہے — سب معاند ہیں نبی ﷺ کے، مِرے دیکھے بھالے
ہے لبوں پر جو مِرے ”صَلِّ عَلٰی“ کی کُنجی — درِ احساس پہ جتنے بھی لگے ہوں تالے
لازمی ٹھہرے گا فِردوس کو تیرا جانا — پہلے تُو نعتِ شہِ ہر دو جہاں ﷺ تو گا، لے
جس طرف کو ہیں پیمبر ﷺ کے قُدومِ اَنور — سر جھکاتے ہیں وہاں قوّت و طاقت والے
پہلے تو فرد ہو دَریوزہ گری میں کامل — پھر درِ آقا ﷺ سے جو چیز بھی مانگے، پا، لے
اہلِ بیت اور صحابہ کو پسند آتے ہیں — ”حلق ناموسِ پیمبر ﷺ پہ کٹانے والے“

مشکلیں جتنی تھیں محمودؔ کی، آساں کر دیں
جو مصائب تھے، وہ سرکار ﷺ نے سر سے ٹالے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو صبح و مَسا رہتے ہیں ضوبار در و بام — ہیں آپ ہی کے سیّد و سرکار ﷺ! در و بام
جو دیکھتے ہیں طیبہ کے زُوّار در و بام — ہیں مسجدِ نبوی ﷺ کے پُر اَنوار در و بام
محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہیں شہرِ نبی ﷺ کے — آوازِ تلاوت کے طلب گار در و بام
سمجھو کہ جوار اُن کو مِلا عرشِ عُلا کا — جو قُربتِ آقا ﷺ سے ہیں سرشار در و بام
جب مرضی سے محبوب ﷺ کی، بدلا گیا قِبلہ — تو طیبہ کے ہیں کاشفِ اَسرار در و بام

آنکھیں تو وہی ہیں کہ جنھیں صبح و مَسا ہوں — مقصورۂ سرکار ﷺ کے درکار در و بام
جو گھر کہ ہے سرکارِ بہیں جاہ کا، اس کے — اِک شوکت و سطوت کا ہیں معیار در و بام
آقا ﷺ کا اِشارہ ہو تو پھر شہرِ کرم کے — کرواتے ہیں اخیار کو دِیدار در و بام
محمودؔ بھلے لگتے ہیں، مرغوب ہیں مجھ کو
سرکار ﷺ کے دَربار کے شہکار در و بام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِوائے ذاتِ نبی ﷺ کے تھا کیا جمال و کمال — جو دیکھتے رہے ثور و حرا جمال و کمال
جہاں حضور ﷺ نے رہنا پسند فرمایا — وہاں کی رکھتی ہے آب و ہَوا جمال و کمال
وہ جن پہ راضی تھا خالق، وہ اُس پہ راضی تھے — وہ دیکھتے تھے صباح و مَسا جمال و کمال
عطا بھی خود کیا اور آپ ہی پسند کیا — خُدائے پاک نے محبوب ﷺ کا جمال و کمال
یہ سارے نبیوں ﷺ کے میثاق سے ہُوا واضح — مِرے نبی ﷺ کا تھا سب سے جُدا جمال و کمال
کِسی کو اور تو دُنیاؤں میں مِلا ہی نہیں — نبی ﷺ کو دے چکا ہے جو خُدا جمال و کمال
نوازا تم کو جو رب نے حبیب ﷺ کے صدقے — وہ رکھنا یاد عزیزو! سدا جمال و کمال
دَنا کے قصر سے آوازِ "اُدْنُ مِنِّیْ" پر — بنائے جا رہے تھے دَائرہ جمال و کمال
سروں پہ جن کے بھی نعلِ نبی ﷺ کا سایہ تھا — قُدوم چھونے کو اُن کے بڑھا جمال و کمال
محبؔ حضور ﷺ کا محمودؔ روز دیکھتا ہے
ہر ایک قولِ نبی ﷺ کا خوشا جمال و کمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منصب نہ طلب میری، نہ خواہش ہے مِری جاہ — ہر سال مدینے میں رسائی ہے مِری چاہ
جب "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کا ہے وظیفہ — تخییل مِری طیبہ پہنچ جاتی ہے ناگاہ
چلتا ہُوں میں تحمید نویسی کی طرف جب — سرکارِ دو عالَم ﷺ کی وِلا ہوتی ہے ہمراہ
احقر کی خطا کوشی، خطا پوشی نبی ﷺ کی — میں کمتریں بندہ ہوں تو ہیں مِرے نبی ﷺ شاہ

طیبہ میں رَسائی ہی تو ہے خُلد رسائی — جنّت کو نکلتی ہے اِسی شہر سے ہی راہ
کیوں دُوری و مہجوریٔ طیبہ میں رہے گا — نکلے دِلِ مضطر سے کبھی جس کے کوئی آہ
منزل ہے مدینہ تو رہِ "صَلِّ عَلٰی" لے — اِس راہ میں اُلجھن ہے، نہ اَڑچن ہے، نہ اِکراہ
اِک چشمِ اجازت مِری جانب جونہی اُٹھی — وِجدان نے فی الفور مجھے کر دیا آگاہ
ہوتا ہے مدینے میں مسرّت کا یہ عالَم — "پڑتے ہی نظر قُبّہ پہ کہتا ہُوں میں اَخّاہ"
ہر عامِلِ صلوات مِرے دِل میں مکیں ہے — جو دُور رہا "صَلِّ عَلٰی" سے وہ ہے بدخواہ
پھوٹا ہے جو چشمے کی طرح شہرِ نبی ﷺ سے — اِس بحرِ عنایت کی نہیں پائی کوئی تھاہ
اِس وَاسطے مَیں جاتا ہی رہتا ہُوں مدینے — ہے کاہ رُبا طیبہ تو میں جیسے کہ اِک کاہ

محمودؔ اِسے اپنی سمجھتا ہُوں مَیں معراج
مِل جاتا ہے رہنے کو مدینے میں جو اِک ماہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں جہاں میں جتنے سچے مدح خوانِ رنگ و بُو — نعت کی صُورت میں کرتے ہیں بیانِ رنگ و بُو
جب سے رنگ و بُوئے طیبہ سے تعارف ہو گیا — جی ہُوا اُس دِن سے میرا قدردانِ رنگ و بُو
منبع و مصدر کو جب ڈھونڈیں گے تو پا جائیں گے — ذرۂ ہائے ریگِ طیبہ سے نشانِ رنگ و بُو
اُمّتی سرکارِ وَالا ﷺ کے سمجھتے ہیں کہ ہے — ہاتھ میں بادِ مدینہ کے عنانِ رنگ و بُو
خوش نُما، ذی مرتبہ اور خوبصورت تر ہُوا — جب سے سمٹا ہے مدینے میں جہانِ رنگ و بُو
پھول مدحِ سیّد و سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے ہیں — پھولتا پھلتا ہے جن سے بوستانِ رنگ و بُو
عازمِ قصرِ دَنا جس وقت سرور ﷺ ہو گئے — آ گیا قدموں میں اُن کے، آسمانِ رنگ و بُو
عزّت و توقیر و عظمت کی علَم بردار ہے — مدحِ شہرِ مصطفٰی ﷺ کرتی زبانِ رنگ و بُو

کر گئی دِل میں سرایت شوکتِ شہرِ نبی ﷺ
یوں لبِ محمودؔ ناعِت پر ہے شانِ رنگ و بُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبِ رَجب میں جو تھے رُوبرو جمال و کمال | وِلا کے رنگ میں تھے ہو بہو جمال و کمال
نبی ﷺ کی ذات تھی اور ذاتِ ھُوْ جمال و کمال | ہیں اِک حوالے سے دونوں کفو جمال و کمال
قُدومِ سرورِ ہر کائنات ﷺ سے پھیلا | جہاں میں ہر طرف، ہر چار سُو جمال و کمال
خُدا و مصطفیٰ ﷺ محشر میں دَاد رَس ہوں گے | ہیں دونوں میرے لیے چارہ جُو جمال و کمال
اِسی کے ذکر میں قُرآن میں ہے "مَا اَوْحیٰ" | جو کر رہے تھے کہیں گفتگو جمال و کمال
منزّہ عادتیں اَپنائے گا بعونِ نبی ﷺ | زبانِ مدح پہ رکھّے جو تُو جمال و کمال
وہاں سے سرنگوں ہر عمدگی و ہر خوبی | درِ نبی ﷺ پہ رہے باوضو جمال و کمال
نظر تو آتے نہیں ہیں، مگر شبِ اِسرا | تھے لامکاں کے سبھی کاخ و کُو جمال و کمال

ہُوا بصورتِ محبوبِ کبریا ﷺ محمودؔ
حسین و دلنشین و خوبرو جمال و کمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راحتِ طیبہ نگر ہے بے کنار و بے کراں | اِس لیے اِس کا اثر ہے بے کنار و بیکراں
کب کِسی عالَم، کِسی مخلوق تک محدود ہے | لُطفِ شاہِ بحر و بر ﷺ ہے بے کنار و بیکراں
اِس سے مخفی ہو کوئی بھی چیز، ممکن ہی نہیں | جب پیمبر ﷺ کی نظر ہے بے کنار و بیکراں
نُورِ ذاتِ کبریا تک بھی رَسائی جس کی ہے | آپ ﷺ کا نُورِ بصر ہے بے کنار و بیکراں
دیکھ لو قُرآن میں خُلقِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکرِ پاک | اِس کی عظمت کی خبر ہے بے کنار و بیکراں
حکمتِ سرکار ﷺ جب ہر سمت سدِّ رَاہ ہے | کب کوئی نقص و ضرر ہے بے کنار و بیکراں
بندے کی بے مائیگی آخر نہ کیوں بے اصل ہو | رحمتِ خیرُ البشر ہے بے کنار و بیکراں
بے درنگ احکامِ سرکارِ جہاں ﷺ پر ہو عمل | یارو! یہ جنسِ ہُنر ہے بے کنار و بیکراں
سب عوالَم کے لیے رحمت ہیں جب محبوبِ حق ﷺ | اِس کا پھر جذب و اثر ہے بے کنار و بیکراں
جاگزیں جس دِل میں حُبِّ سرورِ عالَم ﷺ نہ ہو | ایسا دِل گویا کھنڈر ہے بے کنار و بیکراں

وِرد صَلّی اللّٰہ کا محمودِؔ عصیاں کار کا

مطلعِ قلب و نظر ہے بے کنار و بیکراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں تھا شہرِ نبی ﷺ کی رہگزر میں   اُمیدیں بس گئیں شہرِ نظر میں

کرے اللہ تو ہر سال پہنچے   حضوری کی خبر مژگانِ تر میں

نہ تھا عامِل درودِ پاک کا جو   ہُوا تبدیل اِس کا دِل کھنڈر میں

نبی ﷺ کا سبز روضہ دیکھتے ہی   ڈھلیں ظلمت کی سب راتیں سحر میں

کریں مُسلم مظاہر کو مسخّر   یہی پیغام ہے شق القمر میں

قیامت تک ہیں ہمسائے نبی ﷺ کے   یہ یکتائی ہے صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ میں

زمانے کو پیمبر ﷺ نے بتائی   کہ جو تفریق ہے خیر اور شر میں

رَسا طیبہ میں جب جب بھی ہُوا ہوں   مزا آیا صعوباتِ سفر میں

رہا ہوں سال میں دو بار تک مَیں   حضوری کی نویدِ معتبر میں

نہ پیشِ عتبہ یارائے سخن تھا   رہا سب کچھ بیانِ چشمِ تر میں

مدینے کی کشش کیا پوچھتے ہو   ہیں اپنائیتیں ہر سنگِ دَر میں

اُڑنچھو ہو گیا اسمِ نبی ﷺ سے   اثر جو تھا فسونِ مال و زر میں

خطا جو بندۂ آقا ﷺ سے ہو گی   نہ آئے گی حدِ شرّ و ضرر میں

نقوشِ پائے آقا ﷺ جھلملائے   شبِ معراج تاروں کے نگر میں

درودِ پاک پڑھتے پڑھتے مَیں نے   گزاری شب تمنّائے سحر میں

ابھی آنے کو ہے نظروں میں طیبہ   تھی خوشخبری غبارِ رہگزر میں

صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسولِ محترم ﷺ کے   گواہی پائی چشمِ حق نگر میں

حضورِ پاک ﷺ کا مقصورہ گویا   جُڑا پایا گیا تارِ نظر میں

جو خاکِ طیبہ کو دیکھا تو پایا   ''زمینِ عرش رفعت ہے نظر میں''

رشیدؔ احمد کا پکڑا ہاتھ رب نے

مدینے کے دیارِ معتبر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آقا ﷺ کی وَساطت ہے نظر میں — تو رب کا نُورِ وَحدت ہے نظر میں
پیمبر ﷺ کی عنایت ہے نظر میں — تو پھر ہر ایک نعمت ہے نظر میں
پسندِ رب رضا آقا ﷺ کی پائی — محبّت کی حقیقت ہے نظر میں
ملاقاتِ دنٰا کی سوچتا ہُوں — تو دو قوسوں کی قُربت ہے نظر میں
پڑھی ہے جب سے "فَضَّلنَا" کی آیت — پیمبر ﷺ کی فضیلت ہے نظر میں
قمر بٹتا، پلٹ آتا ہے سُورج — رسولِ رب ﷺ کی قُدرت ہے نظر میں
صحابہ رضی اللہ عنہم کی جو سیرت دیکھتا ہوں — حبیبِ حق ﷺ کی صحبت ہے نظر میں
خُدا کی دید گو ممکن نہیں ہے — نبی ﷺ کی تابِ رویت ہے نظر میں
نبی اب آ نہیں سکتا ہے کوئی — یہ المقسط کی حکمت ہے نظر میں
میں چوکھٹ پر پیمبر ﷺ کی کھڑا ہوں — خُدا کے گھر کی بھی چھت ہے نظر میں
ہیں اَزواج و بنات اور اُن کے اسباط — ہر اِک آقا ﷺ کی نسبت ہے نظر میں
نہیں ہے خوفِ محشر، نعت گو ہُوں — یہ اِک بخشش کی صُورت ہے نظر میں
ریاضِ جنّتِ سرور ﷺ کو دیکھا — کہاں رِضواں کی جنّت ہے نظر میں
لدُنّی علمِ سرور ﷺ مانتا ہوں — کہ تغلیطِ جہالت ہے نظر میں
عطا کی جس نے ہر طاقت نبی ﷺ کو — وہ اِک نادِیدہ طاقت ہے نظر میں

میں ہُوں محمودؔ ناعت مصطفیٰ ﷺ کا
عطائے ربّ العزت ہے نظر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس کی حاضرئ دَر پہ رَاضی قُبّہٰ خضرا — اِسے دے جاوِدانی زندگانی قبّہٰ خضرا
ہُوئے ہیں پونے دو سو سال جب سے پا گیا لوگو! — برنگِ اَخضریت خوبروئی قُبّہٰ خضرا

عطا کرتا ہے اپنے زائروں کو، خوش نصیبوں کو
سندرتا، خوش نمائی، شادمانی قبّۂ خضرا

جلو میں رکھتا ہے شادابیوں کو عمر بھر بندہ
جسے دیتا ہے اِذنِ باریابی قبّۂ خضرا

وہ دُنیا کو نہ کیوں پائے گا اِنساں اپنے قدموں میں
بسا لائے گا آنکھوں میں جو کوئی قبّۂ خضرا

مطافِ نُوریاں صبح و مَسا آقا ﷺ کا روضہ ہے
انوکھی شان اِک رکھتا ہے یہ بھی قبّۂ خضرا

محافظ کی طرح ساتھی ''رئیسہ'' رہا اِس کا
کہ اُس سے رکھتا ہے قُربت دوامی قبّۂ خضرا

ہرا رکھتا ہے کشتِ جانِ زائر کو، خُدا شاہد
عطا کرتا ہے وہ راحت فزائی قبّۂ خضرا

نہ اُس پر بیٹھتا ہے اور نہ اُس پر سے گزرتا ہے
کبوتر کو سکھائے ارجمندی قبّۂ خضرا

خزاں کا تو گُزر تک اِس علاقے سے نہیں ہوتا
کہ ہے شادابیٔ سیرابی کا دَاعی قبّۂ خضرا

نمازِ دِید کی خاطر کریں آنکھیں وضو پہلے
کِسی پر جب کرے رحمت پناہی قبّۂ خضرا

ہری دَستار ہے محمودؔ سر پر شہرِ سرور ﷺ کے
یہی رکھتا ہے طُرفہ بے نظیری قبّۂ خضرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلقتِ مصطفیٰ ﷺ رہی وَجہِ نمودِ کائنات
اور رہی لامکاں کی سیر وَجہِ جمودِ کائنات

ربِّ وُدود کے حبیب جو ہیں وُدودِ کائنات
اُن سے وجودِ کائنات، اُن سے عمودِ کائنات

اپنے خُدا سے مِلنے کو جب گئے مصطفیٰ کریم ﷺ
پیچھے کہیں پہ رہ گئیں ساری حدودِ کائنات

قُربتِ ربّ و مصطفیٰ ﷺ اتنی نتیجہ خیز تھی
شاہدِ ربِّ پاک ہی سے ہے شہودِ کائنات

سرورِ کائنات ﷺ سے پیچھے رہے خلا ملاء
غتربود ہو گئیں ساری قیودِ کائنات

لگی ہُوئی ملائکہ کی ہیں یہی ڈیوٹیاں
روزِ پیشِ مصطفیٰ ﷺ رہے درودِ کائنات

زیرِ قُدومِ مصطفیٰ ﷺ سب بُلندیاں رہیں
فیضِ نبیٔ پاک ﷺ ہی سے ہے صعودِ کائنات

کام ہی زیاں کا کیا، ہوں جہاں درود خواں
مقتضیاتِ اُنس ہیں باعثِ سُودِ کائنات

نام لے کے اُن ﷺ کا جب چلے عزیمت آشنا
ہُوئے ہزیمت آشنا سارے جنودِ کائنات

میرے جو اِردگرد تھا حصارِ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ
پیش رفت کرتے کیا سب حسودِ کائنات

گونجتے ہیں ہر طرف رشیدؔ نغمے اُنس کے
سرور زا درود ہی سے ہے سرودِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ ربّ العالمین وجہِ نمودِ کائنات
ہیں قبلہ گاہِ راستیں وجہِ نمودِ کائنات

سب مانتے ہیں مومنیں، آئے جہاں میں بالیقیں
جب چاند کی تھی بارہویں وجہِ نمودِ کائنات

اُن کی نظر ہے دُور بیں، دُنیا میں ہیں زیرنگیں
ہیں رحمت للعالمیں وجہِ نمودِ کائنات

بعد اُن ﷺ کے آ سکتا نہیں ہے از قبیلِ مُرسلیں
آقا ﷺ ہیں ختم المرسلیں وجہِ نمودِ کائنات

اللہ کے محبوب ﷺ ہیں نبیوں میں ہیں افضل تریں
اُمّت کے غم خوار و معیں وجہِ نمودِ کائنات

ذاتِ خُدا جب لے گئی، پہنچے سرِ عرشِ بریں
ارضِ مقدّس کے مکیں وجہِ نمودِ کائنات

سرکارِ والا ﷺ کے جونہی قصرِ دَنا آیا قریں
ہر شے پُکار اُٹھی وہیں ''وجہِ نمودِ کائنات''

ہر لب ہے مصروفِ ثنائے صاحبِ شرعِ متیں
ہر ایک دِل میں جاگزیں وجہِ نمودِ کائنات

ہر بات ہے سرکار ﷺ کی لاریب حکمت آفریں
ہیں اپنے رب کے خوشہ چیں وجہِ نمودِ کائنات

ہر سال شہرِ نُور میں پہنچے گا محمودؔ حزیں
اِتنا دِلاتے ہیں یقیں وجہِ نمودِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقیعِ غرقد کی دیں سکینت کہ بندہ اِک اضطراب میں ہے
یہی تو محمودؔ کی گزارش حبیبِ رب ﷺ کی جناب میں ہے

ہر ایک اُلفت سے بڑھ کر اُلفت حبیبِ خالقؑ سے ہے ضروری
طرازِ عنواں کی شکل میں یہ رقم وِلا کی کتاب میں ہے

جو خوبصورت دکھائی دیتا ہے چاند دُنیا کو، اُس کا باعث
نبی ﷺ کی انگشت کا اشارہ ہے جو دِلِ ماہتاب میں ہے

ریاضِ جنّۃ کا ایک روضہ ہے منزلِ آخرِ عقیدت
درود خوانی میں منہمک ہوں، قدم طریقِ صواب میں ہے

اس سے پھیلیں سکینتیں بھی، محبتیں بھی، مسرّتیں بھی
یہی حقیقت تو ہے جو میرے حضور ﷺ کے انقلاب میں ہے

مقامِ محمود پر وہاں کے، زیارت آقا ﷺ کی ہم کو ہوگی
نوید اپنے لیے خوشی کی قیامِ روزِ حساب میں ہے

پڑھیں یہ بقرہ کی اور ضحٰی کی سُور میں اہلِ وِلا ہیں جتنے
رضا نبی ﷺ کی اہم تریں ہے لکھا یہ اُمّ الکتاب میں ہے

ہیں جتنی بیماریاں جہاں کی، یہیں سے اِن کی شفا ہے ممکن
صلاحیت اِس قدر مدینے کے آب میں ہے، تراب میں ہے

ہوا معطر حدیثِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے یہ پائی مَیں نے
پسینہ میرے حضور ﷺ کا ہے کہ جس کی خوشبو گُلاب میں ہے

محبّت آمیز سارے اَلقاب رب نے محبوب ﷺ کو دیے ہیں
علاوہ سرور کے سارے نبیوں کا اسمِ ذاتی خطاب میں ہے

علیؓ کی آشوبِ چشم نے یہ الَم گزیدوں کو نسخہ بخشا
ازالہ ہر ایک درد و غم کا حبیبِ حق کے لُعاب میں ہے

کلنک چہرے پہ حکم عدولی کا لے کے پیشِ نبی نہ ہم ہوں
تتمّہ یہ، تکملہ یہ تحریر دینِ حق کے نصاب میں ہے

مِلے گی تعبیر اُن کو پروردگارِ عالَم سے، یہ یقیں ہے
رسولِ رحمت رسولِ آخرؐ کا شہر جس جس کے خواب میں ہے

ہمارے آقا ﷺ خُدا کے محبوب نے ہمیں دِی ہے یہ ہدایت
تقاضا ایمان کا ہے ہمارے، بُرائی سے اِجتناب میں ہے

یہ حمدِ رب کی رشید محمودؔ مجھ پہ واضح عنایتیں ہیں
سخن طرازی میں نعت سرکار ﷺ کی جو یہ انتخاب میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق سے ہے آراستہ پیراستہ نُورِ ازل
ہیں حبیبِ ربِ عالَم مصطفی ﷺ نُورِ ازل

ہر جگہ پہنچانے رحمت کی ضیا نُورِ ازل
سب عوالَم کا ہُوا فرماں رَوا نُورِ ازل

تھا ازل سے پہلے بھی، ہو گا ابد کے بعد بھی
نُورِ خالق جس نے سرور ﷺ کو کِیا نُورِ ازل

شاہداً کہ کر اُسے ہر شے کا فرمایا گواہ
کیوں نہ ہر لمحہ ہر اِک کو دیکھتا نُورِ ازل

چاہا اِظہارِ ربوبیت جونہی اللہ نے
بن گیا مصداقِ لولاکَ لما نُورِ ازل

بات اِس کی ہو کہ ہو اُس کی، ہیں دونوں ایک ہی
نُورِ رحماں کا ہے بے شک ہم نوا نُورِ ازل

جو ہے تمیز و تفاوت خیر و شر میں دوستو!
ہم کو بتلاتا ہے ہر اچھّا بُرا نُورِ ازل

اِک رجب کی رات تھی اور لامکاں کا قصر تھا
منبعِ اَنوار تک جب تھا رَسا نُورِ ازل

زیب و زینب آب و تاب اور روشنی دیتے ہُوئے
سب کو پہنچاتا ہے ہر دَم فائدہ نُورِ ازل

تابش و نُورانیت بخشے اِسی کی روح کو
دیکھے چوکھٹ پر جسے بھی جبہہ سا نُورِ ازل

آخری خاکہ نبوّت کا اِسی صُورت میں ہے
کر چکا اِس سلسلے کا خاتمہ نُورِ ازل

اُس کے سر پر ہو گا جب تاجِ شفاعت حشر میں
عاصی و مُذنِب کو لے گا بخشوا نُورِ ازل

ماحیٔ ہر عیب و ظلمت ہے، جو کرتا ہے عطا — مرد کو غیرت تو عورت کو حیا نُورِ ازل
وہ جو دھندلے پن سے، تاریکی سے رہتا ہے نفور — رہتا ہے اُس شخص پر الطاف زا نُورِ ازل
کیسی خود بینی، اکڑ کیسی ہو اور کیوں ہو گھمنڈ — چاہتا ہے تجھ سے تغلیطِ انا نُورِ ازل

پائے گا محمودؔ بھی نخلِ تحیّت کا ثمر
دے گا محشر میں عقیدت کی جزا نُورِ ازل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں شہرِ پیمبر ﷺ سے مشابہ کوئی آبادی — یہ معمورہ نرالا ہے، انوکھی ہے یہ اِک بستی
خُدا سے اِس کی منظوری میں کچھ آئی نہ دُشواری — کُھلا بُستانِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں جب گُلِ معنی
اگر پکڑو گے رَستہ اشجعِ اعظم پیمبر ﷺ کا — ملے گی فتح، غلبہ پاؤ گے، ہاتھ آئے گی بازی
درودِ پاک جو پڑھتا نہیں، گویا نہیں اس میں — کوئی گُن، کوئی جوہر، کچھ بڑائی اور کوئی خوبی
کوئی محبوبِ رب ﷺ جیسا جہاں میں ہو نہیں سکتا — کیا چیلنج خود آقا ﷺ نے کہ کر اَیُّکُمْ مِثْلِیْ
نہیں غیرِ نبی ﷺ کی مدح کی جانب مِری رَغبت — مِرا تنعیتِ سرور ﷺ کی طرف میلان ہے فکری
وَراثت میں مِلی مجھ کو وِلائے آقا و مولا ﷺ — سَند پائی ہے خوش بختی سے احقر نے یہ آبائی
یہ البقرہ نے اور النجم سورہ نے بتایا ہے — کہ آتی تھی پسند اللہ کو محبوب ﷺ کی مرضی
شتابی کا نہیں قائل کِسی بھی کام میں، لیکن — دیارِ آقا ﷺ جانے کو مچاتا ہوں بہت جلدی
گُنہگاری میں یکتا ہُوں تو ہُوں آقا ﷺ کے کھاتے میں — حدیثِ "طالِحٌ لّی" ہے مِری اِمدادِ گر سیدھی
مدینے تک رَسا ہوتا ہے صبح و شام روزانہ — پکھیرو میری خواہش کا، مِری تخییل کا پنچھی
جو قسمت ساتھ دے تو حاضری میں اِک نہ ہو ناغہ — رضائی بھی بناؤں اس کو، سمجھوں اس کو تو شک بھی

بفضلِ کبریا محمودؔ ہے سرکار ﷺ کا ناعِت
ثنائے سرورِ عالم ﷺ ہے اِس کا کام سرکاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِلا مہجوریٔ طیبہ میں تڑپاتی ہُوئی اُبھری — تو وفورِ عشق سے ماحول گرماتی ہُوئی اُبھری

سرِ فاراں سے شکلِ رحمتِ سرکار ﷺ اُمّت پر
گھٹا الطاف کی احسان فرماتی ہُوئی اُبھری

جونہی پاتالِ دِل سے نغمۂ "صَلِّ عَلٰی" نکلا
تمنّائے حضوری دِل کو اُجلاتی ہُوئی اُبھری

دِلوں سے حفظِ ناموسِ رسولُ اللہ ﷺ کی خواہش
اُمنگ اور وَلولہ اور جوش اپناتی ہُوئی اُبھری

پذیرا ہو گئی دربارِ آقا ﷺ میں سخن گوئی
وہ جب تنعیتِ آقا ﷺ کا شرف پاتی ہُوئی اُبھری

وِلا داروں کے ہونٹوں سے محبت صُورتِ مِدحت
"رفعنا" کا اُلوہی حکم پھیلاتی ہُوئی اُبھری

جمی خُلقِ نبی ﷺ کی دَھاک جس کے قلبِ صافی پر
رذائل سے اِسی کی زیست کتراتی ہُوئی اُبھری

میں گرتا پڑتا جب پہنچا مدینے تو مِرے دل پر
زمینِ شہرِ آقا ﷺ نُور برساتی ہُوئی اُبھری

تھی خواہش باغِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں چہچہانے کی
تمنّا یہ مِرے اندر کو مہکاتی ہُوئی اُبھری

محبِّ مصطفیٰ ﷺ طیبہ جو پہنچا، خیر مقدم کو
ہوائے طیبہ جیسے رقص فرماتی ہُوئی اُبھری

نبی ﷺ کی یاد میں ڈوبی ہُوئی سی خود فراموشی
اَنَا کے قصرِ دلآویز کو ڈھاتی ہُوئی اُبھری

چلا طیبہ سے واپس تو تمنّا پھر حضوری کی
وفورِ گریہ سے آنکھوں کو دُھندلاتی ہُوئی اُبھری

اخوّت کی جو تھی تلقین سرکارِ دو عالم ﷺ کی
تکبُّر کی بساطِ لاف اُلٹاتی ہُوئی اُبھری

دِلِ محمودؔ ٹھہرا بے بضاعت نعتِ آقا ﷺ میں
تو حمدِ خالقِ کونین بہلاتی ہُوئی اُبھری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وفورِ شوق سے ہونٹوں پہ جس دَم تازگی اُبھری
مِرے الفاظ سے نعتِ نبی ﷺ کی شاعری اُبھری

مِرے اندر کو ابرِ رحمت آقا ﷺ نے نہلایا
جونہی مہجورئ طیبہ میں پلکوں پر نمی اُبھری

رکھّی صُفّہ پہ پیشانی تو احساسِ گُنہ اُبھرا
عرق کی شکل میں ماتھے پہ بھی شرمندگی اُبھری

نبی ﷺ پر تو درودِ پاک خود پڑھتا ہے خالق بھی
کہا "صَلِّ عَلٰی" میں نے تو یہ اِک آگہی اُبھری

پیمبر ﷺ کو لڑکپن ہی سے سب صادِق سمجھتے تھے
حبیبِ اللہ کی سیرت پڑھی تو رَاستی اُبھری

مجھے ہر نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا، بھائی لگتا ہے
اخوّت کا سبق پڑھ کر محبّت باہمی اُبھری

وہ جو شیخین رضی اللہ عنہما کو ساتھی سمجھتا ہے پیمبر ﷺ کا
مِرے اندر سے اِس بندے کی خاطِر دوستی اُبھری

مدینے میں زباں کو منہ میں رکھنا میرا شیوہ تھا — نگاہوں سے مگر جو بات اُبھری، گفتنی اُبھری
پڑی پہلی نظر میری جونہی آقا ﷺ کے روضے پر — تو اندھیاروں میں دِل کے، روشنی گویا ہری اُبھری
حروفِ شعر کو دی جب بھی مَیں نے نعت کی صُورت — گلستانِ دِل و جاں میں محبّت کی کلی اُبھری
درودِ پاکِ سرکارِ جہاں ﷺ لب سے نکلتے ہی — غمی غائب ہُوئی تھی روح و جاں سے، اور خوشی اُبھری
رگ ربیعِ النور کی بارہ کو شہرِ نُور و رحمت میں — ''مشیتِ حُسن کی تکمیل فرماتی ہُوئی اُبھری''

بقیعِ پاک میں محمودؔ بعدِ مرگ سو جائے
جب اُبھری اِس کے دِل سے، یہ تمنّا آخری اُبھری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بُنِ مُو اس کا ہو جائے نہ کیسے حق نگر — جس کی پُتلی پر ہو قبّہ نقش، جو ہو دیدہ ور
احتسابِ حشر و میزاں کا نہ ہو گا اُس کو ڈر — گزریں جس کے طاعتِ سرکار ﷺ میں شام و سحر
کرنا مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کام سب خوشتر، مگر — ماننا احکام کا ہو مطمحِ قلب و نظر
دِل پرستارِ محبّت فطرتاً مجھ کو مِلا — پائی اُلفت اُن ﷺ کی، جو دیں ربِ عالَم کی خبر
ابرِ رحمت اُن کے سر پر حشر میں چھا جائے گا — پائیں گے تنعیت گو رشحات، اُلفت کا ثمر
راہِ فِردوس بریں اُس شخص کے پاؤں پڑی — حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو باندھ لی جس نے کمر
رحمتِ رحمان و اَرحم جب یقینی ہو گئی — بندۂ آقا ﷺ نہ کیوں ہو بے نیازِ ہر خطر
جب اخوّت کا نظام آقا ﷺ نے جاری کر دیا — نام لیوا اُن کے ہونے چاہئیں شیر و شکر
وہ یہی کہتا ہے، آقا ﷺ سا کوئی تھا اور نہ ہے — وہ جو رکھتا ہے کوئی علمِ تواریخ و سیَر
پایا اطمینانِ قلب و رُوح کا باعِث اِسے — یادِ طیبہ، نعتِ آقا ﷺ رات کا پچھلا پہر
راہ یوں لیتا ہوں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کی — مَیں سمجھتا ہوں اِسے جنّت کی ''راہ مختصر''
زندگی اِس کی، سمجھ لو، حمدِ مالک میں کٹی — جو چلا مدّاحِ محبوبِ حق ﷺ میں عُمر بھر
اِس نے گویا راہِ قُرآنِ مُبیں پہچان لی — جو رکھے خوشنودیٔ سرکار ﷺ کو پیشِ نظر
روضۂ محبوبِ خلاّق جہاں وہ ہے جہاں — سرفرازانِ جہاں پائے ہیں سب افگندہ سر

سب اندھیرے، ساری تاریکی فِفرُّو ہو گئی
”جب ہُوا دُنیا میں خورشیدِ نبوت جلوہ گر“

اُس نے اپنے نُور کا محمودؔ کو مادح کیا
یہ ہے ربِّ پاک کا انعام مشتِ خاک پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ادائے مصطفیٰ ﷺ میں ہے شریعت جلوہ گر
اُن ﷺ کے اِک اِک قول میں ہے گنجِ حکمت جلوہ گر

منزلِ تسلیمِ اَوجِ مصطفیٰ ﷺ پائے گا وہ
سوچ کے اَنداز سے جس کے ہو جودت جلوہ گر

خالقِ عالَم کے فضلِ تام کے باعِث ہُوا
اختصاصِ مصطفیٰ ﷺ میں رحم و رَافت جلوہ گر

سائرِ عرشِ بریں کے خیر مقدم کو ہُوئی
خلوتِ قصرِ دَنا میں دید و رُویت جلوہ گر

اِس کو کرتے ہو نظر انداز تو کیسا سُکوں
ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ میں امن و رَاحت جلوہ گر

اسوۂ سرکارِ وَالا ﷺ پر عمل کرنے میں ہے
ہر بشاشت، ہر خوشی، ہر اِک مسرّت جلوہ گر

دِل کی آنکھیں کھول کر قُرآنِ خالق کو پڑھو
مِدحتِ سرکار ﷺ میں ہے آیت آیت جلوہ گر

جو ہے محبوب و محبِ سرورِ کون و مکاں ﷺ
وہ ہے طیبہ میں اُحُد کا ایک پربت جلوہ گر

اِک اشارے سے ہُوا شقُّ القمر اور ہو گئی
خواہشِ سرکار ﷺ پر سُورج کی رِجعت جلوہ گر

تم احادیثِ نبی ﷺ پڑھتے رہو، سُنتے رَہو
پاؤ ہر ہر لفظ میں کیفِ لطافت جلوہ گر

نکلیں تو مومنِ رسولِ پاک ﷺ پر پڑھ کر درود
پائیں گے ہر معرکے میں فتح و نُصرت جلوہ گر

کفر و ظلمت کی ہُوئیں تاریکیاں حرفِ غلَط
”جب ہُوا دُنیا میں خورشیدِ نبوّت جلوہ گر“

اِس لیے محمودؔ مُذنِب کو نہیں میزاں کا ڈر
ہو گا یومُ الدّین میں حرفِ شفاعت جلوہ گر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑتی ہے جب روضۂ آقا ﷺ کی شوکت پر نظر
ایک مُدّت تک مِری رہتی ہے حالت کیف ور

دی خبر ”مَا یَنطِقُ“ کے حرفِ حق نے یہ کہ ہے
حکمِ خالق کی طرح حکمِ رَسالت معتبر

بعد میں اِس کے، نہ پہلے اِس سے ایسا ہو سکا
اِک رجب کی رات نے دی تابِ رویت کی خبر

سیرتِ سرکار ﷺ پر جس کی نظر بھی پڑ گئی
اسوۂ آقا ﷺ نے ڈالا اِس کی فطرت پر اثر

وہ جو ظلمت زاد بندے تھے، پیمبر ﷺ کے طفیل
کر رہے ہیں آج وہ راہِ ہدایت پر سفر

مَیں حوائج کی دُہائی کِس لیے دیتا پھروں
رکھتے ہیں سرکار ﷺ میری ہر ضرورت پر نظر

جو تمنّائی ہے راہِ رَاست کا، دَر آئے گا
دینِ آقا ﷺ میں بفضلِ حق ہے وُسعت اِس قدر

مقصدِ تخلیقِ اِنساں کا ہے اِک پہلو کہ ہو
حمدِ ربِّ لم یزل اور مِدحتِ خیرُ البشر ﷺ

پائے وہ محبوبیت آقا ﷺ کی خالق کے لیے
جو بھی بخت آدمی رکھّے بصیرت کی نظر

غار سارے، سارے گُپھّا تک منوّر ہو گئے
''جب ہُوا دُنیا میں خورشیدِ نبوّت جلوہ گر''

میری تو محمودؔ خوش بختی مُسلّم ہو گئی
مِل گیا مالک سے مجھ کو نعت و مِدحت کا ہُنر

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ خالق کے معانی آشنا سرکار ﷺ ہیں
فکر کی پاکیزگی کی اِنتہا سرکار ﷺ ہیں

اِبتدائے خِلقتِ جملہ عوالَم کون ہے؟
کون ہے مصداقِ لولاک لما؟ سرکار ﷺ ہیں

کر دیے تعمیر کِس نے علم و حکمت کے محل
کِس نے قصرِ جہل کو تلپٹ کیا؟ سرکار ﷺ ہیں

کون یوم الدّین کو ہو گا شفیعِ المذنبین
حبّذا صد مرحبا، صَلِّ عَلٰی سرکار ﷺ ہیں

چھوڑ کر جبریل کو سیدھے گئے اللہ تک
رَاست قامت، سائرِ عرشِ عُلا سرکار ﷺ ہیں

اِرتباطِ انجذاب و معنویّت دیکھیے
ہیں محبّ رب تو محبوبِ خُدا سرکار ﷺ ہیں

ہو گیا اتمامِ نعت، دیں مکمل ہو گیا
آخری مُرسل ہیں ختم الانبیاء سرکار ﷺ ہیں

غمزدوں، آفت رسیدوں بیکسوں کے وَاسطے
ہیں مددگار و معاون جو سَدا، سرکار ﷺ ہیں

دَافِع رنج و بلا و صاحب بذل و سخا
اور ہمارے شافِعِ روزِ جزا سرکار ﷺ ہیں

کوئی کافر تک خُدا اُن کو نہیں ہے مانتا
پر یہی سچ ہے کہ رب سے کب جُدا سرکار ﷺ ہیں

شاعروں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں نعت گو
محورِ اَفکار جب اِن کے، بجا سرکار ﷺ ہیں

نام اُس کا یاد رکھیں گے فرشتے خُلد کے
یاد میں جس شخص کی صبح و مَسا سرکار ﷺ ہیں

اور تو محمودؔ کب کوئی یہ عظمت پا سکا
خلوتِ رحمان و اَرحم تک رَسا سرکار ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ العالمیں کا ہے کہا، سرکار ﷺ کا کہنا
حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کو آپ فرمانِ خُدا کہنا

یقیں کی لوح پر حرفِ منزّہ پڑھ لیا کرنا
رضائے سرورِ کونین ﷺ کو رب کی رِضا کہنا

زبان پر، کانوں میں، آنکھوں میں جب نامِ نبی ﷺ آئے
سرور و کیف کے عالَم میں تم صَلِّ عَلٰی کہنا

کتابِ حق کے اوراقِ منوّر یہ بتاتے ہیں
عنایاتِ پیمبر ﷺ کو کرم اللہ کا کہنا

سمجھنا "اُدنُ مِنّیِ" کو جہاں آوازۂ اُلفت
وہیں قوسوں کی قُربت سوچنا اور دائرہ کہنا

ہوئی ہے عازمِ طیبہ جو تُو بادِ بہی قسمت
سلامِ عجز ہم سے دُور وستوں کا بھی جا کہنا

اُنھیں سب کے لیے رحمت خُدا نے جب بنایا ہے
جہانوں کا رسولِ پاک ﷺ کو فرماں رَوا کہنا

شجر چلتے ہُوئے حکمِ نبی ﷺ پر، پاس آئیں تو
اِسے اللہ کی قُدرت، نبی ﷺ کا معجزہ کہنا

جونہی یادِ نمازِ مسجدِ یروشلم آئے
حبیبِ کبریا ﷺ کو انبیاء علیہم السلام کا مقتدا کہنا

عطا تجھ کو اگر ہو فطرتِ بیدار کی دَولت
ظہورِ سرورِ عالَم ﷺ کو احسانِ خُدا کہنا

درودِ مصطفیٰ ﷺ پہلے بھی اور آخر میں بھی پڑھنا
اِسے اپنی دُعا کا لاحقہ اور سابقہ کہنا

ہمیشہ سے جو ہے خلوت کدہ ربِّ عوالَم کا
وہاں تک خاتمِ پیغمبراں ﷺ ہی کو رَسا کہنا

جونہی پاؤ نظر کی روشنی خاکِ مدینہ سے
طمانیت فزا کہنا، اِسے تسکین زا کہنا

جہاں میں اعتبار آقا ﷺ کے دَم سے معتبر ٹھہرا
ہر اُن ﷺ کی بات کو، لوگو! اساسِ ارتقا کہنا

خُدا تجھ کو سزاوارِ حق آگاہی اگر کر دے
حبیبِ رب ﷺ کو وجہِ خِلقتِ اَرض و سما کہنا

نبی ﷺ کے نعت گو محمودؔ کے سچے بہی خواہو!
بقیعِ غرقدِ طیبہ کو اِس کا مدّعا کہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھیں حدیثیں اور طاعت کے جُبّہ کو پہنا ''اب اِس تقدسِ فکر و عمل کا کیا کہنا''
جو حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کا موقع آ جائے ہر ایک درد و غم و رنج جان پر سہنا
کلامِ حق میں ثنائے حضور ﷺ پڑھ پڑھ کر شبانہ روز بحورِ سرُور میں رہنا
بہت سے لوگ ہیں ملبوسِ شعر اوڑھے ہُوئے یہ خوش نصیبوں نے احرامِ نعت کو پہنا
سحابِ لُطفِ خُدا کو بُلا کے لاتا ہے نبی ﷺ کے شہر کی فرقت میں اشکوں کا بہنا
حضوریٔ درِ سرکار ﷺ کا جو پاؤ شرف دِیارِ آقا ﷺ میں ہر دَم درود خواں رہنا
حضور ﷺ نے یہ کہا ہے، زباں پہ سچ رکھنا کبھی نہ بات کوئی کِذب و زُور کی کہنا
تھا تنگِ خلق مگر حاضری میں تو مَیں نے وہ جس پہ نعت لکھی تھی، وہ پیرہن پہنا
مِلی رشیدؔ ہدایت مجھے یہ اندر سے
مگن ثنائے نبی ﷺ میں صباح و شب رہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو گزرا طیبہ میں، اُس پہلے پل کا کیا کہنا خطا معافی کے موقع محل کا کیا کہنا
نبی ﷺ کے اُسوۂ اَحسن کو سامنے رکھّو ہر ایک مسئلے کے ایسے حل کا کیا کہنا
صحابہ رضی اللہ عنہم طاعت و تقلید میں یگانہ تھے نبی ﷺ کے حکم پر اُن رضی اللہ عنہ کے عمل کا کیا کہنا
سلوک اچھّا کرو بھائی سے، بحکمِ نبی ﷺ مِلے گا حشر میں جو، اُس بدل کا کیا کہنا
فواکہات سبھی خُلد میں ملیں گے ہمیں ثنا کے نخل کے اِس میٹھے پھل کا کیا کہنا
پکے پکائے کو چاہے نہ اُمّتِ آقا ﷺ جو خود اُگائے، ان فُول و بصَل کا کیا کہنا
حیاتِ نوت کی ہے خوشخبری، موت اُس جا میں مِلے جو طیبہ میں، ایسی اَجل کا کیا کہنا
نبی ﷺ ہیں اوّلِ خلقت، رہیں گے آخر تک اَبد کی شام کا، صبحِ ازل کا کیا کہنا
سخن کی ہیئتیں محمودؔ محترم ہیں سبھی
مگر نعوت میں رنگِ غزل کا کیا کہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریم رب نے کریم اپنے مصطفیٰ ﷺ کو کہا
اُنھی ﷺ کے ہاتھ کو اُس نے کہا ہے ہاتھ اپنا

نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر کو جس نے بھی دیکھا
اُنھی کے پاؤں میں ہر اَوج کو پڑا پایا

حقیقتیں ہُوئیں لوحِ حیات پر کندہ
جب اپنی اصل سے ملنے کو نُورِ رب آیا

اگرچہ سایہ پیمبر ﷺ کے جسم کا تو نہ تھا
مگر جہانوں پر ہے اُن کے لُطف کا سایہ

حضورِ پاک ﷺ نے اپنا اُسے کہا بندہ
نفور جھوٹ سے جو شخص تھا، جو تھا سچا

جو شخص صاحبِ احساس تھا، جو تھا بینا
نبی ﷺ کا مکّہ میں بھی اِس نے پا لیا جلوہ

ہُوا حرا سے جو خورشیدِ انقلاب طُلوع
تو نُورِ حق و صداقت بہ ہر طرف پھیلا

محافظت تھی ضروری حقوقِ اِنساں کی
بشر کی شکل میں آئے اِسی لیے آقا ﷺ

فریب و دَجل کا موسم ہَوا ہُوا دَم میں
نقوشِ کفر محو کرنا کام تھا اُن ﷺ کا

یہ راز کر دیا رحمان نے "الم نشرح"
کیا اُنھی کے لیے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اونچا

کلامِ رب پڑھا اور راہِ مصطفیٰ ﷺ لے لی
"اب اِس تقدّسِ فکر و عمل کا کیا کہنا"

چراغِ وَحدتِ رحمان سے رشیدؔ احمد
حضورِ پاک ﷺ نے دُنیا کو کر دیا اُجلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ ہے جو حضور ﷺ کا، نعت میں تر زبان ہے
چاہے وہ ہے اَدھیڑ عمر، بچہ ہے یا جوان ہے

ایسی خُدا کے فضل سے اُس کے نبی ﷺ کی شان ہے
رب کے ہیں قدرداں نبی ﷺ، اُنؐ کا وہ قدرداں ہے

اوڑھے ہوئے رِدائے عفو، پلٹے گا اِس کا فرد فرد
سُوئے مدینۃ النبی ﷺ رَواں جو کارواں ہے

جو ہیں درود خواں، وہی امنِ جہاں کے ہیں سفیر
اہلِ وِلا کا دَہر میں بس یہی خاندان ہے

جس جا نہیں ہے اُنؐ کا نام، اُس جا بھی ذکر اُنھی کا ہے
دیکھو کلامِ رب میں تو نعت کا عنفوان ہے

اُن ﷺ کے حضور ہیں قبول ساری نیاز مندیاں
ہستی رسولِ پاک ﷺ کی اُمّت پہ مہربان ہے

ذکرِ خُدا ہے جس جگہ، ذکرِ حضور ﷺ ساتھ ہے
دینِ خُدائے پاک ﷺ میں صلوٰۃ ہے یا اذان ہے

"صَلِّ عَلٰی" کے پُھول ہیں ہاتھوں میں ہر زبان کے
پیشِ حضورِ پاک ﷺ یہ مدح کا اَرمغان ہے

اُن ﷺ کا جو ہم رکاب تھا، سِدرہ پہنچ کے رُک گیا
رب سے مِلے نبی ﷺ مگر اُس جا جو لامکان ہے

اُن کا مقام، اُن کی مدح، اُن ﷺ کی رِضا کا دوستو!
رب کے کلامِ پاک میں جگہ جگہ بیان ہے

نقشِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے ہُوئے مستفید سب
ہیں وہ کواکبِ فلک، مہر یا کہکشاں ہے

حاضری کا شرف تو گو اب کے نہ پا سکا رشیدؔ
اِس کا مدینے کی طرف صبح و مَسا دھیان ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رویت سے کبریا کی جب سرشار آپ ﷺ ہیں
ہر عہد، ہر جہان کو دَرکار آپ ﷺ ہیں

توحید کا چراغ لیے ہاتھ میں حضور ﷺ
لاریب، رب کے مہبطِ اَنوار آپ ﷺ ہیں

احجار تک ہیں آپ ﷺ کی مِدحت میں تر زباں
فرماں رَوائے عالَم اَشجار آپ ﷺ ہیں

اصحاب رضی اللہ عنہم سارے حکمت و دَانش فروز ہیں
آقائے بِن رواحہ رضی اللہ عنہ و عمار رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ ہیں

آئے نبی سلامتی و آشتی لیے
دُنیا میں امن کے علمبردار آپ ﷺ ہیں

رب کی نوازشات رہیں ساتھ ہر قدم
اُس شخص کے کہ جس پہ کرم گار آپ ﷺ ہیں

کایا پلٹنے کے لیے دُنیائے جبر کی
عدل و عطا و لُطف کا کردار آپ ﷺ ہیں

تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ میں کیوں ہچکچاہٹیں
جب حق ہے یہ کہ مالک و مختار آپ ﷺ ہیں

اُن ﷺ کے قدوم سے اُگے سُورج علوم کے
ہر علم و فن کے مبدا و معیار آپ ﷺ ہیں

قُرآن میں ثنائے پیمبر ﷺ ہے جا بہ جا
رب کے حبیب ہیں، شہِ اَبرار آپ ﷺ ہیں

سرکار ﷺ سا شجاع نہ کوئی ہُوا، نہ ہے
بدر و حنین کے سپہ سالار آپ ﷺ ہیں

باہوں میں اُن ﷺ کی، آئے گا ہر اِک گنہگار
محشر میں عفو کے لیے تیار آپ ﷺ ہیں

خامے پر اور زبان پر "صَلِّ عَلٰی" لیے
ہر نعت گو کے محورِ اشعار آپ ﷺ ہیں

بادِ صبائے لُطف چلے اِس کے ساتھ ساتھ
محمودؔ جس کے مرکزِ افکار آپ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سے روشن ہوئے سب اہلِ عقیدت کے دماغ
قدر دانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

پھول سب اسمِ محمد ﷺ سے کِھلا کرتے ہیں
گل ستانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

کامیابی کے چمک دار نتیجے کے لیے
امتحانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

علم میں آئے ہیں یا نام سُنے ہیں جن کے
’’سب جہانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ‘‘

جو تصوّف کے سلاسل ہیں جہاں میں، اُن کے
آستانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

انبیاء سابقہ جتنے بھی ہُوئے ہیں، اُن کی
داستانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

جب رواں ہوتے ہیں طیبہ کی طرف کو زائر
کاروانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

دِل سے قرآں کی جو تفسیر کیا کرتے ہیں
ترجمانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

گھر کیے رہتی ہے تابانی گھروں میں اُن کے
خاندانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

بولی یا لکھی پڑھی جاتی ہیں جتنی محمودؔ
سب زبانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے پیغام کا اور کام کا جلتا ہے چراغ
’’سب جہانوں میں اسی نام کا جلتا ہے چراغ‘‘

سب ممالک میں ہُوا شہرہ نبی ﷺ کے دیں کا
دہر میں آپ ﷺ کے خدّام کا جلتا ہے چراغ

انبیاء علیہم السلام جتنے بھی تھے، اُن کے ہیں خاتم سرور ﷺ
نعمتِ رب کے اِس اِتمام کا جلتا ہے چراغ

ساتھ ساتھ آقا ﷺ کے ہے نُور ’’ماینطق‘‘ کا
اُن کی ہر بات پہ الہام کا جلتا ہے چراغ

ہر کہا آقا ﷺ کا مانو تو ہدایت پاؤ
شکلِ تعمیل میں احکام کا جلتا ہے چراغ

فکر میں میری ہے طیبہ میں پہنچنے کا خیال
حرفِ ’’جاءوُک‘‘ کے پیغام کا جلتا ہے چراغ

حُسنِ اخلاقِ نبی ﷺ اس کا ہے واحد باعِث
ساری دُنیا میں جو اِسلام کا جلتا ہے چراغ

اِس سے دُنیا میں ہری روشنی پھیلی ہر سُو
قُبّہ کی شکل میں جو بام کا جلتا ہے چراغ

ٹیڑھی آنکھوں سے نہ دیکھے گا کوئی روضے کو
جب یہاں زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے اِقدام کا جلتا ہے چراغ

سامنے مہرِ تیقّن ہے نبی ﷺ کے دیں کا
دیکھتے ہیں، کِسی طرح اوہام کا جلتا ہے چراغ

میرا ایمان ہے محمودؔ بفضلِ خالق
وِردِ صلوات پہ انعام کا جلتا ہے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلبِ حُسنِ بصارت کو بڑھاتا ہے چراغ
حُبِّ آقا ﷺ کی ہمیں راہ دِکھاتا ہے چراغ

صبح دم نُورِ پیمبر ﷺ کا حوالہ ہے چراغ
شب کی بے لوث عبادت کا نتیجہ ہے چراغ

مِدحتِ سرورِ کونین ﷺ کا ثمرہ ہے چراغ
لُطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کنایہ ہے چراغ

ظلمتِ دَہر کی تشویش مِٹاتا ہے چراغ
اِس طرح اُمّتِ آقا ﷺ کا اَثاثہ ہے چراغ

ایک اِک ذرۂ دَرگاہِ مدینہ ہے چراغ
دِل کی آنکھوں سے تکو، کیسا انوکھا ہے چراغ

گردِ روضہ وہ جو اِک چاند کا ہالہ ہے چراغ
تابناکی کا عجب رنگ جماتا ہے چراغ

جس کی تابانی کا پھیلاؤ جہانوں تک ہے
حُسنِ اخلاقِ پیمبر ﷺ کا وہ ایسا ہے چراغ

اُس کو آقا ﷺ کی عنایت کا مِلے گا تمغا
جس نے بھی دِل میں محبّت کا جلایا ہے چراغ

دُشمنِ نُورِ نبوّت کی ہزیمت کا نشاں
ماننے والوں کو نصرت کا اِشارہ ہے چراغ

خود کو مُعطی تو کہا جس کو خُدا نے قاسم
”سب جہانوں میں اِسی نام کا جلتا ہے چراغ“

بزم میں مدحِ نبی ﷺ سے کوئی غافل پا کر
مجھ کو محسوس یہ ہوتا ہے کہ عنقا ہے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکلِ انوارِ مہیمن میں جو ڈھلتا ہے چراغ
نُورِ سرکار ﷺ کی صُورت میں نکلتا ہے چراغ

خُلقِ آقا ﷺ کے اُجالے سے جہاں روشن ہے
شب زدہ لوگوں کی تقدیر بدلتا ہے چراغ

مہر زادہ ہے، منوّر ہے، چمک رکھتا ہے
زیست کے موسموں کا رنگ بدلتا ہے چراغ

رُوئے سرکار ﷺ کے نزدیک اندھیرے کیسے
اپنے سایے میں اندھیروں کو مسلتا ہے چراغ

سپرّہ چشم کہیں کچھ بھی، حقیقت یہ ہے
وفرِ تغلیطِ سیاہی کو مچلتا ہے چراغ

بھگتی ظلمات تو دُنیا نے سویرا دیکھا
رات کی کوکھ سے مکّہ میں نکلتا ہے چراغ

اپنے پیارے کو سراج اور منیر کہا مالک نے — اُونچی اِس طرح ہُوئی لو کہ اُچھلتا ہے چراغ
کونوں گوشوں سے اندھیروں کو بھگانے کے لیے — روشنی بر میں لیے رات کو چلتا ہے چراغ
روغنِ زیست مدینے سے جو پا لیتا ہے — تب کہیں جا کے کِسی وقت بہلتا ہے چراغ
روشنی اِس سے چلی جاتی ہے آگے آگے — خلقِ سرکار ﷺ کا اِس طرح سے پھلتا ہے چراغ
روشنی رُشد و ہدایت کی چلی ہے جس سے — ’’سب جہانوں میں اِسی کا نام کا جلتا ہے چراغ‘‘
چار بار آیا وِلا سے جو کلامِ رب میں — ’’سب جہانوں میں اِسی کا نام کا جلتا ہے چراغ‘‘
نام احمد ہو، محمد ﷺ ہو کہ حامد محمودؔ
’’سب جہانوں میں اِسی کا نام کا جلتا ہے چراغ‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت یہ مِرے سرکار ﷺ کی مجھ پر مثالی ہے — مصیبت آ رہی تھی جو مِری جانب، وہ ٹالی ہے
وہاں کی حاضری اپنے نتائج میں نرالی ہے — مدینے میں حضوری نے مِری قسمت اُجالی ہے
یہ میری زندگی محبوبِ خالق نے بچا لی ہے — جو گرنے وَالی تھی قعرِ مذلّت میں، سنبھالی ہے
وہی خوش بخت ہے اور زندگی اُس کی مثالی ہے — نمونے کے لیے جس کو نبی ﷺ کی خوش خصالی ہے
مضرابِ نیاز و عجز، سازِ انس جب چھیڑا — تو مَیں نے شاعری سب پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے
مجھے پایا ہمیشہ رحمتِ سرور ﷺ کی باہوں میں — فرشتوں نے مِری جب زندگی ساری کھنگالی ہے
چراغِ مِدحتِ آقا ﷺ مرے ہونٹوں پہ جلتا ہے — مِری قسمت کی یہ فضلِ خُدا سے، نیک فالی ہے
قُدومِ مصطفیٰ ﷺ میں زندگی کی شام آ جائے — یہ حسرت مَیں نے اِک مدت سے اپنے دِل میں پالی ہے
ردائے عفو و احسانِ پیمبر ﷺ لے کے پلٹے گا — ہر اِک خوش بخت جو طیبہ کی گلیوں میں سوالی ہے
قبولِ خاطرِ آقا ﷺ ہُوئی ہے عاجزی میری — کھڑا ہوں دَست بستہ، سامنے روضے کی جالی ہے
ہمیں مجبوری و دُوری نے بے بس کر کے رکھا تھا — مدینے میں پہنچ کر ہم نے ہر حسرت نکالی ہے
تضرّع سے ہیں بے گانہ نمازیں اپنی اے آقا ﷺ! — اذانیں ہو رہی ہیں، پر حلاوت کب بلالی ہے
نہیں ہجرِ مدینہ سے فقط محمودؔ متاثّر

یہی دیکھا گیا، پوشاک کعبے کی بھی کالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صیغے دردو کے جونہی وِردِ زباں رہے — سارے ملائکہ بھی مِرے ہم زباں رہے
آقا ﷺ کا نام جن کے بھی نوکِ زباں رہا — ہر اِمتحاں میں زندگی کے کامراں رہے
قصرِ دَنا میں جب شہِ ہر اِنس و جاں ﷺ گئے — رب جانے، کتنا عرصہ وہاں میہماں رہے
دیتے رہے حبیبِ خُدا ﷺ کی بشارتیں — اِس میں سب انبیاء سلف تر زباں ہے
سیرت کا معجزہ اِسے کہیے کہ غیر بھی — مدحِ رسول پاک ﷺ میں رطبُ اللساں رہے
برزخ کی حیثیت رہی اُن ﷺ کی مسلّمہ — بندوں کے اور خُدا کے، نبی ﷺ درمیاں رہے
خوشنودی جس کے پیشِ نظر ہو حضور ﷺ کی — قُرآن کے اُسلوب کا وہ ترجماں رہے
مارا گیا، نبی ﷺ کے قدم پر نہ جو چلا — طاعت گزار اُن ﷺ کا نہ کیوں شادماں رہے
اُن پر کرم ہے سرورِ عالَم ﷺ کا لابُدی — جن کی نظر میں محفلِ روحانیاں رہے
رِضوانِ خُلد لینے انھیں آپ آئے گا — جن کے دِلوں پہ سرورِ دیں ﷺ حکمراں رہے
بے چارگانِ دَہر کا چارہ حضور ﷺ ہیں — سرکار ﷺ ہیں جو مایۂ بے مائگاں رہے
تنہائیوں میں ہم نے درودِ نبی ﷺ پڑھا — کچھ لوگ وقفِ انجمن آرائیاں رہے
پڑھ لو کلامِ رب کہ نبی ﷺ ہیں حبیبِ رب — تشکیک کی تو اِس میں گنجائش کہاں رہے
حُبِّ نبی ﷺ میں مرنے کو تیار کیوں نہ ہوں — پیشِ نظر جو زندگئ جاوِداں رہے

محمودؔ کا اور اِس کے احبّا کا، اے خُدا!
تیرے نبی ﷺ کے گھر کو رَواں کارواں رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶۵ واں مجموعۂ نعت

بارانِ نعت

انتساب

کعبہ اللہ کا طواف کرنے والوں کی

رقیق القلبی

کی کیفیت کے نام

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جس کے ہو تذکارِ شاہِ مُرسلاں ﷺ پیشِ نظر
وہ رکھے پاکیزگیٔ قلب و جاں پیشِ نظر

دِل مصفّا ہو، نظر نیچی، زباں ہو پاک صاف
ہو احادیثِ نبی ﷺ کا جب بیاں پیشِ نظر

آ گئی جبریل علیہ السلام کی منزل تو رُکنا تھا اِسے
سِدرہ کیوں رُکتے نبی ﷺ تھا لامکاں پیشِ نظر

کھڑکیاں قصرِ دَنا کی کیوں نہ کھلتیں خود بخود
میزباں کے تھے خصوصی میہماں پیشِ نظر

لوٹ سے اِس کی نگاہیں پاک ہونی چاہئیں
رکھے جو محبوبِ حق ﷺ کا آستاں پیشِ نظر

اِتّباعِ و طاعتِ آقا ﷺ میں جو کھولے زباں
وہ سمجھ لے، اِس کا ہے اب اِمتحاں پیشِ نظر

دیکھ آیا ہوں میں دَسیوں بار شہرِ مصطفیٰ ﷺ
اب بھی ہے وہ خطۂ جنّت نشاں پیشِ نظر

جو کو اہلِ بیتِ آقا ﷺ کا مِلا ہے مرتبہ
رکھ عقیدت کے لیے وہ دُودماں پیشِ نظر

جو سمجھ لے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی اہمیت
اِس کے ہوتی ہی نہیں ہے حفظِ جاں پیشِ نظر

وہ کہے گا حمدِ رب یا نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ
جو رکھے گا عصمتِ لفظ و بیاں پیشِ نظر

جانے کب آقا ﷺ کی ہو جائے توجّہ کی نظر
دیدِ طیبہ کی رکھو تیاریاں پیشِ نظر

جب خیال آئے نبی ﷺ کی نعت کہنے کا رشیدؔ
یہ ضروری ہے کہ ہو حفظِ زباں پیشِ نظر

دینِ حقّہ کی جونہی محمودؔ لب پر بات ہو
رکھ مقامِ خاتمِ پیغمبراں ﷺ پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس کے لُطفِ خُدائے غفور پیشِ نظر
رکھے حضور ﷺ کا نُور و ظہور پیشِ نظر

خیالِ خُلد پئے دیدِ مصطفیٰ ﷺ ہے مجھے
نہیں رہے کبھی حور و قصور پیشِ نظر

ہو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا عندیہ جس کا
رکھے قلم بھی اور اِس کی سطور پیشِ نظر

جو بالمشافہہ "اَوحیٰ" کی بات سُنتا ہے
وہ کیوں رکھے گا تماشائے طور پیشِ نظر

سُنے گا نعتِ نبی ﷺ خوش نصیب وہ، جس کے
ہو گفتگوئے وحوش و طیور پیشِ نظر

کبھی نہ کرنا تُو حکمِ خُدا سے صَرفِ نظر
کبھی نہ تیرے رہیں کِذب و زُور پیشِ نظر

تجھے قیام جو شہرِ نبی ﷺ کا مِل جائے
نہ ہو شمارِ سنین و شہور پیشِ نظر

جو بندہ طیبۂ اقدس کا پانی پینے لگے — رکھّے بہشت کا جامِ طہور پیشِ نظر
جسے بھی شوقِ مدیحِ حضور ﷺ ہو، رکھے — وہ بے بضاعتی اپنی ضرور پیشِ نظر
قیامِ خُلد کی جو خُرّمی کا خواہاں ہو — رکھّے مدینے کا دارالسّرور پیشِ نظر

خُدا جو سُن لے تو محمودؔ کی یہی ہے دُعا
ہو مرتے وقت بقیعِ حضور ﷺ پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں وِلا حضور ﷺ کی ایسے ہے جاگزیں — انگشتری کے قلب میں فِٹ جس طرح نگیں
وہ تیرگی بدوش ہیں انسان خاسریں — احکام پر نبی ﷺ کے، جو کرتے عمل نہیں
ہر پل مدینے میں وہ نکلتی چلی گئیں — وہ حسرتیں جو پہلے سبھی میرے دِل میں تھیں
پہنچے ہیں جن سے اہم کو فرامینِ مصطفیٰ ﷺ — وہ لوگ تابعین ہیں اور تبعِ تابعیں
اُس سے پتا چلا کہ نبی اصل ہیں حضور ﷺ — میثاق انبیاء علیہم السلام کا ہُوا تھا جو اوّلیں
پوچھو جو تم حقیقتِ دینِ خُدائے پاک — ہر کام، ہر کلام نبی ﷺ کا ہے شرع و دیں
وہ جانشینِ سرورِ دیں ﷺ ہی نہ تھے فقط — شیخین رضی اللہ عنہما حشر تک ہیں پیمبر ﷺ کے ہم نشیں
بچپن حضور ﷺ کا تھا، لڑکپن تھا یا شباب — ہر ایک مانتا تھا اُنھیں ﷺ صادق و اَمیں
کیوں ہم بپا کریں نہ اِس شبِ محفلِ درود — اُن ﷺ کا ظہور تب تھا کہ تھی رَات بارھویں
جب جب مَیں شہرِ سرورِ عالَم ﷺ ہُوا رَسا — مقصورۂ حضور ﷺ کے آگے جُھکی جبیں
آقا ﷺ نے اِسے فرمایا خوش نصیب — جس کو ہُوئی ہیں یاد احادیثِ اَربعیں
نامِ نبی ﷺ کو سُن کے جو انگوٹھے چُوم لے — پائے حضور ﷺ چُومے گا محشر میں بالیقیں!
بین السّطور نعتِ رسولِ کریم ﷺ ہو — ملہار ابر میں ہو لبوں پر کہ بھیرویں
جو ژاژخائی کرتے تھے سرکار ﷺ کے خلاف — اُن کا ہُوا تھا ناطقہ بھی بند یا نہیں!
مجھ کو نبی ﷺ کے لُطف و کرم پر یقین ہے — مٹّی بقیع کی مجھے ڈھانپے گی بالیقیں

محمودؔ بے بسی نہ ہو کیوں وجہِ اِنبساط
جب بے بسوں کے سرورِ کونین ﷺ میں مُعیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ گُلوں کی ہے ، نہیں خاروں کی سرزمیں — یہ ہو خُدا ناکردہ شراروں کی سرزمیں
شہر حبیبِ مالکِ کُل ﷺ ہے، خُدا گواہ — سورج کی اور چاند ستاروں کی سرزمیں
پہنچے قدم جہاں پہ خُدا کے حبیب ﷺ کے — وہ ہے حرا و ثور کے غاروں کی سرزمیں
پہلے تھی مکّہ کی، تو پھر طیبہ کی ہو گئی — آقا ﷺ کے جانثاروں کی، یاروں کی سرزمیں
گھر وَالے جو نبی ﷺ کے، اور جو جانشین ہیں — پانچوں کی جو ہے، وہی چاروں کی سرزمیں
ایوانوں میں ہیں دینِ نبی ﷺ کے مُعاندیں — لگتا ہے یہ کہ یہ ہے گنواروں کی سرزمیں
مُردہ گدھوں کا گوشت نبی ﷺ کے غُلام کھائیں — یہ اپنا ملک ہے کہ حماروں کی سرزمیں
ہر فرد جن کا آقا ﷺ! کرپشن میں طاق ہے — کیا یہ رہے گی ایسے اِداروں کی سرزمیں
نامِ نبی ﷺ پہ ایک تو ہوں سب، خُدا کرے! — ہے ساٹھ سے زیادہ دیاروں کی سرزمیں
لاہور گنج بخش علیہ و میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے شہر — یہ ہے حیات بخش مزاروں کی سرزمیں

لاہور میں ہیں نعت گو محمودؔ بے شمار
بے شک یہ ہے نبی ﷺ کے ہزاروں کی سرزمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارضِ حجاز کی تو ہے شاداب تر زمیں — دُنیا میں اور دیکھی ہے ہر جا کھنڈر زمیں
شہرِ نبی ﷺ جہاں ہے، وہ ہے معتبر زمیں — جو اِلتفاتِ رب سے رہی بہرہ وَر زمیں
پائیں گے وہ یقینی شفاعت حضور ﷺ کی — زوّار کو ہے طیبہ کی پیغام بر زمیں
جو زیرِ پائے سرورِ کون و مکاں ﷺ رہی — فریاد رَس حضور ﷺ کی ہے داد گر زمیں
اپنائیت کا منبع و مصدر یہی تو ہے — مقصورہ کی ہے ایسی محبّت اثر زمیں
شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں تاریکیاں کہاں — رکھتی ہے بر میں آٹھوں پہر ہی سحر زمیں

ہو جائے مغفرت مِری، تدفین کے لیے — مجھ کو بقیعِ پاک کی مِل جائے گر زمیں
لمسِ قُدومِ آقا ﷺ سے جو فیض یاب ہے — وہ سبز قُبّہ کے سبب ہے تاجور زمیں
جس کی ہو زمیوں کا اثر قلب و روح تک — اس سے تو بڑھ کے کوئی نہیں پُر اثر زمیں
قسمت پہ اُس کی، رشک کُناں آسماں رہا — جس نے بھی کر لی نعتِ پیمبر ﷺ کی سر، زمیں
طیبہ سے مَیں بھی عرشِ عُلا تک پہنچ سکوں — لپٹائے اپنے ساتھ جو احقر کا سر، زمیں

محمودؔ روز رات کو کرتا ہوں یہ دُعا
''آنکھوں سے اپنی دیکھوں بہاروں کی سرزمیں''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئنہ در آئنہ

اُن کا خالق اور حضرت ﷺ آئنہ در آئنہ — ایک حق اور اِک حقیقت آئنہ در آئنہ
حمدِ رب، آقا ﷺ کی مِدحت آئنہ در آئنہ — اصلِ حکمت، گنجِ حکمت آئنہ در آئنہ
اُن ﷺ کی رحمت، میری اُلفت آئنہ در آئنہ — پا رہے ہیں ایک صُورت آئنہ در آئنہ
سیرتِ سرکارِ وَالا ﷺ کے بیاں میں ایک ہیں — دیکھ لو، قُرآن و سُنّت آئنہ در آئنہ
بال تو اِس میں کوئی آ جائے، ممکن ہی نہیں — رب کی اور سرور ﷺ کی طاعت آئنہ در آئنہ
داعئ تسکیں ہیں آقا ﷺ اَمن کے پیغامبر — دَہر کو دیں امن و راحت آئنہ در آئنہ
ایک تھے اصحاب و اہلِ بیتِ سرکارِ جہاں ﷺ — یوں تھی قُربت اور قرابت آئنہ در آئنہ
حامِد و ناعِت کی خاطر مصطفیٰ ﷺ کا ہے کرم — رُستگاری کی ضمانت آئنہ در آئنہ
سیرت و مدّاحئ سرکار ﷺ کی صُورت میں ہے — رب کے قُرآن کی ہر آیت آئنہ در آئنہ
عونِ رب، فضلِ رسولِ پاک ﷺ سے — مَیں گیا طیبہ بہ سُرعت آئنہ در آئنہ
میرے آقا ﷺ نے اُحد کو جبلِ جنّت کر دیا — اُن ﷺ کی ٹھوکر اور پربت آئنہ در آئنہ

مَیں نے تو محمودؔ طیبہ میں یہی دیکھا کہ ہے
حاضری میں حُسنِ رِقّت آئنہ در آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت اور حمد و ثنا ہے آئنہ در آئنہ
دونوں میں اِک واسطہ ہے آئنہ در آئنہ

ذکر معراجِ رسولِ پاک ﷺ کا، اَجمال سے
نجم و اِسرا میں رہا ہے آئنہ در آئنہ

وہ "دَنَا فَتَدَلّٰی" کے اَسرار سے وَاقف ہُوا
جس نے بھی سوچا کہ کیا ہے آئنہ در آئنہ

کون "مَا اَوْحٰی" سے واقف ہو گیا، کِس نے کِیا
آشنا سے آشنا ہے آئنہ در آئنہ

"قَابَ قَوْسَیْن" اور "اَوْ اَدْنٰی" کی قُربت دیکھیے
سامنا دونوں ہی کا ہے آئنہ در آئنہ

سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا جو پہلو بھی ہے
مؤمنوں کا رہنما ہے آئنہ در آئنہ

مہرِ خالِق اور ماہِ مصطفیٰ ﷺ دونوں ہی میں
تابنا کی ہے، ضیا ہے آئنہ در آئنہ

مالک و محبوب ﷺ دونوں حق ہیں اور دونوں کریم
یہ وِلا کا زاویہ ہے آئنہ در آئنہ

مصطفیٰ ﷺ رب کی رِضا چاہیں، وہ چاہے آپ ﷺ کی
ایک اندازِ وَفا ہے آئنہ در آئنہ

اُمّتِ سرور ﷺ کے جتنے اِتّقا والے ہیں لوگ
ہم نے اُن کو کہ دیا ہے آئنہ در آئنہ

حق ہے یہ محمودؔ محبوبِ خُدا ﷺ کی آنکھ میں
فرشِ خاکی تا سما ہے آئنہ در آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے کیا کیا کچھ بتا کے آئنہ در آئنہ
بھیجا سرور ﷺ کو پڑھا کے آئنہ در آئنہ

اوحی، ما اوحی کے کھولے اِس طرح سر بستہ راز
بات کی، آگے بٹھا کے، آئنہ در آئنہ

میرے آقا سرورِ کون و مکاں ﷺ کا نُور تھا
رُوبرو نُورِ خُدا کے، آئنہ در آئنہ

لامکاں کے قصر میں تھا سامنے ربِّ عُلا
مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کے آئنہ در آئنہ

جانے کیا کیا رُوبرو کیں باتیں ربِّ پاک نے
سرورِ دیں ﷺ کو بُلا کے، آئنہ در آئنہ

تھی رجب کی رات، کیا جانے، تھے کیسے وَاردات
آشنا سے آشنا کے آئنہ در آئنہ

حق تھا حق کے سامنے پہنچا ہُوا، بیٹھا ہُوا
تھی رِضا دُوجی رِضا کے آئنہ در آئنہ

جس جگہ جبریل علیہ السلام رَستے میں کہیں ٹھہرے رہے
تھی وَرا اَرض و سما کے، آئنہ در آئنہ

قُدسیوں نے راہِ محبوبِ خُدا ﷺ ہموار کی
عرش و کُرسی کو سجا کے آئنہ در آئنہ

جو ملن کا تھا مقامِ لامکاں، وہ تھا کہیں — پیچ میں قصرِ دنا کے، آئنہ در آئنہ
"القلم" سُورہ میں بھی رب نے دیا رُتبہ اُنھیں — ذکر کی عظمت بڑھا کے، آئنہ در آئنہ
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں باادب رہنا رشیدؔ
حرف ہوں مدح و ثنا کے آئنہ در آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم ایسوں پر رہا از ابتدا کرم ہی کرم — حضورِ پاک ﷺ کا بے اِنتہا کرم ہی کرم
ہمیں مدینے میں حاصِل رہا کرم ہی کرم — جو لمحہ گزُرا وہاں، بن گیا کرم ہی کرم
مِرے حضور ﷺ نے مجھ پر کِیا کرم ہی کرم — شبانہ روز و صباح و مَسا کرم ہی کرم
اطاعت اُن ﷺ کی، ہمارا جو روزمرّہ رہی — وہ ہم پہ کرتے ہیں سدا کرم ہی کرم
درودِ پاک ہے سُنّت خُدائے برتر کی — اِس ایک کام سے حاصِل ہُوا کرم ہی کرم
جہاں جہاں پہ قُدومِ حضور ﷺ لگتے رہے — صفا و مروہ و ثور و حِرا کرم ہی کرم
کرم نما نہیں اپنوں ہی پر حبیبِ خُدا ﷺ — کہ دشمنوں پہ بھی تھا بے بہا کرم ہی کرم
نبی ﷺ کا مُتبع جو ہے، وہ رب کا ہے محبوب — ہے اِتّباعِ نبی ﷺ کا صلہ کرم ہی کرم
پڑوسی سے مِرے اچھے سلوک پر، مجھ پر — نبی ﷺ کا فضلِ خُدا سے ہُوا کرم ہی کرم
ہے مجھ پہ خالِقِ کونین کی عنایت سے — حبیبِ رب ﷺ کی عطا ہی عطا، کرم ہی کرم
یہاں جو پہنچا، وہ آیا نگاہ میں رب کی — ہے شہرِ آقا ﷺ کی ساری فضا کرم ہی کرم
تخصّص اپنا جو محمودؔ ہے خطا ہی خطا
تو ہے حضور ﷺ کی ذاتِ عُلا کرم ہی کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر میں ہے حاضری کرم ہی کرم — رسائی پر مِلا ہے سرمدی کرم ہی کرم
جہاں کے رہبرِ اعظم رسولِ پاک ﷺ کی ہے — رہِ خُدا کی طرف رہبری کرم ہی کرم
ہے مجھ پہ خاص توجّہ سے ربّ عالَم کی — نعوتِ آقا ﷺ سے وابستگی کرم ہی کرم

رہا مَیں جتنے بھی دِن آج تک مدینے میں
ہر ایک سانس مِری بن گئی کرم ہی کرم

وہاں کی زندگی سے بڑھ کے زندگی کیا ہے
نبی ﷺ کے شہر میں ہے موت بھی کرم ہی کرم

گناہ گار تو ہُوں، پر گیا جو طیبہ میں
تو لے اُڑی مِری شرمندگی کرم ہی کرم

جہانِ دُنیا کی خاطِر خُدا کے فضل سے ہے
رسولِ پاک ﷺ کی پیغمبری کرم ہی کرم

مُواجہہ میں تو احساسِ جرم کے باعِث
جو میری آنکھ میں اُتری نمی، کرم ہی کرم

تضاد اِس کو نہ کہنا، یہ خوش نصیبی ہے
کہ ہے خطاؤں کی ہمسائیگی کرم ہی کرم

ہے راہ بھولنا شہرِ نبی ﷺ میں خوب کہ ہے
وہاں کی گلیوں میں گُم گشتگی کرم ہی کرم

مگن ہوں ایسے درودِ حضورِ ﷺ وَالا میں
ہر ایک لحظہ ہے غم سے بری، کرم ہی کرم

میں سائبانِ عطائے خُدا میں ہُوں محمودؔ
ہے ذکرِ سیّدی و مرشدی ﷺ کرم ہی کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے نعت گوؤں کے ایوان پر کرم ہی کرم
مدیحِ آقا ﷺ کے بُستان پر کرم ہی کرم

کلامِ پاک کی صورت میں دَستور العمل دے کر
کیے حضور ﷺ نے انسان پر کرم ہی کر

صحاحِ سِتّہ میں جتنی حدیثیں مِلتی ہیں
ہے اُن کے متن اور عنوان پر کرم ہی کرم

وَساطت آپ کی تھی جس سے، وہ مِلا رب سے
ہُوا یوں صاحبِ عرفان پر کرم ہی کرم

خُدا کرے کہ تمتّع ہم اِس سے سب کر لیں
ہُوا جو بوذر ؓ و سلمان ؓ پر کرم ہی کرم

کِسی بھی اور صحابی ؓ پہ اِس قدر نہ ہُوئے
ہُوئے جو حضرتِ عثمان ؓ پر کرم ہی کرم

سوال تیسرا کھولے گا خُلد کی کھڑکی
لحد میں آپ ﷺ کی پہچان پر کرم ہی کرم

جو اُن ﷺ کے نام پہ، حُرمت پہ ہو گئی قُرباں
کیا حضور ﷺ نے اِس جان پر کرم ہی کرم

وہ مدحِ آقا میں مصروف رہتے تھے ہر دَم
تھا بن رواحہ ؓ و حسّان ؓ پر کرم ہی کرم

حضور ﷺ سے تو نہیں ہے چُھپا ہُوا کچھ بھی
ہر اُمّتی کے ہو اَرمان پر کرم ہی کرم

مقامِ طیبہ کی عظمت کو پا گیا محمودؔ
یہ تھا حضور ﷺ کا وِجدان پر کرم ہی کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لیں، مُسلم بھی اب دُنیا کا خواہاں ہے حضور ﷺ
دین کے جملہ شعائر سے گریزاں ہے حضور ﷺ

دُنیا سے عنقا ہُوئے جاتے ہیں اَمن و آشتی
خوف و دہشت سے ہراساں ہر مسلماں ہے حضور ﷺ

نخلِ ہمّت پر تو گویا چڑھ گئی آکاش بیل
نام لیوا آپؐ کا جو ہے، تن آساں ہے حضور ﷺ

زخم خوردہ پاؤں ہیں، فیروز مندی اب کہاں
راستہ جو بھی نظر آتا ہے، سُنسان ہے حضور ﷺ

دین کے احکام کی جانب نہیں ہے اِنہماک
طاق میں رکھّا ہُوا ہم سب نے قُرآں ہے حضور ﷺ

کیا اخوّت، خون ہی سب کا ہو گیا شاید سفید
ورنہ عاری ہی لہو سے اِن کی شریاں ہے حضور ﷺ

خُلق کا ہم سے چھنا ہے قیمتی اندوختہ
جو خرابی ہے، بُرائی ہے، نمایاں ہے حضور ﷺ

مُلک کا بے دانشی کے ہاتھ میں ہے اِنصرام
لوٹ مار اور دھاندلی کا سارا ساماں ہے حضور ﷺ

سوگوار آنکھوں نے دیکھیں تفرقہ پردازیاں
جو بُرا ہے وہ یہاں شاداں و فرحاں ہے حضور ﷺ

زندگی کرنے میں حائل ہے بہت پیچیدگی
مُلک کا جو جو بھی شہری ہے، پریشاں ہے حضور ﷺ

کیسی نستعلیقیت، شائستگی اِنسان میں
یہ تو بد اعمالیوں پر آج نازاں ہے حضور ﷺ

مفلس و نادار جا پہنچا ہے مرنے کے قریب
بانجھ اب دہقان کا ہر کھیت کھلیاں ہے حضور ﷺ

دے نہیں پایا ہے ہمّت ہم کو کچھ یومِ دفاع
یوں گھروں کی تو مُنڈیروں پر چراغاں ہے حضور ﷺ

اپنی حالت تو نہیں ایسی کہ خوش ہوتا خُدا
بدنصیبی سے مگر مسرُور شیطاں ہے حضور ﷺ

اپنی دیں بیزاری اور ناکردہ کاری کے سبب
”آپ کی اُمّت کا شیرازہ پریشاں ہے حضور ﷺ“

آپ ہی محمودؔ کے آقا! کرم فرمایئے
اِنتشار و رنج اب مِلّت کا ساماں ہے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی ناموس پر جو جان قُرباں ہے حضور ﷺ
زندگیٔ جاوِداں کا بس وہ عنواں ہے حضور ﷺ

آپ ﷺ کی تشریف فرمائی زمینِ خاک پر
مؤمنوں پر یہ خُدا کا خاص احساں ہے حضور ﷺ

دیدِ طیبہ کو بڑھا ہے میرا جوشِ اشتیاق
شمعِ اُمیّد و رِجا دِل میں فروزاں ہے حضور ﷺ

راز یہ مَا یَنۡطِقُ نے پل میں اَفشا کر دیا
آپؐ کا اور کبریا کا ایک فرماں ہے حضور ﷺ

شاعروں کے وَاسطے یہ حق رہا رجحان ساز
آپؐ کا مدّاح و ناعِت آپ رحماں ہے حضور ﷺ

صاحبِ ختمِ نبوّت آپ ہیں، صرف آپ ﷺ ہیں
اِس حوالے سے تو سب نبیوں کا پیماں ہے حضور ﷺ

حشر میں بن جائے یہ میرے تحفّظ کی دلیل
میرا پینسٹھواں(۶۵) جو یہ نعتوں کا دِیواں ہے حضور ﷺ

اب کے بھی ہو جاتا جو پُورا، تو ہو جاتا کرم
حاضریٔ دَر کا احقر کو جو اَرماں ہے حضور ﷺ

ارضِ طیبہ خاک ہے، پر رشکِ صد خورشید ہے
آپؐ کے قدموں کی ضو سے یہ فروزاں ہے حضور ﷺ

میں تو آبِ طیبہ پینے کو گیا بتّیس(۳۲) بار
اور ہیں جن کو تلاشِ آبِ حیواں ہے حضور ﷺ

مِل سکے مجھ کو بقیعِ پاک میں دو گز زمیں
آپؐ کی رحمت سے تو یہ مجھ کو آساں ہے حضور ﷺ

آپ میزاں پر مدد فرمائیں گے محمودؔ کی
اِس کا ایقاں ہے یہی، یہ اُس کا ایماں ہے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کا، اُلفت کا ہر جذبہ پریشاں ہے حضور ﷺ
آئنے دُھندلے ہیں، ہر چہرہ پریشاں ہے حضور ﷺ

غائب ہوتی جاتی ہیں سب خوش اُمیّدیاں
حال میں اندھیر ہے، فردا پریشاں ہے حضور ﷺ

کوئی بھی ایسا نہیں دیکھا، جو سرگرداں نہیں
غور سے جس جس کو بھی دیکھا، پریشاں ہے حضور ﷺ

ہر طرف بے چینی، بے تابی ہے اور رنجیدگی
اِس طرح ماحول تو سارا پریشاں ہے حضور ﷺ

آج مصروفِ تکلّم ہے زبانِ کِذب و زُور
مُلک میں جو جو بھی ہے سچّا، پریشاں ہے حضور ﷺ

پھیر لیں ''اشرافیہ'' نے آنکھیں ہر نادار سے
مفلسی کا تو ہر اِک لمحہ پریشاں ہے حضور ﷺ

مُہملیّت بے نتیجہ بحث کو کرتی ہے عام
ایسا لگتا ہے کہ سب دُنیا پریشاں ہے حضور ﷺ

پر شکستہ طیر کی صُورت ہے پنچھی فکر کا
آج کل تو میرا ہر سپنا پریشاں ہے حضور ﷺ

بے بسی، بے چارگی کا دَور دورہ ہے یہاں
کیا کوئی ایسے بھی بے جا پریشاں ہے حضور ﷺ

آپ ﷺ کے قدموں سے دُوری کا نہیں کچھ کم اثر — ہجرِ طیبہ میں تو ہر بندہ پریشاں ہے حضور ﷺ

اِردگرد اپنے جو دیکھا ہے تو سب مغموم ہیں
کب فقط محمودؔ ہی تنہا پریشاں ہے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھینچتا ہے اِس حوالے سے مجھے یومُ النشور — شافعِ عصیاں شعاراں ہوں گے وَاں آقا حضور ﷺ
جب جہانِ دُنیا میں فرمایا آقا ﷺ نے ظہور — سر کے بل گرتے گئے تھے سارے اَصنامِ غرور
وہ قلم ہے قابلِ سوگندِ ربّ العالمیں — نعتِ آقا ﷺ میں لکھی جاتی ہیں جس کی سب سطور
جب فصیلِ جسمِ اِنسانی کو ڈھایا جائے گا — رُوح میری پائے گی دیدِ پیمبر ﷺ سے سُرور
زرفشاں صبحِ دیارِ سرورِ دیں ﷺ کا خیال — زائروں کے سامنے آتا ہے لے کر رنگ و نُور
خِلعتِ تطہیر کے قاطِل ہے آلِ مصطفیٰ ﷺ — یہ رقم قُرآنِ رب میں ہے پئے شرحِ صدور
اُمّتِ آقا ﷺ میں ہیں اَصحاب رضی اللہ عنہم سرکردہ تریں — اُن پہ شفقت تھی نبی ﷺ کی، خوش رہا اُن سے غفور
لائے گا جو شخص نعتیں حیطۂ تحریر میں — وہ رہے گا زیرِ چترِ مصطفیٰ ﷺ روزِ نشور
خاک برسر، آہ برلب ہجرِ طیبہ میں جو تھا — آخرش پا ہی گیا تسکینِ قلبِ ناصبور
چادرِ لُطف و عطا سرکار ﷺ سے جس کو مِلی — دیکھنا، کر لے گا ہنستا کھیلتا پُل کو عبور
میرا معروضہ نہ پہنچے کیوں فرازِ عرش تک — جب کہ اِس کے ساتھ نتّھی ہے درودِ آنحضور ﷺ

نازشِ جُملہ رُسل علیہم السلام محمودؔ جو ہستی رہی
مکّہ کی بستی میں اِس ہستی نے فرمایا ظہور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ محبوبِ خُدا ﷺ کا فیصلہ حُسنِ عمل — حُسنِ عقبیٰ کا ہے پہلا مرحلہ حُسنِ عمل
مدحِ آقا ﷺ ہے سکینت آشنا حُسنِ عمل — خوش نصیب انساں ہے، جس نے یہ کیا حُسنِ عمل
مصطفیٰ ﷺ دیں گے عقیدت کا صلہ روزِ نشور — اِنتہا حُسن، یقیں ہے، اِبتدا حُسنِ عمل
خواہشِ جنّت میں دیکھو سیرتِ سرکار ﷺ کو — ادّعا حُسنِ عمل ہو، مدّعا حُسنِ عمل

آج راہِ مصطفیٰ ﷺ لو گے تو کل پاؤ گے خُلد — آخرت کے حُسن کا ہے آئنہ حُسنِ عمل
بُعدِ گُفتار و عمل سے دُور رہنا تم کہ ہے — دعوئ حُبِّ نبی ﷺ کا ضابطہ حُسنِ عمل
کیوں دُعائیں ہو نہ جاتیں مالکِ کُل تک رَسا — سابقہ صَلِّ عَلٰی تھا، لاحقہ حُسنِ عمل
اِتّباع و طاعت و تقلیدِ آقا ﷺ میں چلو — اصل میں ہے سُنّت خیرُ الوریٰ ﷺ حُسنِ عمل
اُسوۂ آقا ﷺ پہ چلنے والا ہے پرہیزگار — رہنما منزل کا، راہِ اِتقا حُسنِ عمل
ہم کو اعمالِ شنیعہ سے بچانے کے لیے — سرورِ دیں ﷺ نے دِیا ہم کو بتا حُسنِ عمل
نعتیں ہم کہتے بھی ہیں، پڑھتے بھی ہیں، سُنتے بھی ہیں — پر، وفا کی شکل میں، وَاحسرتا! حُسنِ عمل؟

جان لیں سب اُمّتی محمودؔ آقا ﷺ کے کہ ہے
مقتدائے مُرسلاں ﷺ کی اِقتدا حُسنِ عمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُلے گا حشر میں جب زندگی کا حُسنِ عمل — تو کام آئے گا حق آگہی کا حُسنِ عمل
ہے نعتِ پاکِ نبی ﷺ شاعری کا حسنِ عمل — اِسی کو جاننا تم بہتری کا حُسنِ عمل
میں وِردِ "صَلّ علی المصطفیٰ" کا عامِل ہوں — رہا ہے پیشِ نظر شافعی کا حُسنِ عمل
ہدف بناتا ہے بندے کو رب کی اُلفت کا — نبی ﷺ کی پیروی میں بندگی کا حُسنِ عمل
وہی تو اُسوۂ سرکار ﷺ کے مُقلّد ہیں — جو رکھیں سامنے سرکار ﷺ ہی کا حُسنِ عمل
وہ بندہ کیوں نہ صداقت مآب کہلائے — نبی ﷺ سے سیکھ لے جو راستی کا حُسنِ عمل
ترازو پرکھے گا جب حشر میں کھرا کھوٹا — نہ ہو گا رائیگاں اُس دَم کِسی کا حُسنِ عمل
رہیں نظر میں حبیبِ الٰہ ﷺ کی عادات — ہو گفتگو کا، یا ہو خامشی کا حُسنِ عمل
یہی تو ہے کہ جس سے ہے انسان اشرف المخلوق — یہ جو حضور ﷺ کی ہے پیروی کا حُسنِ عمل

رشیدؔ ہم پہ یہ ارشادِ مصطفیٰ ﷺ سے کُھلا
ہے سب سے قیمتی تو متّقی کا حُسنِ عمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ میں گہر حُسنِ عمل
لاتی ہیں چشمانِ تر حُسنِ عمل

گفتگو کا حُسن بھی ہے خوب، پر
جس قدر ممکن ہو، کر حُسنِ عمل

کہتے ہیں آقا ﷺ ہے اُمّت کے لیے
کامیابی کی خبر حُسنِ عمل

ہو گی آقا ﷺ کی معیّت خُلد میں
رکھتا ہے ایسا اثر حُسنِ عمل

ذکر میں سرور ﷺ کے، تینوں ایک ہوں
حُسنِ لب، حُسنِ نظر، حُسنِ عمل

یہ کہا محبوبِ ربِّ پاک ﷺ نے
زندگی ہے سر بسر حُسنِ عمل

ہوں گے راضی مصطفیٰ ﷺ انسان سے
زندگی بھر ہو اگر حُسنِ عمل

کرتی ہے آساں توجّہ آپ ﷺ کی
گو کہ ہے دُشوار تر حُسنِ عمل

حشر میں فضلِ رسولِ پاک ﷺ سے
پائے گا اچھّا ثمر حُسنِ عمل

نعتیں ہیں محمودؔ ہونٹوں پر ترے
ہے زباں اچھّی، مگر حُسنِ عمل؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ رسول ﷺ بھول کر آپس میں ہے لڑائی کیوں
کرتا ہے دُوریاں شعار بھائی سے آج بھائی کیوں

دِیں تو مِلا حضور ﷺ سے، اُن سے ہو بے وفائی کیوں
ایسے رَسَن سے جو بندھا، چاہے گا وہ رہائی کیوں

فضلِ خُدا سے جو کرے صرف مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
اِس کے لبوں پہ غیر کی ہو تو ہو مدح سرائی کیوں

سرورِ کائنات ﷺ آپ جب ہیں رؤف اور رحیم
غیروں کے آگے ہم کریں زخموں کی رُونمائی کیوں

وہ جو نبی ﷺ کے حکم کی کرتے نہیں متابعت
کرتے ہیں بدنصیب وہ دعویٰ پارسائی کیوں

مکّہ پہنچ کے تابشِ شہرِ نبی ﷺ نہ پا سکا
تارِ شعاعِ مہر سے اُس نے نظر چُرائی کیوں

لُطفِ نوازشات اگر سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کرے
تیرے قریب آئے تو آئے کوئی بُرائی کیوں

محوِ پرستشِ مفاد ہوتے نہیں ہیں مؤمنین
بندہ جو ہو حضور ﷺ کا، وہ کرے خُود نمائی کیوں

وہ جو قریب تر رہا زندگی بھر حضور ﷺ کے
اِس میں اور اُس کے حبیب ﷺ میں ڈالے کوئی جُدائی کیوں

پرچمِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ ہاتھ میں رکھنے والے کی
رِضواں درِ بہشت پر کرے نہ پیشوائی کیوں

خاکِ مدینہ دیکھ کر چرخ کی سمت دیکھیں کیا
شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے کریں تو بے وفائی کیوں

کِس لیے اُمّتِ حضور ﷺ ہو گئی مُذنِب و اثیم
سر پہ نحوستِ گُناہ آج ہے اِس کے چھائی کیوں

مُلک جو نامِ حضور ﷺ پر ہم کو مِلا ہے، اِس میں بھی
عُسرت نصیب عوام پر گرانی کی ہے چڑھائی کیوں

دستِ تصرّفات میں جن کے سَنَد تھی جیت کی
سوچیں تو، کفر و ظلم سے مات اُنھوں نے کھائی کیوں

مقتضیاتِ یومِ دیں اپنی اگر نظر میں تھیں
فسق و فجور کی بساط ہم نے یہاں بچھائی کیوں

وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں جب شبانہ روز
اُس کو فرشتے بھی کہیں رب کی نہ ہمنوائی کیوں

مرنا رشیدؔ کا وہاں چاہتے ہوں نہ گر نبی ﷺ
دفنِ بقیع کی مِرے دِل کو لگن لگائی کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خُدا ﷺ کی عطا پر عطا
دِلائے معافی عطا پر عطا

نبی ﷺ کی ہے ایسی عطا پر عطا
نہیں ہے جو وقتی عطا پر عطا

اِدھر سے ہے میری خطا پر خطا
اُدھر سے نبی ﷺ کی عطا پر عطا

عنایاتِ رب تک پہنچنے کی خاطر
نبی ﷺ کی ہے کافی عطا پر عطا

خُدا نے بھی کی اُن کی اُمّت پہ رحمت
پیمبر ﷺ نے بھی کی عطا پر عطا

مدینے تو پہنچو وِلا ساتھ لے کر
ہے اُس جا حضوری عطا پر عطا

محبّت سے تم نعت خوانی میں روؤ
بکھیرے گی موتی عطا پر عطا

ہماری خرابی گناہوں کی کثرت
پیمبر ﷺ کی خوبی عطا پر عطا

سب عاصی ہم ایسے یہی سوچتے ہیں
ہے کیسی مثالی عطا پر عطا

کیے جاتے ہے سب جہانوں پہ ہر دم
وہ ذاتِ گرامی عطا پر عطا

رسولِ خُدا ﷺ سے ہُوئی جا رہی ہے
خصوصی، عمومی عطا پر عطا

ہمیں سرزنش سے بچاؤ کی خاطر
ہے اُن کی ضروری عطا پر عطا

کیے جا رہے ہیں بہرحال سب پر
حبیبِ الٰہی ﷺ عطا پر عطا

میں ناعِت ہوں محمودؔ، میرے لیے ہے
نبی ﷺ کی یقینی عطا پر عطا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ سے مکّہ، مکّہ سے طیبہ رہِ نجات
رب نے دِکھا دیا مجھے سیدھا رہِ نجات

بے چارگیٔ دَہر کا چارہ رہِ نجات
ہے آخری حضور ﷺ کا خطبہ رہِ نجات

حُسنِ عمل سے رکھتا ہے ناتا رہِ نجات
وِجداں میں مؤمنوں کے جو چمکا رہِ نجات

مقصورۂ حضور ﷺ کا سپنا رہِ نجات
"جاءُوکَ" سے دِکھا گیا مولا رہِ نجات

راہِ درودِ سرورِ دیں ﷺ تھا رہِ نجات
جو کر چکا بہشت پہ قبضہ رہِ نجات

کہ کر اطاعت اپنی، خُدائے کریم نے
آقا ﷺ کی اِتباع میں ڈھالا رہِ نجات

اِس پر چلا ہے جو، وہی بخشش نصیب ہے
بے شک ہے راہِ شاہِ مدینہ ﷺ رہِ نجات

دیکھا نقوشِ پائے پیمبر ﷺ کا عکس، تو
دِل کو لگا کہ مَیں نے بھی پایا رہِ نجات

جس کی نظر نہ اُسوۂ سرکار ﷺ پر جمی
کِس طرح دیکھ پاتا وہ اندھا رہِ نجات

بدبخت ہیں جو اور کہیں ڈھونڈتے پھریں
دُنیا کو جب دِکھا چکے آقا ﷺ رہِ نجات

ہے طاعتِ حبیبِ خُدا ہی کا راستہ
غفران و رُستگاری کا پیارا رہِ نجات

جس کی جمی نہ سیرتِ سرکار ﷺ پر نظر
اُس کے لیے تو ہو گیا عنقا رہِ نجات

محمودؔ نعتِ پاک کہو اور دیکھ لو
خوشنودیٔ اِلٰہ، تک پھیلا رہِ نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مومنوں کی شان کے شایاں رہِ نجات
ہو جائے گا عمل سے چراغاں رہِ نجات

جس شخص کا بھی دِل سے ہو اَرماں رہِ نجات
پائے گا نعت ہی سے وہ انساں رہِ نجات

سیرت نبی ﷺ کی ہے پئے تقلید لازمی
ہے اُن کی اِتبّاع کا عنواں رہِ نجات

جو مصطفیٰ ﷺ کہیں، اِسی پر دوستو، چلو
تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ ہے آساں رہِ نجات

دِکھلا رہی ہے دُنیا میں سب رہنے وَالوں کو — حُبِّ نبی ﷺ کی شمعِ فروزاں رہِ نجات
کرتے رہو فضائلِ اخلاق پر عمل — آنکھوں کے آگے ہو گا نمایاں رہِ نجات
دُنیا میں اچھے کام جو کرتے رہے سدا — پائیں گے بعدِ مرگ مُسلماں رہِ نجات
آقا ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سیکھیں زندگی — بس اِس طرح سے پائیں گی نسواں رہِ نجات
حاصِل اُسے ہُوئی جو شفاعت حضور ﷺ کی — پا لے گا ایسے حامِلِ عصیاں رہِ نجات

محمودؔ کہ رہی ہے تیقّن کی کیفیت
ہے حاضریٔ طیبہ کا فیضان رہِ نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حضورِ پاک ﷺ ہے ہاں ہاں، رہِ نجات — سمجھے ہیں ہم کہ ہے یہی آساں رہِ نجات
جو نُورِ خُلقِ آقا ﷺ سے ہوتا ہے مستفید — وہ شخص دیکھ پائے گا تاباں رہِ نجات
پُتلی پہ جس نے قُبّۂ خضرا سجا لیا — اُس کی نگاہ میں ہے فروزاں رہِ نجات
وہ رَاہ لے حفاظتِ شانِ حضور ﷺ کی — جس شخص کی بھی چاہتی ہے جاں رہِ نجات
دَامن نبی ﷺ کا پکڑو تو پاؤ گے مغفرت — محبوبِ کبریا ﷺ کا ہے احساں رہِ نجات
کرتی رہی جو سُنّتِ سرکار ﷺ میں سجود — پا لے گی ایسی جبہۂ رخشاں رہِ نجات
آقا ﷺ کی اتّباع میں جو زندگی بتائے — آمد پہ اِس کی، کیوں نہ ہو نازاں رہِ نجات
اِس کو سمجھنا، اِس پہ عمل کرنا ہے اہم — کب ہے فقط تلاوتِ قُرآں رہِ نجات
چھٹکارا ہو گناہ سے تو پاؤ بخششیں — ہر دردِ معصیت کا ہے دَرماں رہِ نجات

محمودؔ کا تعلقِ خاطر ہے اِس سے یوں
پائے گا نعت ہی سے سخنداں رہِ نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بندۂ اللہ پہ وَا ہے رہِ نجات — راہِ حضور ﷺ راہِ ہُدیٰ ہے رہِ نجات
وَاحد سبیل بخشش و غفران کی ہے یہ — محبوبِ کبریا کی رِضا ہے رہِ نجات

بچنا پکڑ دھکڑ سے قیامت کی چاہو تو
حُبِّ نبی ﷺ و خوفِ خُدا ہے رہِ نجات

طیبہ سے ہو اِرادہ جو رب تک رَسائی کا
راہِ قُبا ہی راہِ بقا ہے رہِ نجات

ڈھب جس کی زندگی کا ہے سُنّت حضور ﷺ کی
اُس شخص کے لیے تو کُھلا ہے رہِ نجات

تدبیر رُستگاریٔ محشر کی جان لو
بس، خاتم الرسل ﷺ کی ثنا ہے رہِ نجات

کرنا سفر طریقِ محبّت پہ دین میں
محبوبِ ربِّ کُل سے وَفا ہے رہِ نجات

پہنچو وہاں تو راہبر سمجھو حضور ﷺ کو
اِس حیثیت میں غارِ حرا ہے رہِ نجات

پائیں گے مخلصی کا طریقہ درود خوان
دِل سے کہو تو "صَلِّ عَلٰی" ہے رہِ نجات

محمودؔ آپ طاعتِ سرور ﷺ کی راہ لیں
کوئی نہ اور زیرِ سما ہے رہِ نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سمجھ پائیں گے مرتبہ آپ ﷺ کا
حشر میں جب ہُوا سامنا آپ ﷺ کا

کبریا اُن ﷺ کی رحمت کا منّاد ہے
سب جہانوں میں ڈنکا بجا آپ ﷺ کا

سوچیے، قِبلہ تبدیل کیسے ہُوا
تھی یہ تجویز یا فیصلہ آپ ﷺ کا

جب قسم اپنی کھانے کی بات آ گئی
رب نے اپنے کو بھی کہہ دیا آپ ﷺ کا

حرفِ "مَا یَنطِقُ" کا یہ مفہوم ہے
ہے خُدا کا کہا، ہر کہا آپ ﷺ کا

رب نے محبوبیت کو اُسے چُن لیا
راستہ جس نے بھی لے لیا آپ ﷺ کا

ایک شب، سوچو، کیسا تھا قُدوس کو
رُوبرو بیٹھ کر دیکھنا آپ ﷺ کا

منزلِ حق رہی اُس کا آساں ہُوئی
مِل گیا جس کِسی کو پتا آپ ﷺ کا

راز "تلک الرسل" نے یہ اَفشا کیا
ہے رسولوں میں رُتبہ بڑا آپ ﷺ کا

اُن ﷺ کی خوشنودی مالک کو محبوب تھی
اِس سے بڑھ کر تعارف ہو کیا آپ ﷺ کا

جس میں خالق ہمیشہ اکیلا رہا
ایک شب وہ تھا مہماں کدہ آپ ﷺ کا

ہونٹ اِس کے درودِ نبی ﷺ سے سجے
نام جس نے لیا یا سُنا آپ ﷺ کا

قول سارے ہیں سرکار ﷺ کے دِلکشا
حکم ہر ایک ہے جانفزا آپ ﷺ کا

منزل اُس کے قدم بڑھ کے لے گی نہ کیوں
پایا جس نے رہِ اِتّقا آپ ﷺ کا

ربِّ عالَم نہ کیوں اُس کا ہو جائے گا
دِل سے جو شخص بھی ہو گیا آپ ﷺ کا

پہنچوں میزاں پہ تو آئے یا مصطفیٰ ﷺ!
نام ہونٹوں پہ بے ساختہ آپ ﷺ کا

کھولتا دیکھا تسلیم کا راستہ
ذاتِ رحمان کو ماننا آپ ﷺ کا

عاصیوں کو بھی اور پارساؤں کو بھی
چاہیے حشر میں آسرا آپ ﷺ کا

میرے دِل کی زمیں پر بفضلِ خُدا
لہلہاتا ہے گُنبد ہرا آپ ﷺ کا

مُفتخر اپنے اِعزاز پر کیوں نہ ہو
ہے جو محمودؔ مِدحت سرا آپ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِہر و شفقت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا
"آپؐ رحمت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا"

حرفِ رب میں "سراجِ منیر" آپ ﷺ ہیں
نُورِ قُدرت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

آپ ﷺ نے ہر حقیقت کو مَنوا لیا
وہ حقیقت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

صانع کو بھی ہمیشہ جو اچھّی لگی
ایسی صُورت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

پھیلیں دانائیاں سب احادیث سے
گنجِ حکمت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

بدر و خیبر کی جنگوں سے ثابت ہُوا
وجہِ نُصرت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

حکمِ خالق سے سب مومنوں کے لیے
رحم و رَافت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

ربِّ یکتا نے یکتائی دی آپ ﷺ کو
سرِّ وَحدت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

جو رَسالت دَلالت ہے توحید پر
بس وہ حجّت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

نعمتیں رب کی بے حد ہیں اور اُن میں بھی
خاص نعمت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

آپ ﷺ تجسیم پاکیزگی کی ہُوئے
پاک طینت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

جو احادیثِ آقا ﷺ ہیں سب کے لیے
وجہِ راحت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

مومنوں کے لیے تو قیامت کے دِن — رازِ بہجت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کی بات فرمانِ مالک بنی — دیں کی حُرمت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا
جو مدینے میں مر جائیں، اُن کے لیے — اِک ضمانت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا
جتنی نعتیں پیمبر ﷺ کی لکھی گئیں — فن کی عزّت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

دینِ محمودؔ حق ہے، اور آپ ﷺ اس کی بھی
اصل طاقت ہیں، کہنا ہی کیا آپ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی ناموس پر کرنا جاں کو فدا — حُبِّ آقا ﷺ کا ہے اوّلیں ضابطہ
لامکاں سے خُدائے جہاں نے کِیا — جاری اُن ﷺ کی فضیلت کا اعلامیہ
یہ سماں گویا قوسوں کی قُربت کا تھا — سامنے آئنے کے رہا آئنہ
اصدق الصادقین کا جو ہو تذکرہ — شائبہ تک نہ ہو کِذب اور زُور کا
کرنا ہر روز و شب وِردِ ’صَلِ عَلٰی“ — ازدیارِ محبّت کا ہے داعیہ
اُن کے دُشمن کی تو اصل میں ہے خطا — ابتر سورہ میں مالک کا ہے فیصلہ
سوچتے جائیں اَربابِ فکر و نظر — ذکر کیوں، کِس کا خالِق نے اُونچا کیا
حکم پر مصطفٰی ﷺ کے، چلے تھے درخت — ہجر میں اُن ﷺ کے، رویا تھا سُوکھا تنا
چاہیے تھی، یہ لگتا ہے، رحمان کو — قِبلہ تبدیل کرنے میں اُن ﷺ کی رِضا
ایک شب جب نبی ﷺ کبریا سے مِلے — رب سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ لیا
رفعتیں دُنیوی اُس کے قدموں میں ہوں — جو ہو کاسہ بدست اُن کے دَر پر کھڑا
تا قیامِ قیامت پیمبر ﷺ کا ہے — مستقل مستقر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا
عہدِ موجود کا جو بھی ہے شعر گو — نعت گوئی کو پائے گا تسکین زا
جو چلے شہرِ محبوب رحمان ﷺ کو — چھوڑے چلتے ہُوئے گھر میں اپنی انا

ظلمتیں محو کرنے کو محمودؔ جی!
دِل میں رکھنا وِلائے نبی ﷺ کا دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک ہے لُطفِ سرور ﷺ کا تماشائی بہر صورت
نبی ﷺ کرتے ہیں اُمّت کی مسیحائی بہر صورت

پیمبر ﷺ تک جو پہنچے گا، وہی پہنچے گا مالک تک
جو طیبائی ہے بندہ، وہ ہے بطحائی بہر صورت

حبیبِ خالق عالَم ﷺ کی نعتِ پاک سے پیہم
مِرے اعصاب نے پائی توانائی بہر صورت

کِیا اعلان اس کا "القلم" سُورہ میں خالق نے
مسلّم ذکرِ سرور ﷺ کی ہے اُونچائی بہر صورت

مِرے ہونٹوں کا "صَلّی اللّٰہ" سے پُختہ تعلّق ہے
یہی کام آئے گی کل کو شناسائی بہر صورت

قیامت تک خُدائے وَاحد و رحمان نے رکھّی
جہانوں پر مِرے سرور ﷺ کی دَارائی بہر صورت

کبائر کا اگرچہ مرتکب دُنیا میں بندہ ہو
شفاعت اِس کی فرمائیں گے آقائی ﷺ بہر صورت

اَزل سے ہے، اَبد کے بعد تک ایسے ہی رہنی ہے
حبیبِ کبریا ﷺ کی شانِ یکتائی بہر صورت

نبی ﷺ خلوت میں اُس کی، جا بھی پہنچے، جا ملے اُس سے
مگر قائم رہی خالق کی تنہائی بہر صورت

شنیعہ جتنے بھی اَعمال ہوں، جتنا ابھی عاصی ہو
پہنچ جائے گا جنّت اُن ﷺ کا شیدائی بہر صورت

چمک تیری نگاہوں کی، پڑی ہے ماند تو کیا غم
بڑھے گی دیدِ مقصورہ سے بینائی بہر صورت

میں اپنے گھر میں تھا یا قادر و قیوم کے گھر میں
مجھے صُورت بقیعِ پاک کی بھائی بہر صورت

مجھے کیا دستبردِ ظلمتِ عالَم کا اندیشہ
مِری تقدیر تو آقا ﷺ نے اُجلائی بہر صورت

جو ہے خوش بخت و بہجت یاب بندہ اپنے آقا ﷺ کا
اِسی پر رب نے کی اکرام فرمائی بہر صورت

رسولِ پاک ﷺ حق ہیں جو رہے گا حشر تک قائم
یقینی ہے کہ ہو باطل کی پسپائی بہر صورت

مِرے آقا و مولا ﷺ کی عنایات توجّہ سے
مِری طیبہ میں ہوتی ہے پذیرائی بہر صورت

رہِ جنّت تو ہے محمودؔ راہِ نعت پر چلنا
یہی ہے راہ جو احقر نے اپنائی بہر صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بر سرِ عالمیں بہر صُورت — مصطفیٰ ﷺ سا نہیں بہر صُورت
اُلفتِ سرورِ دو عالم ﷺ ہی — دِل میں ہے جاگزیں بہر صُورت
کہتے تھکتے نہ تھے معاند بھی — اُن کو صادق، امیں بہر صُورت
رب نے بھیجا بنا کے سرور ﷺ کو — رحمتِ عالمیں ﷺ بہر صُورت
جو ستم رسیدہ ہُوں، اِن کے — مصطفیٰ ﷺ ہیں معیں بہر صُورت
ہونی تھی اور ہو گئی آخر — اِن سے تکمیلِ دیں بہر صُورت
سارے اقوال ہیں پیمبر ﷺ کے — دِل کُشا، دِل نشیں بہر صُورت
جس کو اُونچا کیا ہے مالک نے — ذکر ہے دِل نشیں بہر صُورت
پہنچا طیبہ تو ہو گیا شاداں — پہلے تھا مَیں حزیں بہر صُورت
ہم مناتے ہیں حُسنِ نیّت سے — چاند کی بارھویں بہر صُورت
طاعتِ مصطفیٰ ﷺ عمل میں ہے؟ — دیکھو اپنے تئیں بہر صُورت!

رب کے محبوب ٹھہرے ہیں محمودؔ
مصطفیٰ ﷺ بالیقیں بہر صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے پیمبر ﷺ کی شریعت روشنی ہی روشنی — ہر ہدایت تا قیامت روشنی ہی روشنی
ذکرِ آقا ﷺ کی لطافت روشنی ہی روشنی — آپ ﷺ کی ہے نعت و مِدحت روشنی ہی روشنی
رات بھی اُس کی نہیں ہوتی ہے ظلمت آشنا — ہے مدینہ شہرِ حضرت ﷺ روشنی ہی روشنی
قُبّۂ خضرا کو جس نے بھی بسایا آنکھ میں — پائے گی اِس کی بصارت روشنی ہی روشنی
سُنّتِ خالق درودِ پاک سے جو نُور لے — اُس بھی قسمت کی قسمت روشنی ہی روشنی
سرورِ دیں ﷺ کا ہو اِک اِرشاد ہے حکمِ خُدا — آپ ﷺ کی ہر ایک سُنّت روشنی ہی روشنی
خُلقِ سرور ﷺ کی جو ہے نکہت کلام اللہ میں — اِس سے اُس کی آیت آیت روشنی ہی روشنی
جو خُدا سے لائے دُنیا میں نبی ﷺ نُورانیت — دین کی وہ ہے صداقت روشنی ہی روشنی

نُورِ حق نے آخری پیغمبری کی شکل میں ۔۔۔ اُن کو فرمائی ودیعت روشنی ہی روشنی
جب دَنَا کے قصر میں پہنچے قریبِ رب نبی ﷺ ۔۔۔ تھی وہاں قوسوں کی قُربت روشنی ہی روشنی
جو رسول اللہ ﷺ کا ہے، وہ ہے تابانی فروز ۔۔۔ اُن سے نسبت کی ضمانت روشنی ہی روشنی
نُور کے ہالے میں ہوتے تھے صحابہ آپ رضی اللہ عنہم کے ۔۔۔ بانٹتی تھی اُن کی صحبت روشنی ہی روشنی

مؤمنوں کو خوف اندھیاروں کا ہو محمودؔ کیا
پائے گی طاعت سے اُمّت روشنی ہی روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اَقدس میں رقصاں روشنی ہی روشنی ۔۔۔ ہر طرف دیکھی نمایاں روشنی ہی روشنی
صاحبِ قُرآں کی نُور افزائی کے زیرِ اثر ۔۔۔ ساری ہیں آیاتِ قُرآں روشنی ہی روشنی
عظمتِ ختم الرسل ﷺ جس سے مُسلّم ہے، وہ ہے ۔۔۔ انبیاء رب کا پیماں روشنی ہی روشنی
نُورِ محبوبِ الٰہ العالمیں ﷺ سے ہو گیا ۔۔۔ میرا ایماں، میرا ایقاں روشنی ہی روشنی
دِل میں رکھتے ہیں شعاعیں جب نبیؐ کے نُور کی ۔۔۔ پاتے ہیں ہر سُو مسلماں روشنی ہی روشنی
مُستنیر آنکھیں نہیں، پُرنُور پر سرکار ﷺ کے ۔۔۔ ہے مِرا بالغیب ایماں روشنی ہی روشنی
طیبہ میں پہنچے گا بندہ دِل میں گر خواہش لیے ۔۔۔ نُور کا پائے گا خواہاں روشنی ہی روشنی
مدحِ آقا ﷺ کا ہے ہر اِک لفظ تابانی فروز ۔۔۔ نعت کا ہر ایک دیواں روشنی ہی روشنی
نُور لائے طیبہ سے میرا تخیّل روز و شب ۔۔۔ یہ ہے خواہش کیف ساماں، روشنی ہی روشنی
اَقصیٰ، اَفلاک اور سِدرہ، اور قصرِ لامکاں ۔۔۔ ہے سفر جس کا ہے عنواں روشنی ہی روشنی
صبحِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ نُورانیت افروز ہے ۔۔۔ اور ہے شامِ شبستاں روشنی ہی روشنی

سارے گوشے، سب گلی کُوچے مدینے کے رشیدؔ
ہیں خُدا کے زیرِ فرماں روشنی ہی روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کی دھڑکن میں ہے "صَلّی اللہ" کی نُورانیت ۔۔۔ آئی یہ دِل میں کہاں سے روشنی ہی روشنی

جب ملاقاتِ شبِ معراج کی دُھومیں مچیں — پھیلی ہر سُو لامکاں سے روشنی ہی روشنی
ارض سے تا آسماں پھیلی ہُوئی پائی گئی — نعتِ آقا ﷺ کے بیاں سے روشنی ہی روشنی
دیدۂ بینا جو رکھتے ہیں، وہ پاتے ہیں سبھی — مصطفیٰ ﷺ کے آستاں سے روشنی ہی روشنی
خیر مقدم کے لیے آئی حطیمِ پاک تک — میہماں تک میزباں سے روشنی ہی روشنی
اپنی آنکھوں ہی سے احقر نے پئے نعتِ نبی ﷺ — پھوٹتی دیکھی زباں سے روشنی ہی روشنی
عامرِ چیمہؒ کی قُربانی سے تابانی چلی — ایسی نکلی اس کی جاں سے روشنی ہی روشنی
وِردِ "صلی اللہ" کی محفل کے باعِث آ گئی — اِس جہاں تک اُس جہاں سے روشنی ہی روشنی
عام کرتی جا رہی ہے مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ — ہر وہاں سے، ہر زباں سے روشنی ہی روشنی
جاری ہوتے دیکھتے ہیں نعت کی صُورت ملک — ہر زباں مدح خواں سے روشنی ہی روشنی

کائناتیں پا رہی ہیں روزِ اوّل سے رشیدؔ
سرورِ کون و مکاں ﷺ سے روشنی ہی روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"غبارِ راہِ مدینہ لباس ہو میرا" — تو خوفِ حشر سے دِل بے ہراس ہو میرا
سنوں، پڑھوں، لکھوں نعتِ حضور ﷺ ہی ہر دم — یہی تو ذوق مدارِ حواس ہو میرا
نبی ﷺ کی نعت سے منہ موڑنے کو جرم کہوں — مدیحِ غیر، گناہِ حواس ہو میرا
مِرا عمل نہیں مخفی نبی ﷺ کی نظروں سے — شبانہ روز یہ احساس پاس ہو میرا
مدینے کی طرف کو کیوں مِرے قدم نہ اُٹھیں — اِس ارضِ پاک میں دِل جب اُداس ہو میرا
خُدا کی حمد اور نعتِ رسول ﷺ ہی لکھوں — خُدا ناکردہ قلم بے اساس ہو میرا
نبی ﷺ کو رب سے اور اُس کو نہ اِن سے دُور کہوں — حقیقتوں سے جو دِل رُوشناس ہو میرا
حضور ﷺ عرضِ محقّر قبول فرمائیں — خلوص ایسا دمِ اِلتماس ہو میرا
درود لب پہ ہو، آنکھیں جمی ہوں گنُبد پر — تو دِل نہ کِس طرح بے رنج و یاس ہو میرا
لحد میں اُتریں درودِ حضور ﷺ پڑھتے ہُوئے — جو میری ہڈیاں ہوں اور ماس ہو میرا

کھڑا ہوں عتبۂ آقا ﷺ پہ دَست بستہ رشیدؔ
تو لب پہ صرف اِک حرفِ سپاس ہو میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقیں رہا جو عطائے حضور ﷺ پر میرا
تو میرے گرد رہا اُن ﷺ کے لُطف کا گھیرا

درِ حبیبِ خُدائے کریم ﷺ کی جانب
لگایا کرتے تھے جبریل علیہ السلام پھیرے پر پھیرا

یقیں نبی ﷺ پہ ہو تو پل میں ہوں گے وہ عنقا
لگا چکے ہوں وَساوس جو قلب میں ڈیرا

جو رب کا ہے، وہ سب اُس کے حبیب ﷺ ہی کا ہے
نہیں بقولِ رضا اِن میں کچھ میرا تیرا

نثار جاں کو اپنی، نبی ﷺ کی حُرمت پر
جو تُو مسلماں ہے، زندہ ضمیر ہے تیرا

اُنھیں نکالے گی تقلیدِ سیرتِ آقا
جو دُکھ ہیں بیٹھے ہوئے دِل میں ڈال کر ڈیرا

کُلاہِ سر میں ہو نقشِ نعالِ مصطفوی ﷺ
”غبارِ راہِ مدینہ لباس ہو میرا“

جونہی میں حشر میں میزان کی طرف کو چلوں
”غبارِ راہِ مدینہ لباس ہو میرا“

معاندین ہیں دینِ حضور ﷺ کے، جتنے
اُنھوں نے آج ہمارے وطن کو ہے گھیرا

ہو پُوری رب کرے محمودؔ یہ مِری خواہش
مَیں ڈالوں مَر کے بقیعِ حضور ﷺ میں ڈیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادِ الطافِ مدینہ کا جو آیا جھونکا
نعتِ آقا ﷺ کا ہُوا میری زباں پر قبضہ

جان لو، منزلِ غفران پہ وہ پہنچے گا
منزلِ حُبِّ پیمبر ﷺ کا جو لے گا جادہ

اپنے اوراد میں رکھّے جو نبی ﷺ کے اَسما
اِس کے اعمال کا ہو جائے گا گھاٹا پُورا

ہم نے ”مَا یَنطِقُ“ کے حکمِ خُدا سے سمجھا
ربِّ عالَم ہی کا کہنا ہے نبی ﷺ کا کہنا

تا دمِ زیست وہ کام اِس سے لیے جائے گا
جس کو مالک نے فنِ شعر کا بخشا تحفہ

لازماً اُس نے تو مقصورۂ سرور ﷺ دیکھا
دِل سے جب قصرِ اَنا پہلے کِسی نے ڈھایا

خالقِ کُل نے ”رفعنا لک ذکرک“ کہہ کر
اُن ﷺ کی خاطر ہی کیا ذکر کو اُن کے، اونچا

اُن کے مالک کا تھا فرمان تو اُمّت کے لیے
آپ ﷺ نے اپنا درِ رحمت و رَافت کھولا

جو بھی کچھ مالک و مولا سے تُو لینا چاہے
آگے مقصورۂ سرکار ﷺ کے، دَامن پھیلا!

سب ممالک میں ہے موجود نبی ﷺ کی اُمّت
کِس جگہ، دیکھو، نہیں دینِ پیمبر ﷺ پھیلا

رحمتِ جُملہ عوالَم اُنھیں کہہ کر رب نے
آپ ﷺ کا سارے جہانوں میں کیا ہے چرچا

رنگ اور نسل کی تفریق کرے گا کیسے
آخری جس نے بھی سرکار ﷺ کا خطبہ دیکھا

میرا دِل کہتا ہے، مالک کے کہے پر لوگو،
جشنِ تنعیتِ نبی ﷺ حشر میں ہو گا برپا

جس کے ہونٹوں پہ تھا محمودؔ درودِ سرور ﷺ
وہ بھی بخت مقدّر کا سکندر نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ سرورِ کُل ﷺ کا اثر، اللہ اکبر
ملائک میں ہے بندہ معتبر، اللہ اکبر

درودِ حضرتِ خیر البشر ﷺ، اللہ اکبر
زمینِ اثم ہے زیر و زبر، اللہ اکبر

حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کا گھر، اللہ اکبر
جہاں پہنچا تھا میں با چشمِ تر، اللہ اکبر

مِلا یوں نعت کہنے کا ہُنر، اللہ اکبر
رَسا طیبہ ہُوا مجھ سا بشر، اللہ اکبر

خُدا کے گھر پہنچنے سے بھی پہلے
دیارِ سرورِ دیں ﷺ کا سفر، اللہ اکبر

قدم طاعت میں آقا ﷺ کی، اُٹھاؤ
مِلے گا حشر میں اِس کا ثمر، اللہ اکبر

مُندی جبریل کی آنکھیں رہی تھیں
حبیبِ رب ﷺ کا سِدرہ سے گزر، اللہ اکبر

رہے حیرت زدہ شاہانِ دُنیا
گدائے مصطفیٰ ﷺ کا کرّ و فر، اللہ اکبر

کُھلے گا راہِ جنّت عاصیوں پر
پیمبر ﷺ کی توجّہ کی نظر، اللہ اکبر

بچے میزان کی پڑتال سے بھی
نُعوتِ سرورِ دیں ﷺ کا ثمر، اللہ اکبر

سحابِ لُطفِ سرور ﷺ سر پہ برسا
جونہی ٹپکے ہیں آنکھوں سے گہر، اللہ اکبر

کیا "صَلِّ عَلٰی" کا وِرد اکثر
بیادِ مصطفیٰ ﷺ پچھلے پہر، اللہ اکبر

بچا محمودؔ ہر رنج و الم سے
ہُوا لُطفِ نبی ﷺ سے بہرہ ور، اللہ اکبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کے دن رات، اللہ اکبر — عطاؤں کی برسات، اللہ اکبر
سُنا یا لیا جب بھی اسمِ پیمبر ﷺ — زباں پر ہے صلوات، اللہ اکبر
جو بخشے ہیں قیوم و قادر خُدا نے — نبی ﷺ کے کمالات، اللہ اکبر
بُلانا خُدا کا وِلا کی علامت — دَنَا کی ملاقات، اللہ اکبر
نگاہِ حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ سے — بدلتے ہیں حالات، اللہ اکبر
جو روزن سے "مَا یَنطِقُ" کے سُنی ہے — وہ آقا ﷺ کی ہر بات، اللہ اکبر
پیمبر ﷺ کا ہر قول، قولِ خُدا ہے — پیمبر ﷺ کی عادات، اللہ اکبر
پیمبر ﷺ کی چوکھٹ پہ پڑتے ہی نظریں — عقیدت کے جذبات، اللہ اکبر
جوارِ مدینہ کی خاکِ مطہّر — کے پُر نُور ذرّات اللہ اکبر
مدینے سے آغازِ عُمرہ کی صُورت — جو مِلتا ہے میقات، اللہ اکبر

مِلی ہے جو محمودِؔ عاصی کو اکثر
مدینے سے خیرات، اللہ اکبر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعورِ آگہی اللہ اکبر — نبی ﷺ کی پیروی اللہ اکبر
درودِ پاک نے بخشی طہارت — خوشا پاکیزگی، اللہ اکبر
ہُوئی نعتِ نبی ﷺ سن کر نمودار — نگاہوں کی نمی، اللہ اکبر
ہر اِک ذی روح پر بے اِنتہا ہیں — عنایاتِ نبی ﷺ اللہ اکبر
جو ہے ناعِت پیمبر ﷺ کا، وہ نکلا — مقدّر کا دھنی، اللہ اکبر
کِیا ذکرِ رسولِ محترم ﷺ نے — ہر اِک غم سے بری، اللہ اکبر

صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو دیکھتے ہی — مئے اخلاص پی، اللہ اکبر
مری قسمت میں بھی لکھی خُدا نے — مدینے کی گلی، اللہ اکبر
دیا محبوب ﷺ کو ربّ جہاں نے — پیامِ آخری، اللہ اکبر
حقیقت میں ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی — یہ موجودہ صدی، اللہ اکبر
صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں تھی — حقیقی دوستی، اللہ اکبر
عطا محمودؔ کو کی مصطفیٰ ﷺ نے
وِلا کی شاعری، اللہ اکبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ساری شادیاں، خوش باشیاں کراں تا کراں — نبی ﷺ کے لُطف کی ہیں ترجماں کراں تا کراں
نعوت ہی کا ہے حُسنِ بیاں کراں تا کراں — بہ ہر طرف ہیں اِسی کے نشاں کراں تا کراں
حضور ﷺ رحمتِ خالق ہیں اور ہے بے شک — عطائے سرورِ کون و مکاں ﷺ کراں تا کراں
نظامِ آقا ﷺ ہو نافذ تمام دُنیا میں — تو ہوگا لازماً امن و اماں کراں تا کراں
کرے گی محو اِسے سیرتِ حبیبِ خُدا ﷺ — یہ ہے جو ہر طرف آہ و فغاں کراں تا کراں
یہ شاخسانہ ہے دینِ نبی ﷺ سے دُوری کا — یقیں ہے حرفِ غَلَط اور گُماں کراں تا کراں
زمیں پہ وہ جو ہیں وِردِ درود میں مشغول — ہیں اُن پہ مہرباں سب آسماں کراں تا کراں
جہان بھر میں ہے مدحِ حضور ﷺ کی صُورت — ستون کُو بہ کُو ہیں، سُرخیاں کراں تا کراں
جسے حضور ﷺ سے اور اُن کے دیں سے ہے اُلفت — وِلا و اُنس کا ہے خاندان کراں تا کراں
سُنائی دیتی ہے ہر مُلک، ہر ریاست میں — نعوتِ آقا ﷺ میں چلتی زباں کراں تا کراں
تتبعِ خُلقِ نبی ﷺ کا ہے سُود مند بہت — نہیں ہے اِس میں گمانِ زیاں کراں تا کراں
گواہی جس میں ہے سرکار ﷺ کی رَسالت کی — سُنائی دیتی ہے ہر سُو اَذاں کراں تا کراں
جو کھولو آنکھیں تو محمودؔ دیکھ لو ہر سُو
عطا و لُطف پیمبر ﷺ ہے، ہاں، کراں تا کراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ خیر ﷺ کی ہے رہبری کراں تا کراں ۔۔۔ کہ جس سے پھیلی ہے ہر بہتری کراں تا کراں
نبی ﷺ کے نُور کی ہے روشنی کراں تا کراں ۔۔۔ اِسی سے عام ہُوئی آگہی کراں تا کراں
مدیحِ آقا ﷺ کی ہے شاعری کراں تا کراں ۔۔۔ وِلا حضور ﷺ کی ہے سرمدی کراں تا کراں
تتبّع جس کا ضروری ہے ہر کِسی کے لیے ۔۔۔ ہے اُن ﷺ کی سادگی و رَاستی کراں تا کراں
طہارت آقا ﷺ نے ایمان کی کہی بنیاد ۔۔۔ تو پھیلی ہر طرف پاکیزگی کراں تا کراں
نبی جو پہلے تھے، محدود تھے علاقوں میں ۔۔۔ نبیٔ آخری ﷺ ہیں عالمی کراں تا کراں
منائی جاتی ہے دُنیا کے سب ممالک میں ۔۔۔ ظہورِ سرورِ دیں ﷺ کی خوشی کراں تا کراں
یہی ہے باغ تعطّر فروز ہر جانب ۔۔۔ نبی ﷺ کی نعت کی ہے تازگی کراں تا کراں
ہو دَور دَورہ سکینت کا ساری دُنیا میں ۔۔۔ کریں جو آپ ﷺ کی سب پیروی کراں تا کراں
جہاں میں ہر طرف ہوتی ہیں دین کی باتیں ۔۔۔ حضورِ پاک ﷺ کے ہیں اُمّتی کراں تا کراں
جو سارے صاحبِ ایمان بھائی بھائی بنیں ۔۔۔ تو ربط و ضبط رہے باہمی کراں تا کراں

مقام پا گئے محمودؔ فضلِ آقا ﷺ سے
خُدائے پاک کے سارے ولی کراں تا کراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کی سیرت کراں تا کراں ۔۔۔ نشانِ نبوّتِ کراں تا کراں
جہانوں میں ہیں صرف سرکار ﷺ رحمت ۔۔۔ ہے اُن ﷺ کی عنایت کراں تا کراں
درودِ پیمبر ﷺ سے پھیلا جہاں میں ۔۔۔ مذاقِ حلاوت کراں تا کراں
زمانے نے مانی ہے سب انبیاء علیہم السلام پر ۔۔۔ نبی ﷺ کی فضیلت کراں تا کراں
تعلق جو محبوب و رب میں ہے اس سے ۔۔۔ ہے کیفِ لطافت کراں تا کراں
جو ہوں کاربند اُن کے حکموں پہ بندے ۔۔۔ تو ہو امن و راحت کراں تا کراں
ہمیں بھائی اِک دُوسرے کا بنایا ۔۔۔ ہے نظمِ اخوّت کراں تا کراں
پیمبر ﷺ کے ہیں اہلِ ایماں کی خاطِر ۔۔۔ یہ رحم و رافت کراں تا کراں

جو بہبود انسانیت چاہیں، کر لیں
نبی ﷺ کی اطاعت کراں تا کراں

ہیں رحمان مالک کے محبوب سرور ﷺ
کُھلی ہے حقیقت کراں تا کراں

خُدا نے ہے محمودؔ طیبہ کو بخشی
یہ شوکت، یہ عظمت کراں تا کراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے پاکِ شہِ مُرسلاں ﷺ زمیں تا فلک
ہے حمدِ ربِّ جہاں کا نشاں زمیں تا فلک

وِلائے آقا ﷺ کی ہے داستاں زمیں تا فلک
کہ جو ہے باعثِ تسکینِ جاں زمیں تا فلک

طیور و جِنّ و مَلک ہوں کہ اشرف الخلوق
رسولِ پاک ﷺ کے ہیں مدح خواں زمیں تا فلک

اگر نظامِ رسولِ کریم ﷺ رائج ہو
ہر ایک خطّہ ہو راحت نشاں زمیں تا فلک

وہی کہ جس کی ہے نسبت نبی ﷺ کی رحمت سے
اِسی کرم کے ہیں سارے نشاں زمیں تا فلک

حضورِ پاک ﷺ کے اَلطاف سے ہُوئیں کافور
نظر جو آئی تھیں دُشواریاں زمیں تا فلک

نہ جس نے سرورِ کونین ﷺ سے مدد چاہی
مِلے گی اُس کو نہ کوئی اَماں زمیں تا فلک

ہر اِک مقام پہ، یہ سوچ لو کہ ہے ممکن
نبی ﷺ کے دین سے امن و اماں زمیں تا فلک

ہر ایک محفلِ میلاد دیکھنے کے لیے
سفر میں رہتے ہیں قُدوسیاں زمیں تا فلک

ہیں جن کی منتظِر جنّت کی نعمتیں ساری
درود خوانوں کا ہے خاندان زمیں تا فلک

لباسِ حُبِّ پیمبر ﷺ جو اوڑھ لیں بندے
اُڑیں گی معصیت کی دھجیاں زمیں تا فلک

میں دیکھتا ہوں بفضلِ خُدا رشیدؔ احمد
نبی ﷺ کے لُطف کے واضح نشاں زمیں تا فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم سب خدا کے زمیں تا فلک
پیمبر ﷺ نے بانٹے زمیں تا فلک

رَسا مصطفیٰ ﷺ تو ہُوئے لامکاں تک
یہ رَستے ہیں چھوٹے زمیں تا فلک

ہے جتنی بھی مخلوق، اِس نے نبی ﷺ کے
کہے ہیں قصیدے زمیں تا فلک

مدیحِ پیمبر ﷺ کے نخلِ وفا سے ہیں پھوٹے شگوفے زمیں تا فلک
حبیبِ خُدا ﷺ کی عطاؤں کے ہر جا ہیں آئینہ خانے زمیں تا فلک
جو سوچا سفر ہم نے معراج کا کُھلے پائے رَستے زمیں تا فلک
ہیں آقا ﷺ کے بخشے ہُوئے سارے درجے جو دُنیا نے پائے زمیں تا فلک
خلا اور ملاء اور یہ چاند تارے تھے قدموں میں اُن ﷺ کے زمیں تا فلک
پیمبر ﷺ کی تعریف میں تر زباں ہیں سب اللہ والے زمیں تا فلک
زبانوں پہ معراج کا ذکر ہو گا رجب کے مہینے زمیں تا فلک
ہے اغماض حکمِ نبی ﷺ سے کہ جس سے ہُوئے پیدا فتنے زمیں تا فلک

ہر اِک چیز پاتے ہیں محمودؔ بندے
پیمبر ﷺ کے صدقے زمیں تا فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ نے جو چاہا زمیں تا فلک وہی ہوتا پایا زمیں تا فلک
یہ اِنسان و جِنّ و مَلک دیکھتے ہیں ہے اِقلیمِ آقا ﷺ زمیں تا فلک
حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ کی نظر سے نہیں کچھ بھی اِخفا زمیں تا فلک
ہر اِک زخمِ عصیاں کے، ہر رنج و غم کے نبی ﷺ ہیں مداوا زمیں تا فلک
کیا اپنے محبوب ﷺ پر کبریا نے ہر اِک راز افشا زمیں تا فلک
ظہورِ رسولِ خُدا ﷺ سے ہُوا ہے ہر اِک گوشہ اُجلا زمیں تا فلک
کِسی نے کہیں اور دیکھا، نہ پایا کوئی اور طیبہ زمیں تا فلک
پیمبر ﷺ کے ہر سمت پا لیتا جلوے جو تُو دیکھ سکتا زمیں تا فلک
مساجد، مدارس، محافل میں، ہر جا ہے تذکار اُن کا، زمیں تا فلک
نگاہوں میں ہے مصطفیٰ ﷺ کی، ہر اِک شے نہیں کوئی پردہ زمیں تا فلک
نہیں شہرِ سرور ﷺ کے پانی سا پانی مصفّا، منزّہ، زمیں تا فلک

نبی ﷺ کی عطائیں نظر آئیں ہر سُو
جو محمودؔ دیکھا زمیں تا فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جو بخشا تھا وہ آقا ﷺ کا تھا خُلقِ عظیم / سب جہانوں تک جو ہے پھیلا ہُوا خُلقِ عظیم
رب سے جو سرکار ﷺ کو تمغا مِلا خُلقِ عظیم / نٓ سُورہ میں اِسے لکھّا گیا خُلقِ عظیم
خوش ادا پیغمبرِ آخر ﷺ کو خوش خُوئی کے ساتھ / خالقِ کونین نے پیدا کِیا خُلقِ عظیم
کیں عطا عاداتِ احسن آپ، پھر اُن کے طفیل / کبریا نے اُن کو فرمایا سدا خُلقِ عظیم
آپ ﷺ کے کردار کی مدّاحی و توصیف میں / آیا جبریلِ امیں کہتا ہُوا، خُلقِ عظیم
سب فضائل آخری صُورت میں آقا ﷺ کو مِلے / ذکر بھی اُونچا تھا تو اُونچا رہا خُلقِ عظیم
مالکِ کون و مکاں رب نے دِیا محبوب ﷺ کو / درسِ کردار و عمل دیتا ہُوا خُلقِ عظیم
مستفید اِنسانیت ہے آپ ﷺ کے کردار سے / زندگی بھر آپ ﷺ کا شیوہ رہا خُلقِ عظیم
واقعاتِ سیرتِ اصحاب رضی اللہ عنہم پڑھ کر دیکھ لو / جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، اُنھیں کیسا لگا خُلقِ عظیم
اسوۂ محبوبِ خلّاقِ عوالم، حبّذا! / دُشمنوں تک نے بھی یہ دیکھا کہ تھا خُلقِ عظیم
دیکھ کر تہذیبِ نفسِ سرورِ کونین ﷺ کو / ساری مخلوقات کو کہنا پڑا خُلقِ عظیم

تھا تخصُّص اُن ﷺ کی عاداتِ کریمہ کا رشیدؔ
ربِّ عالم نے جسے فرما دیا "خُلقِ عظیم"

(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ آنکھ والے کرتے ہیں اِقرار کُو بہ کُو / سرور ﷺ کے نُور بار ہیں اَنوار کُو بہ کُو
دُنیا میں ہو رہی ہیں بہ ہر سُو رسوخ یاب / دینِ رسولِ پاک ﷺ کی اِقدار کُو بہ کُو
ہیں مومنین پھیلے ہُوئے چار وانگ میں / جو حُبِّ مصطفیٰ ﷺ سے ہیں سرشار کُو بہ کُو
شرق اور غرب میں بہ ہر جانب، بہ ہر طرف / ہیں شفقتِ حضور ﷺ کے آثار کُو بہ کُو

ہر مُلک ، ہر زبان میں، ہر سمت دیکھ لو
پھیلی ہُوئی ہے مِدحتِ سرکار ﷺ کُو بہ کُو

اُن کے مقابلے کا سلیقہ مِلے، حضور ﷺ!
کرتے ہیں اب بھی سازشیں کفّار کُو بہ کُو

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے علمدار خوش نصیب
ہیں جان دینے کے لیے تیّار کُو بہ کُو

ہوں گے جو بارگاہِ پیمبر ﷺ میں باریاب
ہوں گے زبانوں پر وہی اشعار کُو بہ کُو

اپنی عطائیں سارے عوالم میں ہر طرف
پہنچا رہے ہیں سیّدِ اَبرار ﷺ کُو بہ کُو

کیوں چھوڑی ہم نے طاعتِ سرکار ﷺ کی رِوش
اور کھا رہے ہیں کفر سے کیوں مار کُو بہ کُو

پوشیدہ اِن میں سیرتِ آقا ﷺ ہے یا نہیں؟
یوں تو بہت ہیں جُبّہ و دَستار کُو بہ کُو

وجہِ ثباتِ دُنیا ہے محمودؔ حشر تک
لُطف و عطائے احمدِ مختار ﷺ کُو بہ کُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنے بھی نعت کے ہیں سخندان کُو بہ کُو
دیکھو تو ہیں وہ پیروِ حسّان رضی اللہ عنہ کُو بہ کُو

آتا ہے جو نظر ہمیں ہیجان کُو بہ کُو
پھیلا رہا ہے شیطنت شیطان کُو بہ کُو

دیتی ہیں راستہ جو احادیثِ مصطفیٰ ﷺ
رکھّو اِسی کو سامنے ہر آن کُو بہ کُو

ہر دَم بکھرتا ہے جہانوں میں رنگ و نُور
سرکارِ کائنات ﷺ کا فیضان کُو بہ کُو

جس کا نتیجہ عظمتِ آقا حضور ﷺ ہے
قائم ہے نبیوں علیہم السلام کا وہی پیمان کُو بہ کُو

تلقین سے نبی ﷺ کی، ہدایت سے آپ کی
انسان سارے پڑھتے ہیں قُرآن کُو بہ کُو

خُدّام مصطفیٰ ﷺ ہیں مبلّغ سُکون کے
ہر سُو بکھرتے ہیں جو عِرفان کُو بہ کُو

مدّاحِ رسولِ مکرّم ﷺ کی شکل میں
بکھرے ہُوئے ہیں لالہ و ریحان کُو بہ کُو

سرکار ﷺ کے سرھانے کی جانب نہیں فقط
طیبہ میں دیکھا روضۂ رضوان کُو بہ کُو

محروم اِتّباعِ پیمبر ﷺ سے ہیں تو ہیں
محرومِ عزّ و شان مُسلمان کُو بہ کُو

دار الشُّفائے شہرِ نبی ﷺ سے ہو رابطہ
ممکن یونہی ہے دَرد کا دَرمان کُو بہ کُو

محمودؔ دِل کی آنکھ کو کھولو تو دیکھ لو
پھیلا ہُوا حضور ﷺ کا احسان کُو بہ کُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احتسابِ حشر و میزاں کا نہیں ہے کوئی ڈر — نعت میں ہر لفظ لکھتا ہوں سمجھ کر، سوچ کر
روح کی دھرتی ہُوئی رہتی نہ کیوں شاداب تر — بادِ طیبہ ہے نبی ﷺ کے لُطف کی پیغام بر
جا پہنچتا ہے مدینے روز بے خوف و خطر — گرچہ ہے میرا تخیّل طائر بے بال و پر
حفظِ ناموسِ حبیبِ رب میں جو جاتا ہے مر — جائے گا فِردوس کو وہ متّقی با کرّوفر
میں رَسا طیبہ ہُوا لے کر شدائد کا اثر — بوجھ تھا سر، پر رکھ دیا سرکار ﷺ کی دہلیز پر
نثر میں اور نظم میں مدحِ نبی ﷺ لکھتا ہوں — بیشتر مرنے سے ہے میری یہ خواہش مختصر
ایک فقرے میں کروں معراج کا قصّہ بیاں — میرا مالک منتظِر تھا، میرے آقا ﷺ منتظَر
اُس کو ہوتی ہے زیارت گُنبدِ سرکار ﷺ کی — اوس سے ہو تازہ تر جس شخص کی شاخِ نظر
ہر پریشانی ٹلے، پاؤ گے سب آسانیاں — وِردِ صلّی اللہ ہی سے دافِعِ شرّ و ضرر
قُدرتِ سرکار ﷺ کا ادنیٰ کرشمہ جانیے — رجعتِ خورشیدِ رَخشاں ہو کہ ہو شقّ القمر
ٹارگٹ میری عقیدت کا نہیں اُن کے سِوا — اہلِ بیت مصطفیٰ ﷺ ہوں یا ہوں بوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
حاضری طیبہ میں یوں تیری ہو تو کیا بات ہے — خشک ہوتے ہونٹ ہوں اور بولتی چشمانِ تر
یہ سعادت رب نے بخشی ہے مجھے بتّیس (۳۲) بار — میری آنکھیں، اُن ﷺ کا روضہ، میرا ماتھا، اُن کا در
بھائی اِک دُوجے کا آقا ﷺ نے بنایا تھا جنھیں — کِس لیے دَست و گریباں ہو گئے باہم دِگر
وہ خُدا کے دوست ہیں، پاتے ہیں اِس سے رزق بھی — ''زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر''

اِس لیے محمودؔ ہر دم پڑھتا رہتا ہے درود
یہ مفاد اپنا ہمیشہ رکھتا ہے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے آیا دِل مِرا اِس کارِ خوش انجام پر — ہاتھ میر تُل گیا ہے نعت کے اَرقام پر

حکمِ خالق، حُبِّ سرکارِ دو عالم ﷺ سے، مِرا — دِل جما "صَلِّ عَلٰی احمد" کے اِستلزام پر
وحی سمجھو، جو بھی آقا ﷺ اپنی مرضی سے کہیں — اُن کی ہر اِک بات کی بُنیاد ہے اِلہام پر
راہ لے جو اِتّباعِ سرورِ کونین ﷺ کی — کیوں پذیرائی نہ پائے گا وہ ہر ہر گام پر
پیروئ سرورِ عالم ﷺ میں جب بندہ چلے — اِس کو تائیدِ خُدا مِلتی ہے ہر اِقدام پر
طاعتِ سرکارِ وَالا ﷺ میں قدم رکھے ہُوئے — تم تیقُّن کا تفوّق پاؤ گے اوہام پر
دیں مکمل ہو گیا، اِتمامِ نعت ہو چکی — دینِ سرور ﷺ کو رکھا خالق نے اِستحکام پر
رحمتِ رب کا ترشّح دیکھتے ہیں زائریں — فرشِ مقصورہ پہ، اِس کے سقُف، اِس کے بام پر
پھوٹا پڑتا ہے کرم رب کا، رسولِ پاک ﷺ کے — چاہنے والوں پہ، سب اَصحاب، سب خُدّام پر
انحصار اپنی بقا کا، اپنے اِستقبال کا — ہے نبی ﷺ کے لُطف پر، احسان پر، اِکرام پر
جان لے گا مرضئ محبوبِ حق ﷺ کو آخرش — مستعد بندہ رہے گر دیں گے اِستفہام پر
دشمنانِ سرورِ عالم ﷺ سے رشتہ جوڑ کر — اپنی غیرت کو چڑھائے قوم کیوں نیلام پر
جاوِدانی زندگی کا ایک ہی مفہوم ہے — "زندہ ہو جاتے ہیں، جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر"

منزلِ غفران پر محمودؔ ہم پہنچیں نہ کیوں
چلنے والے ہوں جو ہم سرکار ﷺ کے اَحکام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ آقا ﷺ پر چلے، ٹھہرے ہیں اُن ﷺ کے نام پر — ہم نے رب کے حکم سب مانے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
دامنِ اُمیّد میرا بھر گیا پُوری طرح — ہاتھ آگے اُن کے پھیلائے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
کُھل گئی تھی وِردِ اسمِ مصطفٰی ﷺ سے ہر گرہ — عُقدے جتنے بھی تھے، وہ سُلجھے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
زندگی کرنے کو، حُسنِ عاقبت کے وَاسطے — نکتے ہم کو رب نے سمجھائے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
آپ ﷺ سے پہلے تو تھے سارے حقائق قُفل میں — درحقیقت کے کُھلے پائے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
لگتے ہیں اِسلامیوں سے نعرے اُن کے نام کے — دُشمنِ اسلام بھنّائے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
عامِرِ چیمہؒ کو، علم الدینؒ کو سب جان لیں — غازی اپنی جان سے گزرے ہیں اُن ﷺ کے نام پر

ٹھپّہ دار الضربِ طیبہ ہی کا ہے مانا ہُوا — سکّے جس ٹکسال میں ڈھلتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
اِس سجاوٹ، اِتنی آرائش کا باعث آپ ﷺ ہیں — دِل ہمارے آئنہ خانے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
دین کیا ہے، دعوائے حُبِّ رسول اللہ ﷺ ہے — دَم بھی ہم اِسلام کا بھرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
یوں فنا کی تھاہ سے دیکھو، اُبھرتی ہے بقا — ''زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر

ہے اساسِ گفتگو محمودؔ نعتِ مصطفیٰ ﷺ
جب بھی ہم بولے ہیں تو بولے ہیں اُن ﷺ کے نام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِرتکابِ شتمِ سرور ﷺ سے بڑا کیا کفر ہے — اِس سے ٹکراتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
ہیں نگاہِ رب میں، یہ احساس ہوتا ہے اِنھیں — اِس پر اتراتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
مغفرت اور قُربِ آقا ﷺ اور قُربِ کبریا — سارا کچھ پاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
غفلت و بے غیرتی و بُزدلی کی برف کو — دَم میں پگھلاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
مُٹھی میں لیتے ہیں اَذہان و قُلوبِ مؤمنین — رب کو بھی بھاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
اپنے بہتے خون سے، اپنی زبانِ حال سے — وہ رجز گاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
سامنے جُود و سخا و لُطفِ ربِّ پاک کے — ہاتھ پھیلاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
زندگی کیا چیز ہے اور مرگ کی ہے اَصل کیا — سب کو سکھلاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
بھیجتے جاتے ہیں وہ زندیقیت پر چار حرف — خُلد کو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر
جس کا رب کے دفترِ اِکرام سے اِجرا ہُوا — وہ سَند پاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر

حق ادا کرتے ہُوئے بُطلانِ باطِل کا رشیدؔ
حق کو اپناتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا بیاں ہو سخن در سخن — وِلا کی زباں ہو سخن در سخن
بہ ہر لحظہ، شام و سحر نعتِ آقا ﷺ — بیاں دَر بیاں ہو، سخن در سخن
کرو باتیں حُبِّ رسولِ خُدا ﷺ کی — بہارِ جناں ہو سخن در سخن

نہ "صلِّ علٰی" کہنے میں وقفہ آئے ‏ گراں تا گراں ہو، سخن در سخن
مقامِ نبی ﷺ سے ہو کم بات کوئی ‏ تو جوشِ جواں ہو سخن در سخن
تصدّق میں لُطفِ حبیبِ خُدا ﷺ کے ‏ عیاں ہر نہاں ہو سخن در سخن
مِرا دِل نبی ﷺ کی محبّت میں ہر دَم ‏ مِرا ترجماں ہو سخن در سخن
یہ جو حلق ہے خشکِ نعتیں کہوں تو ‏ یہی تو زباں ہو سخن در سخن
کرے کوئی طیبہ کو چلنے کی باتیں ‏ نہ کیوں لب پہ "ہاں" ہو سخن در سخن
نبی ﷺ نے جو تلقینِ صبر و سُکوں کی ‏ کبھی مت فغاں ہو سخن در سخن
جو ہو بات شتمِ نبی ﷺ کی، تو لب پر ‏ ترے "الاماں" ہو سخن در سخن

جو ہوں بُعد طیبہ کی محمودؔ باتیں
تو آنسو رواں ہو سخن در سخن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعوتِ پیمبر ﷺ سخن در سخن ‏ ہیں کہتے سخنور سخن در سخن
رسولِ مکرّم حبیبِ خُدا ﷺ کا ‏ ہے تذکار اکثر سخن در سخن
درود و سلامِ رسولِ مہیمن ﷺ ‏ رہے کیوں نہ ازبر سخن در سخن
صحابہ رضی اللہ عنہم بنے فضلِ ماہ، ہُدیٰ ﷺ سے ‏ ہدایت کے اختر سخن در سخن
جہانوں میں نُورانیت بانٹتے ہیں ‏ جہانوں کے سرور ﷺ سخن در سخن
زبانوں پہ سب ناعتوں کے ہے اب تک ‏ بصیری رحمۃ اللہ علیہ کی چادر سخن در سخن
ہُوا سارے مِدحت گرانِ نبی ﷺ کا ‏ منّور مقدّر سخن در سخن
جو ہیں غیر مُسلم، پیمبر ﷺ کے مادِح ‏ ہیں وہ بھی برابر سخن در سخن
غُٹرغوں غُٹرغوں میں پڑھتے ہیں نعتیں ‏ بہ ہر سُو کبوتر سخن در سخن

میں کہتا ہوں محمودؔ نعتِ پیمبر ﷺ
بہ تائیدِ داور سخن در سخن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ

اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ
اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ (الاحزاب۔۳۳:۵۳)

اے ایمان والو! جب تک اذن نہ پاؤ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں حاضر نہ ہو مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یہ کہ خود
اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو چلے جاؤ۔ نہ یہ کہ بیٹھے باتیں کرتے رہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۶ واں مجموعۂ نعت

مزارعتِ رضا میں کشتِ نعت

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں نعتیں)

احمد رضاؒ کی نسبت محمود وہ ہے، جس نے
آدابِ مدحِ سرور ﷺ مجھ کو سکھا دیے ہیں

تاریخِ اشاعت: جون ۲۰۱۶ء

صفحات: ۱۱۲

ناشر: فقیہِ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور شریف (اوکاڑا)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

''ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا''

مداحِ پیمبر ﷺ جو ہے، پیارا ہے ہمارا — جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا
مداحی کا اُسلوب انوکھا ہے ہمارا — کہتے ہُوئے دِل زور سے دھڑکا ہے ہمارا
یہ دیکھ لو، ہم ذکرِ پیمبر ﷺ میں مگن ہیں — یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا
ہم مسکنِ سرکارِ مدینہ ﷺ کو چلے ہیں — دِل یاد میں آقا ﷺ کو جو تڑپا ہے ہمارا
سرور ﷺ سے جو ہیں دُور، ہم اُن کے ہیں مخالف — ہیں جتنے ثنا گو، وہ قبیلہ ہے ہمارا
آقا ﷺ کی وَساطت سے رَسا ہو گئے رب تک — کِس درجہ مؤثر یہ وسیلہ ہے ہمارا
ہنس کر ہمیں محشر میں نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں — گو آگے گُناہوں کا پُلندا ہے ہمارا
ہم خادمِ خُدامِ غُلامانِ نبی ﷺ ہیں — بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا
کیوں اِس کو ریا سے کِیا جاتا ہے ملوث — کیوں نعت کی محفل میں دِکھاوا ہے ہمارا

محمودؔ کہیں ہاتفِ غیبی سے سُنیں ہم
دربارِ پیمبر ﷺ میں بُلاوا ہے ہمارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی۔ آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

اَذکارِ پیمبر ﷺ میں جو جینا ہے ہمارا — یہ فن، یہ ہُنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا
جس ماہ میں سرکار ﷺ کا مولُود ہُوا تھا — بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا
تسبیح کیے جائیں گے ہم اسمِ نبی ﷺ کی — معمور عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا
ہجرت کے سمے رب نے پیمبر ﷺ سے کہا تھا — مکّہ تھا تمھارا تو مدینہ ہے ہمارا
لائیں گے اِسے سامنے میزاں کے فرشتے — اُلفت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا

محمودؔ جو ہے حُبِ نبی ﷺ اِس کا سٹیئرنگ
منجدھار میں محفوظ سفینہ ہے ہمارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا''

بندے! یہ وِردِ جو ہے ''صلِّ علٰی'' کا تیرا
رہنما اِس میں ہے اللہ تعالیٰ تیرا

اُن ﷺ سے اُلفت کا اگر سچا ہو دعویٰ تیرا
لُطفِ سرکار ﷺ سے بھر جائے گا کاسہ تیرا

نعت کہنے میں مددگار ہو جذبہ تیرا
وَرنہ کِس کام کا ایہام و کنایہ تیرا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو ہو مرنا تیرا
قُدسی کہتے ہیں اِسے دائمی جینا تیرا

خوش مقدّر ہے، اگر نعتیں رام کرنے کو
سر بخم روز رہا کرتا ہے خامہ تیرا

تو سخن گو ہے، پسند آئے نہ کیوں خالق کو
مدحِ سرور ﷺ میں عقیدت بھرا لہجہ تیرا

آج لب پر ہے ترے اسمِ رسولِ آخر ﷺ
حال ایسا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا تیرا

رُوح پر سایۂ انوار نہ کیسے ہوتا
ذکرِ سرکار ﷺ پہ کیا قلب نہ دھڑکا تیرا

روز نعلینِ نبی ﷺ سر پہ رکھی پاتا ہے
کیوں نہ تعبیر کو پا لے گا یہ سپنا تیرا

سر کے بل چلنا عقیدت سے، خُدا کے بندے!
شہرِ سرکار ﷺ سے جب آئے بُلاوا تیرا

دیکھ کر گنبدِ اخضر ﷺ کو نگاہیں جھک جائیں
اور، دروازے پہ جھک جائے سراپا تیرا

جنّت آقا ﷺ کے سرھانے کی جو دیکھی تو نے
یہ سمجھ لے کہ ہُوا خُلد ٹھکانا تیرا

تیرے آقا ﷺ کا تو دُنیا نے نہ پایا سایہ
دیکھا دُنیا کی ہر ایک چیز نے سایہ تیرا

راہ جو سیرتِ سرور ﷺ نے دِکھائی تجھ کو
ہے ضروری تو اِسی راہ پہ چلنا تیرا

دیکھ کر روضہ تری جان میں جاں آئے گی
خون اعمالِ شنیعہ نے نچوڑا تیرا

حشر کے روز عصا ''صلِّ علٰی'' کا ہو گا
تیری لغزیدہ خرامی میں سہارا تیرا

صرف آقا ﷺ کی شفاعت ترے کام آئے گی
پیش جب ہو گا گُناہوں کا پلندا تیرا

دفنِ طیبہ کی اجازت تجھے آقا ﷺ دیں گے
رنگ لائے گا یہ محمودؔ ارادہ تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ وحدت کا''

اگر نغمہ لبوں پر ہے تمھارے، مدحِ حضرت ﷺ کا
سمجھ لو، دوستو! تم پر کرم ہے رب العزت کا

مِرے دِل میں جو جذبہ ہے عقیدت کا، اِرادت کا
اِسی سے رشتہ قائم ہے مِرا آقا ﷺ سے نسبت کا

نہیں جن کا مدینے سے تعلّق کچھ محبّت کا
تعلّق میرا کب ایسوں سے ہے "صاحب سلامت" کا

نبی مغرب کو واپس عصر کی صُورت میں لے آئے
یہ اِک اِظہار تھا ادنیٰ سا اِعجازِ رسالت کا

ملیں قوسیں تو کیا اِک دائرہ تشکیل پایا تھا
یہ اِک اجمال بالتفصیل ہے سرِّ حقیقت کا

سناؤ دوستو، باتیں نبی ﷺ کے شہر کی مجھ کو
یہی تو ہے علاج آخر کو آزردہ طبیعت کا

ہر اِک قولِ نبی ﷺ جب قولِ خلاقِ دو عالَم ہے
ذخیرہ ہیں احادیثِ نبی ﷺ اقوالِ حکمت کا

نبی فاتح کی صُورت میں جو مکّہ میں ہُوئے داخل
رویّہ آپ ﷺ کا تھا درگزر کا، عفو و رحمت کا

رہے گا وفُورِ الطاف و عنایاتِ شہِ وَالا ﷺ
مددگار و معاون روزِ محشر ساری اُمّت کا

وہ بندہ جو الرجک ہے نبی ﷺ کی نعت و مِدحت کا
تعلّق ایک قائم ہے مِرا اُس سے خصومت کا

مجھے محمودؔ اِتنی اپنے آقا ﷺ سے عقیدت ہے
زباں منہ میں ہے مِدحت کی، قلم ہاتھوں میں مِدحت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ وحدت کا"

مِرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر کی، کرم مجھ پر ہے قُدرت کا

رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلّق ہے
جہاں میں نُور پھیلایا نبی ﷺ نے مہرِ وحدت کا

پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفیٰ ﷺ یوں ہے
قیامِ حشر تک سکّہ چلے گا دینِ فطرت کا

دِیا اِس کو خُدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اس نے ان ﷺ کی سیرت کا

ہے دوزخ دُشمنانِ سرورِ کونین ﷺ کی خاطِر
غُلامانِ پیمبر ﷺ کے لیے ہے باغ جنّت کا

جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیع الاوّلِ سرکار ﷺ کی صبحِ سعادت کا

اِسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صحبت کا

لگایا بدر میں زخم ایسا اُس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا

مجھے مصروفیت نعتِ رسول پاک ﷺ کی ہو گی
مِلے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا

کرم فرمائیں گے آقا مگر کچھ ہم بھی تو سُدھریں
نہیں پوشیدہ سرور ﷺ کی نظر سے حال ملّت کا

کیا آقا ﷺ نے ٹکڑے چاند کو محمودؔ، پھر جوڑا
یہ تھا ایک معجزہ صرف اُن ﷺ کی انگشتِ شہادت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”محمد مظہر کامل ہے حق کی شان وحدت کا“

رَہوں کیوں منتظِر ہر پل نہ مَیں صبحِ قیامت کا
نظارہ دِیدنی جب ہو گا خورشیدِ شفاعت کا

نبی ﷺ کے شہر سے دُوری اگر باعِث ہے رقّت کا
وہاں پر حاضری میں بھی کرم ہے ابرِ رحمت کا

یہی ”تِلْکَ الرُّسُلُ“ کے فقرۂ خالق سے ظاہر ہے
مِلا ہے امتیاز آقا ﷺ کو نبیوں علیہم السلام پر فضیلت کا

یہ اِک خوابِ مسرّت دیکھ کر جیتا ہوں دُنیا میں
بقیعِ پاک میں لُوں گا مزا میں خوابِ راحت کا

نبی ﷺ کے پاک گُنبد کا اِسے حاصِل ہے نظارہ
یہی اِعزاز ہے سب سے بڑا میری بصارت کا

صحابہؓ سرور عالم ﷺ کے اہلِ بیتؓ آقا ﷺ کے
اُنھیں اِعزاز صحبت کا، اِنھیں تمغا قرابت کا

یہ ہے آرام گاہِ مصطفیٰ ﷺ، وہ آپؐ کا مولد
میں قائل کیوں نہ ہُوں گا طیبہ و مکّہ کی حُرمت کا

نہیں تقدیر کے لکھے کا کوئی خوف ناعِت کو
وہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے یارو! نجم قسمت کا

عطائیں مصطفیٰ ﷺ کی، کندہ ہوں گی جس کی آنکھوں پر
نظارہ حشر میں ہو گا اِسے عینِ عنایت کا

نبی ﷺ کی شان میں گستاخی منتج قتل پر ہو گی
یہی تو اِمتحان ہے اصل میں مومن کی غیرت کا

سبب محمودؔ میری خدمتِ نعتِ نبی ﷺ کے ہیں
ندا ہاتف کی، فرمانِ مشیّت، حکم فطرت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مہر ہے مشعلہ افروزِ شبستاں کس کا“

ذوقِ نُصرت ہے مددگارِ غریباں کِس کا
درِ وَالا ہے کفالت گہِ انساں کِس کا

جاری ہر سمت ہے یہ چشمۂ فیضاں کِس کا
لُطف کِس کا ہے، کرم کِس کا ہے، احساں کِس کا

کیا ملن رات تھی، کیسا تھا ضیافت خانہ — میزباں کون تھا اور کون تھا مہماں کِس کا

حرفِ "مَا یَنطِقُ" کرتا ہے اشارہ کِس سمت — کِس کا فرمان کہا جاتا ہے فرماں کِس کا

بامِ عزّت پہ غُلاموں کو بٹھایا کِس نے — اور ممنوں ہُوا طبقۂ نِسواں کِس کا

چاہیے کِس کی طرف کِس کا وسیلہ سب کو — معرفت خالِقِ عالَم کی ہے عِرفاں کِس کا

کون ہے ارحم و رحمن و لطیف و کافی — بعثت آقا ﷺ کی مُسلماں پہ ہے احساس کِس کا

حشر کو جانا ضروری تو سبھی کا ٹھہرا — ہے درود ایسے سفر کے لیے ساماں کِس کا

ایک بے مایہ بھی، عاصی بھی، مُسنِ بندہ بھی — شہرِ سرکار ﷺ پہنچنا ہُوا آساں کِس کا

یہ جو محمودؔ ہے تو بتاؤ، لوگو!
نعت گوئی میں ہے دِل شاداں و فرحاں کِس کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا"

بندۂ آقا جو ہے، وہ یوں ہے شیدا نُور کا — اِس کو رہتا ہے صباح و شب نظارہ نُور کا

جب ربیع النور کی بارہ(۱۲) اُمیّد افزا ہُوئی — آدمیت پر ہُوا اُس دِن سے غلبہ نُور کا

قرنِ اوّل سے جو تا اِمروز دیکھا تو کُھلا — نعت کے ہر شعر نے اوڑھا لبادہ نُور کا

لاتے لے جاتے پیاماتِ خُدا و مصطفیٰ ﷺ — پھیرے پر دیکھا کیے اصحاب پھیرا نُور کا

جامۂ بشریتِ آقا ﷺ ہے سب کے سامنے — ہے مگر ذاتِ حبیبِ حق کا سانچا نُور کا

جن کے باعِث عام ہے نُورِ ہدایت ہر طرف — ہے احادیثِ نبی ﷺ کا نکتہ نکتہ نُور کا

اُن کی سیرت پر جمائے نظریں جب بندہ کوئی — آنکھ کی پُتلی پہ ہو گا نقش نقشہ نُور کا

دِل کی آنکھوں سے جو دیکھو گے تو آئے گا نظر — قبۂ اَخضر کے گردا گرد ہالہ نُور کا

شائبہ تک بھی نہ ہو ناکامیابی کا اِسے — پہنچے شہرِ مصطفیٰ میں، جو ہے جُویا نُور کا

مدحِ طیبہ میں جو سوچا تو کُھلا اِتنا کہ ہے — ذرّۂ خاکِ مدینہ ﷺ اِستعارہ نُور کا

جو بقیعِ پاک میں مدفون ہے، اُس شخص نے — طیبہ میں زیرِ زمیں پایا خزانہ نُور کا

نُورِ محبوبِ خُدائے پاک پیشانی میں تھا
اِس لیے تھا آدمِ خاکی علیہ السلام کو سجدہ نُور کا

اور پردوں کی تو گنجائش شبِ اِسرا نہ تھی
درمیانِ ربّ و سرور ﷺ بس تھا پردہ نُور کا

سوچو تو پابندِ سِدرہ حضرتِ جبریل علیہ السلام کا
دیکھتے رہنا سُوئے رحمان جانا نُور کا

ہے پئے تفہیم اِنساں کے لیے اِسرا کی بات
نُور تک سندیسا نُوری لے کے آیا نُور کا

اپنے مظہر کی طرف، اپنائیت کے ذوق سے
"اُدنُ مِنِیْ" کہنا ہے گویا لپکنا نُور کا

نُور اصلاً ہے خُدا اور اُس کے مظہر ہیں نبی ﷺ
ماہ و خورشید و کواکب ہیں خلاصہ نُور کا

قریۂ سرکار ﷺ میں محمودؔ جب حاضر ہُوا
پایا لہراتا مدینے پر پھُریرا نُور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گلے سے باہر آ سکتا نہیں شورِ فغاں دل کا"

دِکھائیں تو دِکھائیں کِس کو ہم دردِ نہاں دِل کا
سِوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں ہے مہرباں دِل کا

رہا مجبوریٔ طیبہ میں صحرا بیکراں دِل کا
پھلا پھُولا رہا جو حاضری میں گُل سِتاں دِل کا

زبان و قلبِ اَحقر میں تطابق کی یہ صُورت ہے
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا شعر نکلا ترجمان دِل کا

نہیں ہے یا کہ ہے اس میں محبّت سرورِ دیں ﷺ کی
یہی میزان پر پوچھیں گے، ہو گا اِمتحاں دِل کا

سِوا سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے، یا اُن کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے
کوئی بھی آج کے دِن تک نہیں ہے میہماں دِل کا

جو خوش کرتا ہے اس کو ذکرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ سے
ہمیں روزانہ مِل جاتا ہے کوئی قدرداں دِل کا

یہ جو لکھتے چلے جاتے ہیں نعتیں سرورِ کل ﷺ کی
زبانِ خامہ پر رکھّا ہے ہم نے اَرمغاں دِل کا

ہمیں دِل سے محبّت ہے، کریں گے اِس کو کیوں ضائع
نبی ﷺ کے غیر کی تعریف کرتا ہے زیاں دِل کا

سبب حرمین سے اُلفت کا ہے محمودؔ اِک یہ بھی
نظر کا پاسباں کعبہ ہے، طیبہ پاسباں دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گلے سے باہر آ سکتا نہیں شورِ فغاں دل کا"

وہ جس پر پڑ گیا پرتو پیمبر ﷺ کے خصائل کا
یہ وہ مومن ہے، رُتبہ جس نے پایا مردِ کامِل کا

طلب کرنا مدد سرکار ﷺ کی اِک مردِ عاقل کا
یقینی کر گیا اِک پل میں عنقا ہونا مُشکل کا

رسائی خالقِ کُل عالمیں تک کچھ نہیں مُشکل
رہِ آقا ﷺ جو لے گا، وہ پتا پائے گا منزل کا

کرے گا خیر مقدم لازماً داروغۂ جنّت
درودِ پاک محبوبِ خُدائے کُل کے عامِل کا

جہاں نے پہلے اعلانِ نبوّت سے بھی یہ دیکھا
چکایا منصفِ اعلیٰ نے ہر جھگڑا قبائل کا

جو کافی نے کیا منظوم اِس کا ترجمہ، پڑھنا
کیا جو ترمذی نے ذکر آقا ﷺ کے شمائل کا

طلب سے بھی سِوا ملتا ہے اور عزّت بھی ملتی ہے
سواگت ایسے ہوتا ہے درِ سرور ﷺ پر سائل کا

ہو مولودِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ کی جو محفل
سلامِ دَست بستہ کو سمجھنا مغز محفل کا

عمل احکامِ سرور ﷺ پر کریں جو ملک کے باسی
مسائل حل ہوں اور پُورا خسارہ ہو سائل کا

صلہ مداحیٔ سرکار ﷺ کا رب سے مِلا وَافر
کبھی سوچا نہیں محمودؔ مَیں نے گرچہ حاصِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''الٰہی! چاک ہوجائے گریباں ان کے بسمل کا''

درودِ سرورِ دیں ﷺ سے رکھّے وہ رابطہ دِل کا
جسے ڈر حشر کے ہنگام میں ہو عدلِ عادِل کا

بہی بخت آدمی وہ ہے جو پیہم ذکر کرتا ہے
پیمبر ﷺ کے فضائل کا، خصائل کا، شمائل کا

نظر میں مصحفِ معراج کا ایسا ضمیمہ ہے
کہ جس میں تذکرہ ہے وصل کا اور رب کے واصل کا

وہ جو اوحی فاوحی کے حوالے سے جھلکتا ہے
اِسی میں بھید پنہاں پاؤ گے مرسَل کا، مرسِل کا

اخوّت کا بتایا راستہ سرکار ﷺ نے، جس سے
مُداوا کر دیا اِک آن میں ہر ایک مُشکل کا

نظامِ مصطفیٰ لاؤ تو سب حرفِ غلَط ہوں گے
جو دُکھڑا ہے مسائل کا، جو گھاٹا ہے وَسائل کا

نبی ﷺ کے شہرِ دِل کش کا جونہی ذکرِ لطیف آیا
اثر پلکوں پہ پایا اُنس کے اشکوں کی جھلمل کا

جونہی مِل بیٹھیں مومن، وہ درود و نعت پڑھتے ہوں
سلامِ دَست بستہ کیوں نہ ہو اِعزاز محفل کا

یہاں جو مادح و ناعِت ہے، جب جنّت میں جائے گا
اُسی کو تاج پہنائیں گے قُدسی میرِ محفل کا

درودِ مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں محمودؔ احقر کو
دِکھایا راستہ وِجدان نے عِرفاں کی منزل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمھاری واہ وا''

ذکرِ آقا ﷺ میں مِری بے اختیاری واہ وا
نام ہے سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ جاری، واہ وا

حَبّذا یہ غم، یہ سیلِ اشکِ باری واہ وا
یادِ آقا ﷺ دِل میں ہے جاری و ساری، واہ وا

مالک و مختارِ موجود و عدم ہوتے ہُوئے
زندگی آقا ﷺ نے عُسرت میں گُزاری، واہ وا

یاد کے سورج کی کرنیں دِل کے آنگن میں پڑیں
یہ کرم، یہ لُطفِ حُسنِ زرنگاری واہ وا

پرتو اوصافِ ذاتِ کبریا اُن ﷺ کا وجود
اُن کی اُس سے، اُس کی اُن سے ہم کناری وا وا

ساکنِ سِدرہ رہِ عرش بریں ہی میں رہا
لامکاں کو تھی رَواں اُن ﷺ کی سواری، واہ وا

جِدّ وجُہدِ زندگی کے وَاسطے ہے یہ
اُسوۂ سرور ﷺ ہے وجہِ کامگاری، واہ وا

نسبتِ نعلین سے ہے محترم خاکِ حجاز
ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری، واہ وا

کاسۂ سر میں جسے مِل جائے اُن ﷺ کی دَر سے بھیک
مرحبا اِس کا مقدّر، وہ بھکاری واہ وا

ہیبت و شوکت گدایانِ درِ دولت کی ہے
کپکپی شاہانِ عالَم پر ہے طاری، واہ وا

جاننا چاہو مقامِ سرورِ عالَم ﷺ اگر
ترمذی، مشکوٰۃ، مُسلم اور بخاری واہ وا

حضرتِ بوبکر و فاروق و غنی و مرتضیٰ رضی اللہ عنہم
مصطفیٰ صَلِّ علیٰ کی چار یاری واہ واہ

شعر جب صبح و مَسا مدحِ پیمبر ﷺ میں پڑھیں
قُدسیوں تک میں نہ کیوں ہو گی ہماری واہ وا

مومنو! بھیجو درودِ پاک کا ہدیہ اُنھیں ﷺ
ہو گیا اللہ کا فرمان جاری واہ وا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ پر کتنے ذوق و شوق سے
غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جان اپنی وَاری، واہ وا

مرحبا، صلِّ علیٰ، اہلِ فلک کہنے لگے
نعت سُننے پر زباں جب بھی پُکاری ''واہ وا''

کونپلیں احساس کی مرجھا چلیں محمودؔ جب
آئی اُن ﷺ کے ابرِ رحمت کی سواری واہ وا

دِل نواز و دِل پذیر و دِل نشین و دِل رُبا
ہو گئی محمودؔ سے کیا نعت پیاری واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"خراب حال کیا، دل کو پُر ملال کیا"

مدیحِ آقا ﷺ نے احقر کو یوں نہال کیا — کہ بے نیاز شب و روز و ماہ و سال کیا
نبی ﷺ ہیں منبع و مصدر ہر ایک خوبی کے — کچھ اِس طرح سے اُنھیں ﷺ رب نے بے مثال کیا
خُدا نے حُسنِ مکمل حضور ﷺ کو بخشا — اُسی نے عشق کی تجسیم کو بلال رضی اللہ عنہ کیا
قبالہ حشر میں پائے گا سرخروئی کا — زبان کو ذکرِ پیمبر ﷺ میں جس نے لال کیا
نبی کے ذکر میں تفریط سے بچا کے مجھے — خُدا نے راہروِ راہِ اِعتدال کیا
وہ خوش نصیب اُسی وقت خُلد میں پہنچا — کہ جس نے شہرِ پیمبر ﷺ میں اِنتقال کیا
مطالعے میں جو سیرت حضور ﷺ کی آئی — تو زخمِ معصیت کا اِس نے اندمال کیا
مجھے یہ راہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے دکھائی ہُوئی — کہی جو نعتِ نبی ﷺ ساتھ ذکرِ آل رضی اللہ عنہم کیا
عطا حضور ﷺ کی سایہ فگن ہُوئی فوراً — جونہی خطا نے مجھے غرقِ اِنفعال کیا
درود جاری تو ہونا ہی تھا لبوں پہ مرے — نکیرِ قبر نے جب تیسرا سوال کیا
تمام درد و غم و رنج ہو گئے عنقا — مِرے عمل نے جو "صَلُّوا" سے اِشتغال کیا

علیل بُعدِ مدینہ نے کر دیا تھا اُسے
حصولِ "ویزا" نے محمودؔ کو بحال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا"

نعت پڑھتا جو مدینے کو سخن دان گیا — سمجھو، فی الفور پئے روضۂ رِضوان گیا
مَیں نے ہر بار ہتھیلی پہ جمائی سرسوں — یہ لیا نامِ نبی ﷺ اور وہ بحُران گیا
جاں نثارانِ پیمبر کی جو سیرت پڑھ لی — میں ہر اِک دشمنِ سرکار کو پہچان گیا

جس کو قُرآن و احادیث سے آگاہی تھی — نعت وہ کہتا ہُوا شان کے شایان گیا
جو تھے بوجہل کے پیرو، وہ جہنم کو گئے — خُلد کو شان سے ہر پیروِ حساں رضی اللہ عنہ گیا
دِل کے قِرطاس پہ جب اسمِ پیمبر لکھّا — خامۂ اُلفتِ آقا ﷺ کو جہاں مان گیا
بحرِ عِصیاں میں مجھے جب بھی بھنور نے گھیرا — وِردِ صلوات سے ٹل پل میں وہ طوفان گیا
غلبۂ مِدحتِ سرور ﷺ سے ہیں عنقا فکریں — دِل میں ہیجان دَر آیا تھا کہ خلجان گیا
اور تو سب کا تعلّق تھا کہ ڈاک آتی تھی — عرش کو نبیوں میں بھی کب کوئی مہمان گیا
آنے جانے میں یہ درویشی و سُلطانی تھی — طیبہ میں جو تھا گدا، گھر کو وہ سُلطان گیا
عظمت و قُدرتِ سرکارِ جہاں ﷺ کو مانو — جس کا اِیقاں نہ رہا، اس کا تو اِیمان گیا

مجھ کو محمودؔ خطاؤں کا تھا اِتنا احساس
جب گیا شہرِ پیمبر ﷺ کو، پشیمان گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”جب کہ پیداشہِ اِنس وجاں ہوگیا“

خُلقِ آقا ﷺ جہاں حکمراں ہو گیا — اس ریاست میں امن و اماں ہو گیا
پیشِ محبوبِ رب ﷺ ارمغاں ہو گیا — مصرع کوئی جو شایانِ شاں ہو گیا
شکرِ رب! ایک اِک شعر گوئے وطن — مدح گوئے شہِ مُرسلاں ﷺ ہو گیا
اُن ﷺ کی جاں کی قسم کھائی قُرآن نے — اِس سے رُتبہ نبی ﷺ کا بیاں ہو گیا
چترِ ”صلِ علٰی“ اِس جہاں میں جو تھا — حشر میں سایۂ سائباں ہو گیا
ملنا چاہا جو مالک نے محبوب ﷺ کو — جا ملاقات کی، لامکاں ہو گیا
پھول جب مدحِ محبوبِ حق ﷺ کے کِھلے — دِل کا صحرا مرا گُل ستاں ہو گیا
جب بیاں سیرتِ مصطفٰی ﷺ کا ہُوا — سارا ماحول عنبر فشاں ہو گیا
شہرِ آقا ﷺ پہنچنے ہی کی دیر تھی — جو تھا ناشادماں، شادماں ہو گیا
غیرِ سرکارِ وَالا ﷺ کی مدّاحی میں — یہ سمجھ لے کہ دِل کا زیاں ہو گیا

نعت گاتا ہُوا، پڑھتا "صَلِّ عَلیٰ" سُوئے طیبہ رواں کارواں ہو گیا
نعت کہنے کو محمودؔ خامہ چلا
نُور کا ایک چشمہ رواں ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"طائرِ سِدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب"

ربِّ عالَم کے ہیں محبوب جو سلطانِ عرب — عرش سے کم ہے کہاں عرشۂ ایوانِ عرب
چہچہاتا ہُوا آتا ہے نظر طیبہ میں — "طائرِ سِدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب"
لاتا، لے جاتا تھا پیغام کبوتر کی طرح — "طائرِ سِدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب"
کِس نے گویائی عطا کی ہے عجم والوں کو — کون ہے جانِ عرب، شانِ عرب، آنِ عرب
میرے سرکار ﷺ کا مولد ہے وہاں، گھر ہے وہاں — یوں مرے دِل میں جنم لیتا ہے اَرمانِ عرب
معرفت آقا و مولائے جہاں ﷺ کی سمجھو — فضلِ خالق سے اگر تم کو ہو عِرفانِ عرب
اختیارات پیمبر ﷺ کو خُدا نے بخشے — ہیں عوالَم کے نگہبان، نگہبانِ عرب
جامعاتی جو نظام آج نظر آتا ہے — اصل ہے اس کی، پیمبر ﷺ کی دبستانِ عرب
عبقری پیدا ہُوئے، نابغہ اس سے نکلے — ایسا دُنیا میں انوکھا تھا دبستانِ عرب
گُنگ ہیں میرے پیمبر کی حدیثیں سُن کر — ہوں عجم کے وہ سخن داں کہ سخن دانِ عرب
سید و سرورِ عالَم ﷺ کے ثنا گُستر تھے — بن رواحہ ہوں کہ کعبین کہ حسانِ عرب
سب غُلامانِ پیمبر ﷺ ہیں ہمارے آقا — ہوں وہ شقران کہ سالم ہوں کہ سلمانِ عرب
ساری دُنیا کے مضامین مجسّم دیکھو — اُن کی پیشانی پہ مرقوم ہے عنوانِ عرب
نام لیوا ہیں پیمبر ﷺ کے زمانے بھر میں — پُھولتا پھلتا نظر آتا ہے بُستانِ عرب
پوری مِلّت پہ اثر اِس کا ہے میرے آقا ﷺ! — شرقِ اوسط پہ جو اِدبار ہے، بُحرانِ عرب

مکّہ و طیبہ کے محمودؔ حرم ہیں اِس جا
اہلِ اِسلام بے شک ہے یہ احسانِ عرب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ﷺ ہو کر"

حیثیت پائی ہے یثرب نے جو طیبہ ہو کر
سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر

اُنس و اِخلاص و محبّت کا حوالہ ہو کر
مَیں زمانے میں رہا ناعتِ آقا ﷺ ہو کر

قصرِ قوسین میں پہنچے جو حبیبِ خالق ﷺ
سامنے رب کے تھے یکتائی کا پردہ ہو کر

مجتمع دَر پہ نہ کیوں ہوں گے ملاءِ اعلیٰ
اسمِ سرکار ﷺ جبیں آپ جو تنہا ہو کر

جس نے سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے ٹکڑا پایا
وہ شہنشاہوں سے اچھّا رہا منگتا ہو کر

آج دِن رات جو تُو "صلِ علی" کہتا ہے
حشر میں حال مِلے گا تجھے فردا ہو کر

جو سمو لائے نگاہوں میں نبی ﷺ کا روضہ
اُس سے مِلتا ہوں مَیں اخلاص سراپا ہو کر

حال پُچھوائیں ملائک سے پیمبر ﷺ جس کا
اس کو کیا کرنا ہے اے دوستو! اچھّا ہو کر

اسمِ سرکار ﷺ کو مَیں چُوم لیا کرتا ہوں
سامنے آنکھوں کے آتا ہے جب اِملا ہو کر

حیثیت رکھتے تھے آقا ﷺ سے تعلّق رکھ کر
آج بے وقر ہیں ہم طالبِ دُنیا ہو کر

یوں تو محمودؔ سے جو چاہو، وہ باتیں سُن لو
پر یہ طیبہ ﷺ میں رہا کرتا ہے گونگا ہو کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"تمھارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک"

لقائے قُبۂ خَضرا سے ہے لقائے فلک
نظر میں کیوں نہ ہو تصویرِ خوش نُمائے فلک

نبی جو نعلِ نبی ﷺ باعِثِ صفائے فلک
جہان بھر کو دے تابانیاں ضیائے فلک

سروں کو حشر تک رکھیں نہ کیوں جھکائے فلک
کہ نُورِ آقا و مولا ﷺ سے جگمگائے فلک

جب اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے سفر شروع ہُوا
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ میں گنگنائے فلک

حضور ﷺ ملنے جو آئے خُدا سے تو اس نے
اِس ایک رات کی خاطر سبھی سجائے فلک

جو آئیں اس پہ رسولِ کریم ﷺ کی پیزار
تو یہ تھا عز و وقار و شرف برائے فلک

مِرے حضور ﷺ زمان و مکاں سے آگے گئے
جناب عیسیٰ علیہ السلام تو ہیں صرف آشنائے فلک

دنا کے قصر تک سرکار ﷺ کو پہنچنا تھا
بجائے سِدرہ و عرشِ بریں، بجائے فلک

سفر حضور ﷺ کا، خوشبو کا ایک جھونکا تھا
کِسی کو تیزئ رفتار کیا بتائے فلک

نبی نے دیکھا تھا اس کی طرف گزرتے ہُوئے
ہے عطر بیز اُسی روز سے فضائے فلک

نگاہِ اُنس سے جو خاکِ طیبہ کو دیکھے
پیام لاتی ہے اِس کے لیے ہوائے فلک

نہایت آقا ﷺ کی معراج کی خُدا جانے
نبی ﷺ کے پہلے قدم پر تھی اِنتہائے فلک

رشیدؔ قُبّۂ طیبہ ﷺ کی سمت جھک جھک کر
زمیں کو عظمتیں سرکار ﷺ کی سُجھائے فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''کہتا رہا کہ جانبِ عصیاں نہ آئے دِل''

زیرِ عطائے سرورِ دیں ﷺ ہے خطائے دِل
احسان جتنے اُن ﷺ کے ہیں، کیسے بُھلائے دِل

بندہ سُنائے اور کِسے ماجرائے دِل
محبوبِ حق ﷺ ہی سے ہے فقط اِلتجائے دِل

میرا ثنائے شاہ ﷺ میں یوں چہچہائے دِل
دیکھیں بروزِ حشر فرشتے وفائے دِل

تدفین طیبہ ہے جو مرا مدّعائے دِل
اِس سے فنائے جسم بنے گی بقائے دِل

چاہو جو تم، ہو عارضۂ قلب کا علاج
دار الشفائے طیبہ سے لینا دوائے دِل

یادِ اللہ اِس میں نہ دَر آئے کِس طرح
پُر لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر ہو خلائے دِل

تُف اُس پہ، جس میں بس گئے پیرس، گلاسکو
آیا نہ خاکِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ، وائے دِل

آماجگاہِ امن بنائیں حضور ﷺ اِسے!
ملکِ عزیز کے لیے یہ ہے دُعائے دِل

مانوسِ طیبہ ہو گی وہ محمودؔ بالضرور
پہنچی جو عرشِ ربّ جہاں تک صدائے دِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''پاٹ وہ، کچھ دھار یہ، کچھ زار ہم''

کرتے ہیں جب مصطفیٰ ﷺ سے پیار ہم
رحمت و رأفت کے ہیں حق ہم

کب کوئی شاعر ہیں یا فن کار ہم
صرف ہیں آقا ﷺ کے مِدحت کار ہم

اہلِ اِیماں ہیں، نہ کیوں کرتے رہیں
سیرتِ سرکار ﷺ کا پرچار ہم

پائیں گے سرکار ﷺ کو اِمداد گار
خوابِ غفلت سے تو ہوں بیدار ہم

جب توجّہ ہو رسولِ پاک ﷺ کی
جا پہنچے ہیں سرِ دربار ہم

دَست بستہ، سرخمیدہ کیوں نہ ہوں
پائیں قُبّہَ جب سرِ اَبصار ہم

ہوں گے چل کے سُنّتِ سرکار ﷺ پر
صاحبِ کردار و نیک اَطوار ہم

پائی تلقینِ نبی ﷺ تو ہو گئے
کفر سے، اَلحاد سے بیزار ہم

آگے غیرِ سرورِ کونین ﷺ کے
کِس لیے کھولیں لبِ اِظہار ہم

ہم شفاعت یاب ہوں گے حشر میں
ہیں جو مِدحت گُسترِ سرکار ﷺ ہم

آقا! (صلی اللہ علیک وسلم) پاکستان پر کیجیے کرم
وحشت و دہشت سے ہیں دوچار ہم

رَبط ہے محمودؔ یہ سرکار ﷺ سے
وہ سخاوت کیش ہیں، نادار ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عارضِ شمس وقمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں''

سرورِ کون و مکاں ﷺ کی تھیں ہُنر وَر ایڑیاں
کر گئیں معراج کا رَستہ منوّر ایڑیاں

خاک پر تھیں یا پہاڑوں پر تھیں یا تھیں عرش پر
اُن کی تھیں ہر اوج، ہر عظمت سے برتر ایڑیاں

بدر و اَحزاب و اُحُد میں اِستقامت کا نشاں
آسماں نے دیکھیں منصور و مظفر ایڑیاں

ظالموں کے واسطے لب پر دُعائیں ہی رہیں
جب ہُوئیں طائف میں اُن ﷺ کے خون سے تر ایڑیاں

گزریں جس جانب سے، برساتی گئیں ابرِ کرم
اِلتفات و شفقت و رحمت کی خوگر ایڑیاں

روکنے کو زلزلہ، سرکار ﷺ کے اَصحاب نے
سرزنش کرتی ہوئیں دیکھیں جبل پر ایڑیاں

جان کر سرکار ﷺ کے قدمین کے اِعجاز کو
چھا گئیں ہر اہلِ دِل کے دِل پہ بڑھ کر ایڑیاں

حدّتِ محشر سے بچنا ہے تو ہے لازم کہ ہوں
نیچے سر اہلِ وِلا کے، اُن کے اوپر ایڑیاں

مکّہ سے چرخِ بریں تک اور دنا کے قصر تک — کرتی جاتی تھیں سبھی رَستے مسخر ایڑیاں
اُن ﷺ کے عکسِ خوش کو سر آنکھوں پہ رکھیں اہلِ عشق — جو بنی تھیں حُوروں کے ماتھوں کا جھومر ایڑیاں
پہلے تو روح الامیں تھے ہم رکاب و ہم قدم — بعدِ سِدرہ پھر رہیں خود اپنی رہبر ایڑیاں
کر گئیں پُر نُور، جب سرکارِ وَالا ﷺ کی لگیں — بوقبیس و مروہ و ثور و صفا پر ایڑیاں

حشر کے ہنگام میں محمودؔ ہوں گی لازماً
اہلِ ایمان جتنے ہیں، ان سب کی یاور ایڑیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اہلِ صراط روحِ امیں علیہ السلام کو خبر کریں“

لُطف و کرم پہ جو خیر البشر ﷺ کریں — قُرآں کی آیتیں سبھی اِس پر اثر کریں
جو پیرویٔ سرورِ کُل ﷺ میں بسر کریں — وہ لازماً مدینے کی جانب سفر کریں
پائیں گے لُطفِ سرور و سرکارِ عالمیں ﷺ — اسمِ نبی ﷺ کا وِرد جو آٹھوں پہر کریں
سُننا جو چاہیں حشر میں حرفِ ”اَنَا لَهَا“ — وِردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ بشر کریں
غیرِ نبی کی مدح سے ہم لوگ کِس لیے — فن کے محل کو، قصرِ ہُنر کو کھنڈر کریں
شب بھر ہوں لب پہ سیرتِ سرور واقعات — توفیق دے خُدا تو اِسی میں سحر کریں
موضوع جب ہو عظمتِ آقا ﷺ کا — اِس باب میں جو بات کریں، بے خطر کریں
لمسِ قُدومِ آقا ﷺ سے روشن ہُوا ہے وہ — تحسین کا رُخ کیوں نہ ہم سُوئے قمر کریں
دریا بہیں عطائے الٰہی کے اس طرف — اپنی توجّہ سرورِ عالم ﷺ جدھر کریں
بوئے جو دِل میں نخلِ مدیحِ حضور ﷺ کا — از راہِ لُطف آپ ﷺ اِسے باروَر کریں
”مَا یَنطِقُ“ کے تجھ پہ معارف اگر کھلیں — باتیں جو ہیں نبی ﷺ کی، ترے دِل میں گھر کریں
مُشکل بھی چاہے طاعتِ محبوبِ حق ﷺ لگے — سر معرکہ یہ اہلِ عقیدت مگر کریں
اِس سمت ازدحام ہو اہلِ بہشت کا — روزِ نشور جس طرف آقا ﷺ نظر کریں

محمودؔ پہنچے شہرِ پیمبر ﷺ میں تُو، جونہی
تیرے حروفِ اُنس و عقیدت اثر کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''یادِ وطن ستم کیا، دشتِ حرم سے لائی کیوں''

حکمِ رسول بُھول کر، آپس میں ہے لڑائی کیوں
کرتا ہے دُوریاں شعار بھائی سے آج بھائی کیوں

دیں تو مِلا حضور ﷺ سے، اُن سے ہو بے وفائی کیوں
اسے رَسَن سے جو بندھا، چاہے گا وہ رہائی کیوں

سرورِ کائنات ﷺ آپ جب ہیں رؤف اور رحیم
غیروں کے آگے ہم کریں زخموں کی رُونمائی کیوں

وہ جو نبی ﷺ کے حکم کی کرتے نہیں متابعت
کرتے ہیں بدنصیب وہ دعوٰی پاررسائی کیوں

مکّہ پہنچ کے، تابشِ شہرِ نبی ﷺ نہ پا سکا
تارِ شعاعِ مہر سے اس نے نظر چُرائی کیوں

لُطفِ نوازشات اگر سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کرے
میرے قریب آئے تو آئے کوئی بُرائی کیوں

محوِ پرستشِ مفاد ہوتے نہیں ہیں مومنیں
بندہ جو ہو حضور ﷺ کا، وہ کرے خود نمائی کیو

وہ جو قریب تر رہا زندگی بھر حضور ﷺ کے
اِس میں اور اُس کے حبیب میں ڈالے کوئی جُدائی کیوں

پرچمِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ ہاتھ میں رکھنے وَالے کی
رِضواں دَرِ بہشت پہ کرے نہ پیشوائی کیوں

خاکِ مدینہ دیکھ کر چرخ کی سمت دیکھیں کیا
شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے کریں تو بے وفائی کیوں

کِس لیے اُمّتِ حضور ﷺ ہو گئی مُذنِب و اَثیم
سر پہ نحوستِ گُناہ آج ہے اس کے، چھائی کیوں

مُلک جو نامِ حضور پر ہم کو مِلا ہے، اِس میں بھی
عُسرت نصیب عوام پر گرانی کی ہے چڑھائی کیوں

دستِ تصُّرفات میں جن کے سَنَد تھی جیت کی
سوچیں تو، کفر و ظلم سے مات اُنھوں نے کھائی کیوں

مقتضیاتِ یومِ دِیں اپنی اگر اگر نظر میں تھیں
فسق و فجور کی بساط ہم نے یہاں بچھائی کیوں

وِردِ درودِ مصطفیٰ کرتے ہیں جب شبانہ روز
اِس کو فرشتے بھی کہیں رب کی نہ ہم نوائی کیوں

مرنا رشیدؔ کا وہاں چاہتے ہوں نہ گر نبی ﷺ
دفنِ بقیع کی مِرے دِل کو لگن لگائی کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''پھرکے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں''

اپنے حروف و لفظ کی عزّت کوئی گنوائے کیوں — غیرِ رسولِ پاک ﷺ کی مدح لبوں پہ لائے کیوں
بندۂ مصطفیٰ ﷺ جو ہے، پیسے کو رب بنائے کیوں — جب تک نہ قلب ساتھ دے، نعتِ حضور گائے کیوں
اُمّتی سارے حضور کے، بھائی ہیں سب تو ایک ہیں — بھائی جنھیں کہا گیا، سمجھیں اُنھیں پرائے کیوں
ڈریں وہ، جن کو بغض ہو سرورِ کائنات ﷺ سے — روزِ شمار سے درود خواں کو کوئی ڈرائے کیوں
ہُنود سے اور یہود سے مومن کے کیا تعلقات — دشمنوں کا کِیا دھرا، اہلِ وِلا کو بھائے کیوں
جس کے ہو پاؤں کے تلے، روحُ الامیں کا پر بچھا — وہ جو ہے ذاکرِ حضور، پُل پہ وہ لڑکھڑائے کیوں
قلب و نگاہ و روح کا جس کو سکون چاہیے — کعبہ و طیبہ کے سِوا، اور کہیں یہ جائے کیوں
اُمّتی جو ہو حضور ﷺ کا، جس کو نبی سے پیار ہو — غیرِ خُدا کے آگے وہ سرِ ادب جھکائے کیوں
سامنے جس کے بھی رہا، شاہِ زمن ﷺ کا بوریا — جال تعیّشات کے، اپنے لیے بچھائے کیوں
ہونٹوں پہ اُن کے بھی تو ہے کلمہ رسولِ پاک کا — سوچتا ہوں کہ سُن کے نعت، بندے وہ تلملائے کیوں
ٹھوکروں پر نہ کیوں رکھیں دشمنِ مصطفیٰ کو ہم — تختِ دِل و نگاہ پر بندہ انھیں بٹھائے کیوں

دین سے منہ کو موڑ کر، طاعتِ آقا چھوڑ کر
کوئی رشیدؔ اپنا دِل اور کہیں لگائے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں''

وہ جو مِدحت شعار پھرتے ہیں — دُنیا میں باوقار پھرتے ہیں
جو گدائے درِ حضور ﷺ ہُوئے — مایۂ افتخار پھرتے ہیں
حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے — آپ ﷺ کے جاں نثار پھرتے ہیں
دُور جو قریۂ حضور ﷺ سے ہیں — ہجر میں سوگوار پھرتے ہیں
''ویزا'' جب تک نہ آئے طیبہ کا — از رہِ اِضطرار پھرتے ہیں
جو خطائیں ہُوئی تھیں، ہم اُن پر — طیبہ میں شرم سار پھرتے ہیں

طیبہ کو ہم چلے تو بے بس تھے — طیبہ سے کامگار پھرتے ہیں
سر پہ لے کر ترشُّحِ رحمت — طیبہ میں اَشک بار پھرتے ہیں
گِردِ مقصورۂ حبیبِ خُدا ﷺ — از رہِ اِنکسار پھرتے ہیں
آبِ طیبہ حیات افزا ہے — پی کے بھی بے خُمار پھرتے ہیں
جن کی منزل نہیں دیارِ حضور ﷺ — لوگ وہ بے مِہار پھرتے ہیں
قریۂ مصطفیٰ ﷺ کی گلیوں میں — لُطف کے خواست گار پھرتے ہیں
ثَور و نُور و اُحُد ہی کے تینوں — آنکھوں میں کوہسار پھرتے ہیں
جن کے لب پر درودِ پاک نہیں — وہ تو دُنیا میں خوار پھرتے ہیں
میرے آقا! مجھے بچا لیجیے — اِردگرد اپنے، مار پھرتے ہیں

رُوحِ محمودؔ میں شبانہ روز
طیبہ کے شہرِ یار ﷺ پھرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''اُن کی مہک نے دِل کے غنچے کِھلا دیے ہیں''

فضلِ نبی نے جذبے جب بے ریا دیے ہیں — ہم نے نقوشِ انا کے دِل سے مِٹا دیے ہیں
جن کو خُدا نے اپنا محبوب کہ دیا ہے — سب انبیاء سے اُن ﷺ کو رُتبے سِوا دیے ہیں
دِل پر ہُوئے ہیں کندہ، اَصحابِ مصطفیٰ ﷺ نے — اسباقِ اُنس ہم کو ایسے پڑھا دیے ہیں
عاصی درود پڑھتے میزاں کی سمت دوڑے — سرکار ﷺ نے جو دیکھا تو مُسکرا دیے ہیں
روزِ حسابِ محشر محبوبِ کبریا ﷺ نے — پکڑے گئے تھے جتنے، سارے چھڑا دیے ہیں
اللہ نے بُلایا محبوب ﷺ کو، تو ان کو — جو کونے کھدرے خلوت کے تھے، دِکھا دیے ہیں
حسان و بن رواحہ کے صدقے، میرے رب نے — الفاظ نعت گوؤں کو خوش نوا دیے ہیں
مزرع میں دِل کے، پودے مداحِ نبی کے — ابرِ عطا و لُطفِ رب نے اُگا دیے ہیں
منزل ہُوئی ہے آساں جن سے، رسولِ حق نے — بخشش کے وہ طریقے ہم کو بتا دیے ہیں

کہتے ہیں جو، بشر ہیں سرکار صرف، اُنھوں نے — اہلِ وِلا کے دِل پر آرے چلا دیے ہیں
نُورِ نبی ﷺ نے، جو ہے دَراصل نُورِ خالق — ذرّات شہرِ آقا ﷺ کے جگمگا دیے ہیں
کاسے، کٹورے، پیالے لے کر نہیں پہنچتے — اُن کے گداگروں کے ہاتھوں میں بادیے ہیں
احساس جب ہُوا ہے، مقصورہ سامنے ہے — سر زائروں نے اپنے، فوراً جھکا دیے ہیں
رب نے ہے یوں دِکھائی راہِ دیارِ سرور ﷺ — جنّت کے سارے رَستے پل میں دِکھا دیے ہیں
جو مارتے ہیں منزلِ خالق کی معرفت کی — اُمّت کو مصطفیٰ ﷺ نے وہ اولیاء دیے ہیں

احمد رِضاؒ کی نسبت محمودؔ وہ ہے، جس نے
آدابِ مدحِ سرور ﷺ مجھ کو سکھا دیے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''راہِ عرفاں سے جو ہم نادِیدہ رُو محروم نہیں''

اِس حوالے سے عقیدہ اپنا کیا محکم نہیں — معصیت کے زخم کا طیبہ میں کیا مرہم نہیں
دیکھ کر روضہ نبی ﷺ کا، آنکھ میں کیا نم نہیں — زائرِ خوش بخت کا عتبہ پہ کیا سر خم نہیں
کیا عوالَم کے لیے رحمت نہیں ہے اُن ﷺ کی ذات — کیا بنی آدم ﷺ کے آقا ﷺ محسنِ اعظم نہیں
سورج اُن کے پاؤں کو چومے تو ہوتا ہے طلوع — ہیں جدھر اُن ﷺ کے قدم، پورب ہے وہ پچھّم نہیں
بابِ جنّت سے گزرنا اِس کا مُشکل ہے بہت — ہاتھ میں جس کے درودِ پاک کا پرچم نہیں
ہونا اپنا منحصر ہے مصطفیٰ ﷺ کے فیض پر — ہو نہ چشمِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ! تو ہم نہیں
ہوں نہ کیوں واضح مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے سب نکات — بات کوئی ایک بھی اِس باب میں مبہم نہیں
جن کا تھا اِمداد گر اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ — وہ نہیں یوسفؑ، نہیں ہیں نوحؑ یا آدمؑ نہیں؟

آنکھیں خیرہ کیوں نہ ہوں محمودؔ نعتِ پاک سے
ضو چراغِ اُنس و اُلفت کی ذرا مدھم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''زمانہ حج کا ہے، جلوہ دیا ہے شاہدِ گُل کو''

کوئی عرضی بھی پہنچائی ہوئی جب خالقِ کُل کو
مجرّب ہم نے سمجھا ہے پیمبر ﷺ کے توسّل کو

اَہم فرمایا آقا ﷺ نے قناعت کو، توکّل کو
رواداری کو، اُلفت کو، اخوّت کو، تحمل کو

نہیں حُبِّ نبی تو خُلد تک کیسے رَسا ہو گے
عبور آخر تمھیں کرنا پڑے گا رَاہ کے پل کو

اگر طیبہ کو جانے کی کوئی صُورت نظر آئے
سمجھتا ہوں حرام اِس میں تساہُل کو، تامّل کو

ہماری زندگی ناموسِ آقا ﷺ کی امانت ہے
مِلی آقا ﷺ کی منظوری ہمارے اِس تحوّل کو

لڑکپن سے درودِ مصطفیٰ سانسوں کی زینت ہے
ہے ناممکن کہ کوئی روک پائے اِس تسلسل کو

کوئی مُشکل پڑے، دُکھ ہو کوئی تو یاد کر لینا
حبیبِ خالقِ کُل عالمیں کو، سرورِ کُل ﷺ کو

خُدا نے آیۂ "تِلکَ الرُّسُلُ" کَہ کر رسولوں میں
مُسلّم کر دِیا سرکارِ والا ﷺ کے تفضّل کو

نہیں ممکن، نظامِ سرور و سرکارِ ہر عالَم ﷺ
قریب اپنے پھٹکنے دے تغیر کو، تبدل کو

خیال آئے کبھی غیرِ رسول اللہ کا دِل میں
تو سمتِ طیبۂ سرکار ﷺ دوڑانا تخیل کو

سرافرازی مِلی تھی طاعتِ محبوبِ خالق میں
خُدا جانے، چُنا ہے کِس لیے ہم نے تنزّل کو

جو کی سرتابی احکامِ رسولِ پاک سے ہم نے
بنایا ہے گلے کا ہار خود بڑھ کر تذلّل کو

جہاں محمودؔ ذکرِ مدحِ سرکارِ دو عالَم ﷺ ہو
وہاں منہ مت لگانا تم تجاہل کو، تغافل کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن وجاں ہم کو"

وِردِ صلوات سکھاتا ہے جو رحماں ہم کو
لوگ کِس طرح سمجھتے نہ مُسلماں ہم کو

پایا لوگوں نے غزل کہنے سے نالاں ہم کو
نعت سُنتے ہیں تو کہتے ہیں سخن دَاں ہم کو

مکّہ مولد ہے نبی ﷺ کا تو ہے طیبہ مسکن
دونوں حُرمت میں نظر آتے ہیں یکساں ہم کو

اپنے گھر آنے کی دیتا ہے اجازت خالق
جب مدینہ کا وہ پا لیتا ہے خواہاں ہم کو

ربِّ قُدوس و مہیمن ہے کہ جس نے بخشا
لُطفِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے ایماں ہم کو

ہیں رؤف اور رحیم آقا و مولا ﷺ ہم پر
دیکھ سکتے ہی نہیں آپ ﷺ پریشاں ہم کو

حُبِّ سرکار کی راہوں کے ہُوئے ہیں رَاہی ۔۔۔ کیوں ڈرائے کوئی خلجانِ کوئی ہیجان ہم کو
طیبہ کے عزم میں پڑھتے ہیں درودِ سرور ۔۔۔ اِس سفر کے لیے کافی ہے یہ ساماں ہم کو
رب کے محبوب ﷺ کی سیرت ہے نظر کے آگے ۔۔۔ راس عِصیاں کا ہو کیوں جامۂ عُریاں ہم کو
خوفِ محشر کا نہیں "صَلِّ عَلٰی" کے باعِث ۔۔۔ رُست گاری کا نظر آتا ہے اِمکاں ہم کو
کوئی مُشکل نظر آتی ہی نہیں ہے مُشکل ۔۔۔ ذکرِ سرکار ﷺ ہے ہر درد کا دَرماں ہم کو
اپنے سرکار ﷺ کے مولُود پہ ہم شاداں ہیں ۔۔۔ یاد ہے خالقِ کونین ﷺ کا احساں ہم کو
روح کا طیر نہ لاہور میں پُھر سے اُڑ جائے ۔۔۔ قالبِ جاں کا ڈراتا ہے یہ زنداں ہم کو
چین لینے ہی نہیں دیتا ہے اپنے گھر میں ۔۔۔ مسکنِ سرورِ کونین ﷺ کا اَرماں ہم کو

قلب میں اپنے ہے محمودؔ نبی ﷺ کی اُلفت
کیسے بہلائے گا، پھسلائے گا شیطاں ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو"

نعت کے باب میں جو کام بھی اِس کا دیکھو ۔۔۔ اس میں محمودؔ کو تم عجز سراپا دیکھو
دَامنِ چشمِ محقّر ہی کو پھیلا دیکھو ۔۔۔ دیکھنا روضۂ آقا ﷺ کو ہمارا دیکھو
اپنی آنکھوں کو سُوئے عالَمِ بالا دیکھو ۔۔۔ پئے قدمین عقیدت کا نظارہ دیکھو
نجم و اِسرا میں جو اہمیتِ اِسرا دیکھو ۔۔۔ زیرِ عنوانِ بیاں متن کا اِخفا دیکھو
لوثِ ہر غیر سے رکھّو جو بچا کر اِس کو ۔۔۔ ماہِ طیبہ کی طرف دِل کو ہُمکتا دیکھو
حق شناسائی پہ مائل جو نظر کو رکھو ۔۔۔ غیرِ آقا ﷺ کی ثنا کاوشِ بے جا دیکھو
تذکرہ نُورِ پیمبر ﷺ کا لبوں پر لاؤ ۔۔۔ شبِ دیجور معاصی میں اُجالا دیکھو
دوستو! لاؤ تو ہونٹوں پہ درودِ سرور ﷺ ۔۔۔ اپنے اعصاب کو احساس میں لپٹا دیکھو
اُن ﷺ کو اللہ کی رحمت کا دِیا ہے مژدہ ۔۔۔ اپنے بندوں پہ یہ اِکرام نبی ﷺ کا دیکھو
حاضری شہرِ پیمبر میں جو دِل سے چاہو ۔۔۔ نقد کی آنکھ سے اندازِ خود آرا دیکھو

نٓ سورہ پہ اگر ڈالو نگاہِ غائر ۔۔۔ ذکرِ سرکار ﷺ کو تم اعلیٰ و بالا دیکھو
ہاتھ جب رحمتِ غفار پکڑ لے اُس کا ۔۔۔ بندہ سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا دیکھو
میری قسمت میں سوا نعتِ نبی ﷺ کے، کیا ہے ۔۔۔ آپ چاہو تو مِرے ہاتھ کی ریکھا دیکھو
ناک کی سیدھ میں کعبے سے اُدھر کو چلنا ۔۔۔ یارو! میزاب کا جس سمت اشارہ دیکھو
کشتی عترتِ آقا ﷺ کا سہارا پاؤ ۔۔۔ قعر سے میچ لو آنکھوں کو، کنارہ دیکھو
اپنے سرکار ﷺ کے، محبوب خُدائے کُل کے ۔۔۔ پیار کا ذوق صحابہ رضی اللہ عنہم کا انوکھا دیکھو
اپنی جانوں پہ کوئی ظلم اگر کر بیٹھو ۔۔۔ حرفِ "جاءُوکَ" پڑھو اور سُوئے طیبہ دیکھو
آنکھ جو دیکھنے والی ہو عطا مالک سے ۔۔۔ سب عوالم میں پیمبر ﷺ ہی کا چرچا دیکھو
اور کِسی شہر کی خواہش کو نہ پالو دِل میں ۔۔۔ جب بھی دیکھو تو مدینے ہی کا سپنا دیکھو
کوئی بدبخت جو توہینِ پیمبر ﷺ کی کرے ۔۔۔ کیوں نہ تم قادری ممتازؒ کو بپھرا دیکھو

یاد محمودؔ مِری اِک یہ ہدایت رکھنا
جب صعوبت کوئی آئے، سُوئے آقا ﷺ دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرالوریٰ ہو"

جب کوئی رب سے دُعا ہو ۔۔۔ ہونٹوں پر "صَلِّ عَلٰی" ہو
رب کے گر الطاف چاہو ۔۔۔ اپنے آقا ﷺ سے وفا ہو
رُوح کو جب دھو لیا ہو ۔۔۔ لب پہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہو
عتبہ پر جب تم رَسا ہو ۔۔۔ بند آنکھیں، سر جھکا ہو
جب ملاقاتی قضا ہو ۔۔۔ شہرِ سرور ﷺ کی فضا ہو
مدحِ آلِ مصطفیٰ ہو ۔۔۔ فرض نسبت کا ادا ہو
رہنما جس کے ہوں آقا ﷺ ۔۔۔ وہ ہمارا رہنما ہو
پہنچے آقا ﷺ سے خُدا تک ۔۔۔ تیری جو بھی اِلتجا ہو

ذکر جس نے پائی رفعت — کیوں نہ وہ تسکین زا ہو
جانے افضل مصطفیٰ ﷺ کو — جس نے "فَضَّلْنَا" پڑھا ہو
جو ہیں مصداقِ فَتَرْضٰی — سامنے اُن ﷺ کی رِضا ہو
وہ جو محبوبِ خُدا ﷺ ہیں — اُن ﷺ کی رحمت کو سراہو!
اُس کو سانسوں میں بسا لو — ذکرِ سرور ﷺ جاں فزا ہو
سُنّتِ سرکار ﷺ یہ ہے — تختِ شاہی بوریا ہو
خدشہ کیا محشر کا اُس کو — جس کو اُن ﷺ کا آسرا ہو
جس کا قسمت ہاتھ پکڑے — طیبہ تک بس وہ رَسا ہو
رب تمھارا بھی تھا شاہد — عہدِ اوّل کے گواہو!
جو رِضا جُو ہو نہ اُن ﷺ کا — اِس سے تو خالق خفا ہو
مت کہے اپنا سا اُن ﷺ کو — جس کو کچھ خوفِ خُدا ہو
بخت میں محمودؔ میرے
سرورِ دِیں ﷺ کی رِدا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"پُل سے گزارو، راہ گزر کو خبر نہ ہو"

پہنچو مدینے اِس طرح، گھر کو خبر نہ ہو — یوں ہو مسافرت کہ سفر کو خبر نہ ہو
حِسِّ بصر سے قُبّہ رَسا ہو قلوب تک — ہر چیز دیکھو اور نظر کو خبر نہ ہو
اسماءِ مصطفیٰ ﷺ کو تم تسبیح پر رکھو — اِس مشغلے کی شام و سحر کو خبر نہ ہو
شعر و ادب اَساس سے بیگانہ ہوں گے کیوں — نعتوں سے کیسے علم و خبر کو خبر نہ ہو
شق القمر کے، رجعتِ خُور کے بیان سے — تاباں ہو روح، شمس و قمر کو خبر نہ ہو
کچھ اِس طرح حضور ﷺ کے دَر تک رَسا ہوں مَیں — طائر نہ دیکھیں، جِنّ و بشر کو خبر نہ ہو
توفیق دے جو دیدِ پیمبر ﷺ کی کبریا — یوں دیکھو تم کہ نُورِ بصر کو خبر نہ ہو

یا رب! رَسائی ہو مِری طیبہ میں اِس طرح
اِس حاضری کی آٹھوں پہر کو خبر نہ ہو

کہتے ہیں نعت صرف ترنّم فروز ہو
فن تک نہ بات پہنچے ، ہنر کو خبر نہ ہو

ہم ہوں نہ کیسے لُطفِ پیمبر ﷺ سے مستفیض
بادِ عطا چلے تو شجر کو خبر نہ ہو؟

کیوں عازمینِ حج کو یہ کہتے ہیں بے ضمیر
کعبے تو پہنچو، طیبہ نگر کو خبر نہ ہو

تم درمیانِ قعر نبی ﷺ کو پُکارنا
نکلو گے بچ کے یوں کہ بھنور کو خبر نہ ہو

محمودؔ وِردِ ”صَلِّ عَلٰی“ تو اگر کرے
ممکن نہیں ہے یہ کہ اثر کو خبر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”پل سے گزارو، راہ گزر کو خبر نہ ہو“

سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت جدھر نہ ہو
اس سمت لُطفِ ربِّ جہاں کی نظر نہ ہو

چھوڑا غزل کو، نعت کیوں جانِ ہنر نہ ہو
ہو کِس طرح کہ رات کی آخر سحر نہ ہو

آپس میں ہیں نبی ﷺ کے کہے پر محبتیں
کیوں عادتوں میں نفرتِ شرّ و ضرر نہ ہو

پرواز جس کی ہو پرِ ”صَلِّ عَلٰی“ کے ساتھ
ممکن نہیں کہ ایسی دُعا میں اثر نہ ہو

وہ دربدر ذلیل ہو دُنیا میں ہر جگہ
جس شخص کا مدینے کی جانب سفر نہ ہو

رب اور نبی میں دُوری کا منظر دِکھائے گی
جب تک نگاہِ دِیدۂ فطرت نگر نہ ہو

وہ امن کے پیام بر آقا ﷺ سے دُور ہے
بندہ خلافِ ظلم اگر سینہ سپر نہ ہو

دیکھے جو عکسِ گُنبدِ سرکار ﷺ کِس طرح
حاصِل جسے سلیقۂ حُسنِ نظر نہ ہو

ممکن ہے، وہ رَسا ہو مدینے شبانہ روز
طیرِ خیال و فکر جو بے بال و پر نہ ہو

شاہد ہیں جب نبی ﷺ تو گُزرتی ہے ہم پہ جو
اَمکان ہے کہاں، اُنھیں ﷺ اِس کی خبر نہ ہو

بے فائدہ ہیں ربِّ جہاں کی عبادتیں
اُن میں اگر عقیدتِ خیر البشر ﷺ نہ ہو

شاہِ مدینہ ﷺ شرک کے ماحی ہیں جب تو کیوں
آبِ مدینہ بادۂ وَحدت اثر نہ ہو

محمودؔ ہے شفاعتِ سرور ﷺ پہ جب یقیں
کیوں ہم کو بے نیازیٔ خوف و خطر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی''

شاہِ کار رب جو ہے صُورت رسول اللہ ﷺ کی
کاشفِ اَسرار ہے سیرت رسول اللہ ﷺ کی

صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے اللہ نے
خاص کی ہے رحمت و رافت رسول اللہ ﷺ کی

صرف نبیوں میں سے بھی محبوبِ رب سرکار ہیں
اِس میں یکتائی ہے اور وحدت رسول اللہ ﷺ کی

فن کی ہے معراج ممدوحِ الٰہی کی ثنا
مومنیّت کی اَساس اُلفت رسول اللہ ﷺ کی

صرف اُن ﷺ کو ہی کہا اللہ نے اپنا مطیع
وہ جو کرتے پائیں ہیں طاعت رسول اللہ ﷺ کی

ہم کو کردارِ پیمبر ﷺ کے ذریعے سے مِلی
خیر کی، احسان کی دعوت رسول اللہ ﷺ کی

رہروانِ راہِ عشق و اُنس اَصحابِ حضور
دیکھ پائے حشمت و شوکت رسول اللہ ﷺ کی

مرحبا شقران و سالم اور عدّاس و بلال
وہ کہ جو کرتے رہے خدمت رسول اللہ ﷺ کی

قادری ممتازؒ و علم الدین غازیؒ کو سلام
جن کے تھی پیشِ نظر حُرمت رسول اللہ ﷺ کی

سر جھکاؤ، آنکھیں نیچی رکھو اور عزّت کرو
سامنے ہو جب کوئی نسبت رسول اللہ ﷺ کی

صاحبِ خلقِ عظیم آقا ﷺ کے رَستے پر چلو
ہر قدم ہو سامنے سیرت رسول اللہ ﷺ کی

جب ہدایاتِ پیمبر ﷺ سے کِیا صَرفِ نظر
دَہر میں رُسوا ہُوئی اُمّت رسول اللہ ﷺ کی

زندگی سے قبر تک شیخین ہمراہی رہے
پا گئے یوں حشر تک سنگت رسول اللہ ﷺ کی

اُن سا زیرک اور دانا اور اہلِ علم کون
جن پہ ظاہر ہوگئی حکمت رسول اللہ ﷺ کی

بخششِ اُمّت کا وعدہ ساتھ لے آئی رشیدؔ
خلوتِ اللہ سے رِجعت رسول اللہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی''

نازشِ بزمِ دَنا صُورت رسول اللہ ﷺ کی
اے تعالیٰ اللہ، یہ رِفعت رسول اللہ ﷺ کی

شان تو دیکھو ذرا حضرت رسول اللہ ﷺ کی
ہے کلامُ اللہ میں مِدحت رسول اللہ ﷺ کی

طاقِ دِل پر یادِ طیبہ کے دیے روشن ہُوئے
غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسول اللہ ﷺ کی

ارتعاشِ برقِ اُلفت کیوں نہ ہو اعصاب میں
خلوتِ دِل میں جو ہو جلوت رسول اللہ ﷺ کی

قلعۂ تشکیک ثابت ریت کی دِیوار ہو
جب نظر آئے تجھے قُدرت رسول اللہ ﷺ کی

لُطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے خُدا کی معرفت
اور احسانِ خُدا بعثت رسول اللہ ﷺ کی

ماہ و انجم روزنِ شب سے اسے جھانکا کریں
خواب میں جو دیکھ لے صُورت رسول اللہ ﷺ کی

بیشتر اشیاء عالَم پر تصرّف ہو نصیب
ہو کرم فرما اگر رحمت رسول اللہ ﷺ کی

خالِقِ ہر دو جہاں کی دِید ہی سمجھوں گا مَیں
ہو اگر حاصِل مجھے رویت رسول اللہ ﷺ کی

قاسم اس کے آپ ﷺ ہیں، معطی ہے خلاقِ جہاں
کھا رہے ہیں ہم سبھی نعت رسول اللہ ﷺ کی

آبلہ پایانِ اُلفت کو ہُوئی منزل نصیب
تھا کرم اللہ (جلّ جلالہ) کا، نصرت رسول اللہ ﷺ کی

رہنما محمودؔ روزِ حشر تک انسان کو
یا کلامِ حق ہے یا سُنّت رسولُ اللہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’قافلے نے سُوئے طیبہ کمر آرائی کی‘‘

قصرِ اُلفت میں آقا ﷺ نے خود آرائی کی
شکل بھی لے چکی پوشیدگی پیدائی کی

پائی طیبہ میں نہ طاقت جونہی گویائی کی
آنکھ نے اپنے تئیں اِس جگہ دانائی کی

بڑھ کے خود حضرتِ رِضواں نے پذیرائی کی
سید و سرورِ کونین ﷺ کے شیدائی کی

فعل جب آپ خُدا کا ہے نبی ﷺ کی خاطِر
کوئی حد ہی تو نہیں ذکر کی اُونچائی کی

سجدہ ریزی میں عجب لُطف مِلا ہے مجھ کو
جب بھی محرابِ تہجُّد میں جبیں سائی کی

کوئی جابر رضی اللہ عنہ سے جو یہ پوچھ سکے تو پوچھے
کیسی سرکارِ دو عالَم ﷺ نے مسیحائی کی

شبِ اِسرا میں ملاقاتِ محبّت طے تھی
کب فقط یہ تھی ملاقات شناسائی کی

جا پہنچتا تو ہُوں ہر سال نبی ﷺ کے دَر پر
حد تو ہوتی ہی ہے آخر کی شکیبائی کی

جان سکتا ہی نہیں کوئی حقیقت، لوگو!
نعتِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی پہنائی کی

چتر رحمت کا تنا حشر میں اس کی خاطر
بات تھی اُن ﷺ کے محبّ، اُن کے تمنائی کی

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے جو مَیں نے کی ہے
ہر گزارش کی پیمبر ﷺ نے پذیرائی کی

کیوں نظر تیری طرف آقا و مولا ﷺ کرتے
جب مدد تونے نہ کی دوست! کِسی بھائی کی

آپ کو علم ہے آقا! کہ سِتم رانوں نے
کِس قدر مُلکِ خُداداد میں مہنگائی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے“

کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عشق میں اپنا کہوں تجھے

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیٔ سخا سرشت
پھیلا ہُوا سا دستِ تمنّا کہوں تجھے

اے ربِّ کائنات! یہ تجھ پر دلیل ہے
آقا ﷺ کی رِفعتوں کا شناسا کہوں تجھے

اے دوست! مَیں بلائیں نہ لوں کِس طرح تری
جب مَیں نبیٔ پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے

اے ہم نفس! درودِ نبی ﷺ میں جو ہو مگن
نُورِ پیمبری کا تجلّا کہوں تجھے

اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے مِلے
تیری قسم ہے، دائما ”جینا“ کہوں تجھے

تو ہے عُلو نصیب، مِرے توسنِ خیال!
مِدحت گر دیارِ مدینہ کہوں تجھے

جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج وغم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے

اِس درجہ تو حسین، دِل آویز اِس قدر!
عشقِ رسول ﷺ! حُسنِ سراپا کہوں تجھے

خاطر میں تو کِسی کو جو لاتا نہیں ذرا
اے دِل! نہ کیوں حضور ﷺ کا بندہ کہوں تجھے

سرکار ﷺ کا مقام تو ہے ماورائے عرش
روح الامیں! فقط ”فلک پیما“ کہوں تجھے

گر تو رَسا حقیقتِ سرکار ﷺ تک نہ ہو
عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے

دیکھے جو سرزمینِ مدینہ کو تو فقط
غضِ بصر میں چشمِ تماشا کہوں تجھے

طیبہ کو جا رہا ہے، عقیدت نہیں ہے ساتھ — زائر نہیں، مَیں سائرِ طیبہ کہوں تجھے
بے شک تو گھر خُدا کا تھا، حُرمت نشان تھا — لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قِبلہ کہوں تجھے
آوازۂ مدیحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
محمودؔ پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”دِل کو اُن سے خُدا جُدا نہ کرے“

دینِ آقا ﷺ سے جو وفا نہ کرے — اُس کو انسان رہنما نہ کرے
بندہ آقا ﷺ کی سمت رُخ رکھّے — سُوئے طاغوت اِعتنا نہ کرے
جائے انساں مدینے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر بار — اور کِسی شہر کو چلا نہ کرے
جو درودِ نبی ﷺ اہم سمجھے — فرض وہ کیسے یہ ادا نہ کرے
پڑھنے والا کلامِ خالق کا — کِس لیے رُخ سُوئے حِرا نہ کرے
جس نے ربِّ نبی ﷺ کو مان لیا — غیر کے آگے وہ جھکا نہ کرے
جب نہ ہوں آگے فیصلے اُن ﷺ کے — آدمی کوئی فیصلہ نہ کرے
قاسم آقا ﷺ تو معطی خالق ہے — بھولیں اِس کو کبھی، خُدا نہ کرے
پہلے ”صَلِّ عَلیٰ“ پڑھے انساں — یہ نہ پڑھ پائے تو دُعا نہ کرے
دُنیوی نَفع کے لیے بندہ — کفر و باطِل سے رابطہ نہ کرے
ایک پتھر ہے، دِل نہیں اس کا — نعت سُن کر جو ”واہ وا“ نہ کرے
پائے آقا ﷺ سے بندہ جو، اس کا — یوں کُھلے عام تذکرہ نہ کرے
یادِ طیبہ جسے علیل کرے — ایسا بیمار تو دوا نہ کرے
حمد و نعتِ حضور ﷺ کا شاعِر — غیرِ سرکار ﷺ کی ثنا نہ کرے
کام آقا ﷺ کا ہے عطا کرنا — بندہ وہ کیا ہے، جو خطا نہ کرے
آئے موقع تو حفظِ حُرمت میں — اُمّتی کیسے حوصلہ نہ کرے

بندہ سُنّت پہ مصطفیٰ ﷺ کی چلے   پائے دُکھ بھی مگر گِلہ نہ کرے
جس میں نعتِ نبی ﷺ رشیدؔ نہ ہو
دَم وہ مُسلم کبھی بھرا نہ کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے“

شعر سب نعت کے فنکاروں کے   پُھول ہیں اُنس کے گلزاروں کے
جانشیں آقا ﷺ کے جو خلفاء رضی اللہ عنہم ہیں   رُتبے افضل ہیں اُنھی چاروں کے
کیسے مہتابِ رَسالت کے تھے   جھمگھٹے چاروں طرف تاروں کے
وہ ہیں عمار و بلال و مُصعب رضی اللہ عنہم   حوصلے دیکھ وفاداروں کے
بوعبیدہ و علی و خالد رضی اللہ عنہم   نام تھے آپ ﷺ کے سالاروں کے
جن میں آقا ﷺ کے قدم آئے تھے   جاؤں قُربان میں اُن غاروں کے
ثور مکّہ میں ، اُحد طیبہ میں   یہی سرکردہ ہیں کُہساروں کے
دینِ سرور ﷺ میں ضروری ٹھہرے   ربط گُفتاروں کے، کرداروں کے
کیوں ہدف ہوں نہ نبی ﷺ کے ذاکر   ابرِ الطاف کی بوچھاروں کے
مسجدِ آقا ﷺ کی! مرا دِل قُرباں   اِس کے دروازوں کے، دیواروں کے
جن سے رہتی ہیں نگاہیں روشن   ایسے نظّارے ہیں میناروں کے
دستگیر آقا و مولا ﷺ خود ہیں   سب حضوری کے طلب گاروں کے
منتظر خُلد میں رِضواں ہوں گے   جنسِ اُلفت کے خریداروں کے
نام ہیں غوث و معین و داتا   مئے عِرفان رحمۃ اللہ علیہ کے سرشاروں کے
بر میں نکلی نہ جو حُبِّ آقا ﷺ   پیچ کُھل جائیں گے دَستاروں کے
جن کو بھاتی نہیں مدحِ سرور ﷺ   وہی مصداق ہیں پھٹکاروں کے

اُن کے محمودؔ نبی ﷺ ہیں ناصِر
جو مددگار ہیں ناداروں کے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’پیشِ حق مُژدہ شَفاعت کا سُناتے جائیں گے‘‘

جب قدم اپنے سُوئے میزاں اُٹھاتے جائیں گے
ہم درودِ پاک کی گِنتی بڑھاتے جائیں گے

اُمّتی اُن ﷺ کے، اندھیروں کو مٹانے کے لیے
شمعیں آقا ﷺ کی محبّت کی جلاتے جائیں گے

ہم جنھیں پائیں گے چلتا سُنّتِ سرکار ﷺ پر
اپنی آنکھیں اُن کے قدموں میں بچھاتے جائیں گے

جدّہ سے جائیں گے مکّہ اور پھر شہرِ نبی ﷺ
یہ سفر کرتے ہُوئے سر کو جھکاتے جائیں گے

ہوں گے حاضر آگے جس دَم عتبۂ سرکار ﷺ کے
اَشک ہم اپنی خجالت کے بہاتے جائیں گے

حمد و نعت اور منقبت اَصحاب رضی اللہ عنہم کی کہتے ہُوئے
شاعرانِ نغز گو گلشن کِھلاتے جائیں گے

زندگی کی راہ سے اسمِ پیمبر ﷺ کے طفیل
اُلجھنوں کو، اڑچنوں کو ہم ہٹاتے جائیں گے

ذکرِ سرور ﷺ کرتے پائیں گے فرشتے جن کو بھی
اُن کو اسنادِ رہائی وہ تھماتے جائیں گے

معصیت کارانِ اُمّت کی طرف محشر میں آپ ﷺ
دیکھتے جائیں گے اور اُن کو چھڑاتے جائیں گے

اُن کی بینائی کو خطرہ کِس طرح ہو گا کہ جو
خاک آنکھوں سے مدینے کی لگاتے جائیں گے

حشر میں محمودؔ یوں ہوں گے اکٹھے نعت گو
نعتیں سُنتے جائیں گے، نعتیں سُناتے جائیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے‘‘

سرِ عتبہ دَامن کو پھیلانے والے
ہیں فی الوقت ہر ایک شے پانے والے

درودِ پیمبر ﷺ کو اپنانے والے
ہیں خوشبوئے اُلفت کو پھیلانے والے

’’سراجِ منیر‘‘ اُن ﷺ کو رب نے کہا ہے
پیمبر ﷺ ہیں ہر شے کو اُجلانے والے

حصارِ عنایاتِ خالق میں آئے
دیارِ پیمبر ﷺ میں سب آنے والے

معاصی کی حدّت سے ہم بچ بچا کر — ہیں روضے کی چھاؤں میں ستانے والے
ضیایابِ ماہِ نبوّت ہیں تو کب — نجومِ ہدایت ہیں گہنانے والے
وہ ہیں حشر تک ساتھ اپنے نبی ﷺ کے — کہ شیخین رضی اللہ عنہما ہیں پختہ یارانے والے
جہانوں کو ہر شے جہاں سے مِلی ہے — ہیں سب کچھ اِسی در سے ہم پانے والے
درِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ پائیں گے ٹکڑا — زر و مالِ دُنیا کو ہتھیانے والے
شفاعت سے آقا ﷺ کی، محروم ہوں گے — عبادات پر اپنی، اِترانے والے
نبی ﷺ سے مدد مانگو ہر اِبتلا میں — وہ سب اُلجھنوں کے ہیں سلجھانے والے
قیامت میں جو عجز کی، آئے طیبہ — وہی تو ہیں قصرِ انا ڈھانے والے
میں قدموں میں اُن کے، بچھاتا ہوں نظریں — وہ بندے جو طیبہ کو ہوں جانے والے
نظر آئے مقصورۂ مصطفیٰ ﷺ پر — جو لفّاظ تھے، ہیں وہ ہکلانے والے
وظیفہ نہ "صَلِّ عَلٰی" جن کا ہو گا — وہی ہوں گے محشر میں پچھتانے والے

نظر رکھیں محمودؔ لُطفِ نبی ﷺ پر
جو نغماتِ مِدحت کو ہیں گانے والے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"کس کے جلوے کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟"

سانس کی آمد و شُد عطر شمامہ کیا ہے — گلبنِ جاں میں مدینے کی یہ پُروا کیا ہے
کیا کہوں، خاکِ عرب سے مرا رشتہ کیا ہے — کِس کو بتلاؤں کہ مفہومِ تمنّا کیا ہے
خواب میں جس کو ہو اِک بار زیارت اُن ﷺ کی — دُنیا کیا چیز ہے اُس کے لیے، عقبٰی کیا ہے
گرد بیٹھی ہے غمِ ہجرِ نبی ﷺ کی دِل پر — نقشِ غم چہرۂ احساس پہ اُبھرا کیا ہے
پردہ دَر خود ہی پسِ پردۂ حیرت نکلا — میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے، یہ پردہ کیا ہے
آج تک ہے کوئی محرومِ بقیعِ اَقدس — بیکسی ہائے تمنّا کا یہ نقشہ کیا ہے
میں، کئی ماہ ہُوئے ، طیبہ نہیں پہنچا ہوں — مجھ سے پوچھو کہ مرا درد سے رشتہ کیا ہے

دوستو! دہر کے ٹھکرائے ہُوؤں کا آخر — ارضِ طیبہ کے سِوا اور ٹھکانا کیا ہے
مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبّت اُن ﷺ کی — میں جُھکا سُوئے مدینہ تو کِسی کا کیا ہے
چشمِ عبرت بھی نِگوں سار ہے، شرمندہ ہے — اُمّتی احمدِ مختار ﷺ کا کِیا تھا، کیا ہے

معصیت کوش اداؤں کو تو دیکھو محمودؔ
لبِ اِخلاص پہ اُلفت کا یہ دعویٰ کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مژدہ بادا ے عاصیو! شافع شہِ اَبرار ﷺ ہے“

صرف نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی شعر کا معیار ہے — مدحِ آقا ﷺ جب نہیں تو شاعری بے کار ہے
نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا صاحبِ کردار ہے — جو محبّ اُن کا نہیں ہے، وہ ذلیل و خوار ہے
ذرّۂ خاکِ مدینہ مطلعِ اَنوار ہے — اور فضائے شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ گُل بار ہے
قُربتِ قُبّہ میں جو مینار ہے، ضَو بار ہے — جھلملاتا اِس میں نُورِ حق سرِ اَبصار ہے
اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ یمِ زخّار ہے — جس کے آگے صفر میرا نکبت و اِدبار ہے
رحمتِ حق سے وہ نااُمیّد ہو سکتا نہیں — بندۂ خالق ﷺ خُلد کا حق دار ہے
عاملِ ”صَلِّ عَلٰی اَحمَدْ“ جو ہے، اُس شخص پر — ابرِ لُطف و رحمتِ سرکار ﷺ کی بوچھار ہے
حرفِ ”مَا یَنْطِقُ“ سے وَاضح ہو گئی ہے حیثیت — ہر حدیثِ سرورِ عالَم ﷺ بقا آثار ہے
مادحان و نعت گویانِ نبی ﷺ وہ لوگ ہیں — جن سے سب اہلِ صفا، اہلِ وِلا کو پیار ہے

خواہشِ باغِ بہشتِ پاک میں محمودؔ کو
گُنبدِ سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سبزی دَعوتِ دِیدار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اٹھادو پردہ، دِکھادو چہرہ کہ نُورِ باری حجاب میں ہے“

بقیعِ غرقد کی دیں سکینت کہ بندہ اِک اضطراب میں ہے — یہی تو محمود کی گزارش حبیبِ رب ﷺ کی جناب میں ہے
ہر ایک اُلفت سے بڑھ کے اُلفت حبیبِ خالق سے ہے ضروری — طرازِ عنواں کی شکل میں یہ رقم وِلا کی کتاب میں ہے

جو خوبصورت دِکھائی دیتا ہے چاند دُنیا کو، اِس کا باعث ۔۔۔ نبی ﷺ کی اُنگشت کا اشارہ ہے جو دِلِ ماہتاب میں ہے
ریاضِ جنّۃ کا ایک روضہ ہے منزلِ آخرِ عقیدت ۔۔۔ درود خوانی میں منہمک ہوں، قدم طریقِ صواب میں ہے
اِسی سے پھیلیں سکینتیں بھی، محبتیں بھی، مسرّتیں بھی ۔۔۔ یہی حقیقت تو ہے جو میرے حضور ﷺ کے اِنقلاب میں ہے
مقامِ محمود پر وہاں کے، زیارت آقا ﷺ کی ہم کو ہو گی ۔۔۔ نوید اپنے لیے خوشی کی قیامِ روزِ حساب میں ہے
پڑھیں یہ بقرہ کی اور ضحٰی کی سُور میں، اہلِ وِلا ہیں جتنے ۔۔۔ رجا نبی ﷺ کی اہم تریں ہے، لکھا یہ امّ الکتاب میں ہے
ہیں جتنی بیماریاں جہاں کی، یہیں سے اِن کی شفا ہے ممکن ۔۔۔ صلاحیت اِس قدر مدینے کے آب میں ہے، تُراب میں ہے
ہَوا مُعطر حدیثِ سرکار ہر جہاں ﷺ سے یہ پائی مَیں نے ۔۔۔ پسینہ میرے حضور کا ہے کہ جس کی خوشبو گُلاب میں ہے
محبّت آمیز سارے اَلقاب رب نے محبوب کو دیے ہیں ۔۔۔ علاوہ سرور کے، سارے نبیوں کا اسمِ ذاتی خطاب میں دیا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی آشوبِ چشم نے یہ الم گزیدوں کو نسخہ بخشا ۔۔۔ ازالہ ہر ایک درد و غم کا حبیبِ حق کے لعاب میں ہے
کلنک چہرے پر حکم عدولی کا لے کے پیشِ نبی نہ ہم ہوں ۔۔۔ تتمہ یہ، تکملہ یہ تحریر دینِ حق کے نصاب میں ہے
مِلے گی تعبیر اُن کو پروردگارِ عالَم سے، یہ یقیں ہے ۔۔۔ رسولِ رحمت رسولِ آخر کا شہر جس جس کے خواب میں ہے
ہمارے آقا، خُدا کے محبوب ﷺ نے ہمیں دِی ہے یہ ہدایت ۔۔۔ تقاضا ایمان کا ہے ہمارے، بُرائی سے اِجتناب میں ہے

یہ حمدِ رب کی رشیدؔ محمود مجھ پہ وَاضح عنایتیں ہیں
سخن طرازی میں نعت سرکار ﷺ کی جو یہ انتخاب میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”عرش کی عقل دنگ ہے، چرخ میں آسمان ہے“

بندہ ہے جو حضور ﷺ کا، نعت میں تر زبان ہے ۔۔۔ چاہے وہ ہے اَدھیڑ عمر، بچہ ہے یا جوان ہے
ایسی خُدا کے فضل سے، اِس کے نبی ﷺ کی شان ہے ۔۔۔ رب کے ہیں قدرداں نبی، ان ﷺ کا وہ قدردان ہے
اوڑھے ہوئے رِدائے عفو، پلٹے گا اس کا فرد فرد ۔۔۔ سُوئے مدینۃ النبی ﷺ رواں جو کاروان ہے
جو ہیں درود خواں، وہی امنِ جہاں کے ہیں سفیر ۔۔۔ اہلِ وِلا کا دَہر میں بس یہی خاندان ہے
جس جا نہیں ہے اُن کا نام، اُس جا بھی ذکر اُنھیں کا ہے ۔۔۔ دیکھو کلام رب میں تو نعت کا عُنفوان ہے
اُن ﷺ کے حضور ہیں قبول ساری نیاز مندیاں ۔۔۔ ہستی رسولِ پاک ﷺ کی اُمّت پہ مہربان ہے

ذکرِ خُدا ہے جس جگہ، ذکرِ حضور ﷺ ساتھ ہے
دینِ خُدائے پاک میں صلوٰۃ ہے یا اذان ہے

"صلِ علیٰ" کے پُھول ہیں ہاتھوں میں ہر زبان کے
پیشِ حضورِ پاک ﷺ یہ مدح کا ارمغان ہے

اُن ﷺ کا جو ہم رکاب تھا، سِدرہ پہنچ کے رُک گیا
رب سے مِلے نبی مگر، اُس جا جو لامکان ہے

اُن ﷺ کا مقام، اُن کی مدح، اُن کی رضا کا، دوستو!
رب کے کلامِ پاک میں جگہ جگہ بیان ہے

نقشِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے ہُوئے مستفید سب
ہیں وہ کواکبِ فلک، مہر یا کہکشاں ہے

حاضری کا شرف تو گو اب کے نہ پا سکا رشیدؔ
اس کا مدینے کی طرف صبح و مَسا دھیان ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے"

وِردِ درودِ پاک میں ہر شب سحر کی ہے
عادت بفضلِ رب یہ مری عُمر بھر کی ہے

خوش بخت وہ نگاہِ الٰہی میں آ گیا
حکمِ نبی ﷺ پہ زندگی جس نے بسر کی ہے

راہِ ثنائے سرورِ عالم ﷺ کُھلی مِلی
لگتا ہے، رہنمائی جنابِ خضر کی ہے

غیرِ نبیٔ پاک کی جس نے بھی کی ثنا
اُس نے عمارت اپنے ہنر کی کھنڈر کی ہے

غفراں نصیب معصیت زدگان سب ہُوئے
سرکار ﷺ نے نگاہِ شفاعت جدھر کی ہے

تخلیق دو جہان کیے رب نے، ساروں کو
رحمت محیط حضرتِ خیر البشر ﷺ کی ہے

جو سرخمیدہ طیبہ میں ہے، سر بُلند ہے
اُس جا پہ سرفگندگی ہر کرّوفر کی ہے

تھامی کُدال سُنّتِ آقا ﷺ کی جس نے بھی
اُس نے زمینِ معصیت زیر و زبر کی ہے

دُنیا کے شہر جس قدر بھی دِیدہ زیب ہوں
سب سے اہم تو حاضری طیبہ نگر کی ہے

ہر بندۂ حضور ﷺ چلا اِتّباع میں
کب اُس نے اِس میں کوئی اگر اور مگر کی ہے

انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کے اثر سے ہے خوش نما
جو آج آسمان پہ صُورت قمر کی ہے

اسماء مصطفیٰ ﷺ کا وظیفہ ہے روز و شب
تفریق اِس میں کب سفر کی یا حضر کی ہے

بندہ مطیعِ اَصدقِ عالم ﷺ رہا کرے
بس زندگی یہی ہے جو اِک دِیدہ ور کی ہے

کی آبیاری نعتِ نبی ﷺ کے نہال کی — روزِ نشور جس کی ضرورت ثمر کی ہے
ہے خاکِ طیبہ میں مِری تدفین کی دُعا — اللہ و مصطفیٰ ﷺ سے گزارش اثر کی ہے
دہشت پسندوں کا جو کریں گے قتال آج — اُن کو نوید آقا ﷺ سے فتح و ظفر کی ہے

محمودؔ کیا ہے لعل و جواہر کی حیثیت
یادِ نبی ﷺ میں آنکھوں میں آمد گُہر کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے“

یخ بستگی حضر کی ہے، حِدت سفر کی ہے — پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ، یہ خواہش مقر کی ہے
دِل کو ہے آنحضور ﷺ کی یادوں سے واسطہ — یہ بات ایک دِن کی نہیں، عُمر بھر کی ہے
آنکھیں ہوں اُن کی یاد کے پانی سے باوضو — پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے
اِمداد کے لیے جو پُکارے حضور ﷺ کو — حاجت ہی ایسے شخص کو کیا چارہ گر کی ہے
حِدّت میں معصیت کی جھلستا ہوں رات دن — خواہش جو ہے تو سایۂ دِیوار و دَر کی ہے
گھرے سمندروں میں مِلے ساحلِ مِژہ — یادِ رسولِ پاک ﷺ میں خواہش گُہر کی ہے
خیرُ البشر ﷺ کے عشق و محبّت کی لاگ ہو — لاریب احتیاج یہ روحِ بشر کی ہے
محبوبِ کبریا ﷺ کے محبوں پہ طعنہ زن — رہتی ہے جب، تو عقل سیانی کدھر کی ہے

............ق............

حالت چُھپی ہُوئی کوئی سرکار ﷺ سے نہیں — دُنیا میں کیفیت جو یہ سب شور و شر کی ہے
بدحال ہیں، مُسلماں جہاں بھی جہاں میں ہیں — اور اپنے مُلک میں بھی تو حالت سقر کی ہے

ایسے میں اور کِس سے مدد ہم طلب کریں
محمودؔ اُن ﷺ کے دَر سے تمنّا ظفر کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے“

عنایت یہ مِرے سرکار ﷺ کی مجھ پر مثالی ہے
مصیبت آ رہی تھی جو مِری جانب، وہ ٹالی ہے

وہاں کی حاضری اپنے نتائج میں نرالی ہے
مدینے میں حضوری نے مِری قسمت اُجالی ہے

یہ میری زندگی محبوبِ خالق نے بچا لی ہے
جو گرنے والی تھی قعرِ مذلّت میں، سنبھالی ہے

وہی خوش بخت ہے اور زندگی اِس کی مثالی ہے
نمونے کے لیے جس کو نبی کی خوش خصالی ہے

بہ مضرابِ نیاز و عجز، سازِ اُنس جب چھیڑا
تو مَیں نے شاعری سب پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے

مجھے پایا ہمیشہ رحمتِ سرور ﷺ کی بانہوں میں
فرشتوں نے مِری جب زندگی ساری کھنگالی ہے

چراغِ مِدحتِ آقا ﷺ مِرے ہونٹوں پہ جلتا ہے
مِری قسمت کی یہ فضلِ خُدا سے، نیک فالی ہے

قدومِ مصطفیٰ ﷺ میں زندگی کی شام آ جائے
یہ حسرت مَیں نے اک مدّت سے اپنے دِل میں پالی ہے

رِدائے عفو و احسانِ پیمبر ﷺ لے کے پلٹے گا
ہر اِک خوش بخت جو طیبہ کی گلیوں میں سوالی ہے

قبولِ خاطرِ آقا ﷺ ہُوئی ہے عاجزی میری
کھڑا ہُوں دَست بستہ، سامنے روضے کی جالی ہے

ہمیں مہجور و دُوری نے بے بس کر کے رکھّا تھا
مدینے میں پہنچ کے ہم نے ہر حسرت نکالی ہے

تضرُّع سے ہیں بے گانہ نمازیں اپنی، اے آقا!
اذانیں ہو رہی ہیں، پر حلاوت کب بلالی ہے

نہیں ہجرِ مدینہ سے فقط محمودؔ متأثّر
یہی دیکھا گیا، پوشاک کعبے کی بھی کالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اندھیری رات ہے غم کی، گھٹا عِصیاں کی کالی ہے“

حبیبِ خالقِ کون و مکاں کی خوش جمالی ہے
بقولِ جبریلِ پاکؑ جس کی بے مثالی ہے

خُدا نے زندگی جو پیار کے سانچے میں ڈھالی ہے
ہمارے جذبۂ عشقِ نبی ﷺ کی نیک فالی ہے

بھرا مِلتا ہے اُس کا گھر بھی، دِل بھی اور دَامن بھی
درِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ پہ جو بندہ سوالی ہے

رہے وہ شادماں اپنی غُلامیٔ پیمبر ﷺ پر
وہ جس خوش بخت کی رنگت بفضلِ حق بلالی ہے

نظر میں جھلملاتا شہرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا
جونہی سوچا کہ کیوں پوشاک تک کعبے کی کالی ہے

اطاعت اِس کو کہتے ہیں، تتبّع نام ہے اِس کا
جہاں میں لُطفِ سرور سے ہے جتنی خوش خصالی ہے

مدیحِ غیرِ آقا وجہِ تنغیصِ طبیعت ہے — درودِ پاک سے میری طبیعت کی بحالی ہے
سخاوت اُن ہی بختوں کی بھرتی ہے مِرے گھر کو — مِری نسبت گدایانِ درِ آقا ﷺ سے عالی ہے
ہر اِک عُقدہ کُشائی کو تعلّق ہے اِسی جا سے — مدینے میں پہنچ کر ہم نے ہر حسرت نکالی ہے
کوئی بتیس(۳۲) بار اِس کی زیارت کر کے ہے آیا — زمیں طیبہ کی، خوابوں میں کِسی کی دیکھی بھالی ہے
عزیزانِ گرامی! تم تو واقف ہو، بتاؤ تو — مِری عرضی رسولِ پاک ﷺ نے کِس وقت ٹالی ہے!
نظر آئے کہ کتنی نعتیں کِس شاعر نے لکھی ہیں — زمیں شعر و ادب کی بس اِسی خاطر کھنگالی ہے
مَیں تدفینِ بقیعِ پاکِ طیبہ کا شرف پا لوں — یہی حسرت تو ہے میری کہ جو نازوں کی پالی ہے
کوئی بدبخت مجھ کو روکتا ہے نعت کہنے سے — مِرے جذبات و احساسات کی یہ پائمالی ہے

قلم محمودؔ کا ہے جس پہ صبح و شام، روز و شب
نبی ﷺ کی خوش جمالی ہے، تو رب کی ذوالجلالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”انبیاء کو بھی اجل آنی ہے“

لطفِ خالق کی فراوانی ہے — لب پہ آقا ﷺ کی ثنا خوانی ہے
رکھی صفّہ پہ جو پیشانی ہے — سوچ وِجدانی ہے، ایمانی ہے
عاملِ ”صَلِّ عَلٰی“ رہتا ہوں — یہ مقدر کی درخشانی ہے
لامکاں قصر ہے، شب ہے روشن — رب کے محبوب ﷺ کی مہمانی ہے
درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑے پانا — یہ گدائی ہے کہ سلطانی ہے!
اُس کے محبوب ﷺ کا عِرفان پا کر — ذات رحمان کی پہچانی ہے
حفظِ ناموسِ رسولِ آخر ﷺ — اِس کا تو ربِّ جہاں، بانی ہے
اُن ﷺ کو محبوبِ خُدا کا جانیں — یہ ہدایت ہمیں قُرآنی ہے
دِل مِرا فضلِ نبی ﷺ کے باعِث — مَحبسِ اُنس کا زندانی ہے
اُن ﷺ کو شاہد جو بنایا رب نے — یہی اُمّت کی نگہبانی ہے

ذکرِ سرکار ﷺ ہے وجہِ بہجت / نعت اعزازِ سخن دانی ہے
سادگی اپنے نبی ﷺ کی دیکھو / فقر میں وقرِ جہاں بانی ہے
اصل ہے طاعتِ سرور ﷺ کرنا / صرف لفاظی تو آسانی ہے
شاتم آقا ﷺ کا، نہ بچ پائے گا / زندہ گر جذبۂ ایمانی ہے
جس سے اِسلام رہے گا زندہ / عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی قُربانی ہے
ہیں نبی ﷺ آپ جو تیرے ناصِر / کیوں تجھے کوئی پریشانی ہے
رب کو اور اُس کے نبی ﷺ کو ہے بقا / باقی جو چیز ہے، وہ فانی ہے
یادِ سرکار ﷺ سے غافل رہنا / دِلِ انسان کی ویرانی ہے
مُتّبع ہم جو نہیں آقا ﷺ کے / کیسا یہ طرزِ مُسلمانی ہے
جاتے رہنا ہے مدینے ہر سال / دِل میں احقر نے یہی ٹھانی ہے
اوڑھنا خاکِ بقیعِ اَقدس / میری حسرت ہے اور امکانی ہے

محو مداحئ آقا ﷺ رہنا
فکرِ محمودؔ کی جولانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”نہ عرش ایمن، نہ اِنّی ذَاھِبٌ میں میہمانی ہے“

نبی ﷺ کے شہر میں دَریائے رحمت کی روانی ہے / یہاں کی حاضری بے شبہ وجہِ شادمانی ہے
سبب تحویلِ قِبلہ کا کلام اللہ میں پڑھ لو / حبیبِ پاک کی اکثر مرے مالک نے مانی ہے
یہاں خاکی و نُوری کی نہیں تفریق، سچ یہ ہے / نہیں فانی نبی، باقی تو ہر اِک چیز فانی ہے
فلک کے چاند تارے رشک کی نظروں سے تکتے ہیں / نبی ﷺ کے شہر کی مٹّی میں ایسی ضو فشانی ہے
جا باقی تھیں ملاقاتیں، خُدا جانے کہاں پر تھیں / ملاقاتِ رجب ربّ و نبی کی لامکانی ہے
براہِ راست اثر کرتی ہے جو رُوح و دِل و جاں پر / عجب آب و ہَوا حرمینِ اطہر کی سہانی ہے
سرِ شہر حبیبِ کبریا ﷺ ہے قُبّۂ اخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام / زمینِ طیبۂ سرسبز کی پوشاک دَھانی ہے

نگاہِ التفاتِ سرورِ عالم ﷺ اگر پاؤں — بقیعِ پاک میں تدفین کی اَحقر نے ٹھانی ہے
وہی حاکم ہے موجوداتِ عالم کی فضاؤں کا — وہ جس کے دِل پہ محبوبِ خُدا کی حکمرانی ہے
محبت آلِ سرور اور اصحابِ پیمبر رضی اللہ عنہم کی — دلِ مومن میں ہے، ساری عقیدت کی کہانی ہے
درِ آقا ﷺ پہ اُن کو دَست بستہ، با ادب دیکھو — ہیں جتنے نعت گُستر، اُن کا یہ ہم داستانی ہے
کہا کرتی ہے دُنیا مصطفیٰ ﷺ کو بزرخِ کبریٰ — میانِ عبد و رب یہ حیثیت جو درمیانی ہے
ضروری دین کی تفہیم کی خاطر حدیثیں ہیں — مفاہیمِ کلامِ رب کی اُن میں ترجمانی ہے
دوگونہ ہے عذاب، اِس سے ہمیں چھٹکارا مِل جائے — ہمارے ملک میں سرکار! دہشت ہے، گرانی ہے

مرا محمودؔ گھر بھر ہے درودِ پاک کا عامِل
ہماری لُطفِ خالق سے یہ عادت خاندانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسائی ہے“

قُرآنِ الٰہی میں سرور ﷺ کی بڑائی ہے — اللہ نے شان اُن ﷺ کی دُنیا کو دکھائی ہے
ہر عقدۂ لاینحل کی عُقدہ کُشائی ہے — یہ ”صَلِّ علٰی“ ہے جو ہر دُکھ کی دوائی ہے
رحمت کی گھٹا سر پر اُن لوگوں کی چھائی ہے — میلاد کی محفل جن بندوں نے جمائی ہے
جنّت کی طلب اُن کے نزدیک نہ آئی ہے — وہ، عتبۂ آقا ﷺ تک جن جن کی رَسائی ہے
اَفلاک نے دیکھا، وہ آقا ﷺ کا فِدائی ہے — ممتازؔ نے اُلفت یوں آقا ﷺ سے نبھائی ہے
محبوب ﷺ کی آمد سے آباد تو کی خلوت — تفصیل مگر اِس کی خالق نے چھپائی ہے
بندوں کے لیے لائے سرکار ﷺ جو خالق سے — دُنیا کی بھی اِس دین سے فی الاصل بھلائی ہے
ہیں زیست میں انساں کی ، متنوع کئی گوشے — ہر پہلو سے آقا ﷺ نے دِی راہنمائی ہے
جب عدل کی جکڑن میں آئیں گے سبھی بندے — پائیں گے شفاعت جو، صرف اُن کی رہائی ہے
جھکنے نہ دیا رب نے سر مرا کِسی دَر پر — ذکرِ آقا ﷺ کا سنتے ہی گردن جو جھکائی ہے
محشر کے فرشتوں نے کی نعت سماعت تو — بخشش کی سَنَد ہم کو فی الفور تھمائی ہے

سوچو تو حقیقت میں دُنیا کی شہنشاہی — سرکارِ عالم ﷺ کے کوچے کی گدائی ہے
ہم دُور ہیں اپنے سے، سرکار کے قریے کی — مہجوری ہے جس دِن سے، جس دِن سے جُدائی ہے
تسلیمِ رَسالت میں گنجائشِ شک کیسی — بدبخت رویّوں میں ، کیوں جانے، ڈھٹائی ہے
عمر اپنی غزل گوؤ! سوچو تو ذرا خود پر — کیوں غیرِ پیمبر ﷺ کی مِدحت میں گنوائی ہے
محمودؔ تعلّق ہے دو طرفہ پیمبر ﷺ کا
مالک ہے خُدا اُن کا ، مملوک خُدائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے''

جان و دل سے اُن ﷺ کی مِدحت کیجیے — نعت کہنے کو ریاضت کیجیے
طاعتِ خالق، جلّ جلالہ کی نیّت کیجیے — مصطفیٰ ﷺ کی جب اطاعت کیجیے
دشمنانِ دِیں سے نفرت کیجیے — اور نبی والوں کی سنگت کیجیے
ذکر کرتے جایئے سرکار ﷺ کا — سب دِلوں پر یوں حکومت کیجیے
حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرتے ہُوئے — دوسروں پر آپ سبقت کیجیے
کِس لیے مِدحت نبی ﷺ کے غیر کی! — کِس لیے اعمال غارت کیجیے
لازمی ہے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ — اِس حوالے سے تو غیرت کیجیے
مانیے قائد رسولِ پاک ﷺ کو — سب مِلل کی یوں قیادت کیجیے
کیجیے ناراض مت سرکار ﷺ کو — ظالموں کی مت وکالت کیجیے
یہ ہے ارشادِ حبیبِ کبریا ﷺ — مت کِسی کی آپ غیبت کیجیے
کیوں تساہُل جانبِ شہرِ نبی ﷺ — طیبہ جانے کو تو عُجلت کیجیے
موند کر آنکھوں کو روضہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھیے — دِل کی آنکھوں سے زیارت کیجیے
آئے جس جانب سے آوازِ درود
اُس طرف رُوئے سماعت کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶۷ واں مجموعۂ نعت

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ

انتساب

حضرت حسان بن ثابتؓ کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

إنك حميد مجيد

وِلا کے سوچ میں افکار آئیں گے بہ ہر صورت
تو لب پہ نعت کے اشعار آئیں بے بہ ہر صورت

اللہ العالمین کے حکم سے فردوسِ اعلیٰ میں
حبیبِ حق ﷺ کے پیرو کار آئیں گے بہ ہر صورت

مدینے جانے والے آئیں گے جب ملک میں واپس
مئے توحید سے سرشار آئیں گے بہ ہر صورت

انگوٹھے، نام سُن کر جب مَیں آنکھوں سے لگاؤں گا
تو میری روح تک انوار آئیں گے بہ ہر صورت

لحد، پل اور میزان، ہر جگہ، ہر ایک مشکل میں
مدد کے واسطے سرکار ﷺ آئیں گے بہ ہر صورت

مرا ایماں ہے آقا ﷺ کے عطا یا حشر کے دن تک
مری جانب بہ استمرار آئیں گے بہ ہر صورت

لگے گی جب کچہری حشر میں آقا ﷺ کی، اُس جا پر
شفاعت کے سبھی حق دار آئیں گے بہ ہر صورت

مری آنکھیں مُنوّر آپ ﷺ کے دیدار وے ہوں گی
لحد میں تو شہِ ابرار ﷺ آئیں گے بہ ہر صورت

اُنھیں اخلاص سے محمودؔ تُو جب بھی پکارے گا
ترے آقا ﷺ، ترے غم خوار آئیں گے بہ ہر صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش قسمت وہ شخص ہے، جس نے پیشانی اُس در پہ دھری ہے
جو نہیں پہنچا درِ نبی ﷺ پر، اُس کا مقدّر دربدری ہے

دُور اُس سے ہر درد ہے، اس پر بپتا کب پڑتی ہے کوئی!
ہر کلفت، ہر رنج و الم سے مادح ناعت جو ہے، بری ہے

سیرتِ آقا ﷺ کے رستے پر، جس نے سیکھ لیا ہے چلنا
آج بھی اُس کی ساکھ ہے قائم، کل بھی اُس کی معتبری ہے

وہی مدینے پہنچا، جس کے دل مالک نے پھیر دیے
ساتھ دیا تقدیر نے اُس کا، اُس کی یوں قسمت سنوری ہے

جب ہے مطیعِ آقا ﷺ اُس کی قسمت جاگی، اُس کی خاطر
آگے چل کر عقبیٰ میں بھی بے خطری ہے، بے ضرری ہے

سب دُنیائیں، جتنی بھی ہیں رب نے بنائیں، اُن سب پر
آقا ﷺ ہی کی پادشہی ہے، آقا ﷺ ہی کی تاجوری ہے

رحمتِ آقا ﷺ کی طالب ہے میری زمینِ شعرِ عقیدت
حاصل اس کا کیوں کم ہوگا، کشتِ تمنّا ہری بھری ہے

ہر جانب سے گھوم کے اُس میں یادِ مدینہ آ جائے گی
اتنی کشادہ، لمبی چوڑی، میری ولا کی بارہ دری ہے

ذکرِ نبی ﷺ سے حامل ہر اک وصف، سلیقے، خوبے کا
مدحِ نبی ﷺ سے یکسر دوری بے عقلی ہے، بے ہنری ہے

سرور ﷺ کی جو بات نہ مانے، گمراہی قسمت ہے اُس کی
اُس کا یہ سودائی پن ہے، اُس کی یہ آشفتہ سری ہے

سوچ بچار یہی رہتی ہے، میں کب پہنچوں گا طیبہ مَیں
جب سے تصوّر کے جلووں میں رحمتِ عالم ﷺ کی نگری ہے

وہم نہیں چلتے بدبختی ہے، آقا! ﷺ آپ کے نقشِ قدم پر — ورنہ آپ کی سنّت کی تو پھولوں ہی سے راہ بھری ہے
یوں لگتا ہے، ہار بھی، زک بھی اپنے پیچھے پڑے ہوئے ہیں — کم ظرفی، نا کردہ کاری سے ہر بازی ہم نے ہری ہے
مجھ کو یہ محمودؔ سُجھایا دل نے اور اعصاب نے میرے — ربّ و نبی ﷺ کے غیر کی مدحت دردآگینی، دردسری ہے

رب کی رحمت سے محمودؔ نہیں ہوتے ہیں نا اُمید!
جو بندے ہیں اُس کے نبی کے، اُنھی کو تو یہ خوش خبری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردِ مدینہ سے پیشانی جس بندے کی اَٹی ہوئی ہے — اُس کی جبینِ قسمت گویا نورِ حضورِ رب سے سجی ہے
ہر اک بات حبیب ﷺ کی اپنے مالکِ کل نے مانی ہے — خالق کو منظور وہی ہے، جو محبوب ﷺ کی مرضی ہے
مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رب کے کرم سے ایسی ہے — دُنیوی لوث سے، دنیاداری سے جان چُھڑاتی ہے
ربِّ جہاں کی محبوبیت نے سرور ﷺ کو عزّت بخشی — اُن کے ذکر نے رفعت پائی، ہر دم اُن کی شان بڑھی ہے
اُس کو نظر میں خالقِ کُل کی آ جانا تھا، آ ہی گیا وہ — نعتِ حبیبِ مالکِ عالم جس نے پڑھی ہے، جس نے سُنی ہے
حق ہے رب تو یہ بھی حق ہیں، بات آقا ﷺ کی فرمان اُس کا — وہ قادر کا حامد ٹھہرا، جس نے مدیحِ سرور ﷺ کی ہے
عام ہوئے الطاف وعطایا خالق و مالک کے اُس جانب — جس جانب بھی چشمِ توجّہ رحمتِ عالمیاں ﷺ کی اُٹھی ہے
شہرِ خدائے عالم جس پر فرماتا ہے نگہِ عنایت — اُس کی عقیدت شہرِ نبی ﷺ میں سر کے بل آ جاتی ہے
لطف وعنایت پر آقا ﷺ کی احقر کو بھی اتنا یقین ہے — مستقبل میں مدد کرے گی، اُس کی معیّں یہ حال میں بھی ہے
اس کو اثر سمجھی ہے دنیا ابرِ عطائے سرورِ دیں ﷺ کا — قبّۂ اخضر دیکھ کے ہر اک زائر کی آنکھوں میں نمی ہے
وہ بندہ ہے سچّا رب کا، حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں — جس نے ہر مشکل جھیلی ہے، جس نے ہر تکلیف سہی ہے
میرے تو اجداد بھی سارے اُس رستے کے راہی تھے — حُبِّ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ اپنا تخصّص آبائی ہے

جُڑی ہوئی محمودؔ کی سانسوں کی ڈوری بھی اُسی سے ہے
وردِ درودِ سرورِ دیں ﷺ کب ہنگامی ہے یا وقتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو رہی ہو یاد ہدایت حضور ﷺ کی — دوری شعار کیوں نہ کرے کذب و زُور کی

ہر سال مَیں نے دید کی کوشش ضرور کی — شہرِ حضورِ پاک ﷺ کی، دار السرور کی
طیبہ پہنچنے کے لیے یہ اِزدیادِ شوق — کام آئے گا ، اگرچہ مسافت ہے دُور کی
آنکھوں میں قُبّہ، لب پہ ہو میرے درودِ پاک — جس وقت گُونجے ہر طرف آوازِ صُور کی
وہ کیسے ہوگا عاملِ ''صَلِّ علی النّبی'' — جس پر عنایتیں نہ ہوں ربِّ غفور کی
جس سے ہُوا ہے مہرِ مُساوات کا طلوع — ہے خاکدان، دہر میں آمد حضور ﷺ کی
اک دُشمنِ نبی ﷺ کی بتا دِیں بُرائیاں — کھا کر قسم خدا نے قلم کی، سطور کی
آقا ﷺ نے سب پہ فرض کیا ہے حصولِ علم — تفریق اُس میں کب ہے اناث و ذکور کی
ہم چاہتے ہیں حشر میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ — خواہش ہے خُلد کی نہ طلب ہم کو حُور کی
رہتی ہیں دیدِ طیبہ کو آنکھیں کھلی ہوئیں — لاریب یہ طلب ہے مرے لاشعور کی

محمودؔ عرش نے لیے سرکار ﷺ کے قدم
موسیٰؑ کے واسطے تھی اہم دید طور کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ نے مقدر جو اُجالا میرا — دم میں غائب تھا گناہوں کا ہمالہ میرا
نعتِ آقا ﷺ میں رہا رنگ نرالا میرا — اپنے حاصل میں رہا شعر دوبالا میرا
دولتِ وقرِ یقیں حُبِّ ﷺ نبی نے بخشی — میری خوش بختی نے ہر کام سنبھالا میرا
سرمدی کیف عطا ''صلِّ علیٰ'' نے کرکے — جو الم سر پہ مسلط تھا ، وہ ٹالا میرا
روشنی نعت کی یوں دیدۂ افکار میں ہے — رَہ دکھاتا ہے مجھے پالنے والا میرا
ساعتیں مدحِ نبی ﷺ کی، مری قسمت میں تھیں — میری تقدیر نے جب نام نکالا میرا
کاسے ہیں پیشِ نبی ﷺ میری تمنّاوں کے — جو ہے منظومہ مری، جو ہے مقالہ میرا
کلکِ اخلاص نے جب نعتِ پیمبر ﷺ لکھی — رنج جتنا تھا، مسرّت میں وہ ڈھالا میرا
جب نظر آتا ہوں آقا ﷺ کے درِ دولت پر — دیکھا دنیا نے کبھی خالی پیالہ میرا ؟
میرے سرکار ﷺ مجھے خُلد کی بخشیں گے سند — پڑ گیا اُن کے معاند سے جو پالا میرا

نکلے گا ''صلِّ علیٰ'' آپ مدد کو میری — جب فرشتوں نے عمل نامہ کھنگالا میرا
سربلندی مجھے محشر میں ترازو دے گا — ''مدحتِ سرورِ عالم ﷺ ہے حوالہ میرا''

مجھ کو محمودؔ مدینے میں لیے پھرتے رہے
بے قراری مری، زاری مری، نالہ میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سامنے اور کسی کے تو نہ مالک آیا — اپنے ہی نور سے، پَر کیسے، وہ پردہ کرتا
وہ قریں خالقِ قدوس کے ہو جائے گا — جوڑے طاعت سے پیمبر ﷺ کی جو بندہ رشتہ
جس کو اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کا بندہ — اُسی خوش بخت کا دنیا میں بجے گا ڈنکا
بعد نبیوں کے، اُنھی کا تو بڑا ہے رتبہ — دیکھتے رہتے تھے جو روز نبی ﷺ کا جلوہ
ہم پہ تبدیلیِ قبلہ سے ہُوا ہے واضح — پورا مالک نے کیا، جو بھی نبی ﷺ نے چاہ
با وضو آنکھیں جونہی آپ کی چوکھٹ پہ ہوئیں — ابرِ الطاف و عنایاتِ پیمبر ﷺ برسا
نعت سے تازگیِ فکر و نظر ہے قائم — یہ حقیقت تو ہر اک اُن کا ثنا گر سمجھا
گُتّھیا جنتی مقدر کی تھیں، سلجھائی ہیں — اُن ﷺ کی امّت پہ کیے رب نے عطایا کیا کیا
پھُوٹے ہیں چشمے مدینے میں عطائے رب کے — جب پئے عتبہ کیا میری نظر نے سجدہ
جو ہدایاتِ پیمبر ﷺ ہیں، اُن میں یہ بھی — اُمّتی سچّا کرے عہد کا اپنے ایفا
کی توجّہ جو پیمبر ﷺ نے تو سُلجھا پَل میں — وہ جو میرے لیے اک عقدۂ لاینحل تھا
تاجور اُس کے گداؤں میں نظر آئیں گے — ربِّ مُنعِم کے جو محبوب ﷺ سے پا لے ٹکڑا
زرفشاں صبحِ مدینہ مجھے یاد آتی ہے — میری نیّت کا ہے طیبہ سے علاقہ پُختہ
آبِ طیبہ جو پیے گا، تو ہمیشہ کے لیے — تشنہ کامی تری ہو جائے گی غائب غُلّہ
جو بھی پوچھا گیا میزاں پہ، کہوں گا اُس پر — ''مدحتِ سرورِ عالم ﷺ ہے حوالہ میرا''

کعبؓ و حسّانؓ نے محمودؔ سُجھایا مجھ کو
دانش افروز ہے ہر لفظِ مدیحِ آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ کی ہے بستی میں بسیرا میرا / کیسا جنت کی طرف سیدھا ہے رستہ میرا
نعت گو جو ہے، وہی شخص ہے پیارا میرا / دونوں کرتے نہیں اِس باب میں تیرا میرا
جو نبی ﷺ دیتے ہیں، اُس پر گزارا میرا / حال جب ایسا ہے میرا، تو ہے فردا میرا
عندیہ دفنِ مدینہ کا ہے کس کا؟ میرا! / کیسے تعبیر نہ پائے گا یہ سپنا میرا
لوحِ تقدیر پہ اپنی یہ لکھا دیکھا ہے / میں ہوں طیبائی، بہ ہر حال ہے طیبہ میرا
عرق آلود جبیں عتبہ پہ رکھّی جس وقت / پا گیا اوج اُسی وقت نصیبا میرا
مرتکب اُس میں تساہل کا نہیں ہوتا ہُوں / جب درود آقا ﷺ پہ پڑھنا ہے فریضہ میرا
لازماً دے گا سرِ حشر نتائج اچھّے / نعت آقا ﷺ کو اکیلے میں سنانا میرا
دستِ الطافِ نبی ﷺ تھام لیا کرتا ہُوں / کیسے ممکن ہے کہ خالی رہے کاسہ میرا
حشر کے روز مری ساکھ بچا جائے گا / مدحتِ غیر سے خامے کو بچانا میرا
کھوج جتنی بھی کوئی میرے ہُنر کی کر لے / ”مدحتِ سرورِ عالم ﷺ ہے حوالہ میرا“

یہ بھی اعزاز کی صورت ہے کہ محمودؔ مجھے
نعت گو کہتا ہے ہر جاننے والا میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو گنبدِ سرکارِ جہاں ﷺ فرقِ زمیں ہے / انگشتریِ قلب پہ جُوں نقش نگیں ہے
یہ جان لے ہر بندہ جو غمگین و حزیں ہے / اک ہستیِ آقا ﷺ ہے غم خوار و مُعیں ہے
ایمان اُسی بندے کا کامل ہے کہ جس کا / دل آقا و مولا ﷺ کی محبت کا امیں ہے
اُس پر ہے درخشاں انوارِ پیمبر ﷺ / جس قلب میں تاباں قندیلِ یقیں ہے
اُس شخص کو، جس کو کہ سمجھ آ گئی دیں کی / ہر حکم، جو آقا ﷺ کا ہے، وہ قلب نشیں ہے
جو اُونچا ہُوا عتبۂ سرکار ﷺ پہ جھک کر / آگے کسی بندے کے وہ سر جھکتا نہیں ہے
جنت ہے پیمبر ﷺ کے سرھانے کی طرف کو / جو طیبہ کا باسی ہے، وہی خُلد مکیں ہے
روداد ہے یہ دیدِ مدینہ کی بہ تلخیص / میں خود تو چلا آیا ہوں، پر قلب وہیں ہے

دیتا ہے خدا اُس کو فقط دوست کا درجہ — جو سیرتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا امیں ہے
یہ لوحِ تیقّن پہ لکھی پائی کہاوت — ”جو اُن ﷺ کا نہیں ہے، وہ خدا کا بھی نہیں ہے“
دیکھ آیا ہوں محمودؔ مَیں جس دن سے مدینہ!
اُس دن سے مری چشمِ عقیدت بھی حسیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم لطف پیمبر ﷺ کی عطا کا بھی نہیں ہے — گو لب پہ مرے حرف دُعا کا بھی نہیں ہے
خوشنودیِ رب طاعتِ آقا ﷺ میں ہے مضمر — بندے کو، مگر ذوق صلہ کا بھی نہیں ہے
مدّاحیِ آقا ﷺ میں رہا کرتا ہوں مصروف — اور شائبہ تک اُس میں ریا کا بھی نہی ہے
تبدیل کیا قبلۂ اوّل جو خدا نے — کیا اِس پہ اثر اُن ﷺ کی رضا کا بھی نہیں ہے؟
میں صرف درود اُن ﷺ پہ نہیں پڑھتا شبوں کو — کیا ورد یہی صبح و مسا کا بھی نہیں ہے!
ہر گوشۂ عالم کو نبی ﷺ رکھتے ہیں تاباں — یہ ذکر فقط ثور و حرا کا بھی نہیں ہے
طیبہ میں ہیں آقا ﷺ کی عنایات و عطایا — یہ صرف اثر آب و ہَوا کا بھی نہیں ہے
نعتیں سبھی سرور ﷺ کی توجہ سے ہوئی ہیں — حاصل یہ فقط فہم و ذکا کا بھی نہیں ہے
ہمراہ مرے رہتی تو ہیں میری خطائیں — کیا ساتھ پیمبر ﷺ کی عطا کا بھی نہیں ہے
احکامِ پیمبر ﷺ سے چُراتا ہے نظر کیوں؟ — کیا خوف تجھے روزِ جزا کا بھی نہیں ہے
ہم راہِ پیمبر ﷺ پہ نہ چلنے کو چلے ہیں — کیا ہم کو ذرا خطرہ سزا کا بھی نہیں ہے
کیا اُس کے بچاؤ کی نظر آئے گی صورت — ”جو اُن ﷺ کا نہیں ہے، وہ خدا کا بھی نہیں ہے“
محمودؔ رہِ مدحِ پیمبر ﷺ پہ چلا ہوں
رب جانتا ہے، ساتھ ریا کا بھی نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے مثلی کا دعویٰ کوئی بے جا بھی نہیں ہے — ہمسر تو کجا، اُن ﷺ کا تو سایہ بھی نہیں ہے
مَیں اور کہیں جانے کا سوچوں بھی تو کیسے! — طیبہ کے سوا کوئی ٹھکانا بھی نہیں ہے

ناعت ہوں مَیں، شاعر کوئی مانے کہ نہ مانے
احقر کو تو اِس بات کی پروا بھی نہیں ہے

آقا ﷺ کی محبت کا ہے جب ہاتھ میں پلّو
محشر میں پکڑ کا مجھے خدشہ بھی نہیں ہے

خود آتشِ دوزخ سے مَیں بچ پاؤں گا کیسے!
اعمال کا اندوختہ ایسا بھی نہیں ہے

مَر جاؤں تو مٹی مَیں مدینے ہی کی اوڑھوں
بس، اِس کے سوا کوئی تمنّا بھی نہیں ہے

کیوں غیر پیمبر ﷺ کی ہو تعریف قلم پر
اِس باب میں کچھ مَیں نے تو لکھّا بھی نہیں ہے

جنت کے بہ جائے مجھے منظور ہے طیبہ
یہ سودا تو ہے پر کوئی مہنگا بھی نہیں ہے

تم حرمتِ آقا ﷺ کے تحفظ کو چلو تو!
اِس راہ میں جاں دینا تو مرنا بھی نہیں ہے

ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت کے عمل میں
جو جان لٹاتا نہیں، زندہ بھی نہیں ہے

جو اُن ﷺ کا ہُوا، اُس کا ہُوا ربِّ دو عالم
’’جو اُن ﷺ کا نہیں ہے، وہ خدا کا بھی نہیں ہی‘‘

محمودؔ! ہیں محبوبِ الٰہی مرے آقا ﷺ
رب نے تو کسی اور کو چاہا بھی نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سچ کو سمجھنا مجھے کیا کافی نہیں ہے
آقا ﷺ کی نہیں ہے تو وِلا رب کی نہیں ہے

طیبائی ہے جو، کیا وہی بطحائی نہیں ہے
’’جو اُن ﷺ کا نہیں ہے، وہ خدا کا بھی نہیں ہے‘‘

آتے ہیں یہاں بھی مری امداد کو آقا ﷺ
محشر کے حوالے سے بھی مایوسی نہیں ہے

کیا حرفِ ’’فترضیٰ‘‘ سے یہ واضح نہیں ہوتا
سرور ﷺ کی رضا ہی پہ خدا راضی نہیں ہے!

حالات کی سختی میں کوئی ساتھ کو چھوڑے
ایسا مرے آقا ﷺ کا تو اس ساتھی نہیں ہے

جو ’’صلِّ علیٰ‘‘ پڑھتے نہیں ذکرِ نبی ﷺ پر
ایسوں سے تو احقر کی شناسائی نہیں ہے

میں روز خیالوں میں پہنچ جاتا ہوں طیبہ
دوری تو ہے اُس شہر سے، مجبوری نہیں ہے

محمودؔ نہیں اُس کا پیمبر ﷺ سے علاقہ
کردار میں جس شخص کے، سچّائی نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کو طہارت فکر کی درکار ہے — ہر گرہ جو قلب کی تھی، وہ کھلی درکار ہے
سارے ارشاداتِ سرور ﷺ کو سمجھنے کے لیے — اتّقا درکار ہے، دانش وری درکار ہے
راستہ منزل کا آقا ﷺ نے بتایا ہے ہمیں — رب رسی کے واسطے خود آگہی درکار ہے
وہ نظامِ مصطفی ﷺ کی برکتیں حاصل کریں — ہر طرف جن کو بھی امن و آشتی درکار ہے
عتبۂ آقا ﷺ کے آگے وہ مؤدّب ہو کھڑا — جس کو خوش اسلوبی و خوش قامتی درکار ہے
دنیا و عقبیٰ میں حتمی کامیابی کے لیے — اُسوۂ سرکار ﷺ کی گرویدگی درکار ہے
گامزن ہوں سیرتِ آقا ﷺ کے رستے پر، جنھیں — ڈھنگ جینے کا، طریقِ بندگی درکار ہے
جو درودِ پاک پڑھنا چاہے گا مل بیٹھ کر — اُس کو بزمِ عشق کا اک خلوتی درکار ہے
عظمتِ کردارِ سرور ﷺ کا بیاں قرآں میں ہے — ہم سبھوں کو اُس کی بس نقشہ کشی درکار ہے
میں مدینے میں ہُوں، میرا رُخ ہو گنبد کی طرف — مرتے دم مجھ کو تو بس یہ اک خوشی درکار ہے

ورنہ تو محمودؔ پاؤ گے شبانہ روز موت
دیکھو آقا ﷺ کی طرف، گر زندگی درکار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ مصطفی ﷺ اپناؤں اور تسکینِ جاں کر لوں — خدا توفیق دے، تو اِس عمل کو جاوداں کر لو
بہ تائیدِ خدا توصیفِ آقا ﷺ تو میں کرتا ہوں — بہ حکمِ مصطفی ﷺ مدّاحیِ جہاں کر لو
"اغثنی یا رسول اللہ" کا جب درس ازبر ہے — مصائب پر مَیں آخر کس لیے آہ و فغاں کر لوں
دیارِ آقا ﷺ و مولا ﷺ میں پہنچوں جب مقدّر سے — نہ کیوں خوشبو کو اپنی روح و جاں کا میہماں کر لوں
اگر چاہوں، یہاں پر دور دورہ ہو سکینت کا — تو اقلیمِ دل و جاں کا نبی ﷺ کو حکمراں کر لوں
کہیں پر اور مرنے کی کبھی خواہش نہیں کرتا — جو طیبہ میں بلائے موت تو فی الفور "ہاں" کر لوں
تعلق پختہ جو طیرِ تخیّل سے مرا ہو جائے — تو شہرِ مصطفی ﷺ سے دور اپنی دوریاں کر لوں
تمازت حشر کے دن شاہِ خاور کی جونہی دیکھوں — بہت ممکن ہے، میں "صلِّ علیٰ" کو سائباں کر لوں
عمل نامے کو پا کر سامنے اسمِ پیمبر ﷺ لوں — یہی نسخہ ہے، جس سے میں خدا کو مہرباں کر لوں

زباں کو اپنی، پہلے پاک کر لوں نعتِ آقا ﷺ سے
پھر اُس کے بعد اپنی عرض میں رب سے بیاں کر لوں

تشکک کیوں! مدد وہ کرتے ہیں یا پھر نہیں کرتے
یہ بدبختی ہے، گر حُسنِ تیقن کو گماں کر لوں

طلاقت کی نہ گنجایش درِ سرکار ﷺ پر پاؤں
”طریقہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کر لوں“

وہ، جو محمودؔ مدحِ سرورِ عالم ﷺ کے شاغل ہیں
اُنھی خوش بختوں کا اپنی زباں کو مدح خواں کر لوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیالِ احتسابِ حشر کے بارے میں کیا اُلجھن
بغل میں میری جب ہوگا نعوتِ پاک کا مخزن

وہ کردارِ حبیبِ خالقِ جُملہ عوالم ہے
نمونہ ہے ہمارے واسطے جو اسوۂ احسن

اُڑاتا ہے بلندی پر مجھے پہنچا کے عتبہ پر
جو رم کرتا ہے سُوئے طیبہ میری فکر کا توسن

نہ کیوں اوجِ ثریّا کو مَیں اپنے پاؤں میں پاؤں
ضیا افگن جو ہو مدّاحِ آقا ﷺ میں فکر و فن

مرے سینے کو دہلاتی، اُلٹ دیتی ہے دم میرا
دلِ مہجورِ شہرِ سرورِ کونین ﷺ کی دھڑکن

پذیرائی کو اس کی قدسیانِ عرش آئیں گے
جو ناموسِ رسولُ اللہ ﷺ پر وارے گا تن من دَھن

یہ مَیں نے فضلِ ربِّ پاک سے توفیق پائی ہے
سُنا جو اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ تو جھک گئی گردن

چلوں جو سُوئے میزانِ قیامت تو مرے تن پر
ہو احرامِ نعوتِ پاک کی صورت میں پیراہن

خدا مجھ پر کرم فرمائے گا تو لازماً ہوگا
نبی ﷺ کے شہر کے باب العوالی میں مرا مدفن

پیمبر ﷺ نے بچانے کے لیے ہر قسم کے ڈر سے
ہمیں بوبکرؓ سے پہنچایا اپنا حرفِ ”لَا تَحزَنْ“

جہاں میں ہر طرف ہے خوشبوؤں کا ایک میلا سا
نعوتِ سرورِ دیں ﷺ کا تعطّر خیز ہے گلشن

مدینے سے جو دوری کے ہیں اندھیارے، وہ چُھٹ جائیں
بلاوے کی خبر میرے لیے جب لائے اُجلا پن

گھنیری ظلمتوں کا محو ہو جانا مقدّر تھا
”عرب کا چاند چمکا، ساری دنیا ہو گئی روشن“

نثار اِس کو، اگر کرنا نہیں آقا ﷺ کی حرمت پر
تو پھر یہ زندگی محمودؔ رب نے دی ہے کس کارن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا مولودِ آقا ﷺ ساری دنیا ہو گئی روشن — ''عرب کا چاند چمکا، ساری دنیا ہو گئی روشن''
خدائے پاک کے محبوب ﷺ کی آمد کے صدقے میں — کرم کا ہے نتیجہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
ضیا پاشی و تابانی نبی ﷺ کے شہر کی لائی — ضلالت کا مداوا، ساری دنیا ہو گئی روشن
گزارش اپنی ربِّ پاک سے منوانے کو پایا — پیمبر ﷺ کا وسیلہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
ضیا افروز آقائے دو عالم ﷺ کے اشارے نے — کِیا ماہِ دو ہفتہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
حرا سے جب مُڑے واپس خدا کا سُن کے سندیسا — ہُوا اُن کا اشارہ، ساری دنیا گئی روشن
صفا پر سرورِ ہر دو جہاں ﷺ نے دعوتِ دیں دی — یہ ایسا تھا کرشمہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
جہاں سے ساری تاریکی اُڑنچھو ہو گئی فوراً — نظر نے دیکھا روضہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
ہوئی تھی روشنیِ طبع صَلَّی اللہ سے وافر — یہ کام آیا وظیفہ، ساری دنیا ہو گئی روشن
اندھیرا گُھپ نظر آتا تھا ہر سُو ہجرِ طیبہ میں — جونہی آیا بلاوا، ساری دنیا ہو گئی روشن

کیا محمودؔ غائب ظلم و ظلمت کو پیمبر ﷺ نے
ہُوا تبدیل نقشہ، ساری دنیا ہو گئی روشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عرب کا چاند چمکا، ساری دنیا ہو گئی روشن'' — زمیں ساری کی ساری بے مُحابا ہو گئی روشن
پہنچنا ہو گیا آسان اُس کا، راہ تاباں تھی — دُعا ''صَلِّ علیٰ'' کا لے کے رستہ، ہو گئی روشن
جو میرے دل میں پوشیدہ تھی الفت سرورِ دیں ﷺ کی — ہوئی ظاہر، ہوئی ہر سُو ہویدا، ہو گئی روشن
جبیں تو خاکِ پاکستان پر بھی سجدہ کرتی تھی — نبی ﷺ کے شہر سے پایا جو ناتا، ہو گئی روشن
وہ یثرب تھی، مگر آقا ﷺ سے جاہ منزلت پا کر — زمیں طیبہ کی ساری، ذرّہ ذرّہ ہو گئی روشن
میں غلطیدہ گناہوں میں تھا، طیبہ میں جونہی پہنچا — مری جاں کو ندامت نے بھگویا، ہو گئی روشن
پڑھا جس نے درودِ پاکِ سرور ﷺ نور کے تڑکے — تو اُس کی زندگی بھی جستہ جستہ ہو گئی روشن
جو روشن دل تھی، روشن ہیں بھی، ہستی وہ ہوئی آخر — مدینے میں تھی اتنی سرخمیدہ، ہو گئی روشن
رسولِ پاک ﷺ نے اُس کی طرف دیکھا جو شفقت سے — مری تقدیر نے پایا اشارہ، ہو گئی روشن

چلے جب اتّباعِ سرورِ عالم ﷺ میں خوش قسمت
تو دنیا ہو گئی آساں، تو عقبیٰ ہو گئی روشن
مجھے محمودؔ حمد و نعت نے نورانیت بخشی
مری قسمت اِسی صورت میں گویا ہو گئی روشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے محبوب ﷺ کہ تھے آئنہ پیکر بے شک
پیشِ داور رہے منصور و مظفر بے شک
سربلندی یہ عمل بخشے گا یومُ الدّیں کو
نعت پڑھتے ہوئے رہتا ہوں نگوں سر بے شک
نور افزائے جہاں خُلقِ حبیبِ رب ﷺ ہے
یہ فضائل میں ہے ہر فضل سے برتر بے شک
تربیت پاتے تھے سرور ﷺ سے صحابہؓ اُن ﷺ کے
اُن میں تو سارے تھے اک ایک سے بڑھ کر بے شک
خوش اُمیدی مری قائم ہے عطا سے اُن ﷺ کی
حشر میں ہوگی ہر اک نعت موَقّر بے شک
طاعتِ آقا ﷺ کے موتی نہ ہوں، ناداری ہے
سیکڑوں جمع کرو تم زر و گوہر بے شک
جاری طیبہ میں جو ہے چشمۂ علم و حکمت
دل کو پُر نور کرے شہرِ پیمبر ﷺ بے شک
ترجماں قلب کے ہیں نعت کے سارے الفاظ
جو اُتر جاتے ہیں ہر سینے کے اندر بے شک
جن سے تقسیم کراتا ہے عطائیں خالق
کُھل گیا اُن ﷺ کے لیے گنبدِ بے در بے شک
یہ بھی اعجازِ نبی ﷺ ہے کہ جبَل کو جنّت
پہنچا کے رہی آپ ﷺ کی ٹھوکر بے شک
عمر بھر نعتیں کہیں میں نے، ولیکن خود کو
نعت گوؤں سے سمجھتا ہوں مَیں کمتر بے شک
کیسے اس باب میں محمودؔ تساہل برتے!
جب کہ پڑھتا ہے درود آپ ﷺ پہ داور بے شک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں آقا ﷺ کی محبت کا جلا ہے دیپک
ذکرِ سرکارؐ سے فرحت ملی، پائی ٹھنڈک
جو بھی مُسلم ہے، ولا سرورِ دیں ﷺ کی رکھّے
شاب ہو یا ہو مُسِن، یا کہ ہو کوئی بالک
خُلد تک آیا جو سرور ﷺ کی محبت لے کر
ایسا خوش بخت کُھلا پائے گا اُس کا پھاٹک
جس نے مدّاحِ آقا ﷺ سے تغافل برتا
لازماً روزِ قیامت وہ اُٹھائے گا زک

جو نہیں پڑھتا شب و روز درودِ سرور ﷺ
حشر میں مُنہ پہ مَلی جائے گی اُس کے کالک

نعت سے دُور کو تم جہلِ مرکّب جانو!
جتنا بھی بندہ ہو درّاک و فہیم و زیرک

وہ، جو اعراض کریں ذکرِ حبیبِ ربّ سے
کرتے ہیں مُلا سرِ منبر ناٹک

سَن تھا اُنّیس سو باون کہ پڑھی تھی سیرت
میں تھا محمودؔ چُھٹی میں کہ لگی تھی عینک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر کا مجھے کچھ خوف نہیں، کیوں سوچوں اُس دم کیا ہوگا!
ہونٹوں پہ درودِ پاک ہُوا، تو خالق برہم کیا ہوگا

ہردم جو نہ روح وجاں میں رکھے محبوبِ خدا ﷺ کی الفت کو
اکرام حضورِ اکرام ﷺ کا اس شخص پہ پیہم کیا ہوگا

سرکار کی مدحت سے ہے مسرّت روح کی، آنکھوں کی ٹھنڈک
چمکے کا تبسّم نعتوں کا تو دیدہ پُرنم کیا ہوگا

کافر بھی خدا کو مانتے ہیں، بھگوان کہیں یا گاڈ کہیں
جب تک نہ پیمبر ﷺ کو مانیں، ایماں مستحکم کیا ہوگا

مبذول توجّہ کر نہ سکا، جو سرور ﷺ کی اپنی جانب
بدبخت ہے وہ، اُس بندے پہ خوش خالقِ ارحم کیا ہوگا

مجموعے مری نعتوں کے سبھی، جب حشر میں ساتھ مرے ہوں گے
دوزخ کے فرشتے جو ہیں، اُنھیں موقع ہی فراہم کیا ہوگا

دنیا میں عقیدت کا مرکز واحد ہے دیارِ سرورِ دیں ﷺ
تو مُرغِ فکر کسی جانب طیبہ کے سوا رم کیا ہوگا

آقا ﷺ کے کہے سے بندوں پر، جو شخص نہیں شفقت کرتا
ہر دم اللہ کا لطف و کرم اُس فرد کا ہمدم کیا ہوگا

جو ذکرِ حبیبِ خالق ﷺ میں سر کو نہ جھکائے رکھتے ہوں
آگے ایسے انسانوں کے، گردن میں مری خم کیا ہوگا

دوری جو شعار کیے بیٹھے ہیں شعائرِ دیں سے ہم سارے
اُمّت کا رسولِ اکرم ﷺ کی، شیرازہ منظم کیا ہوگا

سوچو ذرا منظر محشر کا، محمودؔ پڑھے گا نعتِ نبی ﷺ
اور ہوں گے لوائے حمد تلے سرکارِ دو عالم ﷺ کیا ہوگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لطفِ حبیبِ خالق ﷺ کا رُخ تیری طرف ہو جائے گا
سب درد و مصائب، رنج والم لمحوں میں نہ کیوں ہوں گے عنقا!

جب نعت کی خدمت کرتے ہیں، محشر میں نہ کیوں مل جائے گا
سرکار ﷺ کے ہاتھوں سے ہم کو غفرانِ معاصی کا تمغا

وہ شخص درود جو پڑھتا تھا، جب بابِ خُلد سے گزرے گا
مَس ہوگا نبی ﷺ کے کندھے سے قسمت کے سکندر کا کندھا

سرخم تھا مرا، نظریں تھیں جھکیں، ہونٹوں پہ نبی کی مدحت تھی
جب جھک کر میرے خامے نے اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ لکھا

کھاتا نہ خدائے عالم خود سوگند اُس شہرِ مقدّس کی
صد رشکِ طورِ سینا ہے شہرِ سرکار ﷺ کا ہر ذرّہ

جس کی تھی تمنّا، خلد کو بھی اُس کے آنے کی چاہت ہو
وہ شخص بقیعِ اقدس میں تدفین کا خواہش مند رہا

سرور ﷺ کی جان کی اور اُن کی بستی کی قسم رب نے کھائی
پھر اُس نے کہا، اُن کی خاطر ذکر اُن کا کیا میں نے اونچا

مالک جو فیصلے کرتا تھا، سب اُس کی مرضی سے تھے، مگر
یا ساتھ رضا محبوب ﷺ کی تھی، یا ساتھ رہا اُن کا ایما

وحدانیت اللہ کی ہے ہر دم، ہر منزل پر قائم
جب قریبِ نبی ﷺ تھا ''اوادنیٰ'' خالق تو وہاں بھی تھا تنہا

''جائے ؤک'' کے حکمِ مالک نے یہ راہ دکھائی تھی مجھ کو
میں نے جو پکارا آقا ﷺ کو، اللہ نے میرا دُکھ ٹالا

جبریلؑ بلانے آقا ﷺ کو ہمشیرِ علیؓ کے گھر پہنچے
افلاک سے عرشِ معلّٰی تک شہرہ تھا آمد، آمد کا

جب مالک اور محبوب اس کے، وعدوں کو نبھانے والے ہیں
وہ کیسا صاحبِ ایماں ہے، جو عہد نہ کر پائے ایفا

محمودؔ علالت کے باعث اب کے نہیں طیبہ جا پایا
پر جاگتی آنکھوں دیکھتا ہے ہر روز سہانا یہ سپنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرازِ عرشِ اعلیٰ کو تُو اپنی آنکھ سے دیکھے
اگر لگ جائے پیشانی تری آقا ﷺ کی چوکھٹ سے

وہ، جو آب و تُرابِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ پائے
نہ امراض و عوارض اُس کے، کیوں حرفِ غلط ہوں گے

یقینا وہ کُھلے پائے گا سب جنت کے دروازے
بہت سے جس کو ازبر ہوں درودِ پاک کے صیغے

خدا اِس کام سے خوش ہو، سخن گو اِس پہ اترائے
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ پر تو فقط ابلیس بھنّائے

جو موقع حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ کا پا لے
شہیدانِ گرامی میں بھی وہ ممتاز کہلائے

مقدّر کو جگانے کے ہیں خواہش مند جو بندے
عمل احکامِ محبوبِ خدا ﷺ پر کیوں نہیں کرتے

اُنھیں پوچھو کہ وہ خود کو وجودی تو نہیں کہتے
جنھوں نے صُفّۂ اغوات پر رب کو کیے سجدے

اُبلتے ہیں بہ ہر سُو رحمتِ سرکار ﷺ کے چشمے
''کوئی جس وقت چاہے، اپنا ظرفِ مدّعا بھر لے''

ہمہ تن گوش آتے نظر تعمیل کی خاطر
سنا کرتے تھے، جب اصحابؓ ارشاداتِ آقا ﷺ کے

نبی ﷺ کے حکم سے سرتابی مت پھر عمر بھر کرنا
تُو آقا ﷺ کے سرہانے کی طرف جنت میں جب پہنچے

طلب کرنے، ضرورت کو بتانے کی ہو کیوں حاجت!
درِ سرکار ﷺ سے ملتا ہے ہر بندے کو بن مانگے

فدا خُلدِ بریں ہوگا اُنھی کی دیدہ زیبی پر
غبارِ طیبہ سے محمودؔ نور افزا ہیں جو چہرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی دل چاہے تیرا، اپنے آقا ﷺ کی ثنا کر لے
اکیلا بیٹھ اِس مقصد سے تُو اور تخلیہ کر لے

بدلنے کے لیے قبلہ، نظر محبوب ﷺ کی چاہے
الٰہی فیصلہ اپنے پیمبر ﷺ کی رضا پر لے

ہمیں اِک دوسرے کا بھائی فرمایا ہے آقا ﷺ نے
جو تُو پائے، وہی تو دوسرا تیرا برادر لے

جو فرمانِ نبی ﷺ، فرمانِ خلاقِ دو عالم ہے
وہی ہے کامراں بندہ، جو سرور ﷺ کا کہا کر لے

ہمیں تسبیح صَلّی اللہ جنت لے کے جائے گی
بہ فضل، رب یہی تو راستہ میرا بھرا گھر لے

عقیدت سے جونہی شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں پہنچے
ہمیشہ کے لیے جھولی پیمبر ﷺ کا گدا بھر لے

احادیث اور اقوالِ صحابہؓ کی کسوٹی پر
نگاہِ نقد سے ہر نعت کا تُو تجزیہ کر لے

جو دروازہ پکڑ لے گا نبی ﷺ کا، پائے گا عزت
جسے خواہش ہو عظمت کی، رسول اللہ ﷺ کا در لے

نہیں گستاخِ سرکارِ جہاں ﷺ کی زندگی جائز
محافظ حُرمتِ سرور ﷺ کا، اُس بدبخت کا سَر لے

شب و روز اور ماہ و سال تابندہ رہیں تیرے
درودِ پاک کا تُو ورد گر صبح و مسا کر لے

خزائن کا شہِ طیبہ ﷺ کو مالک نے کیا قاسم
”کوئی جس وقت چاہے، اپنا ظرفِ مدّعا بھر لے“

اگر دارین میں محمودؔ ہو توقیر کی خواہش
جبینِ عجز چوکھٹ پر پیمبر ﷺ کی ذرا دھر لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خزانہ یقیں کا ہمیں مل گیا ہے
”نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے“

شجر آئے چلتے ہوئے پاس اُن ﷺ کے
”نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے“

ہُوا میٹھا ، کڑوا جو پانی تھا پہلے
”نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے“

مُڑا عصر کو مہر مغرب سے واپس
”نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے“

دوبارہ جُڑا ماہ دو نیم ہو کر — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
ہُوئے جاری چشمے کئی انگلیوں سے — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
جہاں میں، جہاں بھی سکوں دیکھتے ہو — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
جہالت فقرُّ و ہوئی، علم پھیلا — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
غلاموں نے آقاؤں سی پائی عزت — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
قبائل کے جھگڑے جو تھے، مٹ گئے سب — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
بہشتِ بریں ماں کے پاؤں تلے ہے — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''
جو تدریس ہے جامعاتی جہاں میں — ''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''

نظامِ اخوت جو محمودؔ ہے یہ
''نگاہِ شہِ دیں ﷺ کا یہ معجزہ ہے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ مدحِ سرکار ﷺ پر جو چلا ہے — وہی منزلِ مغفرت پا گیا ہے
وہ خلدِ بریں کا مکیں ہو گیا ہے — جسے شہرِ طیبہ میں آئی قضا ہے
جو احکامِ سرکار ﷺ پر چل رہا ہے — پیمبر ﷺ کی اُمّت کا وہ رہنما ہے
مدینے کی تو روح پرور فضا ہے — کہ تسکین زا بستیِ مصطفی ﷺ ہے
لبوں پر ہو تحمید و تنعیت جس کے — اُسے بانہوں میں مصطفی ﷺ نے لیا ہے
خلاصہ عقیدت کا ہیں میری باتیں — جو لکھّا، وِلا کا وہ انشائیہ ہے
نہ کیوں پاؤں گا فاکہاتِ بہشتی — ثمر بار مدحِ حبیبِ خدا ﷺ ہے
اُسے میزبان اور مہماں نے دیکھا — بنایا جو قوسین نے دائرہ ہے
اِدھر جرم اور عفو و رحمت اُدھر ہے — یہ میری خطا ہے، وہ اُن ﷺ کی عطا ہے
نبی ﷺ اُس پہ الطاف زا کیسے ہوں گے — فریبِ تعیّش میں جو آ گیا ہے
تشہُّد میں صلِّ وَسلِّمْ بجا ہے — تو سجدے میں تذکارِ ربُّ العلا ہے

چھیاسٹھ دواوینِ نعتِ پیمبر ﷺ مرا زندگی بھر کا اندوختہ ہے
مروں گا مَیں صَلِّ علیٰ کہتے کہتے یہی میرے وجدان کا فیصلہ
ترا ہونا محمودؔ مدّاحِ سرور ﷺ
تری لوحِ قسمت پہ کندہ ہُوا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسی پر حُضوری کا احساں ہُوا ہے جو اوڑھے ہوئے عاجزی کی ردا ہے
مدیحِ نبی ﷺ حمدِ ذاتِ خدا ہے عبادتِ یہی ایک صبح و مسا ہے
یہ ''احزاب'' سُورہ میں لکھّا ہُوا ہے رسالت کا سرکار ﷺ پر خاتمہ ہے
بیاں ''مائدہ'' میں ہے نورِ نبی ﷺ کا وہی جو حقیقت میں نورِ خدا ہے
قسم ''البلد'' میں ہے شہرِ نبی ﷺ کی ''رفعنا'' نے ذکر اُن ﷺ کا اونچا کیا ہے
''سراجا منیرا'' اُنھیں ﷺ جو نہ مانے وہ بدبخت انسان ظلمت زدہ ہے
دُعا کیوں نہ مقبولِ رب ہو کہ اُس کا درودِ نبی ﷺ سابقہ لاحقہ ہے
نبی ﷺ لائے پیغامِ امن و سکینہ جو مومن ہے، خواہاں وہی امن کا ہے
اُسی سمت لطف و عنایاتِ رب ہیں جدھر رُوئے محبوبِ خالق ﷺ ہُوا ہے
کہے جاؤ حمدِ خدائے دو عالم نبی ﷺ کی محبت کا یہ آئنہ ہے
میں مدّاحِ آلِ حبیبِ خُدا ہوں یہی رستگاری کا نسخہ بجا ہے
حیاتِ طیبہؓ کا جوہر یہی تھا کہا جو نبی ﷺ نے، اُنھوں نے کیا ہے
کہے جاؤ محمودؔ آقا ﷺ کی نعتیں
یہ فکر اور اخلاص کا ضابطہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑا جو لیا کرتے ہیں عمر بھر لوگوں پہ احسان کیا کرتے ہیں
جاتے ہیں طیبہ کو اور رب کا پتا کرتے ہیں نعت کے ساتھ جو تحمید و ثنا کرتے ہیں

نور افزائے زمانہ وہ ہُوا کرتے ہیں
چہرے جو گردِ مدینہ سے اَٹا کرتے ہیں

چاہنے والوں پہ سرکار ﷺ دَیا کرتے ہیں
مانگنے والوں کو سرکار ﷺ دِیا کرتے ہیں

مالکِ کُل نے جو سرور ﷺ کو بنایا شاہد
غیبتوں تک کو بھی وہ جان لیا کرتے ہیں

جو سمجھ پائے ہیں احکامِ حضورِ والا ﷺ
جان کو دین پہ وہ لوگ فدا کرتے ہیں

استجاب اُن کے لیے عرش سے آ جاتا ہے
پڑھ کے جو ''صَلِّ علیٰ'' رب سے دعا کرتے ہیں

جن کو اُمّت سے پیمبر ﷺ کی، نہیں ہے الفت
لوگ اُن جیسوں کو کیوں ''راہنما'' کرتے ہیں

جن کو آقا ﷺ کی احادیث سے آگاہی ہے
دل سے وہ خدمتِ مخلوقِ خدا کرتے ہیں

سایہ رکھتا ہے درود اُن کے سروں پر پیہم
ورد خوش بخت جو یہ صبح و مسا کرتے ہیں

کفِ افسوس قیامت میں بھی مَلتے ہوں گے
نعت جو سُن کے کبھی سر کو دُھنا کرتے ہیں

مدحِ آقا ﷺ کو سمجھتے ہیں جو کارِ محمودؔ
سنّتِ رب پہ عمل دل سے کیا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ آقا ﷺ میں ہے مومن کا خدا کو سجدہ
ورنہ سمجھو کہ وہ ماتھے پہ لیے ہے قشقہ

حُبِّ آقا ﷺ کا لگا جس کے بھی دل پر ٹھپّا
چلتا پائے گا وہ میزاں پہ وِلا کا سِکّہ

استجاب اُس کی گزارش کا ضروری ٹھہرا
جس کی سانسوں میں بسا ''صَلِّ علیٰ'' کا صیغہ

گھیرے میں لطفِ خدا اُس کو نہ کیسے لے گا
جس کا آقا ﷺ کی شفاعت پہ رہا ہو تکیہ

میں نے تو روضۂ سرکار ﷺ کو جب بھی دیکھا
پہلے چوکھٹ کا لیا میری نظر نے بوسہ

قربِ رحمان کی رکھتے ہو جو دل میں خواہش
حُبِّ سرور ﷺ کا ضروری ہے دلوں میں جذبہ

اہلِ ایماں جو ہیں، رکھّیں وہ ہمیشہ آگے
آخری سرور و سرکارِ جہاں ﷺ کا خطبہ

سر پہ اُس شخص کے رحمت کی گھٹائیں چھائیں
جس کی آنکھوں سے ندامت کا رواں تھا دجلہ

جو رکھے سیرتِ آقا ﷺ کو نظر میں، اُس کو
پُرسشِ روزِ قیامت کا ہو کیسے خدشہ

میرے اِنشا میں، مرے شعر و بیاں میں، لوگو!
نخلِ مدّاحیِ سرور ﷺ کا ہے خوشہ

طاعتِ سرورِ عالم ﷺ کے نتائج رکھّے
مصحفِ زندگیِ بندہ کا صفحہ صفحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن سے یہ بھید زمانے پہ کُھلا ہے — اللہ کو منظور پیمبر ﷺ کی رضا ہے
جو شخص بھی احکامِ پیمبر ﷺ پہ چلا ہے — تحسین کا جو حرف بھی ہے، اس کو روا ہے
جو وقر ملا جس کو، مدینے سے ملا ہے — جو پہنچا ہے جنّت میں، اِسی رَہ سے گیا ہے
خالق کا تو ہر لفظ پیمبر ﷺ سے سُنا ہے — لب پر مرے یوں فقرۂ تسلیم و رضا ہے
ہونٹوں پہ جو ہر صبح و مسا ''صَلِّ علیٰ'' ہے — شاید مری منظور مدینے میں قضا ہے
پڑھتے ہیں درود آقا ﷺ پہ ہرماہ جہاں لوگ — حق یہ ہے کہ وہ حلقۂ اربابِ وفا ہے
جاں آقا ﷺ کی حرمت پہ جو کرتا ہے نچھاور — تم غور کرو، اس کی فنا ہے کہ بقا ہے
سرکار ﷺ نہ آتے تو کہیں کچھ بھی نہ ہوتا — کیا اِس کے سوا مقصدِ ''لولاک لما'' ہے
ہے اصل، ولا ربّ و پیمبر ﷺ کی محبت — خوش بخت ہے، جو سلکِ محبت سے بندھا ہے
ہے سیرتِ اصحابِ نبی ﷺ راہِ ہدایت — مانا تھا انھوں نے، جو پیمبر ﷺ کا کہا ہے
گویا کہ پھلانگی ہے حدِ جنّتِ ماویٰ — طیبہ میں جو پہنچا ہوں تو کچھ ایسا لگا ہے
اللہ سے جو مانگنا چاہو، لکھو نعتیں — جس ہاتھ میں خامہ ہے، وہی دستِ دعا ہے
پہلے تو یہ اک عرصہ سپیدی کا نشاں تھا — مدت ہوئی، اب قبّہ پیمبر ﷺ کا ہرا ہے
کیسی ہے یہ بدبختی مرے دیس کی آقا ﷺ! — رہزن جو یقینی ہے، یہاں ''راہ نما'' ہے

محمودؔ نہ کیوں اپنے مقدّر پہ ہُوں نازاں
یا نعت ہے یا لب پہ مرے حمدِ خدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب ﷺ پہ مالک نے اُسے ختم کیا ہے — اک سلسلہ جو حضرتِ آدمؑ سے چلا ہے
جو پیروِ آقا ﷺ ہے، وہ محبوبِ خدا ہے — میں نے یہ یقیں جیبِ بصیرت میں رکھا ہے

مدّاحِ آقا ﷺ ہی تو ہر دکھ کی دوا ہے — یہ درس ہے، جو میں نے بُصیریؒ سے لیا ہے
حق یہ ہے کہ بندہ وہی شہکارِ خدا ہے — جو شخص پیمبر ﷺ کی اطاعت میں چلا ہے
پہلے تو کیا نورِ نبی ﷺ پیدا خدا نے — پھر مُصحفِ تخلیق کا ہر صفحہ لکھا ہے
مسلم بھی چلیں سُنّتِ قیّوم و صمد پر — جب رب کو بھی تسلیم پیمبر ﷺ کی رضا ہے
سرکار ﷺ کی الفت کی جو لی ہاتھ میں سوزن — کردار کے ملبوس کا ہر چاک سلا ہے
پوشیدہ کوئی شے نہیں محبوبِ خدا سے — ”اُن ﷺ پر تو گنہ گار کا سب حال کُھلا ہے“
کیوں میرے گناہوں کا بتائیں گے فرشتے — ”اُن ﷺ پر تو گنہ گار کا سب حال کُھلا ہے“
وہ جانتے ہیں، کس کی مدد کتنی کریں گے — ”اُن ﷺ پر تو گنہ گار کا سب حال کُھلا ہے“

نس نس میں ہے محمودؔ جو اک رقصِ تجلّی
یہ طاقِ تیقّن میں ترے دیپ جلا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر حرفِ غزل مجھ کو تو جنجال لگا ہے — نعتوں کا مِرے واسطے پنڈال سجا ہے
فردوس کو جائے گا وہ میزان سے سیدھا — جو ”صَلِّ علیٰ“ پڑھنے میں فعّال رہا ہے
جو پیروِ سرکار ﷺ ہے سچّا، اُسے مَیں نے — تسلیم کیا غوث، یا ابدال کہا ہے
آقا ﷺ کی محبت نہیں عادات میں جس کی — دنیا کا مجھے وہ کوئی کنگال لگا ہے
ہم کو تو ہے اصحابِؓ پیمبر ﷺ کی نصیحت — مومن ہے وہی جس کی پئے آل وفا ہے
خوش بختی سے ہے اوج مقلّد کا مقدر — بدبخت کی قسمت میں تو پاتال سدا ہے
کیا دین سے سرکار ﷺ کے ، ہو اُس کا علاقہ — جو شخص بھی کفّار کا نقّال بَنا ہے
احسان ہے مالک کا بڑا ہم پہ کہ اُس نے — محبوب، جو اُس کا ہے، وہ ارسال کیا ہے
جب کان نہیں دھرتے ہیں احکامِ نبی ﷺ پر — اپنے لیے سیلاب یا بھونچال سزا ہے
رُسوا ہوئے اقوام و مِلل میں یہ مسلماں — پائی جو سزا، اُس کی تو اعمال بِنا ہے
جو بھول گیا ”صَلِّ علیٰ“ پڑھنے کی عادت — اُس کی تو دُعا ربّ جہاں ٹال چکا ہے

تحسین تو بے سمجھے کیے جاتے ہیں بندے — تنقید جو ہے نعت میں، غربال نما ہے
محمودؔ کرے خدمتِ مدّاحیِ سرور ﷺ
اُس کو تو اُسی واسطے رب پال رہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے چمن زار کا سب حال کُھلا ہے — اُس شہر کے انصار کا سب حال کُھلا ہے
وہ چاہیں تو قبلہ بھی بدل دیتا ہے مالک — اللہ کے مختار کا سب حال کُھلا ہے
اُس کی تو سرِ عرش پذیرائی ہے ظاہر — سرکار ﷺ کی پیزار کا سب حال کُھلا ہے
وہ جان چھڑکتے نظر آتے ہیں نبی ﷺ پر — جو یار ہیں، اُن چار کا سب حال کُھلا ہے
جو کھاری تھے، سب میٹھے کیے سرورِ دیں ﷺ نے — اک شہر کے آباد کا سب حال کُھلا ہے
رحمت ہیں نبی ﷺ، اُن ﷺ سے ہی قائم ہیں یہ سارے — یوں ثابت و سیّار کا سب حال کُھلا ہے
آقا ﷺ کی نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی شے — اُن ﷺ پر مرے گھر بار کا سب حال کُھلا ہے
اللہ کے "جاء وک" کے فرمان کو پڑھ لو — سرکار ﷺ کے دربار کا سب حال کُھلا ہے
سب لوگ درِ سرورِ کُل ﷺ کے ہیں سوالی — لطفِ شہِ ابرار ﷺ کا سب حال کُھلا ہے
مصروف ہے جو غیرِ پیمبر ﷺ کی ثنا میں — اُس شاعر و فنکار کا سب حال کُھلا ہے
واعظ کے لب و قلب میں ظاہر ہے تفاوت — یوں جُبّہ و دستار کا سب حال کُھلا ہے
ہم کہتے ہیں جو، کرتے نہیں اُس کے مطابق — گفتار کا، کردار کا سب حال کُھلا ہے
محمودؔ اُسے چین کسی کل نہیں پڑتا
طیبہ کے طلب گار کا سب حال کُھلا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج کا قرآں میں عجب حال کُھلا ہے — تفصیل تو واضح نہیں، اجمال کُھلا ہے
وصّافِ پیمبر ﷺ میں رہا اور ہُوں اب بھی — ماضی مرا ظاہر ہے، مرا حال کُھلا ہے
ہے بندۂ محبوبِ خدا ﷺ سچا وہ، جس کا — بے کس کے لیے گنجِ زر و مال کُھلا ہے

عظمت جسے سرکار ﷺ کی طاعت نے عطا کی　　خوش بخت وہ ہے بستۂ اجلال کُھلا ہے
"والنجم" کو اور سورۂ "اسرا" کو جو پڑھ لو　　خالق سے ملاقات کا احوال کُھلا ہے
میں نعت تو کہتا ہوں، پہ ہوں آثم و عاصی　　یہ اپنی زباں سے مرا اقبال کُھلا ہے
جو ہم نے کیا، چھان پھٹک ہو گی اُسی کی　　میزاں پہ فقط پنجۂ غربال کُھلا ہے
جو ناعت و حامد ہیں، وہ محفل میں ولا کی　　کم آتے ہیں، گو جادۂ چوپال کُھلا ہے

محمودؔ مدینے میں جو پہنچے گا عزیزو!
پائے گا کہ گنجینۂ افضال کُھلا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نعت کی خدمت پہ ہے مامور، ہُوا طے　　اُس کو نہ پسند آئے گی دنیا کی کوئی شے
سرکارؐ کی رحمت پہ یقیں دے گا سہارا　　جی چھوڑ دیا جس نے، تو گویا وہ گیا ڈھے
عفریتِ تشتُّت کے مقابل جو کھڑا ہوں　　مضبوط کیے آقا ﷺ نے احقر کے رگ و پے
سُر مدحِ پیمبر ﷺ کے، نکالے جو خوشی میں　　ہوں رقص میں پاؤں، تو لیے منہ میں ہو وہ نَے
مدہوشی میں احکامِ نبی ﷺ پر نہیں چلتے　　کم علمی و بے عملی کی پیتے ہیں جو ہم مَے
طاعت میں پیمبر ﷺ کی چلے جب بھی تو دیکھے　　قدموں میں غلامانِ نبی ﷺ کے جم و کَے
اللہ کی یا اس کے پیمبر ﷺ کی مدد لو　　جو صاحبِ ایماں ہے، کرے غیر کی کب جَے!
سرور ﷺ کی نظر رہتی ہے احوال پہ میرے　　اُن ﷺ پر تو گنہ گار کا سب حال کُھلا ہے

محمودؔ نہ کیوں پہنچیں ولا دار مدینے
ہو جائے، اگر مرحلۂ شوق و ادب طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا ساتھی، مرا ہمزاد میرے ساتھ رہتا ہے　　وہ مجھ سے نعتیں سنتا ہے، مجھے نعتیں سناتا ہے
حبیبِ کبریا ﷺ کو اپنے ہی جیسا جو کہتا ہے　　وہ ہے انسان بدقسمت، وہ ابکم ہے، وہ اعمٰی ہے
ہیں احسانات رب بے حد، مگر سرکار ﷺ کی آمد　　ہے وہ احسانِ اکبر، جو وہ مومن کو جتاتا ہے

مری نظریں بہ روزِ حشر اُن ﷺ کو دیکھ پائیں گی
مجھے جب یہ خیال آتا ہے، مجھ کو گُدگداتا ہے

رکوع و سجدہ روضے کی طرف کو میں نہیں کرتا
جھکاؤ فکر کا، لیکن ہے اور نظروں کا سجدہ ہے

رجب کی سیکڑوں برسوں کی شب کا ذکر کیا کہیے
کہ وہ تو حُبِّ محبوب و محب کا اک خلاصہ ہے

وہ دل پُرنور ہے، جس میں محبت ہے پیمبر ﷺ کی
وہ پیشانی ہے روشن جس پہ گردِ راہِ طیبہ ہے

پس و پیش اُن کو محبوبِ خدا تسلیم کرنے میں
ہے ایسی بے تکی یہ، جس کا آگا ہے، نہ پیچھا ہے

ہے بنیادی حقیقت اُن سبھوں کی مدحتِ آقا ﷺ
بیاں محمودؔ کا ہے، اُس کی منظومات ہیں، اُس کا مقالہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولائے مصطفی ﷺ میں جو بھی متوالا، نشیلا ہے
بہت ہی خوب صورت ہے، وہ بانکا ہے، سجیلا ہے

اثر سے دُوریِ شہرِ پیمبر ﷺ کی مسافت کے
نہیں کہ آنکھ ہی نم ہے، مرا اندر بھی گیلا ہے

قلم میرا برائے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ یارو!
خدا کے فضل سے ضدی ہے، اڑیل ہے، ہٹیلا ہے

ریاض الجنۃ پہنچا ڈھائی درجن مرتبہ میں بھی
دخولِ جنت الفردوس کا واحد جو حیلہ ہے

نبی ﷺ کا اُمّتی ہے سرخرو دونوں جہانوں میں
حرارت خونِ غیرت کی نہ ہو تو جسم نیلا ہے

ہوئی ''تاثیر'' کے مرنے سے ثابت یہ حقیقت بھی
محافظ حرمتِ محبوبِ خالق ﷺ کا غصیلا ہے

درودِ پاک پڑھنے کے لیے بیٹھے جہاں بندے
لق و دق ایک صحرا میں وہ اک شاداب ٹیلہ ہے

ترنم سے نہیں، نعتیں میں تحت اللفظ پڑھتا ہوں
مگر وجدان خوش آواز ہے میرا، سُریلا ہے

رسائی دی جنھیں محمود رب نے اپنی خلوت تک
''اُنھی ﷺ کا آستاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ مصطفی ﷺ راحت فزائی کا وسیلہ ہے
یہی تو سربلندی کا، بڑائی کا وسیلہ ہے

کہیں پر اور جانا جگ ہنسائی کا وسیلہ ہے
''اُنھی ﷺ کا آستاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے''

درودِ پاک پڑھتے رہنا صبح و شام روانہ
حسابِ حشر میں میری رہائی کا وسیلہ ہے

خدا نے اُسوۂ سرور ﷺ پہ چلنے کی ہدایت کی — پکڑنا راستہ اُن کا، بھلائی کا وسیلہ ہے
نگاہوں میں بسائے رکھنا آقا ﷺ کا حسیں گنبد — درِ رحمان پر یہ جبّہ سائی کا وسیلہ ہے
مضامیں نعتِ سرور ﷺ کے کلام اللہ سے لینا — جو سمجھو تو یہ رب کی ہمنوائی کا وسیلہ
مدینے جانا تو کمتر سمجھنا خود کو ہر اک سے — یہی اقدام انساں کی بڑائی کا وسیلہ ہے
حبیبِ رب ﷺ کی خوشنودنی ہو حاصل نعت خوانی کا — خدا نا خواستہ کیا یہ کمائی کا وسیلہ ہے
جو لو محمودؔ حُبِّ مصطفی ﷺ اصحابِ آقا ﷺ سے
یہی حق آشنائی، حق نمائی کا وسیلہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا مدح خواں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے — یہی تو کام، ہاں! رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
رسولِ رحمت و رافت سے رکھ قلبی تعلق تُو — کہ بس یہ، مہرباں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
نبی ﷺ نے جس سے تسخیرِ قلوبِ کافراں کی تھی — وہی میٹھی زباں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
جو ہوگا نقش آقا ﷺ کی عنایت کا اثر دل پر — نشاں وہ بے نشاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
ہوئے کیا ہم عمل پیرا فرامینِ پیمبر ﷺ پر — یہی اک امتحاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
وہ، جس پر مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے نغمے ہیں — محبت کی زباں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
بَنات، ازواج و اسباطِ حبیبِ کبریا ﷺ والا — یہی اک خانداں، رب تک رسائی کا وسیلہ ہے
وہ ﷺ، جن کی حکمرانی سب جہانوں پر مُسلّم ہے — ”اُنھی ﷺ کا آستاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے“
رعایا کو رشیدؔ احمد، وہ جو انساں سمجھتا ہو
فقط وہ حکمراں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ سرورِ کونین ﷺ تک جانا نہیں مشکل — درودِ مصطفی ﷺ بے شک رسائی کا وسیلہ ہے
حصولِ منزلِ عشقِ رسولِ پاک ﷺ کی خاطر — اویسِ پاکؓ کا مسلک رسائی کا وسیلہ ہے
سنو ”جاءُ وْکَ“ کا ارشاد، جو ہے علّتِ غائی — نبی ﷺ کا شہر ہی رب تک رسائی کا وسیلہ ہے

شبِ دیجورِ عصیاں میں سویرے کی جو ہے خواہش — نبی ﷺ سے اُنس کا دیپک رسائی کا وسیلہ ہ
تتبُّع میں حبیبِ کبریا کے، خُلق اپنانا — ہر اک انسان کے دل تک رسائی کا وسیلہ ہے
خنک تابِ جنت کی جو چاہت دل میں پختہ ہو — تو ظلِّ قبّہ کی ٹھنڈک رسائی کا وسیلہ ہے
خدا نے کُنجیاں جملہ خزائن کی جنھیں دی ہیں — ''اُنھی ﷺ کا آستاں رب تک رسائی کا وسیلہ ہے''
پڑھیں نعتیں، نہ مانیں حکم، جانا چاہیں طیبہ کو
سمجھتے ہیں، یہی ناٹک رسائی کا وسیلہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ خالق و مالک سے بات یہ سمجھی — کہ ہے حضور ﷺ کی مرضی، غفور کی مرضی
مدینے میں ہیں عجب تابناکیاں شب کی — نثار جن پہ ہوئی ہر سحر کی رنگینی
درود پہلے جو ہونٹوں پہ ہو گیا جاری — درِ قبول پہ پہنچی ہے ہر دعا سیدھی
شبیہِ روضہ ہمیشہ نظر میں رکھّی ہے — سکون دیتی ہے آنکھوں کو سبز رنگت ہی
''اغثنی یا نبی ﷺ'' جو روزمرّہ تیرا ہُوا — تو ہوگی دور نہ کیوں تیری ہر پریشانی
جو نورِ خُلقِ حبیبِ خدا ﷺ کی بات چلی — ففرُّ و ہوتی نظر آئی مجھ کو تیرہ شبی
وہ، جس کے ہونٹوں سے نعتوں کے پھول جھڑتے ہیں — سمجھتا ہوں اُسے ماں جایا اپنا میں بھائی
بقیعِ شہرِ پیمبر ﷺ کی خاک اوڑھوں گا — یہ خوش اُمیدی مری سانس کی اُمید بنی
رشیدؔ یہ ہے نتیجہ مشاہدے کا مرے
خدا کے فضل سے نعتِ نبی ﷺ کی ہے یہ صدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُڑا دیارِ پیمبر ﷺ کو فکر کا پنچھی — بجورِ شعر و سخن سے وہ لائے گا موتی
گیا مدینے کو، نکلا ہوں ملک سے جب بھی — پہنچتا بھی رہا شہرِ نبی ﷺ بہ آسانی
نبی ﷺ تو حشر میں امدادگار ہوں گے ہی — پر اُس حوالے سے کچھ کاوشیں کریں ہم بھی
سویرے اٹھتے ہی پہلے درود پڑھتا ہوں — تمام کاموں میں ترجیح ہے یہی پہلی

نگاہِ آقاؐ سے غفراں نصیب وہ بھی ہُوا
نہ جس کی فردِ عمل میں کوئی بھی تھی نیکی

اگرچہ اشہبِ عمرِ رواں ہُوا بگٹٹ
خدا کرے، وہ لے طیبہ میں آخری ہچکی

میں کیفِ سرمدی پاؤں نعوت گوئی سے
یہی سُجھائی ہے مالک نے مجھ کو دانائی

خلط ملط نہ کرے حق سے کوئی باطل کو
یہ دینِ آقا ﷺ پہ چلنے کی شرط ہے پہلی

رہِ نبی ﷺ پہ چلیں گے تو پہنچیں گے رب تک
''خدا سے بندے کا رشتہ ہے پیروی اُن ﷺ کی''

مدیحِ آقا و مولا ﷺ اسے نہیں کہتے
اُنھی کی باتیں کیں، جن کی نہ ایک بھی مانی

نہ جس کے آنسو گریں یادِ سرورِ دیں ﷺ میں
تو سمجھو، ڈھل گیا ہے اُس کی آنکھ کا پانی

خدا نے اِس لے بخشیں رشیدؔ کو سانسیں
ہو دل میں یادِ نبی ﷺ، لب پہ نعت ہو جاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب ﷺ ہیں، مسلّم ہے سروری اُن ﷺ کی
''خدا سے بندے کا رشتہ ہے پیروی اُن ﷺ کی''

نبی ﷺ کی وجہ سے مخلوق میں ہُوا اشرف
تو پھر نہ کیسے کرے مدح آدمی اُن ﷺ کی

بری تھے خوف سے اور حُزن سے خدا کے ولی
قریب رب وہ ہوئے یوں کہ راہ لی اُن ﷺ کی

جو لامکاں میں بھی پہنچے، خدا سے مل آئے
سمجھ سکے گا کوئی کیسے آگہی اُن ﷺ کی

رکھے گا اُس سے محبت کا رشتہ خود مالک
کرے تو دل سے اطاعت ہر اُمّتی اُن ﷺ کی

خدا جب آپ محافظ رہا تھا سرور ﷺ کا
منزّہ زندگی نقص و ضرر سے تھی اُن ﷺ کی

توجّہ جس نے نہ دی، اُس نے پائی نا کامی
وہ کامیاب رہا، جس نے مان لی اُن ﷺ کی

وہی ہے سنّتِ سرور ﷺ کا متّبع بندہ
وہ، جس کسی نے بھی اپنائی سادگی اُن ﷺ کی

ہوئے ہیں جتنے بھی پیدا عناصرِ فطری
غلامی کرتے ہیں آقا ﷺ کی، چاکری اُن ﷺ کی

براجمان چٹائی پہ رہتے تھے ہر وقت
تھا تختِ بوریا، ہر سُو رہی شہی اُن ﷺ کی

عطا خدا نے نبوّت جو کی، تو ایسے کی
تھی پہلی حضرتِ آدمؑ کی، آخری اُن ﷺ کی

جہانِ خاکی میں پھیلا رہے ہیں صبح و مسا
مہ و ستارہ و خورشید روشنی اُن ﷺ کی

کیے ہی جاتا ہے اُن کا خدا کرم مجھ پر　　ثنا میں ہوتا ہوں مشغول ہر گھڑی اُن ﷺ کی

وہ، جس کی مدح چلی ہے کلامِ مالک سے
لبِ رشیدؔ پہ دائم ثنا رہی اُن ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں جو رہی ساتھ خامشی اُن کی　　تو بامراد ہوئی چشمِ ملتجی اُن کی
ریاضِ جنّتِ آقا ﷺ میں معتکف جو ہوئے　　رسائی خُلدِ بریں تک بھی ہو چکی اُن کی
صحابہؓ اپنے پیمبر ﷺ پہ جاں چھڑکتے تھے　　ملے ہمیں بھی، جو تھی راہِ راستی اُن کی
جو پہنچے طیبہ درودِ حضور ﷺ پڑھتے ہوئے　　یقینی ہوگی نہ کیسے خدا رسی اُن کی
جو آج آقا ﷺ کو امداد گار مانتے ہیں　　اُسی سے ہوگی قیامت میں بہتری اُن کی
سحابِ لطفِ خدا کے جو بندے خواہاں ہوں　　ہو آنکھ ذکرِ پیمبر ﷺ میں شبنمی اُن کی
وہی، جو ویسے تو لسّان سمجھے جاتے ہیں　　مدیحِ آقا ﷺ میں ظاہر ہے عاجزی اُن کی
حضور ﷺ آئے تو انسان سرفراز ہوئے　　کہ زیست پہلے تھی بے مایہ و تہی اُن کی
وہ، جن کے ہونٹوں سے نعتوں کے پھول جھڑتے ہیں　　کریں گی حوریں نہ کس طرح دل دہی اُن کی
وہی کہ جن کی زباں بولتے نہیں تھکتی　　نبی ﷺ کے شہر میں دیکھی ہے خامشی اُن کی
حسابِ حشر میں جو اُمّتی نبی ﷺ کے پھنسے　　اُٹھے مدد کے لیے آپ سیّدی اُن ﷺ کی

وسیلہ آقا ﷺ کا محمودؔ رب کو جو دیں گے
یہ سُن ہی لو گے کہ آخر سُنی گئی اُن کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کریم ہیں، نکتہ ہے پیروی اُن ﷺ کی　　ہر ایک رنج کا چارہ ہے پیروی اُن ﷺ کی
فلاح و فوز کا رستہ ہے پیروی اُن ﷺ کی　　کہ اہلِ دیں کا اثاثہ ہے پیروی اُن ﷺ کی
زباں پہ حمد کا چرچا ہے پیروی اُن ﷺ کی　　کہ اپنا رب کو بھی سجدہ ہے پیروی اُن ﷺ کی
نبی ﷺ عطا ہیں تو تمغہ ہے پیروی اُن ﷺ کی　　رہِ صواب پہ چلنا ہے پیروی اُن ﷺ کی

حضور ﷺ شافعِ محشر ہیں، رحمتِ کُل میں
کہ مغفرت کا قرینہ ہے پیروی اُن ﷺ کی

حضور ﷺ مرکزِ الفت ہیں، پیار کے مخزن
سب اہلِ عشق کو تمغہ ہے پیروی اُن ﷺ کی

بہ روزِ حشر تمنّا ہے رُستگاری کی
عطا کا ان کی، نتیجہ ہے پیروی اُن ﷺ کی

جو سچّا اُمّتی اُن کا ہے، وعدے پورے کرے
ہر ایک عہد کا ایفا ہے پیروی اُن ﷺ کی

تمام خوف جو دنیا کے تھے، وہ دور کیے
خدائے پاک سے ڈرنا ہے پیروی اُن ﷺ کی

کُھلے ہیں سارے حقائق، جہالتوں کے، جو تھے
کچھ ایسا نور کا ہلالہ ہے پیروی اُن ﷺ کی

ہر ایک شخص کے اعمال پر، فضائل کا
کیے ہوئے ہے جو قبضہ ، ہے پیروی اُن ﷺ کی

جہاں سے کفر کی ظلمت مٹائی آقا ﷺ نے
اندھیرے دے کا اُجالا ہے پیروی اُن ﷺ کی

بہ ہر سُو کفر کی محمودؔ شام گہری ہے
اُبھرتا سانجھ سویرا ہے پیروی اُن ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ مصطفی ﷺ ہے آئینہ
رب نے صیقل کیا ہے آئینہ

قدرتِ رب جھلکتی ہے جس میں
اُن ﷺ کا ہر معجزہ ہے آئینہ

جس سے ظاہر ہے مدحتِ سرور ﷺ
حمدِ ذوالکبریا ہے آئینہ

منزلِ مغفرت کا ''صَلِّ علیٰ''
سیدھا اک راستہ ہے آئینہ

نعتِ آقا ﷺ سے صفحہ کاغذ کا
دل نشیں، دل کُشا ہے آئینہ

حب سے حُبِّ حضور ﷺ ہے اِس میں
دل مرا ہو گیا ہے آئینہ

کتنی نزدیک تر ہوئیں قوسیں
کیا یہ اک دائرہ ہے آئینہ

کتنا شفّاف، کتنا واضح ہے!
طیبہ کا راستہ ہے آئینہ

دل پہ مرقوم اسمِ آقا ﷺ ہے
جانتے بھی ہو، کیا ہے آئینہ!

صورتِ مدحتِ پیمبر ﷺ میں
رب کی حمد و ثنا ہے آئینہ

حُبِّ آقا ﷺ کی تاب کے باعث
دل مرا آئنہ ہے، آئینہ

فضلِ سرکار ﷺ سے دلِ محمودؔ
جُملہ اوصاف کا ہے آئینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب جب ہُوا مظاہرِ فطرت کا سامنا — تھا رحمتِ حضور ﷺ کی وسعت کا سامنا
تعجیل یوں تو کرتا نہیں ہوں کبھی پسند — طیبہ کو جانے میں رہا عجلت کا سامنا
دے طاعتِ حضور ﷺ فقط ضوفشانیاں — اُس کے بغیر تو رہا ظلمت کا سامنا
جب بھی نظر اُٹھائے سُوئے قبّۂ حضور ﷺ — عصیاں پہ بندے کو ہو ندامت کا سامنا
طیبہ پہنچ کے آنسوؤں کی شکل میں کرو — تفصیلِ عرض داشت کی صورت کا سامنا
مشکل بہت ہے زائرِ طیبہ کے واسطے — شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے رجعت کا سامنا
اربابِ نقد نے جو پڑھی نعت تو ہُوا — اقلیمِ حرف و لفظ کی وَقعت کا سامنا
ناعت کو سُوئے خُلد جو رضوان لے چلا — اربابِ اِتّقا کو تھا حیرت کا سامنا
لمسِ قدومِ آقا ﷺ و مولا ﷺ سے ایک دم — جبلِ اُحد سے ہو گیا جنّت کا سامنا
مُنہ موڑ کر ہدایتِ آقا حضور ﷺ سے — کرنا پڑے گا قعرِ مذلّت کا سامنا
آقا ﷺ کا جب نظامِ حکومت نہیں پسند — ہے ہر قدم پہ آفت و شامت کا سامنا

محمودؔ اتّباعِ نبی ﷺ چھوڑ کر ہُوا
رنج و غم و الم کا، مصیبت کا سامنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بخشیں آقا ﷺ نے ہم کو خصالِ حُسنِ عمل — نہیں جہان میں اُن ﷺ سی مثالِ حسنِ عمل
جو پائیں سرورِ دیں ﷺ سے جمالِ حُسنِ عمل — دکھائیں کفر کو اپنا جلالِ حسنِ عمل
قدم اٹھائے جو تم نے اطاعتِ شہ ﷺ میں — اُسی سے پہنچو گا تم تا کمالِ حُسنِ عمل
مئے وصالِ حبیبِ اللہ ﷺ کی خاطر — ہو تیرے ہاتھ میں جامِ سفالِ حسنِ عمل
ترازو پر ترے امداد گر نبی ﷺ ہوں گے — دکھا سکو گے، اگر ماہ و سالِ حسنِ عمل

ہمیں حضور ﷺ کا خُلقِ عظیم یاد آیا — جہاں بھی آیا نظر احتمالِ حسنِ عمل
کہو بھی اچھا، مگر اُس سے بڑھ کے اچھا کرو — ہو بڑھ کے قال سے بندے کا حالِ حسنِ عمل
نظر میں رکھے گا سیرت رسولِ اکرم ﷺ کی — رکھے جو قلب میں حُسنِ خیالِ حسن عمل
رہے گا محوِ طوافِ ثنائے سرورِ دیں ﷺ — تمام عمر غزالِ خیالِ حسنِ عمل
خدا کرے، مرے لب پر درود آ جائے — جونہی کریں گے لحد میں سوالِ حسنِ عمل
عمل نہیں تو ہے بے فائدہ و لاطائل — زبان پر جو رہی قیل و قالِ حسنِ عمل
سبب ہے حکمِ حبیبِ خدا ﷺ سے سرتابی — ہمارے حال میں جو ہے زوالِ حسنِ عمل

نبی ﷺ کے حکم پہ چلتے ہیں جو رشیدؔ احمد
فلک نہ کیوں کہیں اُن کو رجالِ حسنِ عمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دل میں یہی صدق ہے جاگزیں — جب کہا رب نے، ہیں رحمتِ عالمیں
خاتم المرسلیں ﷺ
جن پہ اتمامِ نعمت ہے تکمیلِ دیں — ہی وہ تخلیق پہلی، نبی آخریں
خاتم المرسلیں ﷺ
وجہِ تخلیقِ کُل، باعثِ آن و ایں — ہیں حبیبِ خدائے جہاں بالیقیں
خاتم المرسلیں ﷺ
خادمِ در رہا جن کا روح الامیںؑ — بیکسوں کے ہیں امدادگار و مُعیں
خاتم المرسلیں ﷺ
اُنؐ کے اُسوہ کا وہ جو ہُوا خوشہ چیں — اُس بھی بخت پر کھولیں اَسرارِ دیں
خاتم المرسلیں ﷺ
اُن کی خاطر کہ جو سچّے ہیں مومنیں — رب نے فرمایا، ہیں شافعِ مُذنبیں
خاتم المرسلیں ﷺ

یاد جن کو حدیثیں ہوئیں اربعیں اُن کے ہوں گے بہ روزِ قیامت مُعیں
خاتم المرسلیں ﷺ
سارے ہیں عنسی و میرزا خاسریں مصطفی ﷺ ہیں فقط اور کوئی نہیں
خاتم المرسلیں ﷺ
خُلدِ طیبہ میں پائے وہ دو گز زمیں جس کے امدادگر ہوں دمِ واپسیں
خاتم المرسلیں ﷺ
یہ حقیقت ہے محمودؔ میرا یقیں ہر مصیبت میں ہوتے ہیں میرے قریں
خاتم المرسلیں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۸ واں مجموعۂ نعت

ثنائے سیّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انتساب

مخلص مبلغِ قرآنِ کریم

حضرت ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی

کے نام

اللّهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللّهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

حضارت کا سمجھتا ہُوں پیامی قُبّۂ خضرا — عطا کرتا جو ہے راحت فزائی قُبّۂ خضرا
حضوری میں ہے رحمت کی نشانی قُبّۂ خضرا — تو مہجوروں کی بھی سنتا ہے عرضی قُبّۂ خضرا
عطایا رکھتا ہے ایسی مثالی قُبّۂ خضرا — خُدا کے لُطف کی ہے بے نظیری قُبّۂ خضرا
اگر ہے متنِ معروضہ کی سرخی قُبّۂ خضرا — ہے گوہر بار آنکھوں کی تسلی قُبّۂ خضرا
ہُوئے ہیں پونے دو سال جب سے پا چکا، لوگو! — برنگِ اخضریت خوب روئی قُبّۂ خضرا
عطا کرتا ہے اپنے زائروں کو، خوش نصیبوں کو — سُندرتا، خوشنمائی، شادمانی قُبّۂ خضرا
ہَرا رکھتا ہے کِشتِ رُوح و جاں کو روز و شب ہر دَم — اِسے دیتا ہے اِذنِ باریابی قُبّۂ خضرا
خزاں کا تو گزر تک اِس علاقے میں نہیں ہوتا — بہاروں کی ہے رکھتا خوش جمالی قُبّۂ خضرا
کبوتر بیٹھتے ہیں اور نہ اُوپر سے گزرتے ہیں — ہے ایسا حامِل، نُورِ اُلُوہی قُبّۂ خضرا
ہری دَستار یہ شہرِ حبیبِ رب ﷺ کے سر پر ہے — کہ یوں کرتا ہے اُس کی پاسبانی قُبّۂ خضرا
طلوعِ قُبّۂ آقا ﷺ ہو روز و شب نگاہوں پر — نظر رکھّے جو اَحقر پر کرم کی قُبّۂ خضرا
یہ ہے جو مزرعِ تقدیر کو شاداب تر کر دے — جو زائر کے لیے سمجھے ضروری قُبّۂ خضرا

تو نورانیتیں محمودؔ کی قسمت میں بھرتا ہے
کہ تیری اخضریت بھی ہے نُوری قُبّۂ خضرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا تحمید سے، تنعیت سے ناتا ہو گا — منتظر دِل سے اسی شخص کا کعبہ ہو گا
وہ جسے ذکرِ پیمبر ﷺ کا سہارا ہو گا — خُلد والوں میں بھی اِس شخص کا چرچا ہو گا
وقت کوئی ہو، جو ہو اہلِ وِلا کا مجمع — بزم میں نعتِ پیمبر ﷺ سے اُجالا ہو گا
جب نظر اُن ﷺ کی پڑی میرے سیہ نامے پر — دفترِ فردِ عمل پل میں مجلّا ہو گا
بختِ خفتہ جو تھے اُس شخص کے، جاگ اُٹھے ہیں — اُس نے سوتے میں پیمبر ﷺ کو پُکارا ہو گا
وہ جو گردابِ معاصی میں پھنسے تھے بندے — اِک وظیفے نے اِنھیں پار اُتارا ہو گا
بعدِ حج پہنچے گا جو شخص نبی ﷺ کے دَر پر — دیکھ کر عتبہ و قدمین کو مچلا ہو گا

وہ جو جاءوک کی تعمیل میں پائے گا رَسائی، اس کو — قُبّۂ اخضرِ طیبہ کا نظارہ ہو گا
جس نے اِعراض کیا حُبِّ حبیبِ رب ﷺ سے — کیوں نہ میزانِ قیامت پہ وہ رُسوا ہو گا
رنگ و روغن جو ہے دُنیا کا، اِسے مت دیکھو — رنگِ اخضر کے مقابل تو وہ پھیکا ہو گا
جو ہیں سرکار ﷺ کے شاتم، وہ بنیں گے مُرغے — پیشِ میزانِ قیامت یہ تماشا ہو گا

بُعدِ طیبہ کی جو صُورت ہے، بدل جائے گی
شب گُزر جائے گی محمودؔ، سویرا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبانہ روز جس کے لب پہ ذکرِ آنحضور ﷺ آیا — بُلاوے کا سندیسا اُس کو طیبہ سے ضرور آیا
طلوعِ شمس سے پہلے وہ توصیفِ نبی ﷺ میں تھا — مِرے کانوں میں نغمہ جو بہ آوازِ طیور آیا
خُدا کے اِس کرم پر شاغلِ تحمید رہتا ہوں — لڑکپن میں ہی مجھ کو نعت کہنے کا شعور آیا
بہت ممکن ہے، ہو اِمداد اِس کی "طالح لّی" سے — وہ جس بندے کے کھاتے میں خطا آئی، قصور آیا
تجھے رَستہ دِکھانے آئے گا داروغۂ جنّت — درودِ پاک گر لب پہ ترے روزِ نشور آیا
حبیبِ پاک ﷺ کو بھیجا خُدا نے سب سے آخر میں — کہ قُرآنِ مُبیں یوں بعدِ تورات و زبور آیا
درودِ پاک پڑھتا تھا، گیا حرمینِ اطہر تک — مِری قسمت میں یوں لُطفِ خُداوندِ غفور آیا
نواسی(۸۹) سن تھا، میری رہنما تھیں والدہ میری — نگاہوں میں جو پہلی مرتبہ دارالسرُور آیا
جو گردِ راہِ طیبہ میں اَٹے چہرے لیے پہنچے — تو لینے گھیرے میں زوّار کو، آقا ﷺ کا نُور آیا
خُدا و مصطفیٰ ﷺ دونوں کی ناراضی یقینی ہے — اگر خو بو میں یا باتوں میں تیری کچھ غرور آیا
امین و صادق آقا ﷺ کے جو دِل سے نام لیوا تھے — زبانوں پہ نہ اُن بندوں کی لفظِ کِذب و زُور آیا
اگر اُلفت نبی ﷺ سے ہے، اطاعت اُن کی کرتا ہے — تو کیوں خوابوں میں تیرے حلقۂ غلمان و حور آیا
کِسی بدبخت شاتم نے جو توہینِ رسالت کی — کوئی غازی لیے میدان میں طبعِ غیور آیا
ربیع الاول آیا تو حبیبِ رب ﷺ کی صُورت میں — "جہانِ کفر و ظلمت میں صداقت کا ظہور آیا"

حلیم و صابِر و متحمل اِس کو لوگ کہتے ہیں
مدینے اِس طرح محمودؔ قلبِ ناصبور آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا دِل ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں اِتنا گھبرایا
کہ شعبان المعظم میں مدینے جا کے ستایا

وفورِ لُطفِ آقا ﷺ نے مِری آنکھوں کو دُھندلایا
بتاؤں کیا کہ گُنبد دیکھتے ہی کیا نظر آیا

نبی ﷺ کا اِرتفاع و اَوج جب احساس پر چھایا
تو مَیں نے فکر کے پنچھی کو سُوئے عرش دوڑایا

جونہی ہر رازِ وَحدت سرورِ عالَم ﷺ نے سمجھایا
عبودیت کا اِک سورج مِرے اندر اُتر آیا

نبی ﷺ نے صبح سے پہلے مقدّر اِس کا اُجلایا
وہ بندہ جس نے سوتے وقت نغمہ نعت کا گایا

تھی پہلے امن اور انصاف کی ناگفتہ بہ حالت
رسولِ محترم ﷺ نے آ کے پلٹی وقت کی کایا

مجھے آقا و مولا ﷺ کی سخاوت پر بھروسا ہے
کہ مانگا بھی اُنھی سے اور جو مانگا وہی پایا

میں فضلِ مصطفیٰ ﷺ سے جب بھی پہنچا اُن کی بستی میں
تو اگلی حاضری کا اِذن بھی آقا ﷺ سے لے آیا

وہ جو "صَلِّ علٰی" کہتا رہے دُنیا میں، محشر میں
الٰہ العالمیں کی ہم نوائی پر وہ اِترایا

روایاتِ صحابہ کو محک پر نقد کی پرکھو
کِسی نے سرورِ کونین ﷺ کا دیکھا کہیں سایہ

ہُوا دھن والا، ثروت مند یوں آخر کہ احقر نے
درِ محبوب رب ﷺ پر دَامنِ دَریوزہ پھیلایا

مجھے ناکردہ کاری اور بے عملی نہیں بُھولی
جو پہنچا عتبۂ درگاہِ آقا ﷺ تک، تو شرمایا

اُسے ذوالکبریا محمودؔ فرمان اپنا کہتا ہے
حبیبِ محترم ﷺ نے اس کے جو اِرشاد فرمایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بند آنکھوں سے کرو گے گر نظّارہ چار سُو
دیکھ پاؤ گے حبیبِ حق ﷺ کا جلوہ چار سُو

اُن ﷺ کی خاطِر جب ہُوئیں تخلیق دُنیائیں سبھی
حکم آقا ﷺ کے سِوا چلتا بھی کِس کا چار سُو

یہ کلام رب نے سمجھایا ہے بندوں کو، کہ ہے
رحمتُ للعالمیں آقا ﷺ کا قبضہ چار سُو

جب حقیقت ہی نہ ہو، تو جستجو کا کیا جواز
ڈھونڈتا ہی کیوں کوئی آقا ﷺ کا سایہ چار سُو

شاغلِ وِردِ درودِ پاک ہیں سارے پرند
تم سمجھ پاؤ جو اِن کا چہچہانا چار سُو

دیدۂ بینا بھی ہے، رکھتے ہو گر عقلِ رَسا
آپ ﷺ کے الطاف کا دیکھو گے غلبہ چار سُو

ہو گئیں شاداب سب سمتیں اُنھی کے فیض سے
ابرِ رحمت آقا و مولا ﷺ کا برسا چار سُو

مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کے خُلقِ احسن کے طفیل
دینِ قیّم کا ہُوا دُنیا میں چرچا چار سُو

دُنیا میں، افلاک پر اور لامکاں کے قصر پر
عظمتِ سرور ﷺ کا اڑتا ہے پھریرا چار سُو

ہو گئیں نومیدیاں، مایوسیاں حرفِ غلَط
نام ہے سرکار ﷺ کا اُمید افزا چار سُو

غلغلہ ہر سمت لازم ہے درودِ پاک کا
اُن ﷺ کی نعتوں کا رہے سُنتا سُنانا چار سُو

دُشمنِ دینِ رسولِ پاک ﷺ ابلیسِ لعیں
اہلِ ایماں کا کیے پھرتا ہے پیچھا چار سُو

کچھ نہ تاثیرِ شماتت کا نشاں رہنے دیا
قادری ممتازؒ کا ہے بول بالا چار سُو

ماسِوا عزّ و وقارِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ کو
کچھ نظر آتا نہیں حاشا و کلاّ چار سُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مداحیٔ حضور ﷺ ہے ہر آن چار سُو
پھیلے سخن شناس و سخن دان چار سُو

دُنیا میں اولیاءؒ کا ہے فیضان چار سُو
پھیلا ہے یوں حضور ﷺ کا عِرفان چار سُو

ہر سُو ہے تا قیامِ قیامت نبی ﷺ کا ذکر
ہے مومنوں پہ رب کا یہ احسان چار سُو

ارقامِ نعتِ پاک میں کرتے ہیں نغز گو
تقلیدِ بن رواحہؓ و حسانؓ چار سُو

قصرِ دَنا کے دَر پہ پذیرائی دیکھ کر
آقا ﷺ کی حیثیت سے تھے حیران چار سُو

اللہ کے کلام ہی سے مستفاد ہیں
نعتیں نبی ﷺ کی شان کے شایان چار سُو

اِس کا علاج اُسوۂ احسن نبی ﷺ کا ہے
حسنات کا جو عام ہے بحران چار سُو

ہیں حکمتِ مدینہ کے حامل، خُدا گواہ
بکھرے ہیں جتنے لالہ و ریحان چار سُو

چارہ ہے اِس کا "صَلِّ عَلٰی المصطفٰی ﷺ" کا وِرد
کرتا ہے اپنی سی اگر شیطان چار سُو

رب نے حبیبِ پاک کی عظمت کے طور پر
فرمایا عام نبیوںؑ کا پیمان چار سُو

پاتے ہیں اِس کی شرح احادیثِ پاک سے
زیرِ مطالعہ جو ہے قُرآن چار سُو

حلقہ بگوشِ دینِ پیمبر ﷺ ہوں اے خُدا!
دُنیا میں حشر تک جو ہوں انسان چار سُو

سرکار ﷺ! ہم کو چاہیے تسکین زا فضا
خلجان ہر طرف ہے تو ہیجان چار سُو

مشغولِ وِردِ اسمِ پیمبر ﷺ رشیدؔ ہو
ہو نفخِ صُور کا جونہی اعلان چار سُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرآنِ کبریا کی تلاوت ہے چار سُو
ہر مملکت میں فیضِ رَسالت ہے چار سُو

جب اُن ﷺ کی عالمین میں رحمت ہے چار سُو
معنیٰ ہے، مصطفیٰ ﷺ کی حکومت ہے چار سُو

سرکارِ کائنات ﷺ کی بعثت کی شکل میں
سب مومنوں پہ رحمت و رافت ہے چار سُو

دیتا ہے رب، ہیں قاسمِ جملہ نعم نبی ﷺ
اِس خوش تعلقی کی وضاحت ہے چار سُو

ربِّ جہاں نے اِس کو عطا اَوج کر دیا
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ کی رِفعت ہے چار سُو

اِنس و مَلک، شجر کو، حجر کو، طیور کو
لُطفِ حبیبِ رب ﷺ کی ضرورت ہے چار سُو

"الطّالحون لی" جو کہا ہے حضور ﷺ نے
سب عاصیوں پہ اُن ﷺ کی عطوفت ہے چار سُو

خوشنودیٔ خُدائے جہاں اِس کا ہے سبب
وِردِ درود کی جو عبادت ہے چار سُو

مسرُور و منبسط نظر آتے ہیں مومنین
مولودِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو بہجت ہے چار سُو

آقا ﷺ کے سر کی سمت ہی خُلدِ بریں نہیں
مقصورۂ نبی ﷺ کے تو جنّت ہے چار سُو

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل سے گریز پر
محمودؔ مومنوں پہ مصیبت ہے چار سُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نہ کیوں خیریت، عافیت چار سُو
میرے آقا ﷺ کی ہے سلطنت چار سُو

دبدبہ چار سُو، تمکنت چار سُو
مصطفیٰ ﷺ کی ہے یہ حیثیت چار سُو

پھیلی عاداتِ سرکار ﷺ کی روشنی
عام ہوتی گئی معرفت چار سُو

ہر بھلائی ہے آقا ﷺ کی تقلید میں
عمدگی پا گئی تقویت چار سُو

لُطفِ سرکار ﷺ کی آڑ درکار ہے
جُرم ہے ہر طرف، معصیت چار سُو

ہر طرف دین پھیلایا اصحابؓ نے
چھائی یوں آپ ﷺ کی تربیت چار سُو

جنّ و اِنس و مَلک گائیں میلاد پر
نغمۂ بہجت و تہنیت چار سُو

آس کے پھول شہرِ نبی ﷺ میں کِھلے
غیر ممکن ہُوئی یاسیت چار سُو

ذہنیت جو غُلامانہ تھی، مِٹ گئی
پھیلی سرکار ﷺ سے حرّیت چار سُو

بات حُبّ نبی ﷺ کی جو سُنتے نہ تھے
کرتے پھرتے ہیں اب معذرت چار سُو

عاصی محمودؔ بھی زیرِ لُطف آ گیا
عام آقا ﷺ نے کی مغفرت چار سُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرور ﷺ میں ہر حرف مؤدّب کی وفا
حشر کے دِن کام آئے گی یہی اب کی وفا

وہ نگاہ سرور دیں ﷺ سے کبھی بچتی نہیں
ہو کِسی مُذنب کی یا رب کے مقرّب کی وفا

مَیں نے پایا ہے تعلّق پُختہ تر حرمین کا
قریۂ سرکار ﷺ سے ہے قریۂ رب کی وفا

خالقِ کونین نے بخشی پذیرائی اِسے
آقا و مولائے کُل ﷺ سے جس نے بھی جب کی وفا

کش مکش دُنیا کی، اقوام و مذاہب ہی میں ہے
حشر میں کام آئے گی دینِ مہذّب کی وفا

دائیں بازو والا قُدسی لکھتا ہے اِنسان کے
نعت اور صلِ علیٰ پڑھتے ہُوئے لب کی وفا

رنگ لائی جوششِ مہماں نوازی کے طفیل
تبعِ اوّل حِمیَری سے اہلِ یثرب کی وفا

کی عنایت اِس پہ پَو پھٹنے سے پہلے آپ ﷺ نے
دیکھی آقا ﷺ نے کبھی جو آخرِ شب کی وفا

ملنے والوں میں تلاش حُبِ پیغمبر ﷺ کرے
ڈھونڈتا کیوں چاہے بندہ اپنے مطلب کی وفا

دُشمنانِ دین و جاں کی بہتری کے واسطے
مُشکلوں میں بھی پیمبر ﷺ نے مرتّب کی وفا

بندۂ آقا ﷺ جہاں بھی تھا، نظر میں آ گیا
اُن کی سُنّت، اُن کے اِرشادات سے جب کی وفا

دیکھ لی اُمّ النبی ﷺ کی قبر پر اِک رات کو
چرخِ ابواء کے منوّر ایک کوکب کی وفا

تجھ کو تو محمودؔ رکھے گی بقیعِ پاک میں
بستیٔ محبوب رب پاک ﷺ سے ڈھب کی وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاؤ تو لوگو! مدینے کے سفر کی لذّتیں
مِل سکیں گی زندگی بھر پھر حضر کی لذّتیں

فاکہات خُلد کے سارے لذائذ لائیں گی
اِلتفاتِ حضرتِ خیرُ البشر ﷺ کی لذّتیں

کھول دیں گی خُلد کے سب دَر، گُزرنے کے لیے
آقا و مولا ﷺ کے حرفِ درگزر کی لذّتیں

سوچ کا پنچھی جو پہنچا عتبۂ سرکار ﷺ پر
دے گئیں جاں کو مزا، فکر و نظر کی لذّتیں

یادِ طیبہ میں اُٹھائے حظ مِری آنکھوں نے یوں
تھیں نمک آگیں بہت آبِ گہر کی لذّتیں

ویزا مِلتا ہے جونہی حُرمین جانے کے لیے
سامعہ محسوس کرتی ہے خبر کی لذّتیں

دیکھے گُنبد کو نظر، پائے سرور و اِنبساط
بندہ پائے منظر شاداب تر کی لذّتیں

حشر کے دِن ہوں گے ناعِت سارے لذّت آشنا
پائیں گے وہ نخلِ مِدحت کے ثمر کی لذّتیں

اِن سے بڑھ کر ہو نہیں سکتی کوئی بھی شے لذیذ
ذکرِ آقا ﷺ میں جو پائیں چشمِ تر کی لذّتیں

تم کہو گے بستیٔ آقا ﷺ کو نُورانی نگر
پا کے شب ہائے مدینہ میں سحر کی لذّتیں

دوسرے اعضا کی قسمت میں کہاں یہ اَوج تھا
سر نے چکھ لیں مصطفیٰ ﷺ کے سنگِ دَر کی لذّتیں

کھائیں گے لاہور میں برنی کھجوریں دِل پسند
ساتھ دیں گی عُمر بھر طیبہ نگر کی لذّتیں

خُلد کی لذات میں محمودؔ پہچانے نہ کیوں
وِردِ صلی اللہ میں حُسنِ اثر کی لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آب طیبہ اور وہاں کی اغذیہ کی لذّتیں
یاد ہیں ہر وقت وہ صبح و مَسا کی لذّتیں

شعر گوئی حمدیہ یا نعتیہ کی لذّتیں
ہیں حبیبِ رب عالم ﷺ کی عطا کی لذّتیں

لُطف اَندوزی کا اَندازہ کوئی کیسے کرے
اِس کی، جو پا لے گا تسلیم و رِضا کی لذّتیں

وِردِ لب رکھتا ہُوں مَیں صلِ علیٰ ہر روز و شب
رب رَسائی کو یہی ہیں رابطہ کی لذّتیں

جو پیمبر ﷺ لائے ہیں قرآن، اِس میں جابجا
ہیں خبرداری ہی کی خاطر "اَلَا" کی لذّتیں

اِزدیاد اِن میں نظر آیا حدیثوں کے سبب
جس قدر ہیں باصرہ یا سامعہ کی لذّتیں

جب "اُسد الغابہ" پڑھتا ہوں تو پا لیتا ہوں مَیں
آقا ﷺ اور اصحابِ آقا ﷺ سے وِلا کی لذّتیں

تھیں سرُور آور بہت، فرحت فزا بے اِنتہا
مُقتدائے اِنبیاء ﷺ کی اِقتدا کی لذّتیں

مَیں گیا اِس بار طیبہ کو صحت کے وَاسطے
اور علالت میں ملیں آبِ شفا کی لذّتیں

پھل مدینے کے لگے ہم کو ثمر ہائے بہشت
پا لیں طیبہ ہی سے تو ہم نے سدا کی لذّتیں

لذتِ کام و دَہن ٹھہری وہاں بے حیثیت
ہم نے پا لیں مصطفیٰ ﷺ کے اِعتنا کی لذّتیں

رب نے چاہا تو بروزِ حشر بھی پاؤں گا مَیں
سرورِ کونین ﷺ کی مدح و ثنا کی لذّتیں

رُوح و جاں سرشار تھی، جب جب چکھیں محمودؔ نے
بستیٔ محبوب مالک ﷺ کی فضا کی لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے ہوں کام و دَہن میں راستی کی لذّتیں
پائے وہ محبوب رب ﷺ کی پیروی کی لذّتیں

ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں آگہی کی لذّتیں
جن سے مِلتی ہیں قبولِ عاجزی کی لذّتیں

شابِ اُمّت کے نہ لیں آوارگی کی 'لذّتیں'
لیں نہ مستورات بھی بے پردگی کی 'لذّتیں'

مصطفیٰ ﷺ چاہیں تو اپنے بندۂ عاصی کو دیں
مشکلاتِ دُنیوی سے مخلصی کی لذّتیں

بدتریں حالات میں بھی تم کرو ذکرِ نبی ﷺ
اِنتہائے حظ میں پاؤ بہتری کی لذّتیں

رب کا اور محبوبِ رب ﷺ کا بندۂ بے دام بن
بندہ بن کے رہنے میں ہیں بندگی کی لذّتیں

قبر میں پہچان لو آقا ﷺ کو تُم، تو ہے مزا
آخری سانسوں تلک ہیں، زندگی کی لذّتیں

وِردِ صلی اللہ، ذکرِ سیرتِ آقا حضور ﷺ
ذہنی خوشحالی کی ہیں، قلبی خوشی کی لذّتیں

جتنی کڑواہٹ ہے اِن میں، اِس کا اندازہ کرو
یہ کہ جو ہیں خود ستائی، خود سری کی لذّتیں

نعت کہنے سے مِری جاں ہو گئی خوش ذائقہ
رُوح خوش ہے، پا کے مدحِ سیدّی ﷺ کی لذّتیں

جو عبادت میں نہیں بھولا درودِ پاک کو
اِس نے تو پائی ہیں حکمِ شافعیؒ کی لذّتیں

جتنے دِن تھا سرورِ کون و مکاں ﷺ کے شہر میں　　مجھ کو خوش آئیں وہاں پر خامشی کی لذّتیں
حشر تک محمودؔ لیتا ہی رہوں گا لازماً
حمد و نعت و منقبت کی شاعِری کی لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرش سے عرش پر نُور سے نُور تک　　تھا نبی ﷺ کا گُزر نُور سے نُور تک
پا چکے ہیں خُدا کے سبھی اولیاءؒ　　اصلِ خیرُ البشر ﷺ نُور سے نُور تک
ڈھونڈتے پائے جاتے ہیں دُنیاؤں میں　　سارے نیکو سیَر نُور سے نُور تک
کعبہ سے آسماں، اِس سے عرشِ علیٰ　　خوب تھا یہ سفر نُور سے نُور تک
شب رجب کی تھی جس میں کارآمد ہُوا　　کارِ خاصِ ہُنر نُور سے نُور تک
نُورِ حق کی طرف، نُورِ حق کا سفر　　صُورتِ کیف وَر نُور سے نُور تک
قُدسی عرش عُلا کے، فلک کے مَلک　　محو تھے دیکھ کر نُور سے نُور تک
قاب قوسین کی قُربتوں سے قریں　　ایک باہم دِگر نُور سے نُور تک
رات کے ایک حصے میں اِک سیر تھی　　تا بہ وقتِ سحر نُور سے نُور تک
گرم بستر پہ لوٹے حبیبِ خُدا ﷺ　　پا کے علم و خبر نُور سے نُور تک
شہرِ رحمان سے شہرِ محبوبِ رب ﷺ　　دیکھے زائر نظر نُور سے نُور تک
دونوں حرمین کی آئی محمودؔ کو
ایک جیسی خبر نُور سے نُور تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر کی راہ لو نُور سے نُور تک　　پڑھتے لکھتے چلو نُور سے نُور تک
کر کے تنعیت، مالک کی تحمید ہو　　مدح کرتے رہو نُور سے نُور تک
مکّہ، اقصیٰ، فلک، عرش اور لامکاں　　لے چلو بات کو نُور سے نُور تک
خاکیوں، ناریوں کا تو کیوں ذکر ہو　　بات ہر ایک ہو نُور سے نُور تک

کیوں زمینی حقایق نہ نہ اِس پر کھلیں ۔۔۔ چلتا جائے گا جو نُور سے نُور تک
اے خمیدہ سرو! عجز و اِخلاص سے ۔۔۔ ذکر محدود ہو نُور سے نُور تک
غیر ممکن نہیں ذکرِ معراج میں ۔۔۔ فکر لے جا سکو نُور سے نُور تک
سجدہ رب کو، تو قعدہ نبی ﷺ کے لیے ۔۔۔ یاد کرتے اٹھو نُور سے نُور تک
ماحصل اِس کا معطی و قاسم رہے ۔۔۔ جتنا پھیلاؤ ہو نُور سے نُور تک
اُلفتِ رب و حبِّ حبیبِ خُدا ﷺ ۔۔۔ دِل میں لینا سمو نُور سے نُور تک

حمِ محمودؔ مدحِ پیمبر ﷺ بنے
بات پہنچاؤ تو نُور سے نُور تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت تاثیر ہے نُور سے نُور تک ۔۔۔ عزّ و توقیر ہے نُور سے نُور تک
خواب دیکھا کہ حرمین دیکھوں گا مَیں ۔۔۔ اِس کی تعبیر ہے نُور سے نُور تک
جدِّ سرکار ﷺ سے آلِ سرکار ﷺ تک ۔۔۔ ایک تصویر ہے نُور سے نُور تک
جو اشارے محبّت کے قُرآں میں ہیں ۔۔۔ اُن کی تفسیر ہے نُور سے نُور تک
پلٹے سورج کہ دو نیم مہتاب ہو ۔۔۔ ذوقِ تسخیر ہے نُور سے نُور تک
ہر کڑی سے جُڑی از ازل تا اَبد ۔۔۔ ایسی زنجیر ہے نُور سے نُور تک
سب جہاں اُن ﷺ کی رحمت سے رخشندہ ہیں ۔۔۔ اُن کی جاگیر ہے نُور سے نُور تک
حُبِّ محبوب شکلِ محاکات میں ۔۔۔ کیسی تشہیر ہے نُور سے نُور تک
عرش معراج کی رات میں سج گیا ۔۔۔ ہر سُو تنویر ہے نُور سے نُور تک
حُسنِ تحمید کا ہو کہ تنعیت کا ۔۔۔ حُسنِ تدبیر ہے نُور سے نُور تک
خطِ ریحان میں باغِ رِضوان میں ۔۔۔ ایک تحریر ہے نُور سے نُور تک

نعت گوئی کی قسمت میں محمودؔ جی
حرفِ تقدیر ہے نُور سے نُور تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت کا تعلّق ایک ہے اور پکّا پُورا ہے
کہ محبوب اور محبّ آقا ﷺ کا خود ربّ تعالیٰ ہے

اِسے کہتے ہیں چاہت، پیار ہے یہ اور دو رویہ ہے
اُنھوں نے رب کو چاہا ہے، خُدا نے اُن ﷺ کو چاہا ہے

ہے تعمیلِ خُدا بھی، ہم نوائی کا بھی دعویٰ ہے
سب اَوراد و وظائف میں درودِ پاک ایسا ہے

کرم جس پر نبی ﷺ کا ہے، مقدّر جس کا چمکا ہے
وہی مومن ہے، اِس کا دِل مصفّا ہے، مجلّا ہے

خُدا نے اُن ﷺ کی مرضی سے کیے ہیں فیصلے کافی
رِضا تحویلِ قِبلہ میں نبی ﷺ کی کار فرما ہے

جسے آقا ﷺ کی خاطر بخش دِی رفعت مہیمن نے
بتاؤ تو، کِسی بھی اور کا ذکر اِتنا اُونچا ہے

اَساس اِس کی جو وَحیٔ خالقِ عالَم پہ ہے قائم
تو جو قولِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے، ناپا تولا ہے

کلام رب میں جو معراج کا ذکرِ لطیف آیا
بہت کچھ اِس میں اَفشا ہے اگر، پر کچھ تو اخفا ہے

زبان و خامہ پر نعتوں کے گُلشن کھلکھلاتے ہیں
محبّت آقا و مولا ﷺ کی دِل میں رونق افزا ہے

جو حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں سُوئے دَار جا پہنچا
وہی تو ایک بندہ ہے کہ جو مُردوں میں زندہ ہے

وہ اَسود عنسی و قرمط ہو یا مرزا غُلام احمد
جو بعد اُن ﷺ کے کہے خود کو نبی، بدبخت جھوٹا ہے

مکرّم بیٹیاں، اَزواج ہیں، اسباط ہیں جس میں
حبیبِ خالِقِ جملہ عوالَم ﷺ کا گھرانا ہے

مجھے نظر کرم سرکار ﷺ کی دِلوائے گی بخشش
اگرچہ پیٹھ پر جملہ جرائم کا پلندا ہے

نہیں ہے پیار آقا ﷺ سے جسے، اِس سے تعلّق کیا
جو مداحِ پیمبر ﷺ ہے، وہی محمودؔ اپنا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی دیکھیں سرکار ﷺ میری خطائیں
تو اپنے کرم کی رِدا میں چھپائیں

زمانے کے آلام جب بھی ستائیں
بہشتِ مدینہ کی راہیں سجھائیں

مدینے میں رحمت کی اُمڈیں گھٹائیں
تو زوّار کی ہر عطش کو مٹائیں

جو نامِ خُدا اپنی حاجت بتائیں
درِ مصطفیٰ ﷺ سے وہ جو چاہیں پائیں

جنھیں نُورِ سرکار ﷺ کی آرزو ہے
وہ اِنسان شمعیں دِلوں کی جلائیں

سفر ہو سُوئے شہرِ سرکارِ وَالا ﷺ
کہیں اور اِنسان جائیں، نہ جائیں

جو خوشنودی چاہیں خُدا اور نبی ﷺ کی — الاپیں مناجات اور نعت گائیں
چلیں محفلِ نعت کو اہلِ اُلفت — تو وفُورِ عقیدت کو ہمراہ لائیں
کرو عامرِ چیمہؒ سے اِستفادہ — ہوں ناموسِ محبوبِ رب ﷺ سے وفائیں
جو عامِلِ درودِ پیمبر ﷺ کے ہوں گے — اُنھیں کیسے دیں گے فرشتے سزائیں
ہمیشہ سے غالب رہی ہیں، رہیں گی — ہماری خطاؤں پہ اُن ﷺ کی عطائیں
کریں قصد جو قرینۂ مصطفیٰ ﷺ کا — اَنا کے محل کو وہ فی الفور ڈھائیں
سرِ عتبہ کی جائیں جو دَست بستہ — وہ مقبول کیسے نہ ہوں سب دُعائیں
ترازو کے آگے شفاعت سے اپنی — نبی ﷺ سارے روتے ہُوؤں کو ہنسائیں
میں مکّہ کو پہلے چلوں یا مدینے — جو اہلِ محبّت ہیں، دیں اپنی رائیں

کہے گا جو محمودؔ ''آقا ﷺ! اَغِثنی''
نہ کیوں ہوں گی اُس شخص کی رد بلائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہُوا حرفِ ثنا سے فیض یاب — وہ ہے تسلیم و رِضا سے فیض یاب
تھے صحابہؓ رَہنما سے فیض یاب — اَنبیاء تھے پیشوا سے فیض یاب
ساری اطراف و جوانبِ عرش کی — ہیں نبی ﷺ کی خاکِ پا سے فیض یاب
انبیاء جتنے بھی تھے، سارے رہے — مصطفیٰ ﷺ کی اِقتدا سے فیض یاب
نعت کہہ کر ہو رہا ہوں آپ ﷺ کے — اِلتفاتی ضابطہ سے فیض یاب
منقبت خوانِ صحابہؓ ہُوں کہ تھے — مصطفیٰ ﷺ کی ہر ادا سے فیض یاب
جو عظیم انسان ہیں، رہتے ہیں وہ — شہرِ آقا ﷺ کی فضا سے فیض یاب
مجھ کو آقا ﷺ نے مدینے میں کیا — حُسنِ ذوقِ جبہہ سا سے فیض یاب
آئنہ معراج کا مسرُور تھا — جب نبی ﷺ تھے آئنہ سے فیض یاب
اُن ﷺ کی چوکھٹ پر جو پہنچا، ہو گیا — لمحۂ راحت فزا سے فیض یاب

کہ کے بچپن ہی سے نعتیں، مَیں ہُوا
ایسی عمدہ اِبتدا سے فیض یاب

ہوتا رہتا ہوں نبی ﷺ کے شہر کی
بستیٔ جنّت نُما سے فیض یاب

یاد ہیں سب حاضری کی شفقتیں
اِتنا تو ہوں حافظہ سے فیض یاب

ہو دُعا تیری، درودِ پاک کے
لاحقہ اور سابقہ سے فیض یاب

پا کے آقا ﷺ کی توجّہ کی نظر
مَیں ہوں حُسنِ مُدعا سے فیض یاب

ہُوں خُدا کے فضل سے دُنیا میں بھی
مصطفیٰ ﷺ کے آسرا سے فیض یاب

روز و شب کہتا ہُوں مَیں صلِ علیٰ
اِس کرم سے ہُوں سدا سے فیض یاب

دینِ آقا ﷺ کا مبلّغ بے گُماں
ہے دلیلِ قاطعہ سے فیض یاب

یہ گُزارش ہے مِری سرکار ﷺ سے
کرنا طیبہ میں قضا سے فیض یاب

نعت نے محمودؔ مجھ کو کر دیا
اِلتفاتِ کبریا سے فیض یاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نظامِ سرورِ کون و مکاں ﷺ سے فیض یاب
تو ہو اپنا ملک بھی امن و اماں سے فیض یاب

چشمۂ لُطف و عنایاتِ پیمبر ﷺ دیکھ کر
دِیدۂ نادم ہُوا آبِ رواں سے فیض یاب

مِدحتِ سرکار ﷺ لکھنا ہو گیا میرا شعار
نوکِ خامہ جب ہُوئی لفظ و بیاں سے فیض یاب

زائرِ روشن ضمیر آخر ہُوا روشن جبیں
اِس کی آنکھیں ہیں جو خاکِ آستاں سے فیض یاب

طائرِ فکر و نظر جب ذوق مِدحت میں اُڑا
اِبتدا پائی کنارِ آسماں سے فیض یاب

آج حکمت مانتی ہے عظمتِ محبوبِ رب ﷺ
یوں جہاں ہے حلقۂ دانشوراں سے فیض یاب

فائدہ پہنچا قُدوم مصطفیٰ ﷺ سے جب اِسے
آنکھیں دُنیا کی نہ کیوں ہوں کہکشاں سے فیض یاب

سب سے پہلے رب نے نُورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا
اِس کے دَم سے ہم ہیں حرفِ کُن فکاں سے فیض یاب

دار و گیرِ حشر تک پہنچا جو مداحِ نبی ﷺ
ہو گیا صلِ علیٰ کے سائباں سے فیض یاب

دیکھتے ہی جب درودِ پاک جاری ہو گیا
نکلیں گے ہم بھی لحد کے اِمتحاں سے فیض یاب

حاضریٔ شہرِ طیبہ کے لیے تیار ہوں — کِبرِ سن ہُوں پر ہُوا جوشِ جواں سے فیض یاب
رب کے جو محبوب ﷺ کی توصیف میں ہے تر زباں — ہو گا یوں بندہ نشانِ بے نشاں سے فیض یاب
ہو چکا ہوں فضلِ رب پاک سے پینتیس(۳۵) بار — سبزیٔ قُبّہ کے رنگِ جاوِداں سے فیض یاب

مِدحتِ سرکار ﷺ میں محمودؔ کا چلتا قلم
ساتھ پنجابی کے ہے اُردو زباں سے فیض یاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے خادم جو ہیں، حق آشنا ہیں سب کے سب — اِس طرح مضبوط وہ اپنی جگہ ہیں سب کے سب
پڑھتے رہتے ہیں درودِ مصطفیٰ ﷺ جو روز و شب — اِس حوالے سے خُدا کے ہم نوا ہیں سب کے سب
جن کو بھی پہنچایا قسمت نے نبی ﷺ کے شہر میں — دَست بستہ دَر پہ مصروفِ ثنا ہیں سب کے سب
دکّۃ الاغوات پر، قدمین میں گزرے ہُوئے — جس قدر لمحات ہیں، راحت فزا ہیں سب کے سب
عامرؒ و ممتازؒ و علم الدینؒ و صدیقؒ و مُریدؒ — حُرمتِ سرکار وَالا ﷺ پر فدا ہیں سب کے سب
غوث الاعظمؒ، والیٔ اجمیرؒ و داتا گنج بخشؒ — اولیاء و دوست دَارانِ خُدا ہیں سب کے سب
شہرِ محبوب خُدا کے، عتبۂ سرکار ﷺ کے — تاجدارانِ ممالک بھی گدا ہیں سب کے سب
ہے طلب خوشنودیٔ آقا ﷺ کی، تو جِنّ و ملک — اُن ﷺ کی اُمّت کے لیے محوِ دُعا ہیں سب کے سب
آ گئے ہیں وہ نگاہِ رحمتِ رحمان میں — وہ جو مشغول درودِ مصطفیٰ ﷺ ہیں سب کے سب
جن کو ہے سرکارِ وَالا ﷺ کی شفاعت پر یقیں — دارو گیرِ حشر میں وہ بے خطا ہیں سب کے سب
جن کے ہونٹوں پر نہیں اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ — اپنی بد اعمالیوں کا آئنہ ہیں سب کے سب
جینئیس اُن ﷺ کو نہ کیسے مانتے حور و مَلک — جو مطیعِ مصطفیٰ ہیں، نابغہ ہیں سب کے سب
تابناکی خاکِ طیبہ کی نہیں جو دیکھتے — بے بصر ہیں وہ ضیا ناآشنا ہیں سب کے سب

حضرتِ حسانؓ سے محمودؔ عِصیاں کار تک
شاغِل و مصروفِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ ہیں سب کے سب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کی آنکھوں پر پڑے پردے ہٹے ہیں سب کے سب
بستیٔ سرکار ﷺ کو وہ چل پڑے ہیں سب کے سب

شعر گو جن پر ہُوئی سرکارِ والا ﷺ کی نظر
حمد کی اور نعت کی جانب بڑھے ہیں سب کے سب

جو کہا آقا ﷺ کا ہے، بس ہے وہی فرمانِ حق
رب کے ہیں، جو مصطفیٰ ﷺ کے فیصلے ہیں سب کے سب

راستی آسا جنھوں نے چہرہ دیکھا آپ ﷺ کا
وہ صراطِ رَاست پر چلتے گئے سب کے سب

حمد ہو یا منقبت اَصحابؓ اور وَلیوںؒ کی ہو
نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ کے سلسلے ہیں سب کے سب

ہو نجف، بغداد ہو، دَلّی ہو یا اَجمیر ہو
کیا مدینے کے نہیں یہ راستے ہیں سب کے سب

عامرؒ و ممتازؒ و علم الدینؒ و قیومؒ و رشیدؒ
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں مَرے ہیں سب کے سب

جو نظامِ مصطفیٰ صلِ علیٰ ہے، اُس نے تو
حل کیے ہیں، زیست کے جو مسئلے، ہیں سب کے سب

ہم کو سب احکامِ سرور ﷺ پر عمل ہے لازمی
اُن کے جو ہیں حکم، اُمّت کے لیے ہیں سب کے سب

جو معیشت اور سیاست کے ضروری ہیں اُصول
وہ صِحاحِ سِتّہ میں لکھے ہیں سب کے سب

خلقِ رب نے ساری دُنیاؤں میں جس جس کو کِیا
رحمتِ سرکار ﷺ کے سائے تلے ہیں سب کے سب

رب رَسی کے وَاسطے حبِ نبی ﷺ ہے لازمی
بےتعلّق ہیں جو اُن ﷺ سے، دہریے ہیں سب کے سب

جب "اغثنی یا رسولَ اللہ ﷺ" مَیں نے کہہ دیا
جتنے تھے اَندوہ و رَنج و غم، ٹلے ہیں سب کے سب

ساری اولاد، آپ یہ، اَجداد بھی محمودؔ کے
آقا و مولا ﷺ کے ٹکڑوں پر پلے ہیں سب کے سب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف سارے ہیں، اِکرام ہیں سب کے سب
ایسے آقا ﷺ ہی کے کام ہیں سب کے سب

حمدِ رب، منقبت آل و اصحابؓ کی
نعت کہنے کے اِنعام ہیں سب کے سب

میرے سردار، سلمانؓ و ابنِ رباحؓ
میرے آقا ﷺ کے خدّام ہیں سب کے سب

جو وِلا دار آقا و مولا ﷺ کے ہیں
نام دارانِ اِسلام ہیں سب کے سب

صبح و شب جو نہیں پڑھتے صلِ علیٰ
مُردہ گویا وہ اَجسام ہیں سب کے سب

حاضری شہرِ بہجت میں جن کی نہ تھی
مُوردِ رَنج و آلام ہیں سب کے سب

ہونٹوں پر جن کے نعتِ پیمبر ﷺ رہی — نامور ایسے ہی نام ہیں سب کے سب
جو ہیں بیگانۂ ذکرِ محبوبِ رب ﷺ — ہر حوالے سے ناکام ہیں سب کے سب
طاعتِ مصطفیٰ ﷺ سے جو ہٹ کر ملے — جو نتائج ہیں وہ خام ہیں سب کے سب
دِل بھی اپنا وہاں، ذہن بھی تھا وہاں — گزرے طیبہ میں ایّام ہیں سب کے سب
ہے محبّت تو تسلیم کرتے رہو — جتنے آقا ﷺ کے احکام ہیں سب کے سب

مجھ سے محمودؔ "ما ینطق" نے کہا
اُن ﷺ کے فرمان اِلہام ہیں سب کے سب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رِضائے رب کو نبی ﷺ کی رِضا وسیلہ ہے — یہی کلام خُدا میں بجا وسیلہ ہے
دُعا پہنچتی ہے رب تک مگر درودِ نبی ﷺ — دُعا کا سابقہ اور لاحقہ وسیلہ ہے
ہو اِتّباعِ حبیبِ خُدا ﷺ کی صبح و مَسا — کہ رُستگاری کا یہ ممکنہ وَسیلہ ہے
مدینہ طیّبہ میں قُبّۂ سرسبز جو ہے — خنک مآبی کا وَاحد ہَرا وَسیلہ ہے
خُدا سے چاہو، تو اُس کے حبیب ﷺ سے مانگو — ہر اِنتہا کے لیے اِبتدا وسیلہ ہے
بتائی رَاہ نبی ﷺ نے شہنشہی کی ہمیں — کہ اِس کے وَاسطے تو بوریا وسیلہ ہے
بصیریؒ کہتے ہیں، رب سے شفا اگر چاہو — حبیبِ ربِ جہاں ﷺ کی رِدا وسیلہ ہے
رَسائی مالکِ کُل تک، ذریعہ صرف نبی ﷺ — یہ "وابتغوا" نے کہا ہے، کھرا وسیلہ ہے
دُعائیں ہوتی ہیں اِنسانوں کی قبول سبھی — درودِ پاک کا ہر وَاسطہ وسیلہ ہے
وہ جو تھا پہلے سے اللہ کا پسندیدہ — مدینہ مکّہ کا وہ باوفا وسیلہ ہے
مرے مشاہدے اور تجربے سے ہے ثابت — کہ طیبہ جانے کا حمد و ثنا وسیلہ ہے
تمنّا حاضریٔ طیبہ کی جو رکھتے ہو — تو اِس کی قلب میں نشوونما وسیلہ ہے
ضروری سمجھو جو ڈگری کرم کے مکتب کی — تو اِس کے وَاسطے دَرسِ وفا وسیلہ ہے

میں جا پہنچتا ہوں محمود نعتِ سرور ﷺ تک
بیان اور نظم اور انشائیہ وسیلہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے جو وادیٔ مِدحت میں پہنچاتا ہے، وِجداں ہے
مِرا اِس باب میں وِجداں جو ہے، وہ جزوِ ایماں ہے

یہ ہے سُنّت خُدا کی، وہ حبیبِ رب ﷺ کی ہے سُنّت
مِری ہر نعت کا حمدِ خُدائے پاک عنواں ہے

ہمیں جو اُن ﷺ کی اُمّت میں صمد اللہ نے بھیجا
جو سچ پوچھو تو یہ ہم پر پیمبر ﷺ ہی کا احساں ہے

”وما ینطق“ کلامِ رب میں ہے جس کا ہے یہ مطلب
کہ مالک ہی کا فرماں ہے وہ جو سرور ﷺ کا فرماں ہے

اطاعت بھی ہے اُن ﷺ کی، خالقِ کونین کی طاعت
تو جو ہے معرفت آقا ﷺ کی، وہ خالق کا عِرفاں ہے

میں عامِل تھا درودِ سرورِ عالم ﷺ کا، زاہد نے
مِری توقیر جو جنّت میں دیکھی ہے تو حیراں ہے

بغل میں چند نعتیں ہوں تو ہو صلِ علیٰ لب پر
مدینے کے سفر کو کافی بس اِتنا ہی ساماں ہے

خُدا کے فضل سے مَیں نے اِسے دارالشفا جانا
حقیقت ہے کہ ہر اِک درد کا طیبہ میں دَرماں ہے

وہ ہے رب جہاں کی سربراہی اور گواہی میں
فضیلت میں پیمبر ﷺ کی، وہ جو نبیوںؑ کا پیماں ہے

قرار اللہ نے قُرآن میں اُن ﷺ کو دِیا ”شاھد“
تو ہر اِک چیز کی چشمِ رسولِ حق ﷺ نگہباں ہے

کِھلاتا ہے جو لب پر پُھول مدحِ سرورِ گُل ﷺ کے
اِسی بندے کی خاطر خُلد کا تعمیر بُستاں ہے

جو مَیں نے مُلک کی قومی زباں میں دِل سے لکھی ہیں
اِنھی میں سے یہ اِک پیشِ نظر نعتوں کا دِیواں ہے

حبیبِ کبریا ﷺ! چشمِ کرم محمودؔ مذنب پر
کہ یہ اپنے گناہوں پر پریشاں ہے، پشیماں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشبوئیں چلتی ہیں ہر صبح و مَسا کے دَرمیاں
رب کے اور سرکار ﷺ کے شہرِ وَفا کے درمیاں

اُن کی ہے یکسانیت محبوبیت سرکار ﷺ کی
مصطفیٰ ﷺ کے شہر اور بیتِ خُدا کے دَرمیاں

فاصلے جُرم و شناعت کے تھے جتنے، ختم ہیں
میل ہے میری خطا، اُن ﷺ کی عطا کے دَرمیاں

آقا و مولا ﷺ نے رکھّا بھائی چارے کا نظام
اِک خطا کار آدمی اور پارسا کے دَرمیاں

اُلفتِ سرکار ﷺ تو دونوں جگہ ہے ایک سی
ایک لب بستہ کے اور محوِ ثنا کے درمیاں

رحمتُ للعالمیں ﷺ کا لُطف حائل دیکھنا
اِبتلا میں اور اِس میں مُبتلا کے درمیاں

فیصلہ کرتے ہوئے آقا ﷺ کا بندہ کیوں رہے
حرفِ تسلیم و رِضا کے اور اِبا کے درمیاں

دینِ سرور ﷺ میں زمین و آسماں کا فرق ہے
انجمادِ وقت کے اور اِرتقا کے درمیاں

کفر اور اِسلام میں تفریق کی صُورت سمجھ
ناروا باتوں کے اور حرفِ رَوا کے درمیاں

فاصلہ جتنا بھی ہے، مٹتا ہے صلی اللہ سے
اِستجابِ عرض اور دَستِ دُعا کے درمیاں

مرکزیت رکھتی ہے اِن میں محبّت دِین کی
مِدحتِ سرکار ﷺ اور حمدِ خُدا کے درمیاں

منصفِ اعلیٰ کے پیغمبر ﷺ نے بتلائی ہمیں
جو تفاوت ہے جزا کے اور سزا کے درمیاں

ختم کر دیتا ہے ہر تفریق جمہوری نظام
راہزن قذّاق کے اور رَہنما کے درمیاں

اِک ملاپ، اِک واسطہ محمودؔ آتا ہے نظر
رب کے اور محبوبِ خالق ﷺ کی رِضا کے درمیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سمجھتا ہُوں کہ ہُوں خالق کی ''ہاں'' کے دَرمیاں
پڑھتا ہُوں صلِّ علیٰ جب ہر اَذاں کے دَرمیاں

ہے لگن کا، پیار کا، اُلفت کا رشتہ مستقل
سرورِ دِیں ﷺ اور خلّاقِ جہاں کے درمیاں

جب کریم آقا و مولا بے گماں ہیں، کیوں رَہوں
میں یقیں کے اور تخمین و گُماں کے درمیاں

پڑھتے رہنا تم درودِ مصطفیٰ ﷺ صبح و مَسا
مت اُلجھنا دوستو! سُود و زیاں کے دَرمیاں

''اوحیٰ ما اوحیٰ'' جسے اللہ نے فرما دِیا
بات وہ تھی میزبان و میہماں کے درمیاں

حق تو یہ ہے ایسی ہو بندوں کی آقا ﷺ سے وِلا
ہو تعلّق پیار کا دِل اور زباں کے دَرمیاں

کوئی پہنچا ہے مدینے اور کوئی حسرت میں ہے
فرق دیکھو کامراں ناکامراں کے دَرمیاں

مِدحتِ آقا و مولا ﷺ کے لیے ہو گی رَسا
فکرِ شاعر رِفعتِ ہفت آسماں کے دَرمیاں

نعتِ آقا ﷺ اور مدحِ غیر میں تفریق ہے
ژاژ خائی اور اِعجازِ بیاں کے دَرمیاں

آخری منزل تھی معراجِ رسولُ اللہ ﷺ کی
عرشِ اعلیٰ اور قصرِ لامکاں کے دَرمیاں

رب سرور ﷺ چاہے تو ہو جائے گا حرفِ غَلَط
بُعد میں جو ہے عامیوں اور حکمراں کے دَرمیاں

طیبہ جاؤں یا شکستہ خاطری پاؤں کہ ہُوں
بددلی کے اور قلبِ شادماں کے دَرمیاں

ہو نظامِ مصطفیٰ ﷺ قائم جو پاکستان میں
زندگی گُزرے نہ کیوں امن و اَماں کے دَرمیاں

آج کی جمہوریت کو دوستو! رکھتا ہُوں مَیں
الحفیظ و الحذر کے، الاماں کے دَرمیاں

عام دیکھی حبِ محبوبِ خُدا ﷺ محمودؔ نے
ہر مُسِن کمسِن کے اور پیر و جواں کے دَرمیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربطِ اُلفت ایک سے ہے ایک ہی کے دَرمیاں
خالقِ عالَم کے اور اُس کے نبی ﷺ کے دَرمیاں

وہ جو مومن ہے، مگر حُبِ نبی ﷺ سے دُور ہے
وہ پھنسا ہے موت کے اور زندگی کے دَرمیاں

راہِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں رہ گئے جو، رہ گئے
کور چشمی، اور چشمِ شبنمی کے دَرمیاں

عامرؔ و ممتازؔ کا دارالمحن کو چھوڑنا
فیصلہ ہے جاں کَنی اور جاں بری کے دَرمیاں

بندگی اللہ کی، دُوری درودِ پاک سے
ہے تفاوت جاں فزائی، مُردنی کے دَرمیاں

رُوکھا پن لوگوں سے اور تبلیغِ دینِ مصطفیٰ ﷺ
ربط دیکھا بھی کوئی خشکی تری کے دَرمیاں

باطل اور حق ایک دُھرّے پر کہاں ہیں گھومتے
فرق کرنا رہبری اور رہزنی کے دَرمیاں

اشتمالیت سے بھی، دِیں سے بھی متعلّق ہیں تو
زندگی کے اور ہیں ہم خودکُشی کے دَرمیاں

حمد کافی، نعت زیادہ یوں مَیں کہتا ہوں، رَہوں
متن کے اور اِس کے عنوانِ جلی کے دَرمیاں

پہلے تھا، پھر آ گیا آقا ﷺ کے آنے سے جہاں
گھور اَندھیروں کے، اور پھر روشنی کے دَرمیاں

ہر محبّت سے زیادہ پیار ہونا چاہیے
مصطفیٰ ﷺ کے اور اُن کے اُمّتی کے دَرمیاں

اُمّتی آقا ﷺ کے جو ہیں شائقِ جمہوریت
پھنس گئے وہ برتری اور بدتری کے دَرمیاں

عاصی ہے محمودؔ اور رب اور پیمبر ﷺ ہیں کریم
اپنی ہے بے چارگی، چارہ گری کے دَرمیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہلِ وِلا و مردِ گریزاں کے دَرمیاں
ہے ربط زائریں کے اور دَرباں کے دَرمیاں

رحمت حضورِ پاک ﷺ کی حائل رہی سدا
ہر زخمِ معصیت کے اور دَرماں کے دَرمیاں

محشر میں دِید اُن ﷺ کی، مِٹائے گی فاصلہ
چشمِ اِرادت اور رُخِ تاباں کے دَرمیاں

بس، دو کماں کا فاصلہ تھا وہ بھی مِٹ گیا
محبوبِ رب ﷺ کے اور خود رحماں کے دَرمیاں

آقا ﷺ نے جب تفاوتِ بے حد بتا دِیا
کیا رَبط اِتّقا کے اور عِصیاں کے دَرمیاں

دیتے رہے بشارتیں آقا حضور ﷺ کی
یوں، انبیاء تھے اپنے اِک پیماں کے دَرمیاں

تخلیق دونوں کی ہے کہ فرماں پذیر ہوں
یکسانیت ہے جِن کے اور اِنساں کے دَرمیاں

صلِ علیٰ الرسول ﷺ کے تسبیح خواں رَہو
جب ہے علاقہ رُوح کے اور جاں کے دَرمیاں

طیبہ پہنچنے کو تو ہے فیصل نبی ﷺ کا اِذن
ناممکن العمل کے اور اِمکاں کے دَرمیاں

اُن ﷺ کی سخا نے خالی نہ چھوڑی ذرا جگہ
دَریوزہ گر فقیر کے دَاماں کے دَرمیاں

حکمِ حضور ﷺ ہے کہ ہو اَپنائیت دَوام
مُسلم رجال اور سب نسواں کے دَرمیاں

رہتا ہے ربط آقا و مولا ﷺ کا مستقل
پت جھڑ کے اور وُفورِ بہاراں کے دَرمیاں

حمدِ خُدائے پاک جھلکتی رہی رشید
ہر متنِ نعتِ آقا ﷺ اور عنواں کے دَرمیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاصلہ مدحِ نبی ﷺ کے اور غزل کے دَرمیاں
بیسیوں صدیوں کے اور بس ایک پل کے دَرمیاں

سیرتِ سرکار ﷺ کے رَستے پہ چلنا، دوستو!
زندگی کے ماحصل کے اور اَجل کے دَرمیاں

سرور و سرکار ﷺ کے مالک کی یادوں میں رہو
فکر کی پرواز کے، اِس میں خلل کے دَرمیاں

نعت کی خاطِر نہیں کوئی بھی ہیئت خاص کر
میں نے لکھی ہے مخمس اور غزل کے دَرمیاں

آبیاری حال سے کر لے گا مستقبل کی وہ
رابطہ رکھّے گا جو آج اور کل کے دَرمیاں

اِرتباط لفظ و معنیٰ کی ضرورت ہے بہت
گفتگو کرنے کے اور اِس پر عمل کے دَرمیاں

اِستعانت مالکِ کُل کی یقینی جانیے
نخلِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کے اور پھل کے دَرمیاں

سب بحورِ شعر پانی نعت کی خاطر ہوئیں — کیوں رہوں بحرِ رجز کے اور رمل کے درمیاں
کُھل کے قُرآں میں نہ فرمائی گئیں باتیں سبھی — وہ جو تھیں محبوب ﷺ کے اور لم یزل کے درمیاں
حمد کے اور نعت کے ہر سُو نظر آئیں درخت — سبزۂ نوخاستہ کے اور تھل کے درمیاں

میرا عزرائیلؑ سے محمودؔ ہو جائے مِلن
شہرِ طیبہ اور جنّت کے جبل کے درمیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی ملاقاتِ رجب میں لامکانی کی بساط — سج گئی جس میں نبی ﷺ کی میہمانی کی بساط
سب جہانوں میں ہے اُن ﷺ کی حکمرانی کی بساط — جو ہے محبوبیتِ رب کی نشانی کی بساط
جب نہیں کرنا اِسے ناموسِ آقا ﷺ پر نثار — زندگی کیا اور کیا اِس زندگانی کی بساط
رافت و رحمت جو دِی اللہ نے محبوب ﷺ کو — بچھ گئی ہے ہر طرف اِک مہربانی کی بساط
ہے یقیں محبوبِ ربُّ العالمیں ﷺ کی ذات پر — ہو گئی حرفِ غلَط ہر بدگمانی کی بساط
میرا گھر تک بھر دیا آقا ﷺ نے، کیا کرتا سوال — ہو گئی بے اصل میری تر زبانی کی بساط
کام جو بھی ہو ’’اغثنی یا نبی ﷺ‘‘ کہہ کر کرو — جان لو اِس کو، یہی ہے کامرانی کی بساط
غیر ممکن ہے، کوئی سونگھے یا اس کو دیکھ پائے — پیش خُوشبوئے مدینہ گُل فشانی کی بساط
کیا نہیں کافی، ربِ معطی، نبی ﷺ تقسیم کار — صُورتِ ایقان ہے یہ خُوش گُمانی کی بساط
اَز رہِ حُبِ نبی ﷺ کُھل جائے گی میزان پر — آنکھ کے رَستے سے بہنے والے پانی کی بساط
ساجد و مسجود دونوں شاہد و مشہود ہیں — ہے نگاہِ قدرداں میں قدردانی کی بساط
جب نہ تحمید اور تنعیتِ نبی ﷺ بنیاد ہو — کیا زباں دانی کی اور کیا بے زبانی کی بساط
لازمے کی شکل میں پائی گئی قبلِ نبی ﷺ — ’’ربِ ارنی‘‘ کے وَرق پر ’’لن ترانی‘‘ کی بساط
اِس میں ہیرو ہی نہیں ہیں جب حبیبِ کبریا ﷺ — سوچتا ہوں کیا ہے بندے کی کہانی کی بساط

وہ تواں پائے نہ کیوں طیبہ پہنچنے کی رشیدؔ
بر میں رکھتا ہو جو اپنی ناتوانی کی بساط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری کب تھا، کُھل جائیں معانی — تھی "ما اوحی" میں رمزِ رازدانی
رجب کی رات تھی جو لامکانی — ہُوئی اِس میں نبی ﷺ کی قدردانی
کریں گے نعت ہی کی ترجمانی — مِرے جتنے ہیں الفاظ و معانی
نہ جو یادِ رسولِ حق ﷺ میں رویا — مَرا اُس شخص کی آنکھوں کا پانی
وہ جو لاہور میں تھا غم گزیدہ — رہا طیبہ میں وقفِ شادمانی
اُنھی ﷺ کے نام پر جان اپنی وارو — مِلی ہے جن کے دَم سے زندگانی
وہ رحمت ہیں پئے جملہ عوالم — ہے ہر دُنیا میں اُن ﷺ کی راجدھانی
اللہ العالمیں ہے بے نشاں، پر — مِلی طیبہ میں اِس کی ہر نشانی
حقیقت میں وہی مانا خُدا کو — نبی ﷺ کی جس نے ہر اِک بات مانی
بقا باقی نے بخشی مصطفیٰ ﷺ کو — سِوا رب و نبی ﷺ کے، سب ہیں فانی
ہے قُرآں نعت کا پہلا صحیفہ — مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا رب ہے بانی
فلک حیرت زدہ تکتا رہا ہے — دِلوں پر مصطفیٰ ﷺ کی حکمرانی
پئے مقصورۂ سرکارِ عالم ﷺ — مِرے کام آئی میری بے زبانی
نبی ﷺ کو وہ حبیبِ رب کہے گا — حقیقت فضلِ رب سے جس نے جانی
بتائیں گے مجھے اشفاق بھٹی — مدینے کی ہیں سب راتیں سہانی

اویسِ پاک ؓ کی محمودؔ باتیں
وِلا کا قصّہ، اُلفت کی کہانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے تھے اُس پہ موسیٰؑ تو اِن پر قدم حضور ﷺ — ہیں بوقبیس و ثور و حِرا سارے رَشکِ طُور
حکموں پہ مصطفیٰ ﷺ کے چلے اُمّتی ضرور — بُغض و حسد نہ دِل میں ہو، لب پر نہ کِذب و زُور
سُنّت میں کبریا کی، جو پڑھتے رہے درود — سمجھو نہ تم مدینۂ محبوبِ رب ﷺ کو دُور
محبوبیتِ رب کی یہ اعلیٰ دلیل ہے — تخلیق اپنے نُور سے فرمایا اُن ﷺ کا نُور

فضلِ خُدا و رحمتِ رب پر خوشی مناؤ — یہ دِن ہے وہ کہ جب ہُوا سرکار ﷺ کا ظہور
اِس بار پھر مَیں شہرِ پیمبر ﷺ پہنچ گیا — ایام بُعد طیبہ کا آخری ہُوا مرُور
"الطالحون لی" کے مَیں زُمرے میں آ گیا — زاہد جو تھے، وہ حشر میں مجھ کو رہے تھے گھُور
ہم دو کریم ہستیوں سے مستفید ہیں — اِک مصطفیٰ ﷺ کریم ہیں اور دُوسرا غفور
فٹ پاتھ شہرِ آقا ﷺ کا بستا ہے شوق میں — کب خواہشوں میں اپنی، رہے خُلد کے قصور
لاہور میں فضول سُکُوں کی تلاش ہے — شہرِ نبی ﷺ میں پائے سُکُوں قلبِ ناصبور
ابنِ مغیرہ سے کِسی شاتم کی بات پر — ہاتھوں میں لو قلم، تو لکھو اِس سے سب سطور

محمود وِردِ "صلِ علیٰ" کرتا پایا جائے
اعلانِ حشر کرتے ہُوئے جب ہو نفخِ صُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسمت ہماری ایسی بنے ہر نفس حضور ﷺ — جو آپ کا کہا ہو، کرے ہر نفس حضور ﷺ
ہر لمحہ ذکر آپ ﷺ کا وِردِ زباں رہے — بندہ جیے تو ایسے جیے ہر نفس حضور ﷺ
رحمت سے آپ ﷺ ہی کی تو چلنا ہے سانس کو — حکموں پہ کِس طرح نہ چلے ہر نفس حضور ﷺ
آئے نہ کیوں نگاہِ خُدائے کریم میں — صلِ علَی النبی ﷺ جو پڑھے ہر نفس حضور ﷺ
کِس کے طفیل خالِق و مالک سے یہ مِلی — ہستی پہ بندہ غور کرے ہر نفس حضور ﷺ
جب نام آپ ﷺ ہی کا مَیں سُنتا ہوں روز و شب — گردن نہ میری کیسے جھکے ہر نفس حضور ﷺ
اِرشاد جب ہے آپ ﷺ کا، اچھائیاں کرو — رہتی ہے ہر بُرائی پرے ہر نفس حضور ﷺ
جس کا تعلّق آپ ﷺ سے اُلفت ہی کا نہیں — بدبخت ایسا کیوں نہ مَرے ہر نفس حضور ﷺ
بندوں کا بندگی سے جو قائم ہُوا ہے رَبط — رب سے اِسی طرح سے رہے ہر نفس حضور ﷺ
احکام دِیں کو بھول کر کیسے چلیں گے لوگ — جُرموں کے بوجھ اُٹھائے ہوئے ہر نفس حضور ﷺ
اَفکار سب رشید کے، شکرِ خُدائے پاک — اَشعارِ حمد و نعت بنے ہر نفس حضور ﷺ

جمہوریت کے نام پر محمود کِس لیے
اپنے لیے بُرائیاں لے ہر نفس حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے مدینے فکر کا میری فرس حضور ﷺ
اِس جا سے پھر نہ ہو کبھی وہ ٹس سے مس حضور ﷺ

جب تک ہے بس مَیں، آپ ﷺ کی کہتا رہوں گا نعت
اِس کام سے تو مرگ تک ہو گی نہ بس حضور ﷺ

حکمِ نبی ﷺ کو پاتا ہے مومن، تو رب گواہ
تعمیل میں وہ کرتا نہیں پیش و پس حضور ﷺ

آنکھوں کی میری روشنی وہ چند کیوں نہ ہو
گنبد کا آپ کے جونہی دیکھوں کلس حضور ﷺ

لعل و گہر مَیں پاؤں کی ٹھوکر پہ وار دُوں
مِل جائے گر مدینے کا خاشاک و خس حضور ﷺ

تریاق اِس کا ہے تو ہے بس آپ ﷺ کی نظر
عِصیاں کا ناگ جس کو بھی لیتا ہے ڈس حضور ﷺ

ہیں دستگیر آپ ﷺ تو ہے حاضری مِری
مالی لحاظ سے تو نہیں دسترس حضور ﷺ

بھیگیں نہ میری آنکھیں کیوں روضے کو دیکھ کر
جائے سحاب لُطف جو مجھ پر برس حضور ﷺ

کافی ہے، نعت لکھنے میں ہیں ہاتھ منہمک
دِیوار روضہ کو نہیں کرتا ہوں مَس حضور ﷺ

خواہش ہے یہ کہ ڈھانپ لے مٹّی بقیع کی
مجھ کو نہیں ہے اور کوئی بھی ہَوس حضور ﷺ

مِصداق اِس کا آپ کو پاتا نہیں کبھی
پڑھتا ہوں فضلِ رب سے جو سورۂ عَبَس حضور ﷺ

روضے کے پیڑوں ہی پہ مِری رُوح جا بسے
جس وقت خالی ہو مِرے تن کا قفس حضور ﷺ

پھر عافیت کے حصر میں محمودؔ کیوں نہ ہو
جب دَاد رَس حضور ﷺ ہیں، فریاد رَس حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچی دُعا فراخئ افلاک کے طفیل
راضی ہُوا خُدا شہِ لولاک ﷺ کے طفیل

میں روز جا پہنچتا ہوں شہرِ حضور ﷺ تک
فکر و نظر کے اشہبِ چالاک کے طفیل

عرشِ عُلا کی خوبی و زیبائی بڑھ گئی
کفشِ نبی ﷺ کے ساتھ لگی خاک کے طفیل

ابنِ مغیرہ رب نے بتایا "زنیم" تھا
اصلِ ولید کھلتی رہی ناک کے طفیل

مجھ پر حضورِ پاک ﷺ کی عظمت ہے آشکار
احمد رضاؒ سے عاقل و درّاک کے طفیل

ہوتے نہ وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا، سِوائے رب
یہ راز وَا ہے نکتۂ لولاک کے طفیل

فرمانِ آقا ﷺ ہے کہ نہ اُن کے قریب جائیں
حاصِل حصول ہو نہ جن اَملاک کے طفیل

بندے نے مدحِ سیّد وَالا ﷺ جو کی شعار
تھی یہ وَفا کے، فہم کے، اِدراک کے طفیل

ڈرتا ہے ہر اِک دُشمنِ آقائے کائنات ﷺ
یہ سب ہے میرے لہجۂ بے باک کے طفیل

اِک جنگ میں دِی فتح دُعائے حضور ﷺ نے
اور ایک میں تھی جیت مشتِ خاک کے طفیل

بے پیرہن رہے، جو نہ مانے نبی ﷺ کے حکم
خود غرضیوں کے دامنِ صد چاک کے طفیل

چوکھٹ نبی ﷺ کی چُومی تو حسّانؓ و بن زہیرؓ
آئے نظر میں دِیدۂ نم ناک کے طفیل

محمودؔ طیبہ جانے کی مِلتی ہے اِطلاع
بادِ صبا سے مِلنے والی ڈاک کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمّت نے پایا ذوق رجب رات کے طفیل
رب و حبیبِ رب ﷺ کی ملاقات کے طفیل

رحمت یقینی ہو گئی ربِ کریم کی
بندوں پہ مصطفیٰ ﷺ کی عنایات کے طفیل

اِک سال جا نہ پایا تو دو بار سال میں
طیبہ گیا تلافئ مافات کے طفیل

پہلے درود پڑھتا گیا پھر مداومت
آقا ﷺ سے پائی حُسنِ مدارات کے طفیل

یاد آتے رہے آقا و مولا ﷺ کے معجزات
غوثِ جلیؒ کی جملہ کرامات کے طفیل

اَفراط ہو گی ربِ دو عالَم کے لُطف کی
صلِ علیٰ کے وِرد کی بہتات کے طفیل

ہر سُو جہانِ دُنیا میں دِیں رب کا چھا گیا
خُلقِ حضورِ پاک ﷺ کی برکات کے طفیل

پینتیس(۳۵) بار طیبہ ہُوئی میری حاضری
نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی خدمات کے طفیل

جاتا تھا مکّہ کو میں یلملم کے راستے
یا پھر تھا ذوالحلیفہ کے مِیقات کے طفیل

دَامن کی بات کیا ہو، کہ گھر میرا بھر گیا
آقائے کائنات ﷺ کی خیرات کے طفیل

زائر کا چہرہ چمکا تو پُرنُور دِل ہُوا
طیبہ کی خاکِ پاک کے ذرّات کے طفیل

محمودؔ جس کا ذہن رہا شاغلِ درود
بخشا گیا وہ اپنے خیالات کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل گیا اِذنِ حضوری اِلتجاؤں کے طفیل — حق رَسی ممکن ہُوئی حق آشناؤں کے طفیل
پڑھتے پڑھتے "طالح لِی" کی حدیثِ پاک کو — پائی ہیں اُن ﷺ کی عطائیں بھی خطاؤں کے طفیل
بستیٔ آقا ﷺ پہنچنا میرا آساں ہو گیا — داتاؒ کے دَربار پر اپنی دُعاؤں کے طفیل
میری کشتِ نعت کی جانب ہے بیت اللہ کا — مرحمت کا ابر طیبہ کی گھٹاؤں کے طفیل
شہرِ مالک اور شہرِ مصطفیٰ ﷺ جاتا ہوں مَیں — وِردِ صَلّی اللہ سے اپنی وَفاؤں کے طفیل
منزلِ معراج کے رَستے کی عظمت دیکھیے — نجم و مہ روشن ہُوئے آقا ﷺ کے پاؤں کے طفیل
پا گئے حُبِّ پیمبر ﷺ سے قلُوبِ زائرین — روشنی حرمینِ اَطہر کی ضیاؤں کے طفیل
حُرمتِ سرکارِ وَالا ﷺ کا عَلَم اُونچا رہا — عامرؔ و ممتازؔ جیسے باوفاؤں کے طفیل
نُور سے سینہ بھرا لب آشنائے نعت ہیں — کعبہ و شہرِ پیمبر ﷺ کی فضاؤں کے طفیل
جس نے اپنے دیہہ کے سب مفلسوں کی، کی مدد — شہرِ طیبہ میں وہ پہنچا اپنے گاؤں کے طفیل
مجھ کو بھی شاعر سمجھنے لگ گئے ہیں اہلِ فکر — خالقِ کُل اور آقا ﷺ کی ثناؤں کے طفیل

حسرتیں محمودؔ سب ہوتی گئیں حرفِ غَلَط
اِشتہا ہے ختم طیبہ کی غذاؤں کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وظیفہ صلِ علیٰ کا صباح و شام کیا — تو میری حاضریٔ طیبہ نے دَوام کیا
نمازِ اَقصیٰ کا اِک یہ بھی تو تخصص تھا — تمام نبیوںؑ نے سرکار ﷺ کو اِمام کیا
گئے جو خلوتِ خالق میں ایک رات نبی ﷺ — تو صحنِ قصرِ ملاقات میں خرام کیا
قعود میں جو درود و سلام پڑھنا تھا — قعود کرنے کی خواہش ہی میں قیام کیا
فرشتے اپنی اس اچھائی کے بنے شاہد — جو ہم نے نعت کی محفل کا اِہتمام کیا

ہمارے پاس بھی اِک نسخۂ محبّت تھا | سُنائیں نعتیں تو رِضوان کو بھی رَام کیا
یہ اپنا ذوقِ عقیدت ہی تھا کہ جس کے سبب | نبی کے غیر کی تعریف کو حرام کیا
حضورِ پاک نے بندے کو دِی بہشتِ بریں | اَنا کے قصر کا جس نے بھی اِنہدام کیا
عمل تو جیسے بھی میرے تھے، ربِ عالَم نے | کیا جو نعت کا شاعِر تو نیک نام کیا
جو آنکھ نم تھی وہاں حاضری کی باتوں پر | تو طیبہ جانے کا مالک نے اِنتظام کیا
شروع جن سے تھی تخلیق سب عوالَم کی | اُنھی پہ رب نے نبوّت کا اِختتام کی
اُسے تو خواب پریشان کُن نہیں آیا | نبی ﷺ کو جس نے بھی سوتے ہُوئے سلام کیا

خُدا نے نعت گو محمودؔ بے نوا کو بھی
دِیا وقار تو سرکار ﷺ کا غُلام کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نازش نہ مِلے صرف پرستش سے یقیناً | رب مانے گا سرور ﷺ کی سفارش یقیناً
ہر صاحبِ ایماں کو تو مِل جائے گی جنّت | سرکارِ دو عالَم کی نوازش سے یقیناً
جاگی تھی جو اللہ کے محبوب ﷺ کے دِل میں | بدلا گیا قبلہ اِسی خواہش سے یقیناً
میری تھی دُعا، اُمّتِ آقا ﷺ کی ہو بخشش | آقا ﷺ ہُوئے خوش میری گزارش سے یقیناً
کرتا جو رہا ہوں مَیں حدیثوں میں تدبُّر | پا لو گا نتیجہ اِسی دَانش سے یقیناً
ہوتے ہیں شرابور مُحِبانِ پیمبر ﷺ | الطاف و عنایات کی بارش سے یقیناً
پڑھتے ہو جو منعوتِ حقیقی ﷺ کی ثنائیں | خوش ہو گا خُدا اُن کی ستائش سے یقیناً
کرتے رہو کوشش کہ نظام آقا ﷺ کا آئے | نکلے گا نتیجہ کد و کاوش سے یقیناً
پڑھنے سے درود آقا ﷺ پہ دِل پاتا ہے ٹھنڈک | بچ جاؤں گا دوزخ کی مَیں آتش سے یقیناً
غفرانِ معاصی کا جو پاؤں گا قبالہ | خوش ہوں گے پیمبر ﷺ مری بخشش سے یقیناً
سب دیکھنے وَالوں کی نگاہیں ہُوئیں تاباں | خاکِ رہِ روضہ ہی کی تابش سے یقیناً
پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ جو ہر روز | بچ نکلے گا اَعمال کی پُرسش سے یقیناً

کہنے لگے، نیو اس کی نہ تھا دینِ پیمبر ﷺ — دو لخت ہُوا مُلک اِسی سازش سے یقیناً

محمودؔ بڑھے مِدحتِ سرکار ﷺ کی عظمت
اَشعار میں اَفکار کی بندش سے یقیناً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُعد آقا ﷺ کے خادِم کا ہے مُنکر سے یقیناً — ظاہِر ہے بواطن سے، ظواہر سے یقیناً
جو طُور کی وادی کے تقدس کے تھے قائل — کچھ دُور تو ہیں عرش کے سائر سے یقیناً
پہنچا کہ نہیں پہنچا مدینے، یہ ہے قسمت — کوشش تو ہُوئی فکر کے طائر سے یقیناً
قِبلہ کو بدلنے کا تو فرمان دِیا ہے — اللہ نے محبوب ﷺ کی خاطِر یقیناً
پائیں گے شفاعت کی سَند سارے ہی ناعِت — آقائے جہاں مُرسلِ آخر ﷺ سے یقیناً
مکّے میں جو جبروتِ خُدا سے ہُوئے خائف — خوش ہوں گے مدینے کے مناظر سے یقیناً
تھی راہِ مدینہ میں صعوبت کی سہولت — لینا یہ جواب آپ مسافر سے یقیناً
خالِق کی رِضا سرورِ عالم ﷺ کی رِضا ہے — پہنچی یہ خبر شاکر و ذاکر سے یقیناً
جو فرحت و بہجت مِلی سرکار ﷺ کے دَر سے — اِس بارے میں کچھ پوچھو تو زائر سے یقیناً
ہر شخص کے وِجدان میں ہے حُبِ پیمبر ﷺ — اَحقر نے یہ پایا ہے معاصر سے یقیناً
سرکار ﷺ کے بارے میں لکھا کرتے تھے کیا کیا — یہ پوچھیں گے نثّار سے، شاعر سے یقیناً
زوّار سے لیتے ہیں سبق سارے ملائک — طیبہ میں عقیدت کے مظاہر سے یقیناً

محمودؔ کہ ناعِت ہے، پہنچ جائے گا جنّت
مُشکل تو نہیں قُدرتِ قادر سے یقیناً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے محبوب ﷺ سے اُلفت کی تجلّی — ہے روشنی حکمت کی، ہدایت کی تجلّی
شیخینؓ کے بر میں ہے جو سنگت کی تجلّی — آقا ﷺ سے کُھلی دُنیا میں قُربت کی تجلّی
جو پائے گا سرکار ﷺ کی سُنّت کی تجلّی — دُنیا ہی میں پا لے گا وہ جنّت کی تجلّی

احقر کے لیے خُلد کے پربت کی تجلّی
ہر بار رہی وفرِ سکینت کی تجلّی

جو اِس کے مخالف ہیں، اندھیرے میں رہیں گے
ہے نُور فزا ختمِ نبوّت کی تجلّی

خوش بخت ہیں جو آج، وہ پائیں گے یقیناً
میلاد کے دِن آپ ﷺ کی طلعت کی تجلّی

ذاکر کو دِکھائے گی وُہی اَوجِ سعادت
جو ذکرِ پیمبر ﷺ کی ہے رِفعت کی تجلّی

اندھیرے معاصی کے جو کھینچیں گے سُوئے نار
اُجلائے گی قسمت کو شفاعت کی تجلّی

تنظیم میں آ جائے نہ کیوں زندگی اِس کی
پائے گی جو تسلیم و تحیّت کی تجلّی

کعبہ کے جو میزاب کا رُخ پایا اِسی سمت
ظاہر ہُوئی طیبہ میں حقیقت کی تجلّی

مجھ کو یہ حقیقت مِرے اندر نے سجھائی
ہے صَلِّ عَلیٰ عینِ عبادت کی تجلّی

خلوت کو تھی جلوت میں بدلنے پہ مقرر
معراج کی شبِ دید کی، رویت کی تجلّی

کھولیں گی پیمبر ﷺ کی احادیث حقائق
کام آئی جو محمودؔ طریقت کی تجلّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل تک جو ہُوئی حکمتِ قُرآں کی رَسائی
تھی رُوح میں سرکار ﷺ کے فیضاں کی رَسائی

شادانی فزونی کی حدوں سے ہُوئی باہر
طیبہ میں ہُوئی جب دِلِ شاداں کی رَسائی

سرکار ﷺ نہ کیوں رب سے اِسے عفو دِلائیں
ہو جائے مدینے جو پشیماں کی رَسائی

اَطراف و جوانب ہی جو روضے کے نظر آئے
تا عرش ہُوئی دِیدۂ حیراں کی رَسائی

آقا ﷺ کی وَساطت سے ہُوئی ربِ جہاں تک
سرکار ﷺ کے اعیان کی، اعواں کی رَسائی

ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت سے ہے فی الفور
اللہ تلک سارے فدایاں کی رَسائی

طیبہ کو چلیں پاؤں تو پُھولوں کے بجائے
کِس طرح سے ہو خارِ مغیلاں کی رسائی

آقا ﷺ کی احادیث سمجھنے سے ہُوئی ہے
اَذہان تلک دانشِ بُرہاں کی رَسائی

جس ''ہاں'' سے پہنچتے ہیں مدینے سبھی زائر
مجھ تک بھی ضروری ہے اِسی ہاں کی رَسائی

ہر زخمِ معاصی کو لیے پہنچو مدینے
اِمکاں میں اِسی طرح ہے دَرماں کی رَسائی

جس جا پہ پہنچ سکتا نہیں کوئی فرشتہ — ممکن ہے کہاں، ہو کِسی اِنساں کی رَسائی
کیوں ہوتی نہ تابانی عقیدت کی زیادہ — دَر تک جو ہُوئی جبہہِ اِیقاں کی رَسائی
دِل میں ہیں نبی ﷺ لب پہ مِرے صلِ علیٰ ہے — کِس طرح ہو ہیجان کی، خلجاں کی رَسائی

رحمت جو نبی ﷺ سارے جہانوں کے لیے ہیں
محمودؔ ہے ہر سُو اِسی احساں کی رَسائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سمجھ پائے کہ یہ ہے آبرو کی آبرو — نجم و اِسرا نے رکھّی جب رُوبرو کی آبرو
چاہے دیکھوں قُبّہٗ خضرا کی جانب خواب میں — رکھنا آقا ﷺ میری آنکھوں کے وضو کی آبرو
خُلد میں دو ہی وَظائف بندے کو پہنچائیں گے — ہو گی صلی اللہ کی، یا ہو گی ھُو کی آبرو
حاضریٔ شہرِ طیبہ میری ہو جاتی ہے یوں — رکھتے ہیں سرکار ﷺ میری آبرو کی آبرو
وہ کہ جو آقا ﷺ کی حُرمت کی حفاظت میں بہے — ہے نگاہِ قُدسیاں میں اِس لہو کی آبرو
خالقِ جملہ عوالَم کرتا دیکھا جائے گا — صُفّہ پر بیٹھے ہوئے ہر قِبلہ رُو کی آبرو
پہلے تو بے آبروئی عام تھی چاروں طرف — ہے ظہورِ مصطفیٰ ﷺ سے رنگ و بُو کی آبرو
حکم "صلوا" پر عمل لازم ہے لیکن ساتھ ہی — سلکِ رحمت میں جُڑی ہے "سلموا" کی آبرو
دیدِ کاخ و کوئے دُنیا نے کیا تھا زرد رُو — قُبّہٗ خضرا کی چھاؤں سُرخرو کی آبرو
چارہ گر بے چارگی میں جس نے مانا آپ ﷺ کو — حشر میں ہو گی نہ کیوں اِس چارہ جُو کی آبرو
ہو خطاب آقا ﷺ سے تو ہو عزّت و توقیر سے — عرض کرنے میں ہو کیوں "تُم" اور "تُو" کی آبرو
خوش خصال اِنسان، خوش خو ہے پسندِ مصطفیٰ ﷺ — اِس طرح کا ہے تو ہے اُس زشت رُو کی آبرو

زندگی محمودؔ کرنے کے لیے دیتی ہے ساتھ
بندۂ سرکار ﷺ کو "لاتقنطوا" کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکار ﷺ میں لفظ و بیاں کی آبرو — سے ہُوئی قائم ہر اِک رَطب اللساں کی آبرو

اپنے گھر کے صحن سے بُلوا لیا محبوب ﷺ کو
یوں بڑھائی کبریا نے لامکاں کی آبرو

حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ سے بڑھ گئی
عامرؒ و ممتازؒ جیسے غازیاں کی آبرو

انبیاءِ سابقہ کی قوموں سے بڑھ کر بہت
اُمّتِ آقا ﷺ کی ہے پیر و جواں کی آبرو

پارسا انگشت بدنداں تھے، جب محشر کے دِن
رب نے رکھّی آپ ﷺ کے دِلدادگاں کی آبرو

ذرہ ہائے بستیٔ سرکارِ وَالا ﷺ سے ہُوئی
نجم و مہر و ماہ کی اور کہکشاں کی آبرو

نعت کہتے کہتے میں حمدِ خُدا کہنے لگا
بڑھ گئی ہے یوں مِری طبعِ رَواں کی آبرو

لفظ کوئی سُنّتِ سرکار ﷺ سے ہٹ کر نہ ہو
رب رکھّے قائم اگر تیری زباں کی آبرو

سر اُبھارے گی مدینے تک پہنچنے کے لیے
اِک مُسِن کی نعت سے، عزمِ جواں کی آبرو

کیوں دَساتیرِ جہاں کے پیچھے لاحاصل پھریں
ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ امن و اماں کی آبرو

حُرمتِ آقا ﷺ پہ جاں دینے کا گر دعویٰ نہیں
کیسی عزّت، منزلت کیا، اور کہاں کی آبرو

ہو رہے گی ناصِر اپنی، خاکِ طیبہ آخرش
ہے بقیعِ پاک تک عمرِ رَواں کی آبرو

بھیجتے ہیں جو صباح و شام آقا ﷺ پر درود
رب کی نظروں میں ہے ایسے خاندان کی آبرو

دفترِ عفو و عطائے سرورِ کونین ﷺ میں
"طالح لّی" نے بڑھائی عاصیاں کی آبرو

حمدِ رب ہے سرفگندہ زندگی کی عاجزی
مِدحتِ آقا ﷺ سے ہے حُسنِ بیاں کی آبرو

کہنے پر وِجدان کے، ہر وقت کی محمودؔ نے
سرورِ کون و مکاں ﷺ کے دُودماں کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب جہاں کرتے ہیں لولاک لَما کا اِحترام
اِس طرح کرتے ہیں محبوبِ خُدا ﷺ کا اِحترام

اُن ﷺ کی مرضی پر بدل دیتا ہے قبلہ کبریا
کیوں نہ بندے بھی کریں اُن ﷺ کی رِضا کا اِحترام

قصّۂ معراج پڑھتے وقت مَیں کرتا نہ کیوں
جو بنا قوسوں سے، ایسے دائرہ کا اِحترام

آمدِ ختمُ الرسل ﷺ کی دیتے رہتے تھے نوید
انبیاء پر لازمی تھا مقتدا کا اِحترام

اُن کے سر پر تاجِ سرفرازی باندھا جائے گا
جو کریں گے مصطفیٰ ﷺ کے نقشِ پا کا اِحترام

مصطفیٰ ﷺ نے عام کی وَحدانیت اللہ کی
نعت سے وَاضح ہُوا حمد و ثنا کا اِحترام

اُن کو اپنائے گا صِدقِ قلب سے بندہ وہی
جو کرے سرکار ﷺ کی اِک اِک اَدا کا اِحترام

ہم عطایا سرورِ عالم ﷺ کی کرتے ہیں بیاں
لوگ کرتے ہیں ہمارے حافظہ کا اِحترام

منقبت کہہ کر ملک ممتازؒ کی مَیں نے کِیا
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے معرکہ کا اِحترام

خاکِ شہرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی شکل میں
میری آنکھوں میں رہا خاکِ شفا کا اِحترام

اُن ﷺ کی نعلِ پاک لگنے کے حوالے سے کرو
بو قبیس و مروہ و ثور و حِرا کا اِحترام

تندرستی ہوتی ہے شہرِ پیمبر ﷺ سے عطا
اِس لیے کرتا ہوں اِس آب و ہَوا کا اِحترام

وِردِ صلی اللہ کرتا ہوں تو کرتے ہیں مَلک
بندۂ سرکار ﷺ کے ذہنِ رَسا کا اِحترام

انبیاء رب میں جو تھی محترم محمودؔ جی
ہم پہ لازم ہے اِسی ذاتِ عُلا کا اِحترام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں میں ہے مدینے کی مٹّی کا اِحترام
دَراصل ہے جو فیض رَسانی کا اِحترام

جب نظمِ نعت بندے کے آگے ہو، وہ کرے
ہر اُس کے متن، اُس کی ہر سُرخی کا اِحترام

تاحشر کرتے پائیں گے سارے ملائکہ
شیخینؓ کی حضور ﷺ سے یاری کا اِحترام

جاری ہے اس میں صلی علی المصطفی ﷺ کا وِرد
کیوں مَیں کروں نہ سانس کی ڈوری کا اِحترام

میثاقِ انبیاء میں تھا عظمت کا فیصلہ
ہمراہ رب تھا سب کی گواہی کا اِحترام

بچپن میں میری نعت سے اُلفت ہُوئی شروع
کرتا ہُوں خود مَیں اپنے اِس ماضی کا اِحترام

تبدیل کرنا چاہا جو قِبلہ حضور ﷺ نے
رب نے کِیا تھا اُن کی اِس مرضی کا اِحترام

بنیاد حاکمیتِ رب کی یہی بنا
آخر کو کیوں نہ ہو سنِ ہجری کا اِحترام

معروضے میرے تا درِ سرکار ﷺ لے کے جائے
مَیں کیوں کروں نہ فکر کے پنچھی کا اِحترام

جو احترام سرورِ عالم ﷺ میں سر جھکائے
کرتا ہُوں اِس کی ذاتِ گرامی کا اِحترام

کرتے ہیں صدق دِل سے عقیدت شناس لوگ
ممتاز قادریؒ سے ہر غازی کا اِحترام

بحری جہاز ہو کہ ہوائی جہاز ہو
کرتے ہیں نُوری طیبہ کے رَاہی کا اِحترام

داتاؒ کی نگری کے سبھی باسی نہ کیوں کریں
طیبہ نگر حضور ﷺ کی بستی کا اِحترام

کمتر ہے نعت گوؤں میں محمودؔ ناظرین
فرمائیں اِس کی عجز کلامی کا اِحترام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنا تھا خالق کے لُطف لاتُعد کا اِحترام
اِس لیے کرتا ہوں محبوبِ صمد ﷺ کا اِحترام

ہے "بلد" کی شکل میں تا حشر طیبہ کا نگر
اِحترام شہر ہے سورہ "بلد" کا اِحترام

میری ہر تکلیف میں سرکار ﷺ کرتے ہیں مدد
میرا ہر پل کرتا ہے اُن ﷺ کی مدد کا اِحترام

فضلِ سرور ﷺ سے کلامِ کبریا پڑھتے ہُوئے
کرتا ہُوں مَیں بھی زبر، زیر اور شد کا اِحترام

اِس میں بھی تشریف لائے ہوں گے میرے مصطفیٰ ﷺ
اِس لیے کرتا ہُوں لوگو، ہر لحد کا اِحترام

ہیں نبی ﷺ اوّل سے آخر تک حبیبِ کبریا
یوں ضروری ہے اَزل کا اور اَبد کا اِحترام

عظمتِ سرکار ﷺ کی خاطر جو فرمائے گئے
دِل سے کر ایسے فرامینِ اَحد کا اِحترام

اُن کے ہاتھوں پہنچیں مجھ تک رب کی ساری نعمتیں
میں نہ کیوں کرتا رَہوں آقا ﷺ کے ید کا اِحترام

جو درود آقا ﷺ پہ بندہ پڑھتا ہے صبح و مَسا
ہے حسابِ آخرت میں ایسی مد کا اِحترام

غور کرنا، سوچنا اچھّا ہے تو کرتے رہیں
جو تدبُّر کے لیے ہو، اِس خرد کا اِحترام

ملتی ہیں دونوں حدیں، جن میں ہے اِک باریک فرق
حمد میں اور نعت میں لازم ہے حد کا اِحترام

رات سوتے وقت شکلِ حمد میں کرتا ہوں مَیں
نعت گوئی کی جو پائی، اُس سَنَد کا اِحترام

لازمی محمودؔ اِنساں پر ہے یہ، کرتا رہے
جو عطائے رب ہے، اُس ہوش و خرد کا اِحترام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک فقرۂ آقا ﷺ میں آگہی ہے بہت
صحاحِ سِتّہ میں ہر اَصل پیشگی ہے بہت

بہت سے شعر کے موضوع پائے جاتے ہیں
مگر مرے لیے تو مدحِ سیّدی ﷺ ہے بہت

خُدا نے اُمّتِ سرور ﷺ میں مجھ کو پیدا کیا
نبی ﷺ کے ہاتھ میں ایسی سپردگی ہے بہت

نگاہِ لُطفِ حبیبِ خدا ﷺ میں آنے کو
رسول پاک و مکرّم ﷺ کی پیروی ہے بہت

شبانہ روز جو عادت پڑی درود کی ہے
مجھے تو اِس کے لیے حرفِ شافعیؒ ہے بہت

میں حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کی بات کرتا ہوں
اِس ایک کام سے حاصِل مجھے خوشی ہے بہت

مِرے لیے ہے حدیث اُن ﷺ کی "طالح لی" کی
توجّہ مجھ پہ نبی ﷺ کی یہ دِی ہُوئی ہے بہت

ہماری منزلِ آخر میں کامیابی کو
نبوّت آقا و مولا ﷺ کی آخری ہے بہت

دُعائیں اُمّتِ آقا ﷺ کی بہتری کی کرو
مدینے کو تو یہی راہِ راستی ہے بہت

جو اُن ﷺ کے اُمّتی ہیں اُن سے پیار ہے مجھ کو
کہ مغفرت کے لیے کام اِک یہی ہے بہت

میں شہرِ داتاؒ میں اِک مدّتِ مدید سے ہوں
مگر مدینے سے دُوری میں بے کلی ہے بہت

قسم بصیریؒ خوش گفت کی رشیدؔ احمد
زبانِ مدحِ پیمبر ﷺ میں دِلکشی ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا داری کا تو جو اَشہب ہے، سرپٹ ہے بہت
راہ میں دینِ نبی ﷺ کی، سنسناہٹ ہے بہت

خُلقِ آقا ﷺ کا نہ جو بندہ ہو راہی بدزباں
منہ پر اِس کے تو لکھا ہوتا ہے، منہ پھٹ ہے بہت

پیرہن وہ جو حبیبِ رب ﷺ نے پہنا ہی نہ تھا
سوشکن اِس میں ہیں، بل دَسیوں ہیں، سلوٹ ہے بہت

ملتزم کے آگے سجدے پہلے ہوں، پھر اُس کے بعد
سر جھکانے کے لیے آقا ﷺ کی چوکھٹ ہے بہت

پُرغضب جتنا بھی محشر میں خُدا ہو، مجھ کو تو
صرف محبوبِ خُدا ﷺ کی مُسکراہٹ ہے بہت

میں درود پاک پڑھنے میں مگن ہوں روز و شب
اور جتنے کام ہوں، اِن میں تو "اِف بٹ" ہے بہت

راتیں دُنیا بھر کی رکھتا ہے وہ تابانی فروز
شہرِ سرور ﷺ کے قمر کی جگمگاہٹ ہے بہت

اِس میں چودہ سو برس سے کچھ کمی آئی نہیں
دَر پہ دَریوزہ گروں کا یہ جو جمگھٹ ہے بہت

دیدِ آقا ﷺ کے لیے اِک شب بنا تھا یہ ہجوم
آسمانوں پر ستاروں کا جو جُھرمٹ ہے بہت

اور کاموں میں تو عُجلت کچھ پسندیدہ نہیں
طیبہ جانے کی تمنّا میں تو "جھٹ پٹ" ہے بہت

زائرینِ شہرِ آقا ﷺ کے دِلوں میں جھانک لو — اُنس و اُلفت کم نہیں ہے اور لگاوٹ ہے بہت

اُن کے دَر پہ دَست بستہ ہٹ کے ہوتا ہُوں کھڑا — سامنا کرنا ہے مُشکل، ہچکچاہٹ ہے بہت

جو نہیں پڑھتا درود، اُس کے تو مرنے کے لیے — چُلّو بھر پانی ہے کافی اور پنگھٹ ہے بہت

چاہیے جس کو ہر اِک اچھائی، ہر اِک بہتری — اُس کی خاطر اُن ﷺ کا دَروازہ تو چوپٹ ہے بہت

حشر میں کردار کا پوچھا تو پائیں گے سبھی — فضلِ گُل افشانیٔ گُفتار تلپٹ ہے بہت

اِقتدارِ مُلک جس کو بھی مِلا ہے، اُس کو تو — بادشاہت کا ہے غرّہ، چودھراہٹ ہے بہت

طاعتِ سرکار ﷺ کے رَستے کے ہم راہی نہیں — ''عاشقِ سرکار'' کہلانے کی تو رَٹ ہے بہت

آج کل پھر دُوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ سے رشیدؔ
اِضطراب انگیز دِل ہے، تلملاہٹ ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی جو صُفّہ پہ ہے اور قبلہ رُو سے بہت — اِس ایک بندے کی محشر میں آبرو ہے بہت

نمازِ عشقِ رَسولِ کریم ﷺ پڑھنی ہو — تو اِس کے وَاسطے آنکھوں کا ہی وضو ہے بہت

مزاج میں بھی اطاعت ہے لازمی اُن ﷺ کی — مطیعِ آقا ﷺ جو بندہ ہے، نرم خُو ہے بہت

وہ جس نے خوں دیا ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے — وہ زرد رُو بھی سرِ حشر سُرخرو ہے بہت

صباح و شام جو نعتِ حضور ﷺ گاتا ہے — مِری نظر میں وہی ایک خوش گلو ہے بہت

نہیں ہے مقصد و مطلب کوئی، سِوا اِس کے — نبی ﷺ کے شہر میں مرنے کی آرزو ہے بہت

سلام آقا کی خدمت میں دَست بستہ کرو — کہ ''حکمِ صلوا'' کے ہمراہ ''سلموا'' ہے بہت

سیاہ فام تھا جس خوش نصیب کا وَالد — نگاہِ رب میں موذّن وہ خُوبرُو ہے بہت

نہیں ہے شعر کی تعلیم سے اِنھیں مطلب — کہ اُن کے وَاسطے ''ما ینبغی لهٗ'' ہے بہت

یہ چند مدحِ پیمبر ﷺ کے اجتماع نہیں — درود خوانوں کا مجمع تو کُو بہ کُو ہے بہت

چلے نہ حکم پر اُن ﷺ کے، تو اُمّتی کیا ہیں! — نبی ﷺ کی شان میں ویسے تو گفتگو ہے بہت

میں سب کا دوست ہوں محمودؔ اِس لیے کہ مجھے
معانِدت کے لیے آپ ﷺ کا عدُو بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسلیم کو حضور ﷺ کا فرمان ہے بہت
ہر درد و رَنج و غم کا یہ دَرمان ہے بہت

احزاب سورہ میں جو ہے صلّوا وسلّموا
آیت یہ اُن ﷺ کی شان کے شایان ہے بہت

ہم میں جو بھیجا اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو
ہم پر خُدا کا یہ ہی تو احسان ہے بہت

دیتے نہ کیوں بشارتیں آقا حضور ﷺ کی
اِس کے لیے تو نبیوںؑ کا پیمان ہے بہت

ہوتے ہیں مستفید، ہوں بے جاں، یا جاندار
سرکارِ کائنات ﷺ کا فیضان ہے بہت

جو کچھ کہا حضور ﷺ نے، اُس پر عمل کرو
فرمان اُن ﷺ کا وَاجب الاذعان ہے بہت

شہرِ نبی ﷺ پہنچنے کی لَو ہے لگی؟
بستی میں دِل کی، اب کے چراغاں ہے بہت

چلنا جو چاہتے ہو رہِ مستقیم پر
تو سُنّتِ حضور ﷺ اور قُرآن ہے بہت

جو کچھ حضور ﷺ کرتے رہے ہیں، کرو سبھی
مُشکل کہاں، یہ رَاہ تو آسان ہے بہت

ہاتِف یہ کہہ رہا ہے، سُنیں سارے نعت گو
بس مغفرت کو نعت کا دِیوان ہے بہت

سرکار ﷺ! آپ ہم کو بدی سے بچائیے
اپنی سی کرنے پر تُلا شیطان ہے بہت

عاصی جو ہم ہیں، کھاتے ہیں سرکار ﷺ ہی کے ہیں
محمودؔ مغفرت کا یوں اِمکان ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ کا قلب پر جس کے بھی ہو نزول
رُوح الامیںؑ کی دَاد کو کرتا ہے وہ وُصول

لکھتا رہا ہے جس کا قلم نعتِ مصطفیٰ ﷺ
غفران کی سَند کا ہے آساں اِسے حصول

خلاق کائنات کے اَحکام کی ہیں سب
آقائے کائنات ﷺ کی شایانِ شاں فصول

رب و رسول ﷺ ہی کے کہے پر عمل کرو
اِس باب میں تو کام کچھ آتی نہیں عقول

اُن پر چلے گا جب تو بنے گا حبیبِ رب
سب پہلوؤں کو سیرت آقا ﷺ کے، جان اصول

جو شے وہاں کی ہے، وہی سب سے ہے شان دار — شہرِ نبی ﷺ کی گرد کو کہنا نہ خاک دھول

وہ جس کے اِستجاب کا اُن کو یقیں رہا — نبہانی کی دُعا کا رہا وَاسطہ بتولؓ

رب نے مقام اُن کا بتانے کے وَاسطے — سرور ﷺ کے ذکر میں کِیا آیات کا نزول

طیبہ میں حاضری کا اُنھیں اِذن کب مِلے — بندے جو ہیں ظلوم، جو اِنسان ہیں جہول

صد مرحبا مدینۂ سرور ﷺ کی، جس کے سب — ہیں پیڑ ثمر دار، نہیں ہے وہاں ببول

خُلدِ بریں کا رَاستہ وہ بُھول جائے گا — پڑھنا درود نام کو سُن کر، گیا جو بُھول

بُستانِ مدحِ سرور کونین ﷺ سے رشیدؔ
پیشِ حضور ﷺ کرتا رہا فضلِ حق سے پھُول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار پر جو سایہ کرے سیرتِ رسول ﷺ — جو مقتدر ہیں، جاری کریں حکمتِ رسول ﷺ

اَزواجؓ ہیں، بناتؓ و صحابہؓ ہیں، آلؓ ہے — سر آنکھوں پر ہے اپنے تو ہر نِسبتِ رسول ﷺ

خورشید موڑا، چاند کو توڑا حضور ﷺ نے — یوں سب پہ وَاضح ہوگئی ہے قُدرتِ رسول ﷺ

کیا انبیاء میں سے بھی کِسی کو وہ مِل سکی — جو عرش و لامکاں پہ رہی شوکتِ رسول ﷺ

دُنیا کا جو نظام کہ تھا بند، کُھل گیا — جب لامکاں سے گھر کو ہُوئی رِجعتِ رسول ﷺ

اَصحاب مصطفیٰ ﷺ کو مِلی ہیں صیانتیں — راضی خُدا کو کرنے گئی صحبتِ رسول ﷺ

سب کائناتیں رُو بہ عمل تو اِسی سے ہیں — تجسیم ایسی پا گئی ہے رحمتِ رسول ﷺ

"مَن یُطعِ الرسول" مطیعِ خدا رہا — خوش بخت تر تھا جس نے بھی کی طاعتِ رسول ﷺ

جنگِ اُحد میں اُن کی شہامت جو تھی کمال — آئی نظر حُنین میں بھی ہمتِ رسول ﷺ

اِس حد میں پیٹ ہو کہ دو پتھر نظر نہ آئیں — کوئی تو ہو جو اِس کو کہے سُنّتِ رسول ﷺ

نقشہ نبی ﷺ کے شہر کا آنکھوں میں کیوں نہ ہو — قِرطاسِ دِل پہ نقش ہُوئی مِدحتِ رسول ﷺ

اللہ کے احاطۂ شفقت میں آ گیا
محمودؔ جس کے دِل میں بھی تھی اُلفتِ رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۹ واں مجموعۂ نعت

مِدحتِ سراجِ مُنیر ﷺ

انتساب

۱۵ مئی ۲۰۱۷ سے ۱۷ مئی ۲۰۱۷ تک ۲۶ گھنٹے وینٹی لیٹر پر رہنے کے دوران

اُن لمحوں کے نام

جب میرے دِل نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

اُڑ نہیں سکتی کبھی "صَلِّ علیٰ" کی آبرو
تھام رکھی ہے خُدا نے مصطفیٰ ﷺ کی آبرو

جب بڑھ گئی دِل میں نبی ﷺ کے نقشِ پا کی آبرو
کرنا تم اِس لمحۂ راحتِ فِزا کی آبرو

کعبہ کو قبلہ کی حیثیت جو رب نے کی عطا
رب بناتا ہے پیمبر ﷺ کی رضا کی آبرو

ہم جو دُنیا میں نبی ﷺ کے حکم پر چلتے رہے
حشر میں رہ جائے گی ما و ثنا کی آبرو

مکتبِ صُفّہ نہ ہو جس کی فراست کی اساس
ہو کے دو کوڑی کی رہ جائے ذکا کی آبرو

"یا حَبِیبی اُدْنُ مِنّی" کے کہے پر بڑھ گئی
اُنسِ رب، آقا ﷺ کی تسلیم و رضا کی آبرو

سجدہ و قعدہ میں جب جو سرکار ﷺ ہی کو بھول جائے
اُڑ نہ جائے متّقی و پارسا کی آبرو

ہم سنبھالے رکھیں اُن کے مُتبع رہتے ہوئے
مصطفیٰ محبوبِ رب ﷺ کے اِعتنا کی آبرو

اختصاصِ دیں تو تھا سچّائی اور پاکیزگی
پر گنوا بیٹھے ہیں ہم صِدق و صفا کی آبرو

واسطہ بندہ جو دیتا ہے رسولِ پاک ﷺ کا
کب ڈبوتا ہے خُدا دستِ دُعا کی آبرو

آبِ شہرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ پیتے ہوئے
پانی کر دی زائروں نے اغذیہ کی آبرو

صبح و شام و روز و شب صلِ علیٰ کے وِرد سے
اہلِ ایماں رکھیں تقلیدِ خُدا کی آبرو

وہ پہنچتا ہے مقامِ عامرؒ و ممتازؒ پر
جو گرہ میں باندھتا ہے حوصلہ کی آبرو

چار دیواری بقیعِ پاک کی آنکھوں میں ہو
ہو جو مرتے وقت میرے اِدّعا کی آبرو

جو فرامینِ پیمبر ﷺ سے کرے صَرفِ نظر
سوچ تو محمودؔ، تُو نے اپنی کیا کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ رب کی ہے برکات کی آبرو
خاکِ طیبہ کے ذرّات کی آبرو

اِس سے ہے طاعتِ ذات کی آبرو
ہو گی محشر میں صلوات کی آبرو

نقشِ آقا ﷺ کی خیرات کی آبرو
میرے پھیلے ہوئے ہاتھ کی آبرو

ایک آمد ہے آقا ﷺ کی احسانِ رب
دوجی ہے اِک رجب رات کی آبرو

وعدہ امّت کی بخشش کا کرتے ہوئے
رکھّی رب نے ملاقات کی آبرو

وَا ہوئی ہے احادیثِ سرکار ﷺ سے — نظمِ دیں میں مساوات کی آبرو
ہے حرم ثور سے عیر تک آپ ﷺ کا — پھر ہے اُس کے مضافات کی آبرو
جانیں مہمانِ معراج یا خود خُدا — کیا تھی خاطر مدارات کی آبرو
عرش اور لامکاں پر قدومِ نبی ﷺ — سے بڑھی اُن مقامات کی آبرو
بڑھ کے الفاظ سے مدحِ سرکار ﷺ کے — رب کے ہاں ہو گی جذبات کی آبرو
طاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں جو قائم ہوئیں — ہو گی صرف ایسی عادات کی آبرو
مدحِ سرکارِ والا ﷺ جو کی، بڑھ گئی — ظرفِ احقر کی، اوقات کی آبرو
نجم و اسرا میں، معراج کی ذیل میں — رب نے رکھّی اشارات کی آبرو
حکمِ "جآؤک" پر چلنے سے ہو گئی — رب کے آگے مُناجات کی آبرو
آقا ﷺ آئے تو کعبہ مصفّا ہُوا — لُٹ گئی عُزّیٰ و لات کی آبرو
شوقِ عُمرہ میں، طیبہ سے دِل میں بڑھی — ذوالحلیفہ کے میقات کی آبرو

نعتِ محمودؔ میں کچھ محاسن نہیں
آقا ﷺ رکھیں گے جذبات کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سمت مصطفیٰ ﷺ کی ہے یکتائی معتبر — رعنائی اُن کی معتبر، زیبائی معتبر
ہے رب کے ہاں حضور ﷺ کا شیدائی معتبر — اِس خوش نصیب ہی کی ہے دانائی معتبر
سوگند کھائی رب نے قلم اور سطور کی — کیوں ہو نہ ذکرِ آقا ﷺ کی اونچائی معتبر
جو راہِ اتّباعِ پیمبر ﷺ میں چل پڑا — ہے اُس کی زندگی میں ہر اچھائی معتبر
باقی تو سب ہیں بھولنے کی تنگنائیاں — آقا ﷺ کی یاد کی رہی پہنائی معتبر
جابرؓ بھی جانتے تھے، اور اپنا بھی ہے یقیں — آقا حضور ﷺ کی ہے مسیحائی معتبر
خالدؓ نے مُوتہ میں جو حفاظت کی فوج کی — فرمائی مصطفیٰ ﷺ نے وہ پسپائی معتبر
رحمت حبیبِ رب ﷺ کی جہانوں کو ہے محیط — اِنساں کو چاہیے مگر بینائی معتبر

ہو گی ثبوت یاب ترازو پہ حشر کے
مدّاحِ نبی ﷺ کی بزم آرائی معتبر

خلاقیت رب کی، ثنا میں حضور ﷺ کی
افکار کی مِرے، فلک پیمائی معتبر

جس کے سبب نعوت مَیں لکھتا چلا گیا
تخئیل و فکر کی ہے توانائی معتبر

مقصورۂ حضور ﷺ کے چاروں طرف، بہ دل
ہوتی ہے مومنوں کی جبیں سائی معتبر

جو شاغلِ درودِ پیمبر ﷺ تھا، دیکھنا!
جنّت کے دَر پہ اُس کی پذیرائی معتبر

خاموشی شہرِ آقا ﷺ میں محمودؔ خوب ہے
تھی ملک میں تو اپنی بھی گویائی معتبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں پیشِ شہرِ شاہِ عرب ﷺ بے زبانیاں
اور ساری ہیں بہ وجہِ ادب بے زبانیاں

مقصورۂ حضور ﷺ کے چاروں طرف مِری
دیکھی ہیں سب نے مُہر بہ لب بے زبانیاں

قدمین اور مواجہۃ الرسول ﷺ میں
ہیں بے نیازِ رنج و تعب بے زبانیاں

لب بند ہوں جو ذکرِ پیمبر ﷺ کہو، سُنو
ہوں حاضری میں حُسنِ طلب بے زبانیاں

مجبور زحمتیں جو کریں غُل غُپاڑے پر
لائے نہ کیسے رحمتِ رب بے زبانیاں

وفورِ ادب سے دِل ہو جب بندے کا نعت خواں
ہوں مغفرت کا ایک سبب بے زبانیاں

اندوہ میں جو یادِ نبی ﷺ نے سکوں دیا
گویا ہوئی ہیں وجہِ طرب بے زبانیاں

ذکرِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ سُنو جونہی
ہر دم رہیں بہ پیش و عقب بے زبانیاں

تم پر کرے جو غصّہ کوئی شخص بے جواز
سمجھو علاجِ غیظ و غضب بے زبانیاں

بے مدحتِ نبی ﷺ ہے جو، صوتِ حمیر ہے
ایسا ہو تو ضروری ہیں تب بے زبانیاں

مَیں نے پڑھیں حدیثیں تو ہمراہ تھیں مِرے
ہنگامِ صبح و آخرِ شب بے زبانیاں

باتیں کرو تو سرورِ کون و مکاں ﷺ کی ہوں
اور سوچ لو، ضروری ہیں کب بے زبانیاں

کفر و نفاق کی جو ہوں آوازیں چار سُو
خوشنودئ نبی ﷺ کا ہیں ڈھب بے زبانیاں

پہنچا ہوں جب مَیں عتبۂ سرکار ﷺ پر رشیدؔ
ہیں میری عرضِ حال کی چھب بے زبانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاگزیں جس کے ہُوا ہے قلب کے اندر درود
اُس کا یوم الدین کو بھی ہو گا چارہ گر درود

مومنوں کو بھی ہے یہ تشویش بھی، تحریک بھی
خالق و مالک کی عادت کا بھی ہے مظہر درود

دور ہوتی ہی نہیں اِس سے تو خالق کی نظر
بیٹھ کر حلقے میں جو پڑھتا رہے اکثر درود

گھومتی ہے گرد اِس کے، ہر عبادت روز و شب
ہے عباداتِ صباح و شام کا محور درود

اِس وظیفے کی یہ اہمیت، یہ حیثیت سمجھ!
روح بھی پڑھتی نظر آئے، جو ہو لب پر درود

دُنیا میں بھی اِس کے باعث کام ہوتے جائیں گے
سایہ افگن آخرش ہو گا سرِ محشر درود

اُس پہ کرتا ہے خُدا چشمِ عنایات و کرم
جو سلام آقا و مولا ﷺ کو کرے، پڑھ کر درود

آپ ﷺ کے قدموں کی جانب سے جو ہوتا ہے طلوع
پڑھتا ہے اخلاص و اُلفت سے شہِ خاور درود

میرے جیسے معصیت پیشہ ہیں جتنے، رب کرے
حشر کے ہنگام میں اُن سب کا ہو یاور درود

آنکھ کے رستے اُترتا ہے یہ ہر اِک جسم میں
روح و جان و دِل پڑھے، پڑھ لے جو چشمِ تر درود

ہر شناخت پر مِری، ہو گی شفاعت کی نظر
حشر میں اِمداد کو آئے گا جب بڑھ کر درود

کیسے خالق میری عرضی کو نہ کر لے قبول
سامنے دیکھے گا جس دَم وہ سرِ محضر درود

آبِ زمزم پی کے صُبح و شام اب پڑھتا ہُوں جب
چاہا رب نے تو پڑھوں گا مَیں لبِ کوثر درود

میری تو محمودؔ خواہش ہے، جو ہو جائے قبول
ملک میں صبح و مسا مومن پڑھیں گھر گھر درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں سے لامکاں تک بس محبت کی حکومت ہے
سرِ اسرا یہی سرِّ حقیقت کی کرامت ہے

مسلماں کے لیے قدرت نبی ﷺ کو یہ ودیعت ہے
تو اِس کی روح و جاں میں رحم و رافت کی حرارت ہے

یہ فضل و رحمتِ ربِّ دو عالم کی نہایت ہے
بشر کی شکل میں جو نُورِ حضرت ﷺ کی ولادت ہے

غم و اندوہ و رنج و اِبتلا سے بچنے کی خاطر
درودِ پاک کے سدِّ حفاظت کی ضرورت ہے

بروزِ حشر آقا ﷺ کی شفاعت کی ہے گر حاجت
ضروری تو فقط اشکِ ندامت کی وساطت ہے

کلام ربِّ عالم کے معارف کو سمجھ لو تو
احادیثِ نبی ﷺ کا گنجِ حکمت ہی شریعت ہے

اُحُد کے اور حنین و بدر کے غزوات کے باعِث
ہمیں ہر معرکے میں فتح و نُصرت کی بشارت ہے

ہیں پاتالِ یم حُبِّ رسول اللہ ﷺ میں موتی
وگرنہ ہر طرف قعرِ مذلّت کی غلاظت ہے

یہ جو ہم اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ کی راہ لیتے ہیں
سروں پر اپنے، یہ حُسنِ سعادت کی فضیلت ہے

ہے جاہل جو مقامِ آقا ﷺ سے غافل رہا بندہ
جو اہلِ علم ہے، فہم و فراست سے عبارت ہے

جو حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں جاں دینے اُٹھا عامرؒ
یہی تو خونِ اہلِ دِل میں غیرت کی علامت ہے

وہ جو نامِ نبی ﷺ سُن کر درود اُن پر نہیں پڑھتے
نہ جانے کیوں اُنھیں ایسی جسارت کی سہولت ہے

یہ لُوٹیں مُلک کو اور جینا مُشکل کر دیں لوگوں کا
بچائے رب، یہ اربابِ حکومت کی سیاست ہے

شہنشاہیّت و جمہوریت دونوں ہیں ناجائز
نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہی امن و راحت کی ضمانت ہے

یہ پھر آیا حصارِ ظلمت و کفر و ضلالت میں
”حضور ﷺ! انسان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے“

یقیں محمودؔ آقا ﷺ کی شفاعت کا تُو پا لے گا
جو نعتوں میں تری، وفرِ عقیدت کی لطافت ہے

(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنھیں محشر میں آقا ﷺ کی ضمانت کی ضرورت ہے
اُنھیں حبِّ نبی ﷺ میں اِستقامت کی ضرورت ہے

شامِ جاں کو خوشبودار رکھنے کے لیے، لوگو!
گُلِ مدّاحِ سرور ﷺ کی نکہت کی ضرورت ہے

حدیثوں میں جو آیا ہے، ہمیں دُنیا میں رہنے کو
اُسی دانائی و ترکیب و حکمت کی ضرورت ہے

درودِ مصطفیٰ ﷺ صَلِّ علیٰ کے کہنے سُننے میں
بلاغت کی ضرورت ہے، سماعت کی ضرورت ہے

ہو کوئی پارسا یا معصیت پیشہ، سرِ محشر
ہر اِک مومن کو آقا ﷺ کی شفاعت کی ضرورت ہے

نبی ﷺ کے نام لیوا چاہیں جو عزت زمانے میں
تو اِس مقصد کی خاطر عزم و ہمت کی ضرورت ہے

مطیعِ خالقِ کونین کا اعزاز پانے کو
حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی اطاعت کی ضرورت ہے

نبی ﷺ کے بیکس و نادار بندوں کو وہ عزّت دیں
جنھیں محشر کے ہنگامے میں عزّت کی ضرورت ہے

فقط لفظ و بیاں میں عشق و اُلفت کی نہ باتیں ہوں
کہ حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کو غیرت کی ضرورت ہے

کھڑے کاسہ بدست آقا ﷺ کے مقصورہ کی چوکھٹ پر
مُجھ ایسوں کو نبی ﷺ کے رحم و رافت کی ضرورت ہے

خُدا کی حمد اور سرور ﷺ کی نعت پاک کہنے کو
نظر کی، لوح کی، دِل کی طہارت کی ضرورت ہے

نمازوں میں پڑھیں صلِّ علیٰ قعدے میں جب بیٹھیں
محبوں کو اِسی عینِ عبادت کی ضرورت ہے

بآسانی منازِل مغفرت کی پانے کی خاطر
ہمیں تو مقتضیاتِ اطاعت کی ضرورت ہے

جنھیں طیبہ پہنچنے کی خوش اُمیدی ہے، اُن سب کو
پیمبر ﷺ اور حمزہؓ کی اجازت کی ضرورت ہے

نکل پائے نفاق و معصیت کے قعرِ ذلّت سے
”حضور ﷺ! اِنسان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے“

سُنائے نعت اِک محمودؔ عزرائیلؑ کو پہلے
بس اتنے ہی توقّف، اتنی مہلت کی ضرورت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ق)

شریف النفس ہو، ناموں کا کیا ہے، کچھ بھی ہو اِس کا
کہ مُسلم کو کم از کم آدمیّت کی ضرورت ہے

یہ کیسے مقتدر بندے ہیں، پیٹ اِن کا نہیں بھرتا
اِنھیں کچھ اور، تو کچھ اور دولت کی ضرورت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدِ امکان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے
عمل کو، دھیان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

جسے ربّ و نبی ﷺ کے پیار سے ناواقفیت ہے
ہر اُس انجان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

نبی ﷺ ہیں میزبان سب کے، مدینے سب پہنچ جائیں
ہر اِک مہمان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

بُرے بھی اور بھلے بھی دہر میں موجود ہیں آقا ﷺ
مُجھے پہچان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

ہر اِک خواہش، تمنّا، آرزو سرکار ﷺ سے مانگو
کہ ہر ارمان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

اطاعت میں حبیبِ کبریا ﷺ کی، جاہ و منصب ہو
شکوہ و شان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

فقط مدحِ پیمبر ﷺ سے ہو قدر و منزلت اپنی — ہمارے مان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے
ازل سے تا ابد وہ ربّ و پیغمبر ﷺ کا باغی ہے — کہاں شیطان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے
بنامِ آقا ﷺ پایا تھا یہ پاکستان، تو اِس کے — سبھی ارکان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے
سجے ختمِ نبوّت کے جو بد خواہوں سے دنگے میں — ہر اُس میدان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے
جہاں میں چار سُو اندھیارے گمراہی کے چھائے ہیں — ''حضور ﷺ! اِنسان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

گزارش ہے یہی محمودؔ ناعِت کی پیمبر ﷺ سے
کہ اِس کی جان کو نُورِ ہدایت کی ضرورت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے دَر پہ جو ہے باریاب شام و سحر — وہ سمجھے، دُنیا میں ہے کامیاب شام و سحر
جو دیکھی شہرِ نبی ﷺ کی تراب شام و سحر — تو اردگرد رہے گا ثواب شام و سحر
طوافِ روضۂ آقا حضور ﷺ میں مشغول — ہیں سب نجوم و مہ و آفتاب شام و سحر
کہ ہو گی دید حبیبِ غفور ﷺ کی اُس دن — رکھو نگاہوں میں یومُ الحساب شام و سحر
تھا سربراہِ ملائک، نبی ﷺ کا خادِم تھا — رہا حضور ﷺ کا جو ہم رکاب شام و سحر
رسولِ پاک ﷺ کی طاعت میں روز و شب گزریں — یہی ہے پیار کا لُبِّ لباب شام و سحر
نبی ﷺ کو مان لیں ہم وجہِ خلقتِ ہر شے — اگر ہو سامنے کُن کی کتاب شام و سحر
وہ بدنصیب ہے، جو اِس سے مستفید نہ ہو — کُھلا ہے رحمتِ سرور ﷺ کا باب شام و سحر
درود پڑھنے میں جو کام لے گا غفلت سے — تو اِس پہ رب کا رہے گا عتاب شام و سحر
خلل دماغ کا ہے عشق غیرِ سرور ﷺ کا — ہے مدحِ غیرِ پیمبر ﷺ عذاب شام و سحر
حضوری کا نہیں جب تک پیام آ جاتا — حرم میں حاضری کے دیکھ خواب شام و سحر

سمجھ وہ سکتا ہے حیثیتِ حضور ﷺ رشیدؔ
پڑھے جو شخص بھی اُمّ الکتاب شام و سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے در کے آگے ہم چادر بچھائیں اِس لیے — وہ ہمیں دُنیا کی ہر نعمت دِلائیں اِس لیے
چاہتا ہے رب یہی "جاؤک" کے اعلان سے — اپنا دَر سرکار ﷺ مُجھ کو تو دکھائیں اِس لیے
عرضیاں سُن کر مدد کرنے کا دفتر ہے یہیں — بھیجتا ہوں میں مدینے اِلتجائیں اِس لیے
حشر کے دن تک رہائش اُن کی رہنی ہے یہیں — عنبریں، نوریں ہیں طیبہ کی فضائیں اِس لیے
اُن ﷺ کی ہونی تھی ملاقات اپنے رب سے ایک شب — رہتی تھیں قدموں میں اُن کے، اِنتہائیں اِس لیے
"رحمت" آقا ﷺ کا صفاتی کب ہے، ذاتی نام ہے — عام ہیں سارے جہانوں میں عطائیں اِس لیے
انکساری، عاجزی کا سکّہ طیبہ میں چلے — چھوڑ آتے ہیں وطن ہی میں اَنائیں اِس لیے
نفل آقا ﷺ کے سرہانے کی طرف اُس نے پڑھے — خُلد خود دیتی ہے زائر کو صدائیں اِس لیے
اِشتہائیں ختم ہو جائیں ہمیشہ کے لیے — وہ مدینے میں ہمیں اِتنا کھلائیں اِس لیے
لوگ کچھ ایسے ہیں جو حُبِّ نبی ﷺ سمجھیں خطا — ہم نبی ﷺ کے پیار کو سب سے چھپائیں اِس لیے
میرے کانوں میں پڑے ہیں "طالع لی" کے حروف — ہو گئی ہیں سینکڑوں مُجھ سے خطائیں اِس لیے

ایک یہ عادت اُنھیں طیبہ میں پہنچاتی رہی
نعت تو محمودؔ صاحب گنگنائیں اِس لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جئیں تو راستی کے اور آتشی کے لیے — یہ حکمِ آقا ﷺ ہے اُمّت کی بہتری کے لیے
قلم تو ہاتھ میں ہے مدحِ سیّدی ﷺ کے لیے — مگر ہو فکر بھی آقا ﷺ کی پیروی کے لیے
ورائے عرش جو قصرِ دَنا کی سج دھج تھی — یہ اِہتمام ہُوا تھا فقط نبی ﷺ کے لیے
حضور ﷺ آخری اللہ کے نبی ہیں، اُنھیں — زمانہ حشر تک دیکھے گا رہبری کے لیے
مِلے گا کیسے بلاواسطہ کوئی رستہ — مدینے حاضری لازم ہے رب رسی کے لیے
حصولِ اِذن تو پہلے حضور ﷺ سے چاہو — یہ اِلتجائیں ضروری ہیں حاضری کے لیے
خلل دماغ کا کہلائی ہر نئی اُلفت — نعوتِ آقا ﷺ مناسب ہیں شاعری کے لیے
نبی ﷺ کے حکم پہ بندوں کے ہوں حقوق ادا — یہ بھاگ دوڑ تو لازم ہے آدمی کے لیے

دیا حضور ﷺ نے تنظیم کا سبق ہم کو — مگر ہیں کام سبھی اپنے ابتری کے لیے
بیادِ سرورِ کُل عالمیں ﷺ جو تاباں ہے — یہی ہے نام وری چشمِ شبنمی کے لیے
جو غیرِ آقا ﷺ کی لوگوں نے کی ہیں تعریفیں — کیا دھرا ہے مِری دِل شکستگی کے لیے
سحابِ لُطفِ پیمبر ﷺ کی یادِ خوشتر میں — اُمڈتا اشکِ عقیدت رہے نمی کے لیے
یہی حیات ہے، جینا یہی ہے، زیست یہی — ''نبی ﷺ کی نعت ضروری ہے زندگی کے لیے''

خُدا نے حوصلہ محمودؔ مُجھ کو بخشا ہے
معاندینِ پیمبر ﷺ سے دُشمنی کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونٹوں سے نکلے مِدحتِ خیرُ البشر ﷺ کے لفظ — قِرطاس پر رقم ہوئے فکر و نظر کے لفظ
ویزے کی اطلاع پر تھا رقصِ سر خوشی — اِتنے تھے اِنبساط فروز اِس خبر کے لفظ
آنکھیں مِری لگی تھیں مُجھے بولتی ہوئی — جب پیشِ قبّہ ہو گئے میری نظر کے لفظ
دِل کی زباں میں کرتا ہوں اُن ﷺ سے گزارشات — اِس کے لیے کہاں کی زباں، اور کدھر کے لفظ
سُن کر کہ آقا ﷺ قبر میں تشریف لائیں گے — پڑھنے لگا ہوں زندگیٔ مختصر کے لفظ
تھی عرض واضح، اُن ﷺ کے تھے احکامِ واضح تر — میری لغت میں کب ہیں اگر اور مگر کے لفظ
جو زائرِ مدینہ ہے، عجز اُس کے ساتھ ہے — اُس کے تو پاس ہوتے نہیں کرّوفر کے لفظ
مدحِ نبی ﷺ کا ہوتا ہے ہر حرف خوش ادا — ناعِت کے کام ہی کے نہیں ہیں ضرر کے لفظ
جب تیرے آقا ﷺ فخر سمجھتے تھے فقر کو — حرفِ غلط کی طرح مٹیں مال و زر کے لفظ
اُن ﷺ کی نظر پڑی تو ہوئے معنیٰ آشنا — خدمت میں اُن ﷺ کی، پہنچے جو عرضِ ہنر کے لفظ
میں ساتھ لے کے آیا تھا نعتیں لکھی ہوئی — صُفّہ پہ سر بسجدہ ہُوا مَیں تو دھر کے لفظ
اتریں جو نام لیوا نبی ﷺ کے لڑائی میں — تو پیشوائی کرتے ہیں فتح و ظفر کے لفظ
روتوں کو وہ حضوری کی خاطر بُلائیں گے — ہوں گے پذیرا اُن کے یہاں چشمِ تر کے لفظ
تھیں عرضیاں، تو ساتھ درودِ حضور ﷺ تھا — دیکھا کہ تھے گزارشوں کے ساتھ اثر کے لفظ

محمودؔ دیکھ لے گا یقیناً بروزِ حشر
نخلِ مدیحِ آقا ﷺ پہ لگتے ثمر کے لفظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہر طرف خوشی کے جو امکاں کی دھوم ہے
سرکار ﷺ ہی کے چشمۂ فیضان کی دھوم ہے

جو ہو چکا حضور ﷺ کی بعثت کی شکل میں
سب مومنوں پہ رب کے اِس احساں کی دھوم ہے

سرنامۂ ثنائے پیمبر ﷺ ہے رب کی حمد
نعتِ نبی ﷺ کے متن پہ عنواں کی دھوم ہے

سب نعت گسترانِ رسولِ کریم ﷺ میں
ابنِ رواحہؓ، کعبؓ اور حسانؓ کی دھوم ہے

مانے سبھی کہ آخری ہیں مصطفیٰ ﷺ نبی
یوں انبیاء کے عہد کی، پیماں کی دھوم ہے

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا محافظ ہے نامور
جاں سے گزرنے والے اِس اِنساں کی دھوم ہے

دُنیا سے حشر تک کے سب لمحاتِ خاص میں
محبوبِ رب ﷺ کے جبہۂ رخشاں کی دھوم ہے

کیا میزبان گاہ بنی لامکاں کی جا
یہ رات ہے رجب کی، کہ مہماں کی دھوم ہے

سرکار ﷺ سا تو رب نے بنایا نہیں کوئی
بس، اِس دلیل و حُجّت و بُرہان کی دھوم ہے

"صَلِّ علیٰ النبی ﷺ" کا وظیفہ ہے ہر طرف
ہر زخمِ معصیت کے اِس درماں کی دھوم ہے

لُطف و عطائے سرورِ دیں ﷺ کے سبب سے ہے
روزِ نشور جتنی بھی میزاں کی دھوم ہے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے سِوا ہے بہشت کیا
اُن ﷺ کے سرھانے گلشنِ رضواں کی دھوم ہے

محمودؔ نام لیوا ہیں اُن ﷺ کے جہاں تہاں
ہر سُو مطاع ہی کے مُطیعاں کی دھوم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ حبیبِ رب ﷺ سے جو موسوم دھوم ہے
محفوظ لوح پر وہی مرقوم دھوم ہے

بیٹھی ہے دھاک، شہرہ ہے نعتوں کا چار سُو
ہر سمت دھوم دھام ہے، اور دھوم دھوم ہے

مدّاحیانِ آقا ﷺ سرِ حشر پائیں گے
شہرت کا غلغلہ کا جو مفہوم دھوم ہے

پڑ جانا نام غیرِ پیمبر ﷺ کی مدح میں
مسموم دھوم سمجھو، وہ مذموم دھوم ہے

جو مُتبع نبی ﷺ کا نہیں فرد، اس کی تو
ناپید ہے، نابود ہے، معدوم دھوم ہے

احکامِ مصطفی ﷺ پہ نہ چلنے سے جو ملے
فرضی ہے اور قیاسی ہے، موہوم دھوم ہے

ہوتا ہے جو اطاعت سرور ﷺ سے مُستفاد
اس کی ملائکہ میں بھی مقسوم دھوم ہے

جس کی اساس سیرتِ آقا ﷺ کا ہے بیاں
روشن ہے، واضح تر ہے، وہ معلوم دھوم ہے

محمودؔ آنکھیں بند کرو، زیرِ لب کہو
وردِ درودِ پاک کی معصوم دھوم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پنچھی طیبہ کو اپنی اُڑان رکھتے ہیں
نظر وہ اپنی، سُوئے لامکان رکھتے ہیں

لبوں پہ "صلِّ علیٰ" کی جو شان رکھتے ہیں
بفضلِ حق وہ دلِ شادمان رکھتے ہیں

بچاؤ چاہیں جو آلام اور مصائب سے
مدینہ طیبہ جائے امان رکھتے ہیں

کہاں سویدا ہے دِل میں، سویرا پیار کا ہے
کہ ہم یہ حُبِّ نبی ﷺ کا نشاں رکھتے ہیں

حضور ﷺ برزخِ کُبریٰ کی اپنی حیثیت
خُدا و بندگاں کے درمیان رکھتے ہیں

جو ہونٹ بھینچے کھڑے ہوں نبی ﷺ کی چوکھٹ پر
وہ اپنے اشکِ رواں ترجمان رکھتے ہیں

وہ کہتے سُنتے نہیں کیوں حضور ﷺ کی نعتیں
زبان رکھتے ہیں انسان، کان رکھتے ہیں

فصُولِ حُبِّ نبی ﷺ کی محافظت کو ہم
مچان میں ہیں اور تیر و کمان رکھتے ہیں

قدم اُٹھاتے ہیں جو طاعتِ پیمبر ﷺ میں
سروں پہ رحمتوں کے سائبان رکھتے ہیں

کلامِ رب کو جو پڑھتے ہیں، نعت کہتے ہوئے
وہ لفظ آقا ﷺ کے شایانِ شان رکھتے ہیں

ہے قلب سینے میں حُبِ حبیبِ حق ﷺ کے لیے
"درود کے لیے منہ میں زبان رکھتے ہیں"

بروزِ حشر نظر میں نبی ﷺ کی ہو گا رشیدؔ
وہ اپنے سارے محبّوں کا دھیان رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میرا دِل سمجھتا ہے، جو ہونٹوں سے نکلتا ہے
اثر ہر حرف اِس کا مِدحتِ آقا ﷺ کا رکھتا ہے

وہ آنکھوں میں کھٹکتا ہے، نہیں ہے جو محبّ اُن کا — جو ذاکر ہے پیمبر ﷺ کا، مِری آنکھوں میں جچتا ہے
علائق دِل کو اُنسِ مصطفیٰ ﷺ سے کیا ہٹائیں گے — چھڑاتا ہے یہ پیچھا، اور سیدھی راہ چلتا ہے
جسے اپنے خُدا سے بات مَنوانے کی خواہش ہو — سلام آقا ﷺ کو کرتا ہے، درودِ پاک پڑھتا ہے
جہاں پر پھول حُبِّ سرورِ عالم ﷺ کے کھِلتے ہیں — ہرن میری اُمیدوں کا اِسی وادی میں چرتا ہے
یہاں سے نعت کی اُجرت کی خواہش مت کرے کوئی — جو نخلِ مِدحتِ سرور ﷺ ہے، وہ محشر میں پھلتا ہے
وہ ہو جاتا ہے مالک جاودانی زندگانی کا — ملک ممتازؒ جیسا جب کوئی جاں سے گزرتا ہے
ہَٹ اس کی، اس کی خواہش صاد ہو جاتی ہے مالک سے — ’’مدینے کے تصوّر سے مِرا دِل جب مچلتا ہے‘‘
دیا مختارِ عالم ﷺ ہی کا کھاتا ہے رشیدؔ احمد — یہی ہے حکمِ رازق، وہ اِسی روزی پہ پلتا ہے

کرم سرکار ﷺ کا دیکھو کہ دِلِ محمودؔ ناعِت کا
رہا چھبیس گھنٹے بند، اب پھر کام کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’مدینے کے تصوّر سے مِرا دِل جب مچلتا ہے‘‘ — تو وصّافِ رسول اللہ ﷺ کی صُورت میں ڈھلتا ہے
مدینے میں حیات و موت کے اَسرار کُھلتے ہیں — وہی زندہ ہے جو قدمینِ پیغمبر ﷺ میں مرتا ہے
درودِ مصطفیٰ ﷺ پوروں پہ پڑھنے والے کی، پُل پر — خُدائے پاک کا دستِ کرم اُنگلی پکڑتا ہے
چلا ہے ذہن سے لیکن مدینے جا کے ٹھہرے گا — پکھیرو فکر کا اُڑتا ہے تو طیبہ اُترتا ہے
وہ ہے گُمراہ جو دُنیائے دُوں کی راہ لے لے گا — رہِ آقا ﷺ پہ چلنے میں جو کوشاں ہے، سُدھرتا ہے
نبی ﷺ کا اُمّتی پاتا ہے نُورانیتیں ساری — دیا مدّاحِ سرکار ﷺ کا جب جاں میں جلتا ہے
ہر اِک جو نام لیوا اُن ﷺ کا ہے، منزل کو پا لے گا — طریقِ حُبِّ آقا ﷺ پر سے کب کوئی پھسلتا ہے
نمازِ حُبِّ آقا ﷺ کو وضو کرتا ہے جو، اُس کی — نظر خیرہ ہے، دِل ہے مطمئن، چہرہ نکھرتا ہے
کرے گی پیشوائی خُلد خود محمودؔ عاصی کی — کہ وہ نامِ نبی ﷺ لیتا ہے، اپنے پاؤں چلتا ہے

زبانِ دِل سے جو مدّاح ہے محمودؔ آقا ﷺ کا
وہ اپنی بات کرتا ہے، وہ اپنی راہ لگتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مدینے کے تصوّر سے مِرا دِل جب مچلتا ہے“ — تو سدِّ حاضری بنتی نہیں دُنیا کی کوئی شے
نگاہِ اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ میں آنا لازم ہے — اَنا کا قصر جب جائے گا فضلِ کبریا سے ڈھے
کُھلیں گے سیرتِ آقا ﷺ کے پہلو سب کے سب ہم پر — کریں گے مرحلے شوق و ادب کے آخرش یوں طے
”اَغثنی یا رسول اللہ ﷺ“ ہونا چاہیے لب پر — پُکارے کِس لیے غیرِ حبیب رب ﷺ کی کوئی جے
شہنشاہی کی حیثیت نہیں کچھ سامنے اُن کے — غلامانِ نبی ﷺ کے قدموں میں ہیں سارے جم، سب کے
بچائیں گے اُنھیں تو آقا و مولائے کُل ﷺ اِس سے — رسول اللہ ﷺ کے بندوں کے ہے ابلیس تو درپَے
مُجھے لگتا ہے جبرائیلؑ و رضوانؑ سُن کے خوش ہوں گے — خُدا کی حمد کی دُھن میں نعوتِ مصطفیٰ ﷺ کی لَے
نظر ہے ظاہر و پوشیدہ سب چیزوں پہ اِک جیسی — نبی ﷺ شاہد ہیں، اُن کے سامنے رہتی ہے ہر اِک شے
حبیب ربِّ عالم ﷺ کی مدد کِس طرح پائیں گے — جو کم علمی کی، بے عملی کی ہم پیتے رہیں گے مَے

یہ دعویٰ بھی ہے تحفہ بھی، نہیں اِبہام کچھ اِس میں
کہے گا مرگ تک محمودؔ نعتیں، یہ ہُوا ہے طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے فرشتوں اور خُدا کی ہم نوائی آسرا — میری صلی اللہ سے ہے آشنائی آسرا
اُمّتِ آقا ﷺ میں بھائی کا ہے بھائی آسرا — تاکہ مِل جائے خُدا کا اِنتہائی آسرا
پیشِ خالق تو فقط ہے پارسائی آسرا — جُھوٹا دیتی ہے کسی کو خود ستائی آسرا
آہ کی مانند جاتا ہوں اِسی جانب کھنچا — طیبہ کے ذرّات کی ہے کہربائی آسرا
جنّتُ الفردوس تک جانے کی خواہش کے لیے — اُمّتی کو ہے مدینے میں رسائی آسرا
مانگتا ہوں مَیں مدد اللہ کے محبوب ﷺ کی — کبریائی آسرا ہے مُصطفائی آسرا
حمد کہنے نعت کہنے کا عمل لاہور میں — کعبہ و طیبہ پہنچ کر جبہہ سائی آسرا
سب تہی دوستانِ عالَم کو قیامت تک رہا — فقرِ سلطانِ دو عالم ﷺ اور چٹائی آسرا
مادحان و نعت گویانِ جہاں کے واسطے — حضرتِ حسانؓ کی ہے رہنمائی آسرا
چاہیے ہم کو نگاہِ رب میں آنے کے لیے — طاعت و تقلیدِ آقا ﷺ کی کمائی آسرا

سارے امراض و عواض سے نبٹنا ہو تو ہے   ہسپتالِ شہرِ سرور ﷺ کی دوائی آسرا

رُستگاری کی تمنّا میں تو ہے محمودؔ کو
سرورِ کونین ﷺ کی مِدحت سرائی آسرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنسی و مرزا کی تو ہو گی تباہی ٹھیک ٹھاک   امّتِ سرور ﷺ کو رکھے گا الٰہی ٹھیک ٹھاک
رُوبروئے رب بھی آقا ﷺ کو اِسی کی یاد تھی   اُن ﷺ کی امّت کے لیے ہے خیر خواہی ٹھیک ٹھاک
عہد جو اصلِ نبی سرکار ﷺ کے بارے میں تھا   اِس پہ تھی نبیوںؑ کی اور رب کی گواہی ٹھیک ٹھاک
سب جہانوں پر ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظر   ہر جہاں پر اُن ﷺ کی ہے رحمت پناہی ٹھیک ٹھاک
فردِ اعمالِ شنیعہ کو مِری، محشر کے دن   صاف کر دے گی نبی ﷺ کی جلوہ گاہی ٹھیک ٹھاک
جس میں آقا ﷺ سے محبّت کا پڑھاتے ہیں سبق   صرف اِس مکتب کی ہو گی درسگاہی ٹھیک ٹھاک
اُن کے در پر حاضری کو اِس لیے کہتا ہے رب   مصطفیٰ ﷺ کرتے جو ہیں غفراں پناہی ٹھیک ٹھاک
حشر کے میدان میں حسانؓ یا ابنِ زُہیرؓ   نغز گوؤں کی کریں گے سربراہی ٹھیک ٹھاک
لامکاں کے سائر و زائر بُلاتے ہیں مجھے   وہ بناتے ہیں مجھے طیبہ کا راہی ٹھیک ٹھاک
سب وِلا دارانِ آقا ﷺ مانتے ہیں قلب سے   اِس جہاں پر، اُس جہاں پر اُن ﷺ کی شاہی ٹھیک ٹھاک
جو نہیں صلِ علیٰ پڑھتے، فرشتے حشر میں   اُن کے چہروں پر لگائیں گے سیاہی ٹھیک ٹھاک
''طالح لی'' کا جو ارشادِ نبی ﷺ سُن پاؤں گا   ہر خطا میری بنے گی بے گُناہی ٹھیک ٹھاک

سُن سکے کوئی تو مدحِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ جی
کرتے ہیں اپنی زباں میں مُرغ و ماہی ٹھیک ٹھاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ سرکار ﷺ سے جو لوگ وفا کرتے ہیں   حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ وہ کِیا کرتے ہیں
درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑا جو لیا کرتے ہیں   عمر بھر لوگوں پہ احسان کیا کرتے ہیں
نعت کے ساتھ جو تحمید و ثنا کرتے ہیں   جاتے ہیں طیبہ میں اور رب کا پتا کرتے ہیں

اِستجاب اُن کے لیے عرش سے آ جاتا ہے
پڑھ کے جو "صَلِّ علیٰ" رب سے دُعا کرتے ہیں

سایہ رکھتا ہے درود اُن کے سروں پر پیہم
وِرد خوش بخت جو یہ صبح و مسا کرتے ہیں

چُومنے اُن کو صفیں باندھتی ہوں گی حوریں
چہرے جو گردِ مدینہ سے اَٹا کرتے ہیں

پکڑتے جاتے ہیں جو محشر میں، کیے پر اپنے
اُن کو دیکھو گے، نبی ﷺ آپ رِہا کرتے ہیں

جو سمجھ پائے ہیں آقا ﷺ کے کہے کو دِل سے
جان کو دین پہ وہ لوگ فدا کرتے ہیں

قلب پر جن کے، اثر کرتی ہے مِدحت اُن ﷺ کی
سُنتے ہی نعتِ نبی ﷺ سر کو دُھنا کرتے ہیں

جو نہیں چلتے رہِ اُنسِ نبی ﷺ پر بندے
ہم سے عامی اُنھیں کیوں "راہنما" کرتے ہیں

لوگ رکھتے ہیں جو آقا ﷺ کی محبّت دِل میں
پا کے احکام کو، کب چُون و چرا کرتے ہیں

بند ہونٹوں سے جو پڑھتے ہیں درودِ سرور ﷺ
بند آنکھوں سے وہ کچھ دیکھ لیا کرتے ہیں

ہاتھ محمودؔ اُٹھیں سُوئے مدینہ تیرے!
مانگنے والوں کو سرکار ﷺ دیا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر میں ہے معتبر ادب کی زباں
بصیریؒ، جامیؒ اور احمد رضاؒ کے ڈھب کی زباں

کُھلی ہمیشہ تو دینِ خلیلِ رب میں کُھلی
حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کے حسب نسب کی زباں

زمانہ سُنتا ہے گوشِ نیوش سے ہر دَم
عروجِ آقا ﷺ کی خاطر شبِ رجب کی زباں

علاج ملتا ہے جس جا سے سب مصائب کا
وہاں پہ کھولنا کیا رنج کی تعب کی زباں

کرم دکھاتی ہیں اور لُطف بولتی پائی
یہ صبحِ طیبہ کی آنکھیں ہیں اور شب کی زباں

کہ جس کی وجہ سے سورہ لھب ہوئی نازل
تھی بولہب کی اور حمالۃ الحطب کی زباں

تمام دُنیا ہے اُن کی، جہان اُن کے ہیں
عجم کے لہجے میں بولے کوئی عرب کی زباں

نگاہیں عتبۂ عالی پہ بولتی دیکھیں
مواجہہ پہ نظر آئی بند سب کی زباں

لُغت وہاں کی "نہیں" لفظ تک نہیں رکھتی
پہنچ کے صُفّہ پہ تم کھولنا طلب کی زباں

مُحب ہیں آقا ﷺ کے تو ہم نہ کس لیے کھولیں
ربیع الاوّلِ سرکار ﷺ میں طرب کی زباں

درودِ پاکِ پیمبر ﷺ کو فرض جانتا ہوں   تو اِس کے واسطے کیوں کھولوں مُستحب کی زباں
نہیں اطاعتِ آقا ﷺ تو شور حشر کا ہے   کُھلی ہے ہر طرف سے شور کی، شغب کی زباں
خطاب کرتے ہوئے نام کے بجائے رشیدؔ
کلامِ رب میں ہے اُن ﷺ کے لیے لقب کی زباں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ رب لفظِ "رفعنا" ہے بہ الفاظِ دگر   ذکر ہی آقا ﷺ کا اونچا ہے بہ الفاظِ دگر
پھڑپھڑانا ہے جو قصرِ لامکاں کے بام پر   اُن کی عظمت کا پُھریرا ہے بہ الفاظِ دگر
دِل کی آنکھوں سے نبی ﷺ کا سبز گُنبد دیکھنا   کعبۂ رب کا نظارہ ہے بہ الفاظِ دگر
"وابتغوا" کا حکمِ رب سب مومنوں کو جو مِلا   میرے آقا ﷺ کا وسیلہ ہے بہ الفاظِ دگر
جو حیاتِ سرورِ کونین ﷺ کا قائل نہیں   زندگی میں خود وہ لاشہ ہے بہ الفاظِ دگر
مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں لکھنا، بولنا   میرا ماضی، میرا فردا ہے بہ الفاظِ دگر
عرضِ مطلب کی جہاں حاجت ضرورت ہی نہیں   طیبہ میں انسان گونگا ہے بہ الفاظِ دگر
جس کا دِل بارانِ یادِ مصطفیٰ ﷺ میں بھیگ جائے   بس، وہی اِنسان اپنا ہے بہ الفاظِ دگر
اس کا جو محبوب ہے، ہر ایک کا محبوب ہو   خالق و مالک کا ایما ہے بہ الفاظِ دگر
یہ جوہرِ اُلفت سے بڑھ کر ہے محبّت آپ ﷺ سے   لُطفِ خالق کارفرما ہے بہ الفاظِ دگر
زندگی بھر جو رہا عامل درودِ پاک کا   وعدے کا وہ پکا پورا ہے بہ الفاظِ دگر
قادری ممتازؒ نے پائی شہادت جس طرح   اِس طرح مرنا ہی جینا ہے بہ الفاظِ دگر
مثل تو محمودؔ آقا ﷺ کی خُدا لاتا ہی کیا
سایہ تک تو اُن ﷺ کا عنقا ہے بہ الفاظِ دگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عادت ہی میں جو تیری درودِ نبی ﷺ نہیں   یہ جان ہے کہ رب کی کوئی بندگی نہیں
تقسیم، سمجھو تم تو کیا یہ قدرتی نہیں   حُبِّ نبی ﷺ نہیں ہے تو خالق رسی نہیں

ختمِ نبوّت پر اگر ایمان ہی نہیں
جو مقتدر ہیں، اُن کی کیا یہ خودکشی نہیں

اِحقاقِ حق کی آخری صورت اِسے سمجھ
تحمیدِ رب و نعتِ نبی ﷺ شاعری نہیں

جنّت کو شہرِ آقا ﷺ سے جانے کا ہو سوال
میرا جواب تو یہی ہو گا ''کبھی نہیں''

رحمان بھی، رحیم بھی ہے کبریا، مگر
طاعت نہیں نبی ﷺ کی، تو پھر مخلصی نہیں

محبوبیتِ ربِّ عُلا کیسے پاؤ گے
محبوبِ ربِ پاک ﷺ کی گر پیروی نہیں

اِس کی تو زیست کو بھی سمجھنا بلا جواز
جس کے عقیدے ہی میں ''حیاتُ النبی ﷺ'' نہیں

''ایّاک نعبد'' بھی کہیں، پوجیں منفعت
دوری یہ دین سے نہیں، بے ہُودگی نہیں

دِیں سے بھی یہ کمائیں، الیکشن بھی لُوٹ لیں
مُلّا کی جو ہے پالیسی، کیا دوغلی نہیں

کہنا ''سمعنا'' اور ''اطعنا'' علامیہ
کیا یہ روش حضور ﷺ کے اصحاب ؓ کی نہیں

درکار ہے زمانے کو آقا ﷺ کا راستہ
ایسا نہیں تو امن نہیں، آشتی نہیں

دوری ہے رب سے، ذوقِ غزل آشنائی کا
جو نعت گُستری نہیں، رب آگہی نہیں

محمودؔ چل رہی ہے سعودیّہ میں جو آج
سازش خلافِ دین یہی عالمی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا جہان نے یہی دیکھا ہے بارہا
چاہا جو مصطفیٰ ﷺ نے، وہ مالک نے کر دیا

جینا ہمیں جہاں میں ہے کیسے، سکھا دیا
دُنیا میں ہر قدم پہ نبی ﷺ نے کرم کیا

اُن کی عطا پہ جس نے بھی ہر دم یقیں کیا
اِمداد گار پایا پیمبر ﷺ کو ہر جگہ

معراج میں جو عرش تک ہر سمت نُور تھا
اُس کا سبب حضور ﷺ کی تھی خاکِ زیرِ پا

ماں باپ نے پڑھایا مُجھے ایسا قاعدہ
کرتا ہوں دل سے مِدحتِ محبوبِ کبریا ﷺ

اب تک گیا مدینے کو تینتیس (۳۳) مرتبہ
شہرِ نبی ﷺ کا میں نے کُھلا پایا راستہ

آقا ﷺ کے ہوتے، میرا اور دوزخ کا سامنا؟
کیا اِحتمال اِس کا ہو، اور کیسا شائبہ

آقا حضور ﷺ تھے شبِ معراج کِس جگہ
قصرِ ''دنا فتدلّٰی'' اور خالق کا تخلیہ

حمد اور نعت اور مناقب کہے سدا — مُجھ کو اِسی طریق پر رب نے دیا چلا
قعدہ میں جب درود بہ پیشِ نبی ﷺ پڑھا — میرا تو ہر سوال حبیبِ خُدا ﷺ سے تھا
سمجھا ہوں مَیں کہ سر مِرا عرشِ خُدا پہ تھا — جب دستِ اِلتجا سُوئے قدمین اُٹھ گیا
ہر دم رکھوں خیال حقوق العباد کا — بارِ الٰہا! سُنّتِ محبوب ﷺ پر چلا
معراجِ مصطفیٰ ﷺ کی یہ سوچو، تھی ابتدا — اقصیٰ میں انبیاء و رسلؑ کی تھی اِقتدا
دیکھے نبی ﷺ کے شہر کو، صَلِّ علیٰ سنے — ہو حسنِ باصرہ تری، یا حسنِ سامعہ
شاعر کا جب خیال گیا تا فرازِ عرش — دیکھا کہ تھا تقربِ قوسین دائرہ
آواز تھی بہشت کے دَر پر ''ہٹو، بچو'' — حرفِ درودِ پاک جو میری زباں پہ تھا
معراج میں تھے ربّ و نبی ﷺ ''ون ٹو ون'' فقط — دونوں تھے آپ، کوئی وہاں کب تھا تیسرا
ممتاز قادریؔ نے کِیا سر بہ فضلِ رب — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کا معرکہ

تحویلِ قبلہ تک کے عمل میں رشیدؔ نے
مُتلاشی پایا رب کو رِضائے حضور ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانچا گیا ہوں ماضی و فردا و حال میں — مدحِ حبیبِ رب ﷺ ہے مِرے اشتغال میں
سب پر نبی ﷺ نے فرض کیا علم کا حصول — اِس میں نہیں ہے فرق اِناث و رِجال میں
تابانی جس سے بڑھ گئی ہے ماہتاب کی — وہ روشنی تھی آقا ﷺ کی گردِ نعال میں
آقا ﷺ کی ہر صفت میں صفت کی ہے اِنتہا — اوجِ کمال اُن ﷺ کو مِلا ہر کمال میں
پایا ہے زائرین نے تو شہد و انگبیں — آبارِ شہرِ آقا ﷺ کے آبِ زُلال میں
بندے کو چاہیے کہ کرے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ — یہ تو ہو زخمِ معصیت کے اِندمال میں
ہم میں سے بہتوں نے تو اِسے ایک کر دیا — رکھّا گیا تھا بُعد حرام و حلال میں
افسوس حکمِ سرورِ کونین ﷺ بھول کر — ہم آ گئے یہود و نصاریٰ کی چال میں
وہ کیوں پکڑ دھکڑ سے قیامت کی بچ سکیں — جو بندھ چکے ہیں حرص کے، لالچ کے جال میں

طیبہ پہنچنے اور نہ جانے میں فرق ہے
اِک بدنصیب اور اِک فرخندہ فال میں

حُبِّ حضور ﷺ تھی کہ نہیں زندگی میں تھی
یہ اِک سوال قبر کے تھا ہر سوال میں

کیا وہ بخیل غیب بتانے میں ہیں، یہ دیکھ
خندق کو کھودتی رہی اُن کی کُدال میں

تعمیل حکم و سُنتِ خالق درود ہے
رچ بس گیا ہے جو مِرے اہل و عیال میں

انفاسِ مصطفیٰ ﷺ کی ہیں خوشبوئیں آج تک
ثور و حرا و مروہ کے سارے جبال میں

طیبہ میں رب سے چاہی جو مٹّی بقیع کی
سو بات کی تھی ایک، مِری عرضِ حال میں

پہنچے کہاں تو کِن کی خلاصی کی فکر تھی
”تھے عرش پر، تھی امّتِ عاصی خیال میں“

رکھّا ہے بیج نامۂ خُلدِ بریں رشیدؔ
نخلِ مدیحِ آقا ﷺ کے ہر پات ڈال میں

محمودؔ کو ہے ”طالح لی“ کی حدیث یاد
ممکن نہیں کہ وہ رہے فکرِ مآل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجلس میں خواب کے، کُھلے کھڑکی خیال میں
جب آئے ایک ذاتِ گرامی خیال میں

یہ میرا خیال ہے، کُھلا ماضی خیال میں
آقا ﷺ ہیں صرف، اور نہیں کوئی خیال میں

ہے جاگزیں جو طیبہ کی بستی خیال میں
میری ہے سب معافی تلافی خیال میں

ہُوں سوتے وقت فضلِ خُدا سے درود خواں
اور جاگتے میں بھی ہیں نبی ﷺ جی خیال میں

محبوبِ کبریا ﷺ تو نبی آخری ہوئے
ہے مرتسم یہ عہدِ رُسلؑ بھی خیال میں

میں مانتا ہوں رحمتِ کُل عالمیں اُنھیں ﷺ
پختہ یہی ہے ذوق اَساسی خیال میں

آتے رہیں زبان پر اشعار نعت کے
اِس طرح دوڑتی رہے بجلی خیال میں

ہر وقت کیوں وظیفہ ”صَلِّ علیٰ“ نہ ہو
میلان ایسا ہو اگر فکری خیال میں

مُجھ پر نگاہِ لُطفِ پیمبر ﷺ ہے، یا نہیں
ایسی تو سوچ تک نہیں آئی خیال میں

اِقرار باللّسان نبی ﷺ کا کیا جونہی
فردِ عمل کی آئی سیاہی خیال میں

کیوں شائبہ ہو مُجھ کو مدینے میں موت پر
گوندھی گئی بقیع کی مٹّی خیال میں

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کے تصوّر سے آ گیا — ممتاز قادریؒ سا اِک غازی خیال میں
محمودؔ نعت گو کے عمل کِس طرح کے ہیں
اِک بات یہ ہے لاوا، اُگلتی خیال میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اندھیارا لحد کا اُسے کِس طرح ڈراتا — وہ جس پہ درود آقا ﷺ کا انوار لُٹاتا
جو رحمتِ رحمان سے نومید ہُوا ہے — اُس شخص سے کیا بندۂ سرکار ﷺ کا ناتا
جب یاد کی خلوت میں ہیں حرمینِ مقدّس — شہر اور کوئی کیسے نگاہوں میں سماتا
اِمداد کو دیکھا ہے پیمبر ﷺ کی طرف جب — رب پایا ہے سب مشکلیں آسان بناتا
غفرانِ معاصی کی تھی جس شخص کو خواہش — سرکار ﷺ کی اُلفت کا دیا دِل میں جلاتا
حیثیتِ آقا ﷺ کے مطابق جو نہ سمجھوں — مَیں حرف کوئی ایسا لبوں پر نہیں لاتا
کیا رب سے پذیرائی کی اسناد وہ لے گا — جاتا ہے جو مکّہ کو، مدینے نہیں آتا
آقا ﷺ کی شفاعت کا جو ہے وصف، وہی ہے — باوصفِ معاصی ہمیں اُمیّد دِلاتا
قرآن معارف کا خزینہ ہے، ولیکن — پایا ہے وہ اِسرا کے کئی راز چُھپاتا
بھیجا ہے جو ہم لوگوں میں محبوب ﷺ کو اپنے — رحمان یہی ہم پہ ہے احسان جتاتا
آقا ﷺ کی رضا کیا ہے، یہ ہم کیسے سمجھتے — خود ربِّ عُلا راز جو اِس کا نہ بتاتا
دیتا جو نہ مَیں واسطہ محبوب ﷺ کا اُس کے — اللہ کو اِک حرف دُعاؤں کا نہ بھاتا
''الطّالع لی'' مَیں نے پڑھا ہے تو یہ پایا
سرکار ﷺ کے دفتر میں ہے محمودؔ کا کھاتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خالق سے یہ میرا ایمان ہے — وصفِ سرور ﷺ میں ہر حرفِ قُرآن ہے
کعب ہے، بن رواحہ ہے، حسّان ہے — اِن میں ہر ایک پہلا سخن دان ہے
جس کی تعریف ہی نعت کی جان ہے — ''خاکِ طیبہ ہی شاعر کی پہچان ہے''

وہ درودِ پیمبر ﷺ کا عامِل ہے جو — منتظر اُس کی آمد کا رضوان ہے
اُن میں پیغمبرِ آخری ﷺ ہیں نبی — رب کے سب انبیاء کا یہ پیمان ہے
نُور دو لامکاں میں اکٹھے ہوئے — میزباں ایک ہے، ایک مہماں ہے
کیوں نہ مولُودِ آقا ﷺ پہ سب خوش رہیں — مومنوں پر خُدا کا یہ احسان ہے
متن ہو مِدحتِ رحمتِ عالمیں ﷺ — جب کہ ہر شعر کا نعت عنوان ہے
طاعت و اِتّباعِ نبی ﷺ میں چلیں — مغفرت کا ہماری یہ سامان ہے
آقا ﷺ! سب کو شرف حاضری کا مِلے — جتنے اہلِ وِلا کا یہ ارمان ہے
جان اِس سے ہماری چُھڑائیں نبی ﷺ — پہلے پیچھے تھا، اب آگے شیطان ہے
آقا ﷺ! احکام پہ اِس کے ہم کیا چلیں — یا بغل میں ہے یا سر پہ قُرآن ہے

آقا ﷺ محمودؔ کے ہیں حبیبِ خُدا
اُن ﷺ کا فرمان خالق کا فرمان ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ خالق کے سائر کی پہچان ہے — مصطفیٰ ﷺ رب کے مُخبر کی پہچان ہے
اِن کی مرضی پہ قبلہ بدلتا ہے وہ — اِک یہ آقا ﷺ کے ذاکر کی پہچان ہے
نام "شاھد" خُدا نے جو اُن ﷺ کا رکھا — یہ تو موجود و حاضر کی پہچان ہے
کِس کی طاعت ہوئی طاعتِ کبریا — بس یہ محبوبِ قادر ﷺ کی پہچان ہے
مستفید اُن ﷺ سے ہیں جِنّ و اِنسان سب — اُن ﷺ کے الطافِ وافر کی پہچان ہے
پہلے پوچھا تھا، کیسے بناؤں تُجھے — اُن ﷺ کی صورت مُصوّرِ کی پہچان ہے
گرد سے اُس کا چہرہ ہُوا نُور زا — شہرِ سرور ﷺ کے زائر کی پہچان ہے
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ پر کتابیں ہوں سب — بس یہ علمی ذخائر کی پہچان ہے
ہے یہ حسانِ انصاریؓ کا خوشہ چیں — نعتِ آقا ﷺ کے شاعر کی پہچان ہے
اِس کا رُخ رہتا ہے شہرِ سرکار ﷺ کو — میرے تخییلی طائر کی پہچان ہے

اُلفتِ نعت اِن سب کی تخصیص ہے   یہ مِرے سب معاصر کی پہچان ہے
حشر کے دن شفاعت کریں گے وہی   بس یہ امّت کے ناصِر کی پہچان ہے
اِس سے محفوظ کوئی بھی اِنساں نہیں   دینِ سرور ﷺ کے مُنکر کی پہچان ہے
وہ ہیں محبوب اُس کے، محبّ ہے خُدا
تیرے محمودؔ ناصِر کی پہچان ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کی ایسی پہچان ہے   اُن ﷺ کی پہچان مالک کی پہچان ہے
حُبِّ آقا ﷺ ہے، جو اصلی پہچان ہے   ورنہ ہر شے کی اِک فرضی پہچان ہے
نعت محمودؔ کی شعری پہچان ہے   کب یہ ہنگامی اور وقتی پہچان ہے
بندۂ مصطفیٰ ﷺ پہنچا رحمان تک   ہے وہی جس نے یہ پائی پہچان ہے
جان آقا ﷺ کی حُرمت پہ وارے اگر   بندے کی یہ بہ آسانی پہچان ہے
اُن ﷺ کی سیرت پہ چلنے کی کوشش کرے   اہلِ ایماں کی یہ سچّی پہچان ہے
رہنما مانتا ہے وہ حسانؓ کو   نعت گُستر کی یہ سیدھی پہچان ہے
مانگو آقا ﷺ کی، چاہو جو رب کی رِضا   اُس کے قرآں میں یہ لکھی پہچان ہے
اپنے آقا ﷺ نے ایمان ہم کو دیا   بس یہی رب کی ایمانی پہچان ہے
جان دیتا ہے سرکار ﷺ کے نام پر   اُن کے عاشق کی اِک یہ بھی پہچان ہے
ہے جو محبوب ہر امّتی آپ ﷺ کا   ہے تو میری یہ خوبی ہی پہچان ہے
دین کی جانچ آسان تر ہے یہی   صرف ممتازؔ سا غازی پہچان ہے
گرد سے اُس کی، چہرہ جو ضوریز ہے   ’’خاک طیبہ ہی زائر کی پہچان ہے‘‘
نام لیوا ہے محمودؔ سرکار ﷺ کا
اِس کی کیا اور کوئی بھی پہچان ہے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی جو کرتا ہے وِردِ درود کی تحقیق — وہ گویا کرتا ہے اپنے وجود کی تحقیق
نہیں ہے کیا یہی حمد اور نعت کی صورت — کرو تو یارو! قیام و قعود کی تحقیق
وہ ہیں معاندِ محبوبِ ربِّ ہر عالم ﷺ — یہی ہے میری ہنُود و یہُود کی تحقیق
حیات آقا ﷺ کی ناموس پر فدا کرنا — کہ یہ ہے زندگی کے تار و پود کی تحقیق
ربیعِ نُور کی بارہ کو آئے دُنیا میں — نتیجہ لاتی ہے اُن ﷺ کے ورود کی تحقیق
مِلائے دونوں کو لیکن الگ الگ سمجھے — جو حمد و نعت میں کر لے حدود کی تحقیق
عزیزو! سیکھ کر اُن ﷺ کی حیاتِ احسن سے — بچو زیاں سے، کرو بابِ سُود کی تحقیق
کُھلا ہے طاعتِ آقا ﷺ سے دوری اِس کا سبب — جو ہم پہ طاری ہے، ہو اُس جمود کی تحقیق
ہٹی ہوئی اِسے پاؤ گے دینِ سرور ﷺ سے — جو ہو عمومِ رسوم و قیود کی تحقیق
خوشی وہ پائے گا صَلِّ علیٰ کے کہنے میں — کرے گا جو کوئی لُطفِ ودود کی تحقیق
سمجھ لو آقا ﷺ کے احکام کا مخالف اِسے — کرو یا مت کرو رقص و سرود کی تحقیق

تھی جس کی منزلِ آخر دنَا کا قصر رشیدؔ
کرے گا کیسے کوئی اِس عمود کی تحقیق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور ﷺ سے مُجھ تک ہے ہر خوشی کا اثر — سکون و امن و محبّت کا، آشتی کا اثر
لیے ہے گھیرے میں احقر کو بہتری کا اثر — دماغ و دِل پہ ہے نعتیہ شاعری کا اثر
ہم اُن کے بندے ہیں، سرکار ﷺ بندہ پرور ہیں — ہے ہر سُو آپ ہی کی بندہ پروری کا اثر
کوئی بھی کام شناعت کے بل پہ ہم نہ کریں — رہے جو ساتھ پیمبر ﷺ کی پیروی کا اثر
جو لوگ صاحبِ ایمان ہیں، ہے اِس کا سبب — حضور ﷺ سے جو مِلی، اُس سلامتی کا اثر
مرے احبا، مِرے اقربا ہیں منکسر مزاج سبھی — ہے میرے چاروں طرف میری عاجزی کا اثر
جو اُن ﷺ تک آیا، پہنچتا ہے بس وہی حق تک — رسا ہے امّتی تک اُن ﷺ کی حق رسی کا اثر
جو اِتباع و اطاعت میں مصطفیٰ ﷺ کی رہے — اُسی کی ذات میں ہو رب کی بندگی کا اثر

یہ خسروی ہے کہ جو پائے، آگے پہنچائے
بھکاری طیبہ کا رکھتا ہے خسروی کا اثر

درود پڑھنا جو میرا شعار ٹھہرا ہے
سمٹ کے آیا مِری سمت بہتری کا اثر

مُجھے جو عامرؒ و ممتاز قادریؒ ہیں عزیز
ہے مُجھ پہ شاتمِ سرور ﷺ سے دشمنی کا اثر

جو باتیں اچھی مِرے کان تک پہنچتی ہیں
ہے میری طیبہ میں محمودؔ خامشی کا اثر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ آقا و سرکار ﷺ کا ہے دستِ خُدا ہی
جو نطقِ پیمبر ﷺ ہے، وہ ہے نطقِ الٰہی

قُرآنِ مقدّس نے حقیقت یہ بتا دی
ہے رحمتِ سرکار ﷺ کی کونین پناہی

پانے میں مُجھے دیر نہیں ہوتی ذرا بھی
مُختارِ دو عالم ﷺ سے تو جو چیز بھی چاہی

اِس بات سے اِنکار کِسی کو بھی نہیں ہے
ہے سارے جہانوں پہ پیمبر ﷺ ہی کی شاہی

اللہ کو پیار اپنے پیمبر ﷺ سے بہت ہے
ہر آیتِ قُرآں یہی دیتی ہے گواہی

آقا ﷺ کی عنایات و توجّہ سے ہیں چلتے
طیبہ کو رہِ اُلفت و اخلاق کے راہی

پڑھتے ہیں درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمہ وقت
سب جِنّ و ملک، بندے سبھی، آپ الٰہی

انوار سے اُن ﷺ کے تو ہر اِک دُنیا ہے پُر نور
پر قابلِ دِیدار کہاں کور نگاہی

عامرؒ تھا کہ ممتازؒ، بہرحال تھے دونوں
ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت کے سپاہی

توصیفِ نبی ﷺ سُن کے خُدا بھی ہُوا خورسند
جبریلِ امیںؑ نے بھی ہر اِک نعت سراہی

سرکار ﷺ کے بندوں پہ اثر اِس کا ہُوا ہے
دُنیا کے ستم سَہ کے کوئی جاں جو کراہی

میلاد کی محفل میں وِلا آپ ﷺ کی پا کر
بدبخت ہے وہ، جس نے بکی واہی تباہی

محشر میں بھی اِمداد کو آ جائے گی محمودؔ
سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی غُفران پناہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سامنے جو شخص بھی رکھتا ہے قرآن و سُنن
وہ درودِ مصطفی ﷺ پڑھنے میں رہتا ہے مگن

جورِ دُنیا کا اثر کیا، کیا تمازتِ حشر کی
لُطف اکرامِ پیمبر ﷺ ہو اگر سایہ فگن

پاؤ گے داروغۂ جنّت کو اپنا منتظر
جذبۂ حبِّ نبی ﷺ دِل میں جو ہو گا موجزن

اِس کے ضامن آپ ہیں محبوبِ خلّاقِ جہاں
خاکِ طیبہ کا پہن لے گا جو بندہ پیرہن

اُلفتِ محبوبِ مالک ﷺ کی ہے یہ ادنیٰ دلیل
مِدحتِ سرکار ﷺ کی "صَلِّ علیٰ" کی ہو لگن

نعرہ ہوتا ہے "اغثنی یا رسول اللہ ﷺ" کا
گھیرتے ہیں جب مُجھے اندوہ و غم، رنج و محن

جس میں سب احباب پڑھتے ہیں درودِ مصطفیٰ ﷺ
فضلِ ربِّ پاک سے حاصل ہے ایسی انجمن

اُن کے علمِ غیب کے قائل ہیں کچھ، اور کچھ نہیں
کِس کی دانش کا اثر ہے، کِس کا ہے دیوانہ پن

نقش جب سے گُنبدِ اَخضر کا آنکھوں میں جما
میری آنکھوں میں نہیں آتے کبھی تخمین و ظن

یوں تو سرور ﷺ دور رہتے ہی نہ تھے اللہ سے
لامکاں کے قصر میں لیکن ہُوا اِک شب ملن

میرے دِل میں حُبِّ آقا ﷺ کی نہیں ہوتی کمی
چاند کو حُسنِ عقیدت کے، نہیں لگتا گہن

آبِ زمزم شہرِ طیبہ میں بجھاتا ہے عطش
اور کھجوروں کے مزے، بندے کا لیں کام و دہن

جب سے آقا ﷺ کے قدم آئے ہیں، اُمّت کے لیے
ہے کمر بستہ مدد کے واسطے چرخِ کہن

باریابِ بستیٔ سرکار ﷺ یہ جب تک نہ ہو
سُوئے طیبہ رہتا ہے محمودؔ کا رُوئے سخن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہے ایسا بندھن
جس میں اُلجھن ہے، نہ اڑچن ہے، نہ کوئی قدغن

شمعِ اِخلاصِ عمل دِل میں کرے گا روشن
دوریٔ طیبہ میں آنکھوں سے نکلتا روغن

مدحِ سرکار ﷺ کے پھولوں سے ہے نظم گلشن
جس میں خوشبو سے ہے بھرپور سخن کا خرمن

اِس کے رہنے کو محل خُلد میں مختص ہو گا
جس بھی بخت کا طیبہ میں بنے گا مدفن

جب درود آقا ﷺ پہ پڑھنے کا کیا تھا آغاز
جھولی پھیلائی تھی، پر بھر گیا پورا آنگن

حشر تک اُس کو نہیں پیاس کی چاہت ہو گی
جس کو سرکار ﷺ کے قدموں کا مِلے گا دھوون

اُس کا جنت میں سواگت ہے یقینی، یارو!
ہاتھ میں جس کے ہُوا حشر میں اُن ﷺ کا دامن

تیرے اعصاب ہمہ وقت کہیں "صَلِّ علیٰ" — نعت پڑھتی ہو بہ ہر دم ترے دِل کی دھڑکن
تُو بہ دربارِ نبی ﷺ اپنی گزارش پہنچا — پیش جو زیست میں آئے تجھے کوئی اُلجھن
چاکِ ملبوسِ عمل کیسے سیا جائے گا — ہاتھ میں ہو نہ اگر حُبِّ نبی ﷺ کی سوزن
قدغنیں جتنی ہوں، خاطر میں نہیں لاتا ہے — باگ تڑوا کے مدینے کو لپکتا توسن
برتی جس شخص نے بھی "صَلِّ علیٰ' سے غفلت — وہ یہی سمجھے کہ بے سُود ہے اِس کا جیون
اُن ﷺ کی طاعت کو کہا رب نے اطاعت اپنی — اُن ﷺ کے اُسوہ کو کہا مالکِ کُل نے احسن
ہاتھ میں تیرے نہ کیوں ہو گی کلیدِ جنّت — تُو ذرا دِل سے شہِ عالی ہمم ﷺ کا تو بن!

فضلِ رحمان نے محمودؔ کو عادت بخشی
نام سُنتے ہی پیمبر ﷺ کا جھکا لے گردن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوں مسلماں لُطفِ حضرت ﷺ کے طفیل — اور ہُوں مادح سعادت کے طفیل
پا گیا رفعت خُدا کے فضل سے — ذکرِ آقا ﷺ آیت آیت کے طفیل
مہر پلٹا، چاند دو ٹکڑے ہُوا — سرورِ عالم ﷺ کی قُدرت کے طفیل
ماہ میں، سیارگاں میں، مہر میں — روشنی ہے نُورِ حضرت ﷺ کے طفیل
ہو گئی حیرت سے دُنیا منجمد — لامکاں پر دید و رویت کے طفیل
ہے تو شیخینِ مکرمؓ کا وقار — حشر تک آقا ﷺ کی سنگت کے طفیل
دین پھیلا ہے جہاں میں ہر طرف — آپ ﷺ کی تذکیر و دعوت کے طفیل
بندہ فردوسِ بریں تک جائے گا — مصطفیٰ ﷺ ہی کی عطوفت کے طفیل
رب رسی ممکن تو ہے لیکن فقط — اپنے آقا ﷺ کی وساطت کے طفیل
عرش آئنا اُن ﷺ کا روضہ دیکھنا — دیکھنا چشمِ بصیرت کے طفیل
خوش ہے میری جان، شاداں روح ہے — نعت کے کیفِ لطافت کے طفیل
خُلد پا لی ہے اُحُد کو دیکھ کر — یہ ہُوا جنّت کے پربت کے طفیل

اوڑھ لوں خاکِ بقیعِ پاک کو ہو سکوں آغوشِ رحمت کے طفیل
رُستگاری پائے گی اُمّت تمام اُن ﷺ کے اِک حرفِ شفاعت کے طفیل
ہے کرم اللہ کا محمودؔ پر
ہے یہ ناعِت حُسنِ فطرت کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب یہ خوش لقا و خوش نما ہے قُبّۂ خضرا
کہ دِل کش، دِل پذیر و دِل کُشا ہے قُبّۂ خضرا
مطافِ نُوریاں صبح و مسا ہے قُبّۂ خضرا
کہ انوارِ الٰہ العالمیں کا ضابطہ ہے قُبّۂ خضرا
میں جب پہنچا، مُجھے ایسا لگا ہے قُبّۂ خضرا
کہ یہ سرکار ﷺ کا اِک معجزہ ہے قُبّۂ خضرا
کچھ ایسا باوفا تسکین زا ہے قُبّۂ خضرا
جہاں فانی ہے، احسانِ بقا ہے قُبّۂ خضرا
خُدا نے اِس قدر اونچا کیا ہے قُبّۂ خضرا
ہر اِک گنبد سے دُنیا کے، جُدا ہے قُبّۂ خضرا
یہ پہلے پونے دو سو سال سے تو چٹّا ہوتا تھا
پھر اِس نے اوڑھ لی سبزی، بنا ہے قُبّۂ خضرا
اِسی میں راز ہے محفوظ تخلیقِ عوالم کا
کہ اِک مفہوم "لولاک لما" ہے قُبّۂ خضرا
یہ ہے دَستار کی صُورت میں فرقِ ارض پر قائم
مسلمانوں پہ احسانِ خُدا ہے قُبّۂ خضرا
اُدھر نُورِ الٰہی ہے، اِدھر نُورِ نبوّت ہے
نبی ﷺ و رب میں ایسا رابطہ ہے قُبّۂ خضرا
خشیّت خالقِ عالَم کی مکّہ میں ڈراتی ہے
یہاں پہنچیں تو دیتا حوصلہ ہے قُبّۂ خضرا
زیارت اِس کی، دیتی ہے عقیدت کو نئے معنی
جو زائر سمجھے تو عُقدہ کُشا ہے قُبّۂ خضرا
یہاں سب اہلِ دانش، متّقی سر کو جُھکاتے ہیں
کہ فرطِ ارتقاد اِتّقا ہے قُبّۂ خضرا
یہ اِک معراج کی قُربت کا پُر معنی حوالہ ہے
عجب قوسین آسا دائرہ ہے قُبّۂ خضرا
قیامِ آقا و مولا سرورِ عالم ﷺ کا ہے اِس جا
تو افضل عرش سے زیرِ سما ہے قُبّۂ خضرا
ہے سرخیل ملائک، جو ہے اِس کی قدر سے واقف
کہاں خاکی سمجھ پائیں گے، کیا ہے قُبّۂ خضرا
اِسے دیکھے تو پھر محمودؔ آپ میں نہیں رہتا
کہ اِک توجیہِ تغلیطِ انا ہے قُبّۂ خضرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رب! مِرے گُناہوں کی اِتنی سزا نہ دے
شہرِ نبی ﷺ میں جو نہ مِلے، وہ قضا نہ دے

اُس کو مدینے میں نہ رہائش نصیب ہو
جڑ سے محل انا کا جو اِنسان ڈھا نہ دے

اللہ اُس کو حشر کے دن سرنگوں رکھے
سُن کر نبی ﷺ کا ذکر، جو گردن جُھکا نہ دے

نعرہ نبی ﷺ کے نام کا جس کی زباں پہ ہو
کیوں لشکرِ عدو کے وہ چھکّے چھڑا نہ دے

وہ کیسے پہنچے شہرِ نبی ﷺ قلب و روح پر
نقشِ قدم کا اُن ﷺ کے، جو نقشہ جما نہ دے

رب و نبی ﷺ کو راضی جو رکھنا پسند ہو
مسکین، دیکھو، کوئی تمھیں بددُعا نہ دے

مدحِ نبی ﷺ میں جو نہ معاون ہو، رب مجھے
ایسی ردیف، ایسا کوئی قافیہ نہ دے

تقسیم کا رب کی نعم کے حضور ﷺ ہیں
آقا ﷺ جو دیں، وہ اور کوئی دوسرا نہ دے

اِس کو تو نام لیوا پیمبر ﷺ کا کیوں کہیں
جو پیچھے ہٹ کے، دوسروں کو راستہ نہ دے

آقا ﷺ! درود آپ پر۔ مالک سے یہ کہیں
اب تو نواز سا کوئی فرماں روا نہ دے

اِس سے رشیدؔ بات کوئی کِس طرح کرے
طیبہ کی بات سُن کے، وہ جو مُسکرا نہ دے

محمودؔ مجھ کو ہے درِ سرکار ﷺ کی لگن
مجھ کو کوئی گلاسگو کا مشورہ نہ دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ نبی ﷺ کی مدح مجھے کبریا نہ دے
جس کا نتیجہ نعت نہ ہو، وہ ذکا نہ دے

راہِ نبی ﷺ میں جاں جو نہیں دینا چاہتا
اللہ اُس کی منزلِ راہِ بقا نہ دے

لب پر نبی ﷺ کے غیر کی توصیف کیوں کروں
خلّاقِ کائنات مجھے حوصلہ نہ دے

مرنا ریاضِ جنّتِ طیبہ میں ہے قبول
مجھ کو نپٹ بہشت کی کوئی دُعا نہ دے

سرکار ﷺ کیسے اِس کی طرف اِعتنا کریں
اثرات وہ جو دِل سے ریا کے، مِٹا نہ دے

جو دیکھ لے کہ دستِ دُعا ہے نبی ﷺ کا ہاتھ
اُن کے علاوہ دِل میں کِسی کو وہ جا نہ دے

محبوب جو خُدا کا نہ سمجھے حضور ﷺ کو
مالک اُسے مدینے کی آب و ہوا نہ دے

روضہ کو دیکھا تو ہے جلا یاب باصرہ
یا رب! جو بند نعت میں ہو ناطقہ، نہ دے

بس، اِک رضا حضور ﷺ کی پہچانتا ہے رب — وہ جانتا ہے، کِس کو کیا دے، اور کیا نہ دے
ہم راہِ اتّباعِ نبی ﷺ سے ہیں دور کیوں — غفلت میں کب تلک رہیں، رب کیوں جگا نہ دے
نعتیں کوئی پڑھے مگر طاعت سے دور ہو — اِس کو فقط زبان کوئی فائدہ نہ دے

محمودؔ کی خُدا سے رہی ہے یہی دُعا
یادِ نبی ﷺ نہ جس میں ہو، وہ حافظہ نہ دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں جو ہے مدینے کی تصویر مستقل — ہے لُطف و اِلتفات کی زنجیر مستقل
سرکار ﷺ کے قدومِ مطہر کے فیض سے — مہتاب کا ہے نسخۂ تسخیر مستقل
پلڑے میں نیکیوں کے، تُلے گی بروزِ حشر — میری ثنائے آقا ﷺ میں تحریر مستقل
غفران و رُستگاری کی خاطر پڑھوں درود — ہے نقشِ میرے ذہن پہ تدبیر مستقل
ابنِ مغیرہ، عاص کا اور بولہب کا ذکر — کوثر، لہب کی، نٓ کی تفسیر مستقل
وِجدان اور ضمیر کی تابندگی کو ہے — ذرّاتِ شہرِ پاک کی تنویر مستقل
آقا و مولا ﷺ کی رہی عترت کے باب میں — ہے حرفِ رب میں آیۂ تطہیر مستقل
نامِ نبی ﷺ پڑھے یا سُنے یا لکھے تو پھر — صَلِّ علیٰ نہ پڑھنا ہے تقصیر مستقل
کمزوری جس نے طاعتِ سرور ﷺ میں آج کی — اُس کے لیے ہے بعد میں تعزیر مستقل
اُس کے اثر کا دائرہ ہے روزِ حشر تک — نعتِ نبی ﷺ ہے حاملِ تاثیر مستقل
مقصورۂ نبیِٔ مکرّم ﷺ کو دیکھنا — ہے خوابِ اِلتفات کی تعبیر مستقل
شہرِ نبی ﷺ کا باسی کہیں گے مُجھے سبھی — صد مرحبا، ہے میری یہ تقدیر مستقل

نیّت بھی ہے، دُعا بھی یہی ہے رشیدؔ کی
طیبہ پہنچنے میں نہ ہو تاخیر مستقل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تھیں "صَلِّ علیٰ" کے اثر کی حدیں — عتبہ سے مِل گئیں میرے سر کی حدیں

میں نے دیکھا، ہیں دراصل ملتی ہوئی
میرے آقا ﷺ کے اور رب کے گھر کی حدیں

فقرِ محبوب و مطلوبِ رحمان ﷺ نے
توڑ دیں خواہشِ مال و زر کی حدیں

دیں جو لائے خُدا سے ہمارے نبی ﷺ
کر دیں نابود اُس نے ضرر کی حدیں

سادگی کو جو اہمیّت آقا ﷺ نے دی
توڑ دیں اِس نے سب کرّوفر کی حدیں

ہے مدینے کا تو روح و جاں پُر اثر
ہوں کسی کی نظر میں نظر کی حدیں

اِس کے آگے ہے خُلدِ عطائے نبی ﷺ
ہیں جہنم تلک رب کے ڈر کی حدیں

یادِ آقا ﷺ سے چشمِ زدن میں ملیں
ابرِ تسکین تک چشمِ تر کی حدیں

علم آقا ﷺ کو بھی ہے، خُدا کو بھی ہے
دِل سے ملتی ہیں طیبہ نگر کی حدیں

ہوتی ہیں میری داتا نگر سے شروع
اُن ﷺ کے گھر میں حضر تک سفر کی حدیں

پا سکا میں سرھانے میں سرکار ﷺ کے
خُلد کی اِک ''رہِ مختصر'' کی حدیں

قوسوں کی جو بڑھائی گئیں قُربتیں
ملتی پائیں اِدھر سے اُدھر کی حدیں

سامنے ہیں مِرے لُطفِ سرکار ﷺ کے
رہگزر کی طرح درگزر کی حدیں

نعت سُن کر سخن گسترانِ غزل
مِٹتی دیکھیں گے اپنے ہُنر کی حدیں

چشمِ محمودؔ میں ٹِک گئیں مرگ تک
شہرِ سرور ﷺ کی روشن سحر کی حدیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتی ہے مُجھ کو نیک شگوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ
میں کہتا، پڑھتا، سُنتا یوں ہُوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

فتنے میں معصیت کے ہُوں مَیں جب بھی مُبتلا
دیتی ہے میرے دِل کو سکوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

رب سُورہ جب قلم کی قسم سے کرے شروع
پھر مَیں اِس قلم سے کیوں نہ لکھوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

پیشِ خُدائے پاک بہ حکمِ رسولِ حق ﷺ
رکھتی ہے میرے سر کو نِگوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

تخلیق سب جہاں ہوئے مدحِ حضور ﷺ کو
ہے رازدارِ ''کُن فیکون'' نعتِ مصطفیٰ ﷺ

سُن کر فرشتے سمجھیں گے اُس کو خُدا کی حمد
ہونٹوں پہ میرے آئے گی یُوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

مَیں حشر میں ہوں پیشِ نبی ﷺ مورچھل لیے
رُتبہ یہ دے گی مجھ کو فزوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

گُفتار اور عمل میں رکھے رب مطابقت
تا مرگ اور لکھتا رہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

مَیں چار سال دُور مدینہ سے یوں رہا
تھی سازِ لب پہ سوزِ دروں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

محمودؔ جب کلامِ خُدا اِس بیاں میں ہے
’’میری ہے کیا بساط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاطی و عاصی ہوں تو یہی سوچتا ہُوں مَیں
’’میری ہے کیا بساط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ‘‘

کوثر کی یاد آئے تو ’’صَلِّ علیٰ‘‘ پڑھوں
آئے جو پُل صراط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

آلام و مُشکلات سے چُھٹکارے کے لیے
ہو خواہشِ نشاط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

حمدِ خُدائے جُملہ جہاناں کے ساتھ میں
از راہِ اِرتباط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

اندوہ و رنج و غم کی جکڑ سے نکلنے کو
چاہوں جو اِنبساط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

جب زیست کی مسافرت کا رَہ نوَرد ہوں
دیکھوں کوئی رُباط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

فرحت کا، شادمانی و جشنِ سرُور کا
جب بھی ہو انحطاط، کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

شاعر غزل سرا رہیں محمودؔ سب، تو مَیں
از روئے احتیاط کہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمائیں ہم پہ آقا ﷺ ہمارے اگر کرم
الطاف نو بہ نو ملیں، ہوں سر بہ سر کرم

گھر سے سفر ہے، شہرِ نبی ﷺ میں حضر کرم
ہے نخلِ مدحِ آقا ﷺ کا یہ پُر اثر کرم

بخشش کا ’’شارٹ کٹ‘‘ ہے محبّت حضور ﷺ کی
کرتی ہے مومنوں پہ ’’رہِ مختصر‘‘ کرم

قسمت کے باغباں کا رہا صبح و شام و شب
نعتِ حضورِ پاک ﷺ کے بُستان پر کرم

بدر و اُحد سے کام لیں اور کفر سے لڑیں
ہم پر نہ کس لیے کرے فتح و ظفر کرم

پہنچو درِ نبی ﷺ پہ، سوالِ عطا کرو
درکار ہو جو رب کا تمھیں معتبر کرم

میں چل پڑا ہوں طیبۂ اقدس کی راہ پر ——— رستہ کرم، سفر ہے کرم، راہبر کرم
الطاف زا نہ اِس پہ کیوں ہو گا خُدائے پاک ——— جس پر کرے گا طاعتِ شہ ﷺ کا ہُنر کرم
عاصی ہیں، تو بھی اُمّتی سرکار ﷺ کے تو ہیں ——— محشر میں مصطفیٰ ﷺ کی کرے گی نظر کرم
مالک! ذلیل دُنیا کی اقوام میں ہے یہ ——— اُمّت ترے حبیب ﷺ کی ہے، اِس پہ کر کرم
پینتیس(۳۵) بار کی ہے زیارت نتیجہ خیز ——— طیبہ کی شام لُطف زا ہے، اور سحر کرم
حکمِ نبی ﷺ پہ کرتا ہے یہ حمدِ رب رقم
محمودؔ پر کریں گے شہِ بحر و بر ﷺ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مدحِ سرورِ دیں ﷺ کی جزا کرم ہی کرم ——— تو ہم پہ کرتا نہ کیوں کبریا کرم ہی کرم
خطاؤں پر ہیں خطائیں ہم ایسوں کی، لیکن ——— حبیبِ رب ﷺ کا ہے وفرِ عطا کرم ہی کرم
جو ظلم و جور یا بے رغبتی قریش کی تھی ——— حضور ﷺ نے دِیا اِس کا صلہ کرم ہی کرم
غزل کی شاعری سمجھو تو ہے سِتم پہ سِتم ——— نبی ﷺ کی نعت، خُدا کی ثنا کرم ہی کرم
کتابِ زیست میں ہو سیرتِ نبی ﷺ پہ قلم ——— ہو متن لُطف و عطا، حاشیہ کرم ہی کرم
جو پوچھا میں نے صلہ اِتّباعِ آقا ﷺ کا ——— تو آئی عرشِ خُدا سے صدا، کرم ہی کرم
نبی ﷺ کے متّبع ہیں اولیاء ربِّ جہاں ——— ہے معرفت کا یہ سب سلسلہ کرم ہی کرم
تو ہم سے عاصیوں کو جان، خوش مقدّر ہیں ——— کہ ہیں ہمارے لیے مصطفیٰ ﷺ کرم ہی کرم
کریں تو حکمِ رسولِ خُدا ﷺ پہ روز عمل ——— ہے ممکن اِس طرح صبح و مسا کرم ہی کرم
خُدا کے حکم پہ چلتے ہیں سارے دِل والے ——— ہے پیرویٔ نبی ﷺ پہ سوا کرم ہی کرم
حضورِ پاک ﷺ کے چاروں طرف صحابہؓ تھے ——— عنایتوں کا تھا تا اِنتہا کرم ہی کرم
مدینہ اور مضافات میں سکینت تھی ——— سبب ہے یہ کہ پیمبر ﷺ کا تھا کرم ہی کرم
شبانہ روز جو محمودؔ اِس کے عامل ہوں
تو اُن پہ کرتا ہے "صَلِّ علیٰ" کرم ہی کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بستیٔ سرکار ﷺ کی آب و ہَوا کی آگہی
درحقیقت ہے نبی ﷺ کے اِعتنا کی آگہی

جن بھی بختوں نے پائی ہے وفا کی آگہی
اُن کی قسمت میں ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی آگہی

رب، فرشتے اور مومن اِس کے عامل ہیں سدا
ہر طرف دُنیا میں ہے "صَلِّ علیٰ" کی آگہی

پیشِ عتبہ اور پئے قدمین و صُفّہ عجز سے
میں نے محبوبِ خُدا ﷺ سے اِلتجا کی آگہی

فیصلے تو رب کو جو کرنے تھے، وہ ہوتے گئے
لیکن اِن میں تھی پیمبر ﷺ کی رضا کی آگہی

جانتا ہوں خانۂ کعبہ کی عظمت کو، مگر
ہے اہم تر شہرِ آقا ﷺ کی فضا کی آگہی

ہے اگر ایمان آقا ﷺ پر، تو ہے اسلام پر
ابتدا کی آگہی سے ہے سدا کی آگہی

غازی علم الدینؒ سے پوچھو تو پاؤ گے یہی
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ہے بقا کی آگہی

نسبت آئینہ بندی نے رجب کی یہ کہا
مصطفیٰ ﷺ سے آگہی ہے کبریا کی آگہی

حمد کہنے کا صلہ میں نے لیا ہے نعت سے
نعت کا اِرقام ہے فکرِ رَسا کی آگہی

مرگ تک اور حشر کے دن تک ہے مُجھ کو مکتفی
میں نے حمد و نعت سے جب اِبتدا کی آگہی

مانگی جب محمودؔ نے کوئی بھی شے رحمان سے
پائی آقا ﷺ ہی کے اکرام و عطا کی آگہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احساس دِل میں مصطفیٰ ﷺ کی منزلت کا ہے
دُکھ حاضریٔ طیبہ کی محرومیت کا ہے

ہیں بے بسی کی قید میں، لیکن زباں پہ ذکر
سرکارِ کائنات ﷺ کی آفاقیت کا ہے

اپنائے گا نظامِ اخوّت حضور ﷺ کا
جس کو خیال حشر کے دِن عافیت کا ہے

مُجھ کو وہاں درود کا عامل قرار دیں
رہتے ہوئے یہاں پہ، خیال آخرت کا ہے

کر لے اطاعت آقا و مولا ﷺ کی اختیار
بندے کو کچھ خیال اگر عاقبت کا ہے

کہتے ہیں لوگ، نعت کو چھوڑوں، غزل کہوں
اُن کے لیے تو حرف مِرا معذرت کا ہے

رُخ تو مِرا ہے آپ ﷺ کے دربار کی طرف
احساس حاضری پہ مُجھے معصیت کا ہے

دیکھیں گے، راہ آقا ﷺ پہ چلتا تھا یا نہیں
محشر میں جانچ یہ نہیں، کِس حیثیت کا ہے

دینِ نبی ﷺ کے چور ہیں اربابِ اختیار
اُن کا تو جو بھی فخر ہے، فرعونیت کا ہے

تذکار لب پہ عاصی و مذنب کے، روز و شب
محبوبِ ربّ پاک ﷺ کی معصومیت کا ہے

اصحابؓ کو جو عظمتیں حاصل ہیں دین میں
یہ سب اثر حضور ﷺ ہی کی تربیت کا ہے

تبلیغ دینِ آقا ﷺ کی، اپنے عمل سے کر
پیشِ نظر وقار اگر اِنسانیت کا ہے

دُنیا میں پیروئ پیمبر ﷺ شعار کر
روزِ نشور شوق اگر مغفرت کا ہے

تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ کیا محمودؔ یہ نہیں
ہَو کا نماز پڑھنے میں کیوں منفعت کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم کرو "صَلِّ علیٰ" کا اِعتنائی انتخاب
جو کہ ہے دراصل رب کی ہم نوائی انتخاب

نعت کہہ کر مَیں نے کی راحت فزائی انتخاب
کیوں غزل کہہ کر مَیں کرتا جگ ہنسائی انتخاب

صاحبِ عزّ و فضیلت انبیاء میں آپ ﷺ ہیں
سرورِ کون و مکاں ﷺ ہیں کبریائی انتخاب

جس نے بچپن ہی سے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی ٹھان لی
ابتدائی ہی تھا اُس کا اِنتہائی انتخاب

خواب واشنگٹن کا، برلن کا نہیں مَیں دیکھتا
میں نے کی ہے صرف طیبہ تک رسائی انتخاب

مرنا بہتر بھی سمجھتا ہوں نبی ﷺ کے شہر میں
گر اجل احقر سے پوچھے مدّعائی انتخاب

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں گزرنا جان سے
عامرؒ و ممتازؒ کا تھا یہ بقائی انتخاب

مَیں لباسِ عجز کو پہنوں تو پھر کہتا ہوں نعت
میں نہیں کرتا ہوں یارو، خود ستائی انتخاب

بات کا آغاز کرنا تم درودِ پاک سے
دیکھتا رضواں کرے گا پیشوائی انتخاب

کلمہ آقا ﷺ کا پڑھیں اور مانیں اپنا سا بشر
ایسے بدبختوں کا ہے گویا ڈھٹائی انتخاب

نعت کہنا صبح دم اور رات کو پڑھنا درود
میرا تو اتنا سا ہی ہے، میرے بھائی! انتخاب

مجھ کو یہ بخشے گئے ستر(۷۰) دواوینِ نعوت
میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہے مصطفائی انتخاب

جو کمائی کا ذریعہ جانتے ہیں نعت کو
کِس لیے کرتے ہیں یہ جھوٹی کمائی انتخاب

چُن لیا محمودؔ نے حلقہ درودِ پاک کا
اور ہیں جن کا رہا ہے پارسائی انتخاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتا ہے راہ میرا دیدۂ تر آپ ﷺ کا — نام لیتا ہوں مصیبت میں مَیں اکثر آپ ﷺ کا
انبیاء دُنیا میں سب برتر نظر آتے رہے — مرتبہ سرکار! ہے اوپر سے اوپر آپ ﷺ کا
مَیں نے آیاتِ کلامِ رب سے یہ پایا سبق — کام کا آغاز کرنا نام لے کر آپ ﷺ کا
ہاتھ تو تھا آپ ﷺ کا، رب نے اُسے اپنا لیا — آپ داور کے ہیں یا سرکار ﷺ! داور آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کے بارے میں سُن پڑھ کے سبھی ایمان لائے — کلمہ تو پڑھتے تھے مٹھی میں بھی کنکر آپ ﷺ کا
سب خطائیں میری ہو جائیں نہ کیسے غتربود — ہے شفاعت گاہ کی صورت میں دفتر آپ ﷺ کا
میری نیّت دیکھیے سرکار ﷺ، یومُ الدین کو — دامنِ اطہر پکڑ لوں گا میں بڑھ کر آپ ﷺ کا
چاند کی تسخیر کا واویلا کرنے والے، سُن — عرش بھی، قصرِ دَنا بھی تھا مسخر آپ ﷺ کا
جو ہُوا آمادۂ پیکار کفر و ظلم سے — بندہ کیوں ہو گا نہ منصور و مظفّر آپ ﷺ کا
نُور پھیلاتے ہیں دُنیاؤں کے ہر گوشے تلک — نجمِ رخشاں، ماہِ تاباں، مہرِ انور آپ ﷺ کا
کیوں نہ ہوتے پیارے رب کے، سارے اصحابِ ؓ کبار — پیار جن جن صاحبوں کو تھا میسّر آپ ﷺ کا
خوشہ چینِ بن زہیرؓ و حضرتِ حسانؓ ہوں — نعت گو ادنیٰ سا ہوں، اے حق کے مظہر! آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کے بندوں کو دی خالق نے رحمت کی نوید — ایک بندہ مَیں بھی ہُوں، اے بندہ پرور! آپ ﷺ کا
نام اُس کا زندگی بھر ہم نے عزت سے لیا — نام لیوا ہم نے جو دیکھا ہنرور آپ ﷺ کا

اذنِ مِدحت آپ ﷺ نے اُس کو عطا فرما دیا
آپ کا محمودؔ ہے آقا ﷺ! سخنور آپ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو جو گرمِ جولاں ہے بہت — بندہ وہ مسرور و شاداں ہے بہت
نُورِ سرکارِ جہاں ﷺ کی یاد سے — دِل کی بستی میں چراغاں ہے بہت

مُجھ کو تو اپنے حضورِ پاک ﷺ کا
اِلتفاتِ کیف ساماں ہے بہت

اِس میں چلتے جانا کچھ مشکل نہیں
نعت کا ہموار میداں ہے بہت

حمدِ رب پر، مِدحتِ سرکار ﷺ پر
میرا ہے ایمان، عرفاں ہے بہت

گرد جس پر راہِ طیبہ کی پڑی
چہرہ وہ رخشاں و تاباں ہے بہت

وہ پڑھے صیغے درودِ پاک کے
رُستگاری کا جو خواہاں ہے بہت

نام آقا ﷺ کا جو لو، مانگو مدد
کام جو بھی ہو، وہ آساں ہے بہت

سب نے سرور ﷺ کی نبوّت مان لی
انبیاء کا بس وہ پیماں ہے بہت

بھیجا اُس نے اپنے مظہر کو یہاں
یہ خُدا کا ہم پہ احساں ہے بہت

نعت کہنے کی سبھی کوشش کریں
یوں تو اِس میں صرف رحماں ہے بہت

پائے گا وہ رحم و رافت آپ ﷺ سے
وہ کہ جو بندہ پشیماں ہے بہت

دور طیبہ ہے بہت لاہور سے
مرنے کو زندانِ ہجراں ہے بہت

آپ ﷺ نے چاہا تھا، یہ فعّال ہو
آج کا مومن تن آساں ہے بہت

مصطفیٰ ﷺ کو اپنا سا کہنے کو تو
ایک خیلِ بے ضمیراں ہے بہت

جامیٔ خوش بخت تو محمودؔ جی
نعت گوؤں میں نمایاں ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتا ہوں درود آقا ﷺ پہ، تائبِ خُدا سے
جو کچھ بھی کہیں اہلِ جہاں، اپنی بلا سے

اِک خواب کو تعبیر مِلی صِدق و صِفا سے
علاّمہ بصیریؒ نے شفا پائی رِدا سے

دِل جن کے بھرے پائے ہیں تسلیم و رضا سے
اُن کا تو علاقہ ہی نہیں کوئی اَنا سے

ہوں متّبع آقا ﷺ کے، رہیں دُور ریا سے
جو لوگ مئے وصلِ پیمبر ﷺ کے ہیں پیاسے

جو پایا ہے ممتازؒ نے آقا ﷺ کی وفا سے
یہ راہِ وفا میں ہے بقا پانا قضا سے

ہیں ساقیٔ کوثر ﷺ کی طرف دیکھنے والے
جو بھرتے نظر آتے ہیں اُمیّد کے کاسے

تکلیف سے بھر جاتا تھا دِل میرا اگرچہ
پر روز تعلق رہا طیبہ میں شفا سے

تعلیم و تعلّم کا سبق یوں ہُوا ازبر
پڑھنے کا سبق میرے لیے لائے حرا سے

تحویل جو قبلہ کی بنی خواہشِ خالق
تحریک یہ تھی اصل میں سرور ﷺ کی رضا سے

تم زندگی طاعت میں پیمبر ﷺ کی گزارو
خواہش جو تمھاری ہو کہ بچ جاؤ سزا سے

''الطالح لی'' قولِ نبی ﷺ دِل میں ہے راسخ
بچ جائیں گے، تم دیکھنا، ہم لوگ سزا سے

یہ چاند ستارے ہیں، یہ سورج ہے، یہ خود ہے
''روشن ہے فلک آپ ﷺ کے نقشِ کفِ پا سے''

یہ نعت کے خُدّام میں کمتر ہے سبھی سے؟
محمودؔ کبھی ہلتا نہیں اپنی جگہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور و سرکار ﷺ کا اُن پر تھا احسانِ نظر
مانتے تھے سب صحابہؓ اُن کا فرمانِ نظر

سرورِ عالم ﷺ کی ہے چشمِ توجّہ رہنما
کاملانِ راہ نے پایا ہے عرفانِ نظر

اِس سے دُنیا کو مِلی تعلیمِ تسخیرِ جہاں
علم جو دیتا تھا آقا ﷺ کا دبستانِ نظر

جو کھلائے گلشنِ مِدحت میں نعتوں کے گُلاب
لازماً عنبر فشاں اُس کا ہو بُستانِ نظر

ہو گیا وہ دوست خالق کا، کہ جس پر ہو گیا
آقا و مولا حبیبِ رب ﷺ کا فیضانِ نظر

طیبہ جانے کو ہوائی مستقر کو جب چلوں
بڑھتا جاتا ہے اُسی لمحے سے امکانِ نظر

آقا و مولا ﷺ مُجھے چشمِ کرم سے دیکھ لیں
قلب و روح و جاں مِرے، رہتے ہیں خواہانِ نظر

ہر طرف عصبیتوں کی ظلمتیں بڑھتی ہیں جب
میں مدینے جا کے لے آتا ہوں سامانِ نظر

صفّہ و قدمین و مقصورہ پہ ہوتا ہُوں رَسا
کام میں لاتا ہوں میں جس وقت وِجدانِ نظر

شُکر، صد شکرِ خُدا، اذنِ نبی ﷺ سے ہو گیا
عتبۂ سرکارِ والا ﷺ میرا عنوانِ نظر

میں نے دیکھی اور جانی کیسے چوکھٹ آپ ﷺ کی
تھی دلیلِ قلب بھی یہ اور بُرہانِ نظر

رجعت اِس کی طوفِ مقصورہ کی خواہش سے ہوئی
دیدِ قبّہ میں جو اٹکی رہ گئی جانِ نظر

رہنما میرا رہا فضلِ خُدائے پاک سے
شہرِ آقا ﷺ کی طرف شوقِ فراوانِ نظر

دیکھتا ہوں اِلتفات و لُطف و احسانِ نبی ﷺ
بند آنکھوں سے بھی ہو جاتا ہے اعلانِ نظر

تابناکی قبّہٗ آقا ﷺ نے کی جب سے عطا
بن گیا محمودؔ اُس دَم سے ثنا خوانِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۰ واں مجموعۂ نعت

ثنائے رحمتِ عوالَم ﷺ

انتساب

مدینۂ طیبہ میں پہلی بار حاضری دینے والوں کی
وارفتگی کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

خوش نصیب اِنسان نے پایا ہے سیدھا راستہ
جو پیمبر ﷺ کا ہُوا، اللہ اُس کا ہو گیا

اصلِ دینِ خالق و مالک ہے حُبِّ مصطفیٰ ﷺ
پیار جس کو ہو نہ اُن ﷺ سے، دیں کا ہے بہروپیا

لاکھوں اعزازات میں سے اِک یہ تھا معراج کا
انبیاء سب مقتدی تھے مصطفیٰ ﷺ تھے مقتدا

اُس نے عزت پائی، اُس کو مغفرت ہو گی عطا
جو رہِ توقیرِ سرکارِ جہاں ﷺ پر ہو لِیا

زندگی میں جو نبی ﷺ کے حکم پر چلتا رہا
پہنچا جنّت میں تو اُس کا دیدنی تھا طنطنہ

عام ہے شہرِ رسولِ رب ﷺ میں جنّت کی ہَوا
جان لو، آبِ مدینہ ہی تو ہے آبِ بقا

گھر سے چلتے وقت ہی کر لے جو تغلیطِ انا
اُس کا طیبہ تک سمٹ جاتا ہے سارا فاصلہ

وقر و عزّت سب قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے پا گئے
بوقبیس و مروہ و ثُور و صفا ہوں یا حِرا

کامیابی صرف ممکن طاعتِ آقا ﷺ سے ہے
جو نہ تھا پیچھے رسولِ حق ﷺ کے پیچھے رہ گیا

رب کرم فرما ہُوا، ہاتھوں میں قسمت آ گئی
نعرہ ہونٹوں پر جو آیا ”یا رسول اللہ“ کا

شہرِ علم آقا ﷺ کے صدقے ہی میں وہ اُستاد ہے
پڑھ لیا جِس نے بھی اُن کے پیار کا اِک قاعدہ

پیٹ کی، دِل کی، نظر کی، روح کی تسکیں ہوئی
طیبہ جا کر ہو گئی حرفِ غلط ہر اشتہا

اوٹ سے خلوت کدہ کے، لامکاں کے قصر سے
جاری سرور ﷺ کی فضیلت کا ہُوا اعلامیہ

جگ گُنہگار آقا و مولا ﷺ کے ہی کھاتے میں ہے
دُنیا کا ڈھونڈے ہی کیوں اپنے لیے وہ آسرا

ہو گئے سرسٹھ دواوین آقا ﷺ کی مِدحت کے بھی
حمدِ رب کا بھی دیا نعتِ نبی ﷺ نے حوصلہ

کیوں نہ پہنچاتا خُدا منزل پہ اُس کو آخرش
جب لیا محمودؔ نے مدحِ نبی ﷺ کا راستہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرور ﷺ کرم اللہ کا رہ جائے گا
مرتے دم لب پر اگر ”صلِ علیٰ“ رہ جائے گا

سر خمیدہ وہ کِسی صُورت میں ہو سکتا نہیں
جس کی ٹوپی میں نبی ﷺ کا نقش پا رہ جائے گا

جب بھی جاؤں گا رسولِ پاک ﷺ کے دربار پر
عتبہ پر فضلِ خُدا سے سر جھکا رہ جائے گا

دست بستہ مُلتزِم کے آگے جب ہُوں گا کھڑا
یہ بُنِ مُو میرا اُس جا جبہ سا رہ جائے گا

جب چلا میزاں کو تو ہمراہ میرے لازماً — جذبۂ حُبِّ نبی ﷺ روزِ جزا رہ جائے گا
مستقِل جو رکھ نہیں سکتا تعلق نعت سے — دُنیوی سارے علائق میں پھنسا رہ جائے گا
حکمِ آقا ﷺ سے نہ سرتابی کرے گا عمر بھر — سامنے جس کے اُحُد کا معرکہ رہ جائے گا
جو محبت سے بنا، اپنائیت سے ہے جُڑا — قربتِ قوسین کا وہ دائرہ رہ جائے گا
جب کرے گا خلقِ رب کے ساتھ تُو اچھا سلوک — رُستگاری میں تری کیا شائبہ رہ جائے گا
جب گزارش مَیں نے کی آقا ﷺ سے اِستمداد کی — حلق میں شیطان کے، ہر قہقہہ رہ جائے گا
ثمرۂ میثاقِ جملہ انبیاء پایا یہی — ''آخرش دینِ محمد مصطفیٰ ﷺ رہ جائے گا''

جب چلے گا نعت گو محمودؔ جنّت کی طرف
قائم اللیل آدمی تک دیکھتا رہ جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ ''صلّی اللہ'' سے جو بخت کو چمکائے گا — اِس وظیفے پر بروزِ حشر وہ اترائے گا
جس نے راہِ خُلقِ سرکارِ دو عالم ﷺ دیکھ لی — کِس طرح ابلیس رستے سے اِسے بھٹکائے گا
جاں کے دُشمن کو جو ہُوا اپنا بنانے کا خیال — تُجھ کو آقا ﷺ کا طریقہ راستہ دِکھلائے گا
جب حبیبِ کبریا ﷺ اپنا اُسے فرمائیں گے — آثم و مُذنب پہ مالک بھی کرم فرمائے گا
زیر دستوں سے جو کرنا چاہے شفقت کا سلوک — سیرتِ محبوبِ مالک کو وہی اپنائے گا
خوش بیانوں کو مدینے میں تو پایا میں نے گُنگ — جو بڑا لسّان بھی ہو گا، وہاں ہکلائے گا
جس نے بھی مُجھ کو نبی ﷺ کی نعت پڑھتا پا لیا — مُجھ کو ملبوسِ تفاخر وہ ملک پہنائے گا
خستہ حال و مفلس و لاچار بھی یہ جان لے — جو نبی ﷺ کے در پہ پہنچے گا، وہ سب کچھ پائے گا
کافروں کی گود میں ہے جو نبی ﷺ سے دُور ہے — بندۂ آقا و مولا ﷺ کفر سے ٹکرائے گا

دو برس سے دور رکھا ہے علالت نے اِسے
جب اشارہ ہو گا تو محمودؔ طیبہ جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ظلم جو سہ جائے گا / بعد مرنے کے بھی اِس کا نام تو رہ جائے گا
وہ اللہ العالمیں سے حرفِ تسکیں پائے گا / مرتے مرتے بھی جو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہہ جائے گا
نعت میں خوشنودیٔ سرکار ﷺ کی ہے اہمیت / طمع کے دریا میں جو اُترے گا، وہ بہ جائے گا
نظر میں جب سجدہ کریں گی عتبۂ سرکار ﷺ پر / جو ترا ایوان اَنا کا تھا، نہ کیا ڈھ جائے گا
جو درودِ پاک پڑھتا جائے گا میزان کو / احتسابِ حشر اُس بندے کا کیا رہ جائے گا
تم بھی میرے بعد کرتے رہنا آقا ﷺ کی ثنا / نعت خواں پسماندگاں کو کیوں نہ یہ کہہ جائے گا
جو محبّ آقا ﷺ کا ہے، حق کی اشاعت کے لیے / جو مصائب اِس پہ آئیں گے، وہ سب سہ جائے گا

دِل کو جو محمودؔ اطمینان حاصل ہے، وہ کیا
سیلِ آبِ دوریٔ طیبہ ہی میں بہ جائے گا؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضر و موجود ہیں خالق کے مظہر ہر جگہ / ایک لمحے میں پہنچتے ہیں پیمبر ﷺ ہر جگہ
جنتُ الفردوس کی تسکین زا آب و ہَوا / رہتی ہے بیتِ نبی ﷺ سے تا بہ منبر ہر جگہ
کونوں گوشوں تک میں، اپنی اصل میں موجود ہیں / آپ داور ہر جگہ، محبوبِ داور ہر جگہ
دیکھ لیں سب واقفانِ علمُ الابدانِ بشر / رحمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے منظر ہر جگہ
خالقِ کونین کے محبوب ﷺ ہونے کے سبب / وہ نظر آتے ہیں ہر اوپر سے اوپر ہر جگہ
اُس سے تو بڑھ کر کہیں تابانیاں آقا ﷺ کی ہیں / نُور پہنچاتا ہے جیسے شاہِ خاور ہر جگہ
دے اگر مالک تُجھے بھی اندروں بینی کا ذوق / ساتھ دیکھو گے پیمبر ﷺ کو برابر ہر جگہ
جس کے سایے میں لکھی جاتی ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ / ہے قلم پر میرے وہ رحمت کی چادر ہر جگہ
تم "اغثنی یا نبی ﷺ" کا نعرہ لب پر لاؤ تو! / مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ کو پاؤ یاور ہر جگہ
جانتے ہیں جب حبیبِ رب ﷺ مرے احوال کو / عرضیوں کا کِس لیے ہو ساتھ دفتر ہر جگہ
پیروانِ کعب و حسان و ابو طالب ہیں سب / نعت کہنے والے جتنے ہیں سخنور ہر جگہ
پڑھتے ہیں کلمہ نبی ﷺ کا بند مٹھی میں وہی / بکھرے مِلتے یوں تو ہیں پاؤں میں کنکر ہر جگہ

خدمتِ مدّاحئ سرکارِ والا ﷺ کے طفیل — تذکروں میں آ گیا مُجھ سا ہنرور ہر جگہ
کرتے رہتے ہیں غٹرغوں مِدحتِ سرکار ﷺ میں — میری روح و جاں میں طیبہ کے کبوتر ہر جگہ
نُور پھیلاتے ہیں دُنیاؤں میں محمودؔ ہر طرف
نجمِ رخشاں، ماہِ تاباں، مہرِ انور ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئے کیوں نزدیک تحریص و ہَوا تا زندگی — رکھّو ہونٹوں پر اگر ”صلِ علیٰ“ تا زندگی
مدح گویانِ پیمبر ﷺ میں مِرا بھی نام ہو — میں نے رکھّا غرفۂ خواہش کُھلا تا زندگی
مرتے دم تک رحمتِ آقا ﷺ کے جو سایے میں تھا — اُس کے پیروں میں رہا ظلِّ ہما تا زندگی
سر بُلندی دُنیا و عقبیٰ میں تُو چاہے اگر — مصطفیٰ ﷺ کا سر پہ رکھا نقشِ پا تا زندگی
کلکِ اِخلاص و عقیدت کرتی جائے گی سدا — حمد خالق کی، ثنائے مصطفیٰ ﷺ تا زندگی
لازماً کر دے گی اِس کو دانش و حکمت فروز — طاعتِ آقا ﷺ کی رَہ پر جو چلا تا زندگی
لے گیا شہرِ نبی ﷺ تک مُجھ کو رہوارِ یقیں — کب گماں نزدیک بھی میرے ہُوا تا زندگی
طاعتِ سرور ﷺ کے گلشن میں جو پہنچا، تو رہا — صحنِ اِحساس اُس کا پُھولوں سے بھرا تا زندگی
بیعتِ اِخلاص دستِ عشق پر کرنے چلو — رحمتِ سرکار ﷺ دے گی حوصلہ تا زندگی
شرط ذوقِ اتبّاع مصطفی ﷺ کی ہے یہی — دُور رکھنا خود سے تم یارو، اَنا تا زندگی
کامرانی اُس نے پائی سرورِ کونین ﷺ پر — جس نے رکھّا اعتبارِ اِعتنا تا زندگی
میں درودِ پاک پڑھنے میں مگن تھا۔ اور رہی — رحمتِ سرکار ﷺ کی سر پر رِدا تا زندگی
حشر میں اِس سے بُرا ہونے نہ دیں گے کچھ نبی ﷺ — جِس نے ہر انسان سے اچھا کیا تا زندگی
آمد و رفتِ نفس کے ساتھ ہی محمودؔ کا
نعت کہنے کا رہے سلسلہ تا زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو پُختہ حُبِّ حبیبِ اللہ ﷺ سے رشتہ — تو کیا خطا سے علاقہ، تو کیا گناہ سے رشتہ

اِمام مسجدِ اقصیٰ میں سب کے تھے سرور ﷺ
رسولوں کا یہ رہا سربراہ سے رشتہ

میں پڑھتا جاؤں گا طیبہ کو، نعتیں آقا ﷺ کی
مِرے سفر کا ہے اِس زادِ راہ سے رشتہ

درودِ پاکِ نبی ﷺ سے لگاؤ ایسا ہے
کہ میں نے جوڑا نہیں جلبِ جاہ سے رشتہ

خلوص و حُسنِ عقیدت سے میں نے باندھ لیا
نعُوتِ پاک کا کلکِ گیاہ سے رشتہ

وہی ہے عبقری، جِس خوش نصیب نے جوڑا
مدینہ طیبہ کی درس گاہ سے رشتہ

لگاؤ اپنا جو احکامِ آقا ﷺ سے کم ہے
ہُوا ہے اِس لیے حالِ تباہ سے رشتہ

ہو کیا درود کو پڑھنے میں وقت کی تخصیص
رہا ہے اُس کا تو شام و پگاہ سے رشتہ

علاقہ اُن کا ہے اِک جیسا تابناکی سے
ہے خاکِ طیبہ کا خورشید و ماہ سے رشتہ

دِل و نگاہ پہ میرے تو اخضریت ہے
مِرا کہاں ہے سپید و سیاہ سے رشتہ

مِرے دُکھوں پہ نبی ﷺ آپ رنج اُٹھاتے ہیں
نبی ﷺ کے لُطف کا ہے میری آہ سے رشتہ

کرو تو معذرت جُرموں پہ اپنے آقا ﷺ سے
ہے اُن ﷺ کی درگزر کا عُذر خواہ سے رشتہ

نبی ﷺ کے نام پہ پڑھنا نہیں درود جسے
اُسی کا رب کے ہے ہر اِنتباہ سے رشتہ

شفیعِ حشر سے محمودؔ عاصی کا ناتا
نہ کیسے توڑتا فردِ سیاہ سے رشتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ خُدا کی یوں ہو گی تعمیل آپ سے
دینِ خُدا کی ہو گئی تشکیل آپ سے

اپنانی ہے ضروری ہر اِنسان کے لیے
آیاتِ رب کی جو ہوئی ترسیل آپ سے

تھا سب کا فیصلہ مگر مرضی نبی ﷺ کی تھی
گویا ہُوا تھا قبلہ بھی تبدیل آپ سے

اجمالی عام طور سے، رب نے دیے ہیں حکم
دُنیا نے پائی اُن کی ہر تفصیل آپ سے

اِتمام رب کی نعمتوں کا آپ سے ہُوا
یوں، دینِ حق کی ہو گئی تکمیل آپ سے

ہم دور دستوں تک اِسے پہنچانے کے لیے
اصحابؓ نے کی دین کی تحصیل آپ سے

احکام لے کے آتے تھے خالق سے آپ تک
پیغام لے کے جاتے تھے جبریلؑ آپ سے

حسنات کو فروغ دیا ہے حضور ﷺ نے
ہوتی گئی بُرائی کی تحلیل آپ سے

فرمان جاری خالقِ عالم نے جو کیے
دُنیا تک اُن کی ہو گئی ترسیل آپ سے

انجام پانے کے لیے مکّہ میں آئے تھے
کچھ روز پہلے صاحبانِ فیل آپ سے

دُنیا میں رہنے کے لیے دیکھو حضور ﷺ کو
ہر ضابطے کی ہو گئی تشکیل آپ سے

رب سے زیادہ پیار ہو، دُنیا سے کم سے کم
تطویل آپ ہی سے لو، تقلیل آپ سے

محمودؔ دیدِ طیبہ کا جب بھی کیا ہے قصد
پایا ہے صاد مَیں نے بہ تعجیل آپ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری تھیں اِمداد گر میرے تفکُّر کی حدیں
وردِ ''صلّی اللہ'' تک پہنچیں تواتُر کی حدیں

ہے نقوشِ پائے آقا ﷺ ہی سے تاروں کی چمک
نُورِ سرور ﷺ سے منوّر ہیں مہ و خُور کی حدیں

سامنے رکھیں جہادِ زندگی میں اہلِ دیں
اَشجعِ عالم ﷺ سے جا مِلتی تہوّر کی حدیں

اِنتہا تک بوند بوند اشکِ ندامت کی گئی
ہیں سحابِ لُطفِ آقا ﷺ تک تقاطُر کی حدیں

اجنبی شہرِ نبی ﷺ ہو یا عزیز از جان ہو
مختلف اپنائیت سے ہیں تغایُر کی حدیں

بندے ہیں سرور ﷺ کے رب کے، یہ صفت ہو، کس طرح
کُفر تک پہنچاتی پائی ہیں تکبُّر کی حدیں

سادگی اور عاجزی کا درس آقا ﷺ نے دِیا
گُمرہی تک لے کے جاتے ہیں تبختر کی حدیں

ایک ہو جاتی ہیں سرکارِ جہاں ﷺ کے حکم پر
جو تفکّر کی حدیں ہیں، جو تدبُّر کی حدیں

حامِد و ناعِت ہوں تو پہنچوں گا میں حرمین تک
کیوں نہ پہنچائیں گی منزل تک تشکُّر کی حدیں

اِتّباع و طاعتِ آقا ﷺ کا جو راہی ہے آج
حشر میں دیکھیں گے سب اُس کے تفاخُر کی حدیں

خُلد کو ناعِت تو برزخ کی طرف واعظ چلا
درمیاں دونوں کے ہیں حائل تحیُّر کی حدیں

جا پہنچتی ہیں شبانہ روز ہر صبح و مسا
عتبۂ سرکار ﷺ تک میرے تصوّر کی حدیں

ہیں محافظ حُرمتِ سرور ﷺ کے تو، از حد عزیز
دشمنانِ دین تک پہنچی ہیں ''دُر دُر'' کی حدیں

جو مدینے میں پہنچنے پر مِلا محمودؔ کو
قلب کی گہرائی تک ہیں اُس تاثر کی حدیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ کی جو ہے سعادت، وہ خوب ہے
وِردِ درود کی جو ہے عادت، وہ خوب ہے

پڑھتا ہوں مَیں جو نٓ کی سورت، وہ خوب ہے
ذکرِ نبی ﷺ کی اِس میں رفعت، وہ خوب ہے

وہ جو مِلن رہا سرِ خلوت، وہ خوب ہے
قُرآں میں ہے جو اِس کی وضاحت، وہ خوب ہے

اصحاب ہوں حضور ﷺ کے، یا اہلِ بیت ہوں
سرکار ﷺ سے ہے جِس کی جو نسبت، وہ خوب ہے

آتی ہوئی دیارِ رسولِ کریم ﷺ سے
جو ہے شمیم و نکہتِ فرحت، وہ خوب ہے

پڑھ کے ثنائے آقا ﷺ کلامِ مجید میں
جیسی کُھلی ہے چشمِ بصیرت، وہ خوب ہے

حق ہے خُدا تو حق ہیں حبیبِ اللہ ﷺ بھی
پایا ہے یوں جو سرِ حقیقت، وہ خوب ہے

جِس سے محبت آقا ﷺ کو تھی، اُن سے تھی اُسے
وہ جو بہشت کا ہے اِک پربت، وہ خوب ہے

مزدور کا جو چوم لیا ہاتھ آپ ﷺ نے
یوں، زیر دستوں پر جو ہے شفقت، وہ خوب ہے

مقصورۂ حبیبِ خُدائے کریم ﷺ کی
پُتلی پہ میری، جو جمی صورت، وہ خوب ہے

مُجھ کو حضور خواجہ گیہاں ﷺ کے لُطف سے
حاصِل ہُوئی جو رحمت و رافت، وہ خوب ہے

قوسوں کے مِلنے سے بھی کچھ نزدیک تر جو تھی
ربّ و رسول ﷺ میں جو ہے قُربت، وہ خوب ہے

اعماقِ قلب سے ہوں جو لاتا زباں پہ مَیں
''ارضِ مدینہ عرشِ محبت'' وہ خوب ہے

گُفتار بھی ہو خوب، پر جو اِس سے بڑھ کے ہو
حُسنِ عمل کی حدّت و شدّت وہ خوب ہے

محمودؔ جو توجہٗ سرکار ﷺ سے مِلا
احقر کو نعت گوئی کا خِلعَت، وہ خوب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومن نہیں حضور ﷺ پہ ایمان کے بغیر
اور ہو گا یہ نہ رحمتِ رحمان کے بغیر

اِنسان کیا رسول ﷺ کے عرفان کے بغیر
جیسے کہ زندگی نہیں شریان کے بغیر

منوائی رب نے سب سے نبوّت حضور ﷺ کی
چھوڑا نہ انبیاء کو اِس پیمان کے بغیر

رب نے بُلا لیا وہاں اپنے حبیب ﷺ کو
گھر لامکاں کا سُونا تھا مہمان کے بغیر

آقا حضور ﷺ دافعِ امراض یوں ہوئے
رہنے تھے باقی درد سب درمان کے بغیر

جائے گا کون خُلد سکونت کے واسطے
محبوبِ ربِّ پاک ﷺ کے فرمان کے بغیر

فرحت ضروری رحمت و فضلِ خُدا سے ہے
میلاد مت مناؤ چراغاں کے بغیر

حل ہو نہیں سکتا ہے کوئی مسئلہ کبھی
آقائے کائنات ﷺ کے فیضان کے بغیر

نعتیں ہوں اور حمد نہ آئے زبان پر
ایسے ہے، جیسے متن ہو عنوان کے بغیر

منزل نہ ہو جو صاحبِ قُرآں کی اِتّباع
ہم راہ لے سکیں گے کیا قُرآن کے بغیر

لُطفِ خُدا ہے آمدِ سرور ﷺ جہان میں
اِمکاں یہ کب تھا رب کے اِس احسان کے بغیر

محمودؔ طیبہ کو چلو پڑھتے ہوئے درود
جانا سفر کو کیا کِسی سامان کے بغیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہوتی طیبہ میں راتوں کو ہے سحر کی نمود
فقط نبی ﷺ کے ہے انوارِ پُر اثر کی نمود

جُھکی نظر مُجھے لے جاتی ہے جُھکے سر تک
قبولِ سرورِ دیں ﷺ ہے جُھکی نظر کی نمود

ہُوئی ہے مِدحتِ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ سے
نبی ﷺ کے لُطف و عنایات کی خبر کی نمود

قلم کو ہاتھ میں لیتا ہوں پڑھ کے ''صلِّ علیٰ''
کہ کچھ نہ کچھ مِرے شعروں میں ہو ہُنر کی نمود

مدینے لے کے تو چلتا ہے اِنکسار مُجھے
نگاہِ عجز سے ہے مقصدِ سفر کی نمود

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ بھیگی نظریں ہیں
سحابِ لُطف کو لاتی ہے چشمِ تر کی نمود

معاندین نے دیکھا کہ فتحِ مکّہ پر
لبِ حضور ﷺ پہ تھی عفو و درگزر کی نمود

جو شب کو گالوں پہ میرے لکیریں بنتی ہیں
ہے ہجرِ طیبۂ اطہر میں اشکِ تر کی نمود

ہوئی نہ آج تک، ہو گی نہ حشر کے دن تک
فضائے شہرِ نبی ﷺ سے کِسی ضرر کی نمود

مدینہ شہرِ عطا، قریۂ عنایت ہے
عریضے جتنے بھی ہوں، پاتے ہیں اثر کی نمود

وہی قبولِ درِ سرورِ دو عالم ﷺ ہے — ہے نخلِ عزت و عظمت پہ جس ثمر کی نمود
اسی سے چلتا ہے محمودؔ طیبہ کی جانب
ہوئی جو طیرِ تخیُّل کے بال و پر کی نمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُعا نہ لوٹے گی اِس کی کوئی اثر کے بغیر — جو بات آقا ﷺ کی مانے "اگر مگر" کے بغیر
فراز مِلنا ہی ممکن نہیں ہے ماتھے کو — رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کے سنگِ در کے بغیر
کوئی بھی جنتِ رضواں میں کیسے پہنچے گا — دیارِ آقا و مولا ﷺ کی رہگزر کے بغیر
درِ سخاوت و راحت کہیں نہیں کُھلتا — حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کے گھر کے بغیر
رہِ اطاعتِ سرکار ﷺ پر چلے تو سہی — کہ بندہ پائے گا منزل کہاں سفر کے بغیر
نکلتا ہے جو زبانِ حضورِ والا ﷺ سے — بچوں گا کیسے میں اِس حرفِ درگزر کے بغیر
عطا و لُطفِ حبیبِ خُدا ﷺ کے بُستاں میں — نہ کوئی نخل بھی پایا گیا ثمر کے بغیر
حضور ﷺ رکھتے ہیں محفوظ ہر طرح سے مُجھے — گزرتی جاتی ہے میری کسی ضرر کے بغیر
مُجھے یقیں ہے، نہ جائے گا کوئی جنّت میں — غلامِ سرورِ کونین ﷺ کرّوفر کے بغیر
جسے مِلی نہ ہو بینائی دیدِ طیبہ سے — وہ کیسے دیکھے گا آئینۂ نظر کے بغیر
رجب کی ایک شب، دو نُور جب ہوئے یکجا — تو بات جو بھی رہی، تھی پیام بر کے بغیر
تتبُّع چھوڑ کر آقا ﷺ کا، اِرتقا کیسا! — تلاشِ سُود ہے گویا کہ اصل زر کے بغیر
سرِ ترازو اثیم و گناہ گار کی بات — نہ بن سکے گی کبھی سیّدُ البشر ﷺ کے بغیر
مِلا رشیدؔ کو اِعزاز نعت کہنے کا
ہے یوں تو احقرِ مخلوق ہر ہُنر کے بغیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخییل و فکر کا مِری، شہباز خوب ہے — طیبہ کا اِس کے واسطے در، باز خوب ہے
تقلیدِ بِن رواحہؓ و کعبینؓ، حبّذا — مدّاحئ حضور ﷺ کا اِعزاز خوب ہے

بچپن میں بھی حضور ﷺ کا مِدحت سرا رہا ‏ ‏ میری کتابِ زیست کا آغاز خوب ہے
چاند اور سورج قُدرتِ آقا ﷺ پہ دال ہیں ‏ ‏ محبوبِ کبریا ﷺ کا ہر اِعجاز خوب ہے
عتبہ پہ سر جُھکائے کھڑا ہونا فخر ہے ‏ ‏ جو سر بخم وہاں ہے، سرافراز خوب ہے
پہلے تو سب سے ربِّ جہاں نے کہی ہے نعت ‏ ‏ مِدحت طراز بندے کا ہم راز خوب ہے
اسمِ خُدا کے ساتھ درودِ نبی ﷺ پڑھا ‏ ‏ قِرطاس پر یہ نقطۂ آغاز خوب ہے
وہ جِس پہ لُطفِ خالق و مالک سدا رہا ‏ ‏ نعتِ نبی ﷺ میں زمزمہ پرداز خوب ہے
ہر لفظِ دِل پذیر نُعوتِ رسولِ پاک ﷺ ‏ ‏ جذباتِ قلب و روح کا غمّاز خوب ہے
مِدحت سرائے غیرِ حبیبِ لبیب رب ﷺ ‏ ‏ رب کی نگاہ سے نظر انداز خوب ہے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں خوف کیا ‏ ‏ اِس باب میں تہوّرِ ممتاز خوب ہے

اونچا کیا جو ربِّ جہاں نے نبی ﷺ کا ذِکر
محمودؔ اِس پہ گوش بر آواز خوب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہر جہاں میں رحمتِ حضرت ﷺ ہے ہر جگہ ‏ ‏ ”صَلِّ عَلَی الرسول ﷺ“ کی دعوت ہے ہر جگہ
اِس پر چلیں تو پائیں سکون و طمانیت ‏ ‏ دینِ حضورِ پاک ﷺ کی محبّت ہے ہر جگہ
جتنے نبیؑ خُدا کے ہیں، جتنے ملائکہ ‏ ‏ آقا ﷺ کا وقر سب میں فضیلت ہے ہر جگہ
ہر گوشہ عالمین کا، ممنون اُنھی کا ہے ‏ ‏ اُن کا کرم ہے، اُن کی عطوفت ہے ہر جگہ
رحمت جو وہ ہیں خود تو اُنھی سے ہے ہر نظام ‏ ‏ حق ہے کہ مصطفیٰ ﷺ کی حکومت ہے ہر جگہ
جس جس جگہ پہ ماننے والے خُدا کے ہیں ‏ ‏ محبوبِ رب ﷺ کی رافت و رحمت ہے ہر جگہ
افلاک و عالمین میں، سدرہ پہ، عرش پر ‏ ‏ سرکارِ عالمین ﷺ کی عزّت ہے ہر جگہ
اذہان پر، دِلوں میں، زبانوں پہ ہر طرف ‏ ‏ نعتِ حضورِ پاک ﷺ عبارت ہے ہر جگہ
شاہد بھی ہیں تو ناصِر و اِمداد گار بھی ‏ ‏ اُن کی بصارت، اُن کی سماعت ہے ہر جگہ
شجر و حجر پہ، چاند پہ، سورج پہ، آب پر ‏ ‏ جو دی ہے رب نے اُن کو، وہ قدرت ہے ہر جگہ

دُنیا میں اور لحد میں اور میزانِ حشر پر
اِمداد کی ہمیں تو ضرورت ہے ہر جگہ

روضہ ریاضِ جنّہ کا محدود مت سمجھ!
شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں جنّت ہے ہر جگہ

محمودؔ رب کرے کہ سب احکام پر چلیں
یوں تو جہاں میں آپ ﷺ کی امّت ہے ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھے طیبہ کے لیل و نہار کے جلوے
مِلیں اُسی کو سکون و قرار کے جلوے

دیارِ آقا ﷺ کے قُرب و جوار کے جلوے
ہیں باغِ لُطفِ نبی ﷺ کی بہار کے جلوے

خُدا کے نُور سے نُورانیت حضور ﷺ کی ہے
نبی ﷺ کے جلوے میں پروردگار کے جلوے

نصیب ور تھے صحابہؓ حضور ﷺ کے ایسے
جو اُن ﷺ کے دیکھتے تھے بار بار کے جلوے

مِلا جو آقا ﷺ کو، دیکھے ملائکہ نے فقط
نمازِ اقصیٰ کے اِس افتخار کے جلوے

اُٹھیں گے حُسن و قبح کے تمام تر پردے
دِکھائی دیں گے جب روزِ شمار کے جلوے

مطیعِ آقا و مولا ﷺ جو ہیں، وہ دیکھیں گے
لوائے حمد تلے اختیار کے جلوے

بُلاوا رب کا تھا جانا نبی ﷺ کا رات کے وقت
سفر کے بھی تھے جو تھے انتظار کے جلوے

وہاں کے باسی جو خوش بخت ہیں، وہ دیکھتے ہیں
نبی ﷺ کے شہر کے گرد و غبار کے جلوے

خُدا کرے کہ ہر زائر مدینے کا پائے
اُحد پہاڑ کے اور اُس کے غار کے جلوے

وہ جو نہیں جا پاتے، سوچ میں تو رکھتے ہیں
مدینے جاتی ہوئی رہگزار کے جلوے

علیؓ کی اور قتادہؓ کی آنکھوں میں دیکھو
رسولِ پاک ﷺ کے اِک اختیار کے جلوے

حضورِ والا ﷺ کے محمودؔ لُطف کے صدقے
ہیں میری یاد میں بتّیس(۳۲) بار کے جلوے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُتّبع اُن ﷺ کا رہے جو آدمی تا زندگی
کفر والوں سے نہ رکھّے دوستی تا زندگی

خوش دِلی سے زیر دستوں کی جو کرتا ہے مدد
چارہ سازی اُس کی، کرتے ہیں نبی ﷺ تا زندگی

بعدِ مُردن منزلِ غفران کو پا لے گا وہی ... لے گا جو بھی راہِ صلح و آشتی تا زندگی
سُنّتِ سرکار ﷺ کے رستے کا جو رہرو ہُوا ... منزلِ قربِ خُدا اُس کی رہی تا زندگی
طاعت و تقلیدِ سرور ﷺ کی جو سمجھو اہمیّت ... نفسِ امّارہ سے ہو بے گانگی تا زندگی
خالق و مالک کی خوشنودی کو پانے کے لیے ... سامنے ہو حُسنِ کردارِ نبی ﷺ تا زندگی
جو رہا مدّاحِ اہلِ بیتِ سرکارِ جہاں ﷺ ... اُس نے پا لی ہے حقائق آگہی تا زندگی
مرتسم قِرطاس پر نعتوں کی تابانی کرو ... کم نہ ہو گی لو چراغِ لفظ کی تا زندگی
لب مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں جب کِھلائیں گے گلاب ... تو رہے گا اُن پہ دورِ غنچگی تا زندگی
سائبانِ رحمتِ سرکار ﷺ پانے کے لیے ... رکھنا ہونٹوں پر ثنائے سیّدی ﷺ تا زندگی
ماہِ طیبہ سے ہدایت کے ستاروں نے جو لی ... چاندنی ایسی تھی جو چٹکی رہی تا زندگی

ہو اگر پیشِ نظر محمودؔ آقا ﷺ کی خوشی
رکھنا آگے راستی و سادگی تا زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا نبی ﷺ! پھیلی ہے دانش اور حکمت آپ ﷺ سے ... پائی ہے اخلاقِ احسن نے بھی صورت آپ ﷺ سے
کیسا اچّھا یا حبیبِ رب ﷺ! یہ دیکھا انطباق ... پائے اُلفت رب سے وہ، جِس کو ہو اُلفت آپ ﷺ سے
عُمر اُس نے پھر گزاری ہے کثافت کے خلاف ... جِس کو قسمت سے مِلا کیفِ لطافت آپ ﷺ سے
رب نے کی مسطوح آقا ﷺ! آپ کی خاطر زمیں ... مہر و ماہ و نجم نے پائی ہے طلعت آپ ﷺ سے
کر دیا ربِّ تعالیٰ نے اسے ”خیرُ الامم“ ... جب مِلا ایمان کا امّت کو خِلعت آپ ﷺ سے
میں نے جس شے کی بھی خواہش کی خُدائے پاک سے ... مُجھ کو مِل جاتی رہی ہے وہ بہ سُرعت آپ ﷺ سے
دیکھتے ہیں آپ ﷺ سب کچھ سُنتے ہیں ہر ایک کی ... وقر پاتی ہے بصارت اور سماعت آپ ﷺ سے
سلسلہ دیکھو کہ کیسا مِل گیا توقیر کا ... آپ کو رفعت خُدا سے، ہم کو وقعت آپ ﷺ سے
میری عادت تو نہیں، پھر بھی قسم کھاتا ہوں میں ... پوری ہوتی جا رہی ہے ہر ضرورت آپ ﷺ سے
اشرف المخلوق خالق نے جو اِنساں کو کیا ... اُس کو حاصل ہو چکی ہے یہ فضیلت آپ ﷺ سے

پہنچے دُنیا تک شعائر دین کے، اُس کے طفیل — پائی اصحابِ پیمبر ﷺ نے جو صحبت آپ ﷺ سے
یوں بقیعِ پاک میں سونے کا خواہش مند ہوں — اِس طرح مِلتی ہے غفراں کی ضمانت آپ ﷺ سے

آپ ﷺ سے نسبت کو تم محمودؔ پُختہ تر کرو
تا کہ فضلِ کبریا سے پاؤ نصرت آپ ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی تو ہیں معیّنہ اَبصار کی حدیں — ربّ و نبی ﷺ کی دیکھیں گی کیا پیار کی حدیں
نکلی ہے بے نتیجہ تگ و دو خیال کی — کب پا سکی حقیقتِ سرکار ﷺ کی حدیں
ہر کام ہو مطابقِ احکامِ مصطفیٰ ﷺ — پیشِ نظر ہوں دین کی اِقدار کی حدیں
مطلب نہ جانیں ’’رحمۃٌ للعالمیں‘‘ کا ہم — کِس کو مِلی ہیں قُلزمِ زخّار کی حدیں
ہم نے سُکڑتی پائی ہیں لُطفِ حضور ﷺ سے — جتنی رہی تھیں نکبت و اِدبار کی حدیں
رب بھی نہیں نبی ﷺ تو وہ ہم جیسے بھی نہیں — قائم تو رہنی چاہئیں گُفتار کی حدیں
میرا خیال جاتا ہے آقا ﷺ کی بزم تک — کرتے ہوئے عبور سب ادوار کی حدیں
خوشبوئے مہربانیٔ آقا حضور ﷺ سے — ہیں تا قُبا مدینے کے آثار کی حدیں
میری نگاہِ قلب کی حد میں سما گئیں — آقائے کائنات ﷺ کے دربار کی حدیں
دیکھی ہیں مٹتی دُنیا نے حکمِ حضور ﷺ پر — مُدغم ہوئیں مہاجر و انصار کی حدیں
طیبہ میں آنکھیں بند رکھو، دیکھ پاؤ گے — ہیں تا فلک جو گنبد و مینار کی حدیں
مروہ، صُفا و ثور کی اور بوقبیس کی — قلب و نظر میں ہیں مِرے، ہر غار کی حدیں

علم و خبر سے کام کوئی جتنا لے رشیدؔ
کیا پائے لُطفِ سیّدِ ابرار ﷺ کی حدیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِھلے قلب میں جو سکینت کے پُھول — ہیں لب پر وہی نعتِ حضرت ﷺ کے پُھول
وہ آیاتِ رب مدحِ سرکار ﷺ میں ہیں — کِھلے جن سے اَسرارِ حکمت کے پُھول

وہ باغِ نبی ﷺ سے کرے اِستفادہ
وہ جو سونگھنا چاہے وحدت کے پُھول

کریں گے نہ کیوں عطر افشانی ہر سُو
جو ہیں عطر بیزان کی سیرت کے پُھول

پیمبر ﷺ کی سیرت کے گلبن میں پاؤ
امانت، دیانت، صداقت کے پُھول

مِلے تیسرے پارے کی اِبتدا سے
حبیبِ خُدا ﷺ کی فضیلت کے پُھول

مدد مانگیں آقا ﷺ سے مومن جو مِل کر
مِلیں رزم گاہوں سے نُصرت کے پُھول

تعطّر فروزی پہ مائل نبی ﷺ کے
رہے ہاتھ میں وفرِ راحت کے پُھول

تھے عثمانؓ و حیدرؓ کی تقدیر ہی میں
رسولِ مکرّم ﷺ کی عِترت کے پُھول

خُدائے جہاں نے ''قلم'' کے ذریعے
دیے ذکرِ سرور ﷺ کو رفعت کے پُھول

جو احساس کا پیرہن زیبِ تن ہو
نہ کیوں سُونگھیں تحدیثِ نعمت کے پُھول

نہ کیوں باغ باغ اس کا ہر اِک نفس ہو
ہیں احقر کے بر میں عقِیدت کے پُھول

چلیں ہم جو سیرت پہ سرکارِ دیں ﷺ کی
کُھلیں ہر طرف دیں کی دعوت کے پُھول

کرو پیش محمودؔ ہمراہِ مِدحت
پیمبر ﷺ کی خدمت میں طاعت کے پُھول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ نبی ﷺ جو کرتا ہوں ''صَلِّ علیٰ'' کے پُھول
گلشن میں دیکھتے ہیں مجھے مُسکرا کے پُھول

ہیں زُہد و پاکبازی ہی کے، اِتّقا کے پُھول
نعتِ حبیبِ ربِ عُلا کی ثنا کے پُھول

ہو گا گُلِ نعوت بکف ہی وقار یاب
محشر میں کام آئیں گے حُسنِ ادا کے پُھول

ملبوسِ عجز پہنے چلیں، کامیاب ہوں
پہنچیں براہِ طیبہ خُدا تک دُعا کے پُھول

بارانِ اِلتفاتِ خُدا نے کِھلا دیے
باغِ عطا و لُطفِ نبی ﷺ میں سدا کے پُھول

یہ ذکر ہے خُدا کے پیمبر ﷺ سے اُنس کا
حرفِ "فَتَرضٰی" سے کِھلے اُن کی رضا کے پُھول

گُل پیرہن جو پائے نعوتِ نبی ﷺ کے شعر
جھڑتے نہ کیوں ملائکہ سے ''واہ وا'' کے پُھول

نسوانیت کا فخر بتایا حضور ﷺ نے
رکھیں گلے میں عورتیں شرم و حیا کے پُھول

ہونٹوں سے اُس کے، واضح رہے حُسنِ اِعتقاد
دامن میں لے چلا ہو جو صِدق و صفا کے پُھول

ہر لفظِ نعت ہو گُل خنداں کی شکل میں
قِرطاس پر بکھیرو وہ فہم و ذکا کے پُھول

ہوں بند لب، ہو ہر بُن مُو عطر آشنا
جب جب بھی پیشِ آقا ﷺ کرو تم ثنا کے پُھول

رضوان خود نہ آئے گا کیوں پیشوائی کو
تم لے کے جانا مدحِ حبیبِ خُدا ﷺ کے پُھول

محمودؔ ہیں وہی تو محبّت سرِشت لوگ
چھوڑے جنھوں نے نعتِ نبی ﷺ کے کِھلا کے پُھول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جوڑا رب نے سانس سے مدحِ نبی ﷺ کا سلسلہ
مرتے دم تک ہے یہ میرے جیتے جی کا سلسلہ

یہ بتاتا ہے ہماری آگہی کا سلسلہ
ہے جُڑا طیبہ سے ہر شائستگی کا سلسلہ

بات تو ''اَلیَومِ اَکمَلتُ لکُمْ'' نے کھول دی
مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہے پیغمبری کا سلسلہ

زندگی کے سارے لمحوں میں رہا ناصِر مِرا
لُطف و اکرامِ رسولِ ہاشمی ﷺ کا سلسلہ

صفحۂ قلب و نظر پر مُرتسم پایا گیا
شہرِ آقا ﷺ سے جُڑا خالق رسی کا سلسلہ

جب قدم مہر و مہ انجم پہ آقا ﷺ کے لگے
ختم کیسے ہو گا اُن کی روشنی کا سلسلہ

دوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ سے جو آئی آنکھ میں
تھمنے میں آتا نہیں ہے اِس نمی کا سلسلہ

محسنِ اِنسانیت آقا ﷺ کی آمد سے کٹا
بے بسی، بے چارگی، درماندگی کا سلسلہ

بندھ گیا ہے جب تسلسل مِدحتِ سرکار ﷺ کا
پا لیا ہے آشتی و آگہی کا سلسلہ

شاخسانہ دین کو مطعون کرنے کا ہے یہ
تفرقہ پردازی کی دیوانگی کا سلسلہ

آقا و مولا ﷺ کی نظروں سے تو پوشیدہ نہیں
رہزنوں کے ہاتھ میں ہے رہبری کا سلسلہ

بُھول سکتا ہی نہیں قدمین و صفّہ کو رشیدؔ
ساتھ یادوں کے ہے چشمِ شبنمی کا سلسلہ

یا الٰہی! مان لینا اِلتجا محمودؔ کی
مرگ تک رکھنا مدینے حاضری کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ دیکھے نہ روشنی کے بغیر — آگہی کیا مِلے نبی ﷺ کے بغیر
بند پاؤ گے سب گزر گاہیں — رب رسی کیسے سیّدی ﷺ کے بغیر
روشنی، تابناکی کِس کو مِلے — ماہِ طیبہ کی چاندنی کے بغیر
خوش اُمیدی نہ ساتھ دے گی تیرا — نعتِ سرور ﷺ کی شاعری کے بغیر
واقعیّت پسند مَنزل پر — پہنچیں گے کیا راہِ راستی کے بغیر
سارے کافر عذاب بُھگتیں گے — مصطفیٰ ﷺ کی پیمبری کے بغیر
کلکِ مِدحت سے کام لیتے رہو — فکر و تخیل کی کجی کے بغیر
پانا تعبیر خوابِ راحت کی — غیر ممکن ہے راستی کے بغیر

قعرِ ذلّت میں ڈوب جائیں گے — لوگ آقا ﷺ کی چاکری کے بغیر
جنس لاتا ہے حلقۂ اغراض — حق پسندی سے دوستی کے بغیر
راحتِ جاں کِسی کو کیسے مِلے — شہرِ آقا ﷺ کی حاضری کے بغیر
کیوں تعلّی ہو، فخر بھی کیسا — نعت کب ہو گی عاجزی کے بغیر
بات ناقابلِ سماعت ہے — پا سکے حق کوئی نبی ﷺ کے بغیر
تنگ دست آقا ﷺ کب رہے، لوگو! — فقر کیسا شہنشہی کے بغیر

مُجھ کو محمودؔ کیا سمجھ آئے
حاضری آنکھ کی نمی کے بغیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور ﷺ قلب کے اندر ہے، باہر کچھ نہیں — یہ وہ صورت ہے کہ لوگو، اِس سے بہتر کچھ نہیں
علم پرور اِنقلابِ خاص لائے مصطفیٰ ﷺ — وہ ہیں ہر اوپر سے اوپر، اُن ﷺ سے اوپر کچھ نہیں
رہروانِ شوقِ دیدِ شہرِ آقا ﷺ، زندہ باد! — آب و خاکِ شہرِ آقا ﷺ کے برابر کچھ نہیں
سلکِ مِدحت سے جُڑا ہے میرا ہر تارِ نَفس — ایسے میں یادِ پیمبر ﷺ سے تو بڑھ کر کچھ نہیں

غیرِ سرور ﷺ کی ثنا، مدحِ جمالِ دُنیوی
ذہنی عیاّشی ہے بس، اور اِس سے بڑھ کر کچھ نہیں

راہِ آقا ﷺ چھوڑ کر کیسے حصولِ عافیت
یہ نہیں، تو پھر یہی سمجھو، میسّر کچھ نہیں

مُجھ کو بخشا نعت ہی نے میری ہستی کا شعور
شعر کے فکری عناصر کے برابر کچھ نہیں

خالق و محبوبِ خالق کے تعلّق میں بھی کیا
''قاب قوسین'' اور ''اوادنیٰ'' کا منظر کچھ نہیں؟

بوسۂ پائے شہنشاہِ رسولاںؐ گر نہ لے
روشنی بخشِ زمانہ شاہِ خاور کچھ نہیں

''چشمِ ما روشن، دِلِ ما شادؔ'' طیبہ کے لیے
اور تو دُنیا کا جو کچھ بھی ہے منظر، کچھ نہیں

تھامو مضبوطی سے یارو، پرچمِ ذکرِ نبی ﷺ
اِس سے تو زیادہ کوئی حُسنِ مقدّر کچھ نہیں

پُر ضیا خاکِ درِ سرکار ﷺ ہے اتنی رشیدؔ
اِس کے ذرّوں کے مقابل ماہ و اختر کچھ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی ہے نعتِ سرورِ ہر دو سرا ﷺ رقم
قِرطاس پر میں رکھتا ہُوں جِس وقت بھی قلم

سب نعمتیں ہیں رب کی، مگر بانٹتے ہیں یہ
یہ قاسمِ نِعم ہیں، وہ ہے معطیٔ نعم

ہر نخلِ ظلم و جور کو جڑ سے اُکھاڑ کر
محبوبِ رب ﷺ نے مار دیا عقربِ ستم

ہے اِنبساط کی اگر خواہش تو چاہیے
چشمِ کرم نبی ﷺ کی پئے اِندمالِ غم

''گُڈ بُکس'' میں خُدا کی، وہ کیسے نہ آئے گا
کھا لے گا حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کی جو قسم

فطرت نے بات یہ ہے سُجھائی مُجھے، کہ ہے
''صلِ عَلَی الرسول ﷺ'' علاجِ غم و الم

سچ ہے، بُلا ہی لیتی ہے فضلِ اللہ سے
لُطفِ نبی ﷺ کے ابر کو بھی میری چشمِ نم

جاتا ہوں یوں میں شہرِ نبی ﷺ کو کہ اِس جگہ
سرکار ﷺ ہیں وہاں جو ہیں سر تا بہ پا کرم

اتنی عزیز زندگی ان ﷺ کی خُدا کو تھی
جانِ نبی ﷺ کی کھائی ہے اللہ نے قسم

دستورِ زندگی کا پیمبر ﷺ نے جب دیا
فرمائے اِس نے پہلے دساتیر کالعدم

میری یہی تمنّا ہے، میری یہی دُعا
آقا ﷺ کے در پہ جا کے نکل جائے میرا دم

خوش بختی ہے کہ جس پہ ہے محمودؔ مُفتخر
کرتا ہے طیرِ فکر مدینے کی سمت رم

مِلا جو ہم کو رہِ راستی، انھی ﷺ کا کرم — نعوتِ پاک کی یہ شاعری، انھی ﷺ کا کرم
مہک یہ پھولوں کی، یہ روشنی انھی کا کرم — ”ہے رنگ و نور سے وابستگی انھی ﷺ کا کرم“
گناہوں پر نہ ہو نومیدِ رحمتِ مالک — یہ ان کے بندوں کی خوش قسمتی انھی ﷺ کا کرم
شروع کام کو مالک کے نام سے کرنا — ہر ایک کام میں ہر بہتری، انھی ﷺ کا کرم
جو خود کو جان سکا، رب کو جان پائے گا — خود آگہی ہو کہ رب آگہی، انھی ﷺ کا کرم
ملا جو راستہ وردِ درود کا ہم کو — جنابِ شافعؐ کی رہبری، انھی ﷺ کا کرم
یہ بات سچ ہے، یہ باتیں بہت سی جھوٹی ہیں — ہر اونچ نیچ سے یہ آگہی انھی ﷺ کا کرم
خدا کے آگے جھکو اور درودِ پاک پڑھو — اگر تو چاہتے ہو واقعی انھی ﷺ کا کرم

حضور ﷺ دیتے ہیں محمودؔ ہر خوشی ہم کو
کرے گا رنج و الم سے بری اُنھی ﷺ کا کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے نبی ﷺ کو جو دیا ”کوثر“ ہے بے حساب — ہر اِک حساب سے کہیں بڑھ کر ہے بے حساب
سانسیں مری نہیں ہیں ذرا تیرگی بدوش — حُبِّ حبیبِ رب ﷺ مرے اندر ہے بے حساب
سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس کے لیے — امّت میں جان دینے کا جوہر ہے بے حساب
گُل پیرہن دکھائی دیا اِس کا لفظ لفظ — تذکارِ آقا ﷺ ایسا اِتنا معطّر ہے بے حساب
دیکھو تو، میری زندگیٔ مُستعار پر — اِکرام و اِلتفاتِ پیمبر ﷺ ہے بے حساب
مدّاحئ حبیبِ مہیمن ﷺ کے فیض سے — اِخلاص ظرفِ شعر کے اندر ہے بے حساب
دو قطرے اِس سے کعبؓ اور حسانؓ کو مِلے — نعتِ حبیبِ حق ﷺ کا سمندر ہے بے حساب
طیبہ کی اِس پہ پڑتی ہے ہر صبحِ زرفشاں — یوں، تابنائیٔ شہِ خاور ہے بے حساب

بندوں کو اپنے، رب کے پیمبر ﷺ نے جو دیا
پیمانہ نظر کا وہ جوہر ہے بے حساب

خاکِ نعالِ آقا ﷺ سمجھتا ہوں سر پہ مَیں
نُورِ خُدائے پاک میّسر ہے بے حساب

کام آئے گی حضور ﷺ کی رحمت وہاں ہمیں
یوں تو، پکڑ دھکڑ سرِ محشر ہے بے حساب

اِس کو حسابِ حشر کا محمودؔ خوف کیا
جس کے عمل میں نعت کا دفتر ہے بے حساب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ ناعت کے ہے تائیدِ خُدا کا سلسلہ
جس کو کہتے ہیں نبی ﷺ کے اِعتنا کا سلسلہ

چھڑ کے نعتوں سے گیا ہے وردِ ''صلّی اللہ'' تک
اِنتہا تک کا ہے جو ہے اِبتدا کا سلسلہ

ایک لمحہ، ایک پل اِس سے نہیں خالی گیا
یادِ سرور ﷺ سے مرے صبح و مسا کا سلسلہ

ہے عطائے بے بہائے سرورِ کُل ﷺ تک رَسا
اِبتدائے لُطف و اکرامِ خُدا کا سلسلہ

چلتے جائیں گے نبی ﷺ کے پیچھے اہلِ دِل سبھی
روشن و تاباں ہے اِتنا نقشِ پا کا سلسلہ

سرورِ کونین ﷺ نے جب "طالح لّی" کہہ دیا
تو عطا تک لے گیا میری خطا کا سلسلہ

اولیاء اللہ سے اصحابؓ تک، سرکار ﷺ تک
ہم کو پہنچائے گا رب تک واسطہ کا سلسلہ

فرشِ مسجد سے جہانوں کی عملداری تلک
پھیلا دیکھا ہے نبی ﷺ کے بوریا کا سلسلہ

قبلہ کی تحویل تک ہی پر نہیں تھا منحصر
فیصلوں تک پر رضائے مصطفیٰ ﷺ کا سلسلہ

دیکھتی جاتی ہے دُنیا چشمِ اِستعجاب سے
ناسزا بندوں پہ آقا ﷺ کی جزا کا سلسلہ

رُک نہیں سکتا ہے جب تک ہونٹ چلتے ہیں مِرے
نعتِ آقا ﷺ ہے مِرے لب پر سدا کا سلسلہ

غازی علم الدینؒ و عامر چیمہؒ سے ہوتا ہُوا
قادری ممتازؒ تک پہنچا وفا کا سلسلہ

نعت خواں کیسے نہ قُربِ کبریا پا جائے گا
ختم ہو جائے جو تحریص و ہوا کا سلسلہ

خالقِ کُل سے چلا اور آ گیا محمودؔ تک
نعتِ سرکارِ جہاں "صلِ علیٰ" کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعدِ نعوت مِدحتِ اصحابؓ خوب ہے — ہوتی پسندِ خاطرِ احباب خوب ہے
نعتوں کے لفظ لائیں نہ کیوں خوش سلیقگی — وہ بندہ جو ہے بستۂ آداب، خوب ہے
اتنی تجلی، اتنی چمک، اتنی روشنی! — طیبہ کا ذرّہ رُوکشِ مہتاب خوب ہے
ابرِ عطائے خالقِ کونین لائے گا — ہجرِ نبی ﷺ میں دیدۂ پُر آب خوب ہے
ہر ایک جس میں کرتا ہے "صلِ علیٰ" کا ورد — خوش قسمتی سے حلقۂ احباب خوب ہے
راحت نصیب جا کے وہاں، پُر سکوں ہُوا — اور، وہ جو حاضری کو ہے بے تاب، خوب ہے
اِمداد کے لیے تو پکارو حضور ﷺ کو — قُلزم بھی مُشکلات کا پایاب خوب ہے
مقصورہ کی شعاع کی چکاچوند، حبّذا! — یہ تابناکی جو ہے جہاں تاب، خوب ہے
ہے حمد اور نعت و مناقب کی آب و تاب — میری کتابِ عشق کا ہر باب خوب ہے
محمودؔ کیوں اثر نہ کرے لَے درود کی
یہ ساز خوشنوا ہے، یہ مضراب خوب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تبلیغِ دیں کیا، اُلفتِ سرکار ﷺ کے بغیر — نعت و درودِ پاک کے پرچار کے بغیر
رب کا کلام یا ہوں احادیث سامنے — ہونٹوں پہ بات کیوں رہے معیار کے بغیر
چاہو رضائے رب تو ہو آقا ﷺ کا اِتّباع — منزل نہ پاؤ گے رہِ ضوبار کے بغیر
دُنیا ہے تیرگی کی عفونت سے زہر ناک — گُزرے گی کیسے طیبہ کے انوار کے بغیر
تجسیمِ حُبِّ آقا ﷺ کی، کیا دیکھ پاؤ گے — ذکرِ بلالؓ و معصبؓ و عمارؓ کے بغیر
آقا ﷺ نے جو جلایا ہے ہر سُو چراغِ حق — دیکھے گا کون دیدۂ بیدار کے بغیر
پیشِ نظر ہو اِس کے، اطاعت حضور ﷺ کی — اِنسان کیا ہے عظمتِ کردار کے بغیر
"صَلِّ علَی الرسول ﷺ" ہے مقصودِ زندگی — گزرے گی جس سے نکبت و اِدبار کے بغیر
کی رہنمائی رب نے، یہ جو "وَابتَغوُا" کہا — اُس تک رسائی کیسے ہو سرکار ﷺ کے بغیر
قسمت میں اہلِ فن کی، رہی بے بصیرتی — مدّاحیٔ حضور ﷺ کے اشعار کے بغیر

جو بے عمل ہیں، اُن پر تو اُٹھیں گی اُنگلیاں — گفتار بے وقار ہے کردار کے بغیر
جتنے رُموز رکھتے ہیں اقوالِ مصطفیٰ ﷺ — دیکھے گا کون دیدۂ افکار کے بغیر
ناممکن العمل ہے مدینے میں حاضری — پہنچے گا کون مرضئ سرکار ﷺ کے بغیر
رب سے دُعا رشیدؔ کی ہے، ایک شب مِلے
اِک بزمِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ حضّار کے بغیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر ثنائے سیّدِ ابرار ﷺ خوب ہے — حُبِّ حبیبِ حق کا یہ اِظہار خوب ہے
پُتلی پہ جن کی نقش ہُوا عتبۂ نبی ﷺ — ایسوں کی تابنائیٔ ابصار خوب ہے
مَیں کمترینِ نعت نگارانِ عصر ہوں — آقا ﷺ کے سامنے یہی اِظہار خوب ہے
منزل مسافرت کی اگر ہے بہشتِ پاک — طیبہ وہاں کا جادۂ ہموار خوب ہے
روضہ ریاضِ جنّہ کا آنکھوں کو بھا گیا — بندے کو اسطوانوں کا دیدار خوب ہے
اُن ﷺ کے محبّ بھی جبلِ اُحد، جبلِ نُور ہیں — محبوب ہر حضور ﷺ کا کُہسار خوب ہے
سِدرہ سے آگے جو تھی حبیبِ الٰہ ﷺ کی — تا قصرِ لامکاں وہی رفتار خوب ہے
جس سے کہ مَیں ضمانتِ آقا ﷺ میں آؤں گا — دفنِ بقیع کو مِرا اِصرار خوب ہے
جب سے اشارہ آپ ﷺ کی انگلی کا پا گیا — اُس رات سے تو چاند بھی ضوبار خوب ہے
سب لہلہا رہی ہیں عقیدت کی کھیتیاں — اُن ﷺ کے سحابِ لُطف کی پوچھار خوب ہے
تبلیغ دینِ حق کی جو کرنے چلے، سُنیں! — حق پر خطابِ جعفرِ طیارؓ خوب ہے
جو حُرمتِ نبی ﷺ کا مخالف ہو، مار دو — امّت کے ہاتھ میں یہی ہتھیار خوب ہے
محمودؔ ذکرِ دینِ رسولِ کریم ﷺ میں
کردار خوب تر ہے جو گُفتار خوب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئینۂ نظر میں ہیں تسکینِ جاں کے پھول — اُنس و عقیدت شہِ ہر اِنس و جاں کے پھول

شکلِ ثنائے سرورِ دیں ﷺ میں سخنورو!
صبح و مَسا کِھلاؤ زبان و بیاں کے پھول

مدّاحِ حبیبِ خُدائے کریم میں
مملو بہ امتنان رہے مدح خواں کے پھول

جن کا علاقہ گلشِ سرکار ﷺ سے نہیں
ہیں ڈال پات کِس طرح کے، اور کہاں کے پھول

گلزارِ خُلقِ آقا ﷺ کے فیضان سے کِھلے
دینِ نبی ﷺ کے پیڑ پہ امن و اماں کے پھول

اِسرا کی رات وہ جو چلے لامکاں کی سمُت
بے بُو رہے سبھی زماں کے اور مکاں کے پھول

دِل پائے ہیں دھڑکتے پیمبر ﷺ کے نام پر
دیتے مشامِ جاں کو ہیں خوشبو زباں کے پھول

نُورِ خُدا تھا اُن کے لیے جاذبِ نظر
پیروں تلے نبی ﷺ کے کِھلے آسماں کے پھول

''صلیِ علی الرسول ﷺ'' کی صورت میں دیدہ زیب
پیشِ حضورِ پاک ﷺ میں دلدادگاں کے پھول

اصلابِ طیبہ بھی اور ارحامِ طاہرہ
ہیں ''ابنِ عبدالمطلبؓ'' کے دودماں کے پھول

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں گُل فشاں
رنگوں کا ہیں جہاں مرے عزمِ جواں کے پھول

جب بھی نبی ﷺ کے شہر میں لُطفِ خُدا مِلا
اعماقِ قلب سے کِھلے رازِ نہاں کے پھول

گُل گشتگی کی دیتے ہیں تشویق دہر کو
رب اور حبیبِ رب ﷺ کے جو ہیں درمیاں کے پھول

محمودؔ ہیں پسند حبیبِ الٰہ ﷺ کے
اقلیمِ حرف و لفظ سے ہر قدرداں کے پھول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا نبی ﷺ! دُنیا میں پھیلا ہے اُجالا آپ ﷺ سے
ہر شبِ دیجور نے پایا سویرا آپ ﷺ سے

لامکاں میں جب مِلا اللہ تنہا آپ ﷺ سے
بیچ میں اُس نے نہ رکھا کوئی پردہ آپ ﷺ سے

سارے ادوارِ عوالم کے لیے رحمت ہیں آپ ﷺ
آپ سے ماضی ہے اور ہیں حال و فردا آپ ﷺ سے

وقر یاب اللہ کا گھر کر دیا سرکار ﷺ نے
پا گیا توقیر و عزّت رب کا کعبہ آپ ﷺ سے

حاملانِ عرشِ رب پائے گئے کہتے ہوئے
دُور ازل کے دن سے تھا آقا ﷺ کا سایہ آپ سے

زندگی میں جو پڑھا کرتا تھا آقا ﷺ پر درود
بابِ جنّت پر مِلے گا اُس کا کندھا آپ ﷺ سے

فیصلہ تحویلِ قبلہ کا ہے سب کے سامنے
پوچھتا رہتا تھا خالق آپ منشا آپ ﷺ سے

جس کے ہتھے چڑھی بادِ جہالت آخرش
ہر سُو ہر عالم میں ایسے علم پھیلا آپ ﷺ سے

سب حقائق زندگی کے، آپ ﷺ کی نظروں میں ہیں
ہر حقیقت پا گئی ہے حُسنِ معنی آپ ﷺ سے

وہ سہارا بن گیا سب بے سہاروں کے لیے
جو بھی اِنساں چاہتا دیکھا سہارا آپ سے

آپ ﷺ ہیں تخلیق بھی محبوب بھی اللہ کے
رکھتا ہے ایسا تعلّق حق تعالیٰ آپ ﷺ سے

والدین، اولاد، سب سے بڑھ کے ہیں محبوب آپ ﷺ
ہو نہیں سکتا ہے کوئی بڑھ کے پیارا آپ ﷺ سے

ہر بُرائی مٹ گئی الفاظِ مہمل کی طرح
ہو گئیں اچھائیاں سب آشکارا آپ ﷺ سے

خار زارِ دہر پایا گل کدہ، گل پیرہن
جو تھا یثرب، بن گیا وہ طیبہ طابہ آپ ﷺ سے

نعت لکھنے کو قلمِ محمودؔ کا مختص ہوا
نقشِ تقدیرِ محقّر ہے جو چمکا آپ ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور ﷺ میں یہ ذوقِ گفتگو کا سلسلہ
ہو گا روزِ حشر حفظِ آبرو کا سلسلہ

واسطہ قائم رکھا اللہ نے ترتیب سے
حکمِ "صَلّوا" سے مِلا "سَلِّمُوا" کا سلسلہ

ایک زنجیرِ اخوّت میں جُڑا پایا گیا
اُن کے بندوں کے لیے "لَا تَقْنَطُوا" کا سلسلہ

اصل ہے رنگینی و بُو کی، تجلّی آپ ﷺ کی
نُورِ سرور ﷺ سے چلا ہے رنگ و بو کا سلسلہ

یہ ضروری ہے کہ سمجھو معنیٔ اَسرارِ ھُوْ
آقا ﷺ تک پہنچے گا حق کی جستجو کا سلسلہ

کونوں، گوشوں تک میں رکھتا ہے تعلّق نُور سے
طیبہ کے دیوار و دَر کا، کاخ و کُو کا سلسلہ

مصطفیٰ ﷺ کے حکم سے ہے اصلِ دین پاکیزگی
ابرِ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ تک ہے وضو کا سلسلہ

منحصر ہے شعر کی بالیدگی، روئیدگی پر دوستو!
نعتِ آقا ﷺ پر سخُن کی آبرو کا سلسلہ

سامنے اِک شب تھا نُورِ ذات کے، نُورِ صفات
جانے کب تک، کیسے تھا یہ روبرو کا سلسلہ

سلسلہ جنسانیٔ آقا ﷺ سے قائم ہو گیا
"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا" کا سلسلہ

یہ دُعا میری ہے، یا رب! اِس کو منظوری مِلے
نعتِ آقا ﷺ سے مِلے ہر خوش گلو کا سلسلہ

مُلک میں قائم نظامِ آقا ﷺ کرنے کے لیے
اہلِ ایماں جاری رکھیں "جاھِدُوْا" کا سلسلہ

ہو خطاب آقا ﷺ سے تو محمودؔ ہونا چاہیے
احتیاطاً ختم ہر ’’تم اور تو‘‘ کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ! دیں کی ہے توقیر آپ ﷺ سے — توحید رب کی کھنچ گئی تصویر آپ ﷺ سے
پھیلی ہے سب جہانوں میں ہر سمت، یا نبی ﷺ! — مہر و مہ و نجوم کی تنویر آپ ﷺ سے
پاتے ہیں سب ممالکِ عالَم میں اہلِ دیں — اِخلاص و اِلتفات کی زنجیر آپ ﷺ سے
ہر دِل پہ مرتسم ہوئی جاتی ہے ہر طرف — اللہ کے کلام کی تاثیر آپ ﷺ سے
اپنا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی ہے — ہم نے بدلتی دیکھی ہے تقدیر آپ ﷺ سے
محبوبِ رب ﷺ کے حُسن اور کردار کے طفیل — پھیلی ہے رب کے نُور کی تنویر آپ ﷺ سے
جس نے بتائی آپ ﷺ کے دَر کی اہمیت — پائی ہے اِس کے قُرب کی تدبیر آپ ﷺ سے
رستہ دِکھایا سب کو احادیثِ پاک نے — ہر حرفِ رب کی مِل گئی تفسیر آپ ﷺ سے
پہلے بھی حرف و صَوت کی صورت تھی خوب تر — ہر لفظ کو مِلی مگر تاثیر آپ ﷺ سے
شقُّ القمر کی رات کو پیشِ نظر رکھا — تو پا لیا اشارۂ تسخیر آپ ﷺ سے
بے اشتباہ پائی یہی بے تکلّفی — خوابِ بہشت کی مِلی تعبیر آپ ﷺ سے
ہم عترتِ حضور ﷺ کے مدّاح ہو گئے — جب سے سُنی ہے آیۂ تطہیر آپ ﷺ سے

محمودؔ پیدا ہوتی ہے، تم یہ یقیں رکھو
نعت کے سارے حرفوں میں تاثیر آپ ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھو حضور ﷺ کے مِدحت نگار سے رشتہ — اُسی سے حشر میں ہو گا وقار سے رشتہ
نبی ﷺ کے شہر کی ہر یادگار سے رشتہ — سکون کا ہے دِلِ بے قرار سے رشتہ
درود پڑھتا ہے وہ، آپ بھی پڑھو دِل سے — کہ پُختہ ہو سکے پروردگار سے رشتہ
مَیں ارضِ پاک میں رہتے ہوئے بھی رکھتا ہوں — نبی ﷺ کے شہر کے لیل و نہار سے رشتہ

ہیں شہرِ آقا ﷺ سے اپنے مراسمِ مدحت
جُڑا ہے اِس طرح دارُ القرار سے رشتہ

لگاؤ سیرتِ سرکار ﷺ سے نہ کچھ رکھنا
ہے گویا ٹوٹنا عزّ و وقار سے رشتہ

کبھی درودِ پیمبر ﷺ جو وِردِ لب نہ رہا
نہ قائم اپنا رہے گا مدار سے رشتہ

یہی ہے شجرہ و زنجیرِ سلسلہ بندی
شمارِ سبحہ کا روزِ شمار سے رشتہ

یہ کیوں حضور ﷺ کی اُمّت پہ ظلم کرتے ہیں
وہ جن کا رہتا رہا اِقتدار سے رشتہ

خطا کے تحتِ ثریٰ سے اِسی کو دیکھتا ہوں
ہے ایسا مِرا اُحُد کوہسار سے رشتہ

پسندِ خاطرِ آقائے کائنات ﷺ رہا
جو مُذنبوں کا رہا اِعتذار سے رشتہ

شرابِ خُلقِ رسولِ کریم ﷺ چاہتا ہے
ذرا نہ رکھتا ہے مومن خمار سے رشتہ

مقامِ آقا ﷺ سے کم بات جو کرے کوئی
وہی ہے جس کا ہے صَوتِ حمار سے رشتہ

زبانِ عجز سے محمودؔ نے کہیں نعتیں
تعلّی کیسی، رہا انکسار سے رشتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ و رب کے ملن کا سلسلہ کیا پوچھیے
کیا کہا کِس نے تو کِس نے کیا سُنا، کیا پوچھیے

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا حوصلہ کیا پوچھیے
غازی علم الدینؒ سے رازِ بقا کیا پوچھیے

لب پہ جو ہے مِدحتِ آقا ﷺ اُسے سُن لیجیے
دِل سے اُٹھتی ہے جو اُلفت کی صدا، کیا پوچھیے

خدشۂ محشر نہیں، لب پر درودِ پاک ہے
پر میں رکھتا ہوں جو سامانِ وفا، کیا پوچھے

سلسلہ اُمّت نوازی کا چلا طیبہ سے کب
کون سی ڈوری میں ہے بندہ بندھا، کیا پوچھیے

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سِوا، دُنیا میں
ہے بھی زخمِ معصیت کی کچھ دوا، کیا پوچھیے

ذاکرِ اعلیٰ و برتر قادر و قیوم نے
کتنا ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اونچا کیا، کیا پوچھیے

اولیاء اللہؒ سے محبوبِ ربِ پاک ﷺ تک
دور کتنا جا رہا ہے سلسلہ، کیا پوچھیے

لُطفِ سرور ﷺ سے عطاؤں کے جلو میں آ گیا
زندگی میری تھی کتنی پُر خطا، کیا پوچھیے

عادتوں میں جس کی، شامِل ہو گیا "صلِّ علیٰ"
حشر میں کیا ہو گا اِس کا فیصلہ، کیا پوچھے

جب توجّہ مِل گئی اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی — بندے کو فضلِ خُدا کتنا مِلا، کیا پوچھیے
دیکھیے، چلتا ہے آقا ﷺ کے کہے پر یا نہیں — کوئی اَن پڑھ ہے کہ ہے لکھا پڑھا، کیا پوچھیے
کام کا آغاز کرنا وردِ "صلّی اللہ" سے — اِبتدا اچھی ہو جب تو اِنتہا کیا پوچھیے

جا پہنچے جب رشیدؔ آقا ﷺ کے شہرِ نُور میں
جانیے کیا لُطف، اِکرام و عطا کیا پوچھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتنی ہے مدحِ پیمبر ﷺ دِل نشیں، کیا پوچھیے — نعتِ آقا ﷺ ہو گئی وجد آفریں، کیا پوچھیے
جب حدیثِ پاک آقا ﷺ کی پڑھی، تسکیں مِلی — نام سُنتے ہی جُھکی کیسے جبیں، کیا پوچھیے
دیکھتے ہی گُنبدِ آقا ﷺ کو پہلی مرتبہ — دِل نے کیسے چھیڑ دی تھی بھیرویں، کیا پوچھیے
لامکاں کا قصر کن کی آنکھ کی پُتلی میں تھا — کن کے پیروں میں رہا عرشِ بریں، کیا پوچھیے
مرتکبینِ کبائر کو بچائیں گے رسولِ محترم ﷺ — وہ ہیں کِس درجہ شفیعُ المذنبین، کیا پوچھیے
نعت پڑھنے کو کہا جائے گا محشر میں مُجھے — رکھتا ہوں اِس باب میں کتنا یقیں، کیا پوچھیے
اوّلِ تخلیق بھی رب نے بنایا آپ ﷺ کو — کیوں کیا سرور ﷺ کو ختم المرسلیں، کیا پوچھیے
کیسے آیا لب پہ اسمِ سرورِ کون و مکاں ﷺ — خواہشیں کیسے سبھی پوری ہوئیں، کیا پوچھیے
جب "اَغثنی یا نبی ﷺ" میری زباں پر آ گیا — کِس طرح تکلیفیں عنقا ہو گئیں، کیا پوچھیے
سارے مانیں بعثتِ محبوبِ حق کو مومنیں — اِلتفات و لُطفِ ربُّ العالمیں، کیا پوچھیے
جب رسولِ پاک ﷺ نے "اَلطّالِحوْنَ لِیْ" کہا — خُلد پہنچے کِس طرح سب مُذنبیں، کیا پوچھیے
تھا مؤدّب بے غرض مدحِ نبی ﷺ کرتے ہوئے — مَیں تو یوں اقبالؔ کا ہوں خوشہ چیں، کیا پوچھیے

لے ہی لے گی عافیت کے حصر میں محمودؔ کو
مہرباں کتنی ہے طیبہ کی زمیں، کیا پوچھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق رب کی رات میں اصلِ حقیقت سے مِلا — بھید آقا ﷺ کا جہاں کو سرِّ وحدت سے مِلا

خلعتِ رحمت اگر نعتوں کی کثرت سے مِلا
حاضری کا اِذن مُجھ کو حُسنِ رقّت سے مِلا

خود سے کیسے مالکِ کُل تک رَسا ہوتا کوئی
رب مِلا جس کو بھی، آقا ﷺ کی ہدایت سے مِلا

رجعتِ خورشید یا شقُّ القمر ہو، کچھ بھی ہو
معجزہ ہر اِک نبی ﷺ کو رب کی قُدرت سے مِلا

جب بھی کھولا ہے کلامِ پاکِ رب کو، تو مُجھے
اُنسِ سرور ﷺ کا سبق ایک ایک آیت سے مِلا

تُو نگاہِ رب میں رہنے کا جو خواہش مند ہے
عادتوں کو اپنی، آقا ﷺ کی اطاعت سے مِلا

اونچی نیچی جگہیں تو دُنیا کی دیکھی ہیں مگر
سو سُرور کیف اِک جنّت کے پربت سے مِلا

منزلِ قُربِ خُدائے قادر و قیوم کا
راستہ صرف آقا و مولا ﷺ کی سنّت سے مِلا

دشتِ ظلماتِ معاصی سے نکالا نعت نے
ہر سکینت کا اثر اِک بحرِ رافت سے مِلا

وہ فلاح و فوز و خوش بختی کی جانب چل پڑا
ذوق جس بندے کا بھی آقا ﷺ کی سیرت سے مِلا

جو درودِ پاک پڑھنے والا میزاں کو بڑھا
اُس سے تو داروغۂ فردوس سُرعت سے مِلا

مصطفیٰ ﷺ پہچان خالق کی بتاتے ہیں ہمیں
حق شناسی کا سبق آقا ﷺ کی دعوت سے مِلا

گولڑہ کے ایک دانشور نے کُھولا ہے یہ راز
رب کی صُورت کا پتا آقا ﷺ کی صُورت سے مِلا

اور تو محمودؔ دُنیا میں نہ لے پایا کوئی
جو وقار حضرت انسؓ کو اُن ﷺ کی خدمت سے مِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقبولیت کی اِس میں علامات کچھ نہیں
"صلِّ علیٰ" نہیں تو کوئی بات کچھ نہیں

بنیاد اُن کی سیرتِ سرور ﷺ پہ گر نہ ہو
حسنات کی ہو جتنی بھی بہتات، کچھ نہیں

آتا اگر درود تمھیں ہو جواب میں
جتنے بھی ہوں لحد میں سوالات، کچھ نہیں

اِک اِنتہا تو یہ ہے کہ اللہ مِل گیا
کیا پھر بھی مصطفیٰ ﷺ کی عنایات کچھ نہیں!

ناحق کو اور حق کو کیا دین نے الگ
فضلِ نبی ﷺ سے اِس میں تضادات کچھ نہیں

سایہ اگر ہو چترِ عطائے حضور ﷺ کا
آفات کچھ نہیں ہیں، بلیّات کچھ نہیں

خوشنودیٔ نبی ﷺ رہے نعتوں میں سامنے
جو جلبِ مَنفعت ہے، وہ حضرات! کچھ نہیں

تسبیحیں ہوں درود کی، مجموعے نعت کے! — میزان حشر کے سبھی خدشات کچھ نہیں
اکرام و مہربانیٔ سرکار ﷺ کے سِوا — مانو کہ بینِ ارض و سماوات کچھ نہیں
پہنچو درِ حبیبِ خُدا پر کِسی طرح — جتنی ہوں راستے میں صعوبات، کچھ نہیں
الطافِ مصطفیٰ ﷺ کو جو سوچوں میں لاؤ تو — دن کی بھی بات کچھ نہیں ہے، رات کچھ نہیں
ہر دشمنِ حضور ﷺ سے لینا لڑائی مول — ہے جیت ہر قدم پہ یہاں، مات کچھ نہیں
محمودؔ چاہیے مجھے اللہ کی خوشی
مدحِ نبی ﷺ میں ذاتی مفادات کچھ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں شعر گو بہت، ہیں سخندان بے حساب — لکھّے گئے ہیں نعت کے دیوان بے حساب
احسان مند رب کے کرم کے ہیں اہلِ دیں — بعثت نبی ﷺ کی، رب کا ہے احسان بے حساب
مدحِ حضور ﷺ لا تُعد، بے انتہا ثنا — قرآں میں حرف شان کے شایان بے حساب
"صلِّ علیٰ" کا وِرد ہے، ارقامِ نعت ہے — یادِ حضور ﷺ ایک ہے، عنوان بے حساب
عامرؒ یا علم الدینؒ یا ممتازؒ ہی نہیں — ناموسِ آقا ﷺ پر ہوئے قُربان بے حساب
پوروں پہ جو درود کو کرتا رہا شمار — تھا کامیاب وہ سرِ میزان بے حساب
مولودِ مصطفیٰ ﷺ کے مہینے میں ہو گیا — گلیوں میں اور دِلوں میں چراغاں بے حساب
صفّہ کی پہلے سب سے تھی طیبہ میں درسگاہ — دُنیا میں اب ہیں ایسے دبستان بے حساب
امّت نوازی کیجیے آقا حضور ﷺ! ہیں — صیہونیت کے ہر طرف طوفان بے حساب
پوری ہوئی ہیں چاہتیں، سب حسرتیں مِٹیں — جب تک نہ پہنچا طیبہ، تھے ارمان بے حساب
ہیں کتنے آج اسوۂ آقا ﷺ پہ چل رہے — ویسے تو نام کے ہیں مسلمان بے حساب
مقصد ہے صرف اُن کا ترنّم فروشیاں — ہیں نعت خوانی کے تو قدردان بے حساب
محمودؔ اُمّتِ آقا و مولا ﷺ کی آج کل
طاعت سے ہے نفور، پریشان بے حساب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ صلّی اللہ ہے اپنا حوالہ اور میں — اِس میں ہیں مصروف میرے اہلِ خانہ اور میں

میری خوش بختی ہے جس سے یہ اکٹھے ہو گئے — ذوقِ مدحِ آقا ﷺ اور خالق کا ایما، اور میں

یہ تمنّا بھی، دُعا بھی ہے، خُدا کا فضل بھی — اِلتفات و رحمتِ سرکارِ والا ﷺ اور میں

نعت پڑھتا ہے، درودِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے مگن — ہر ولی، ہر اِک صحابی، ہر فرشتہ، اور میں

کاوشِ تنعیت سے یہ غیر ممکن تو نہیں — حدّتِ محشر میں لُطفِ ظلِّ آقا ﷺ اور میں

ایسی صورت میں تو کیا کہنے مِری تقدیر کے — رُستگاری اور جنّت کا قبالہ اور میں

صفحۂ دِل پر رقم ہے صورتِ لُطفِ خُدا — بستیٔ سرکار ﷺ کا پہلا نظارہ اور میں

جب عمل پر میرے احکامِ نبی ﷺ کا ہو اثر — کیوں نہ ہو جائیں یقینی حُسنِ عقبیٰ اور میں

ذکرِ آقا ﷺ کا وہ، میٹھا بول ہو، شُستہ زباں — گفتگو میری ہو، اور ہو میرا لہجہ، اور میں

میں سمجھتا ہوں نگاہِ سرورِ عالم ﷺ میں ہے — نعت کہنے کا مِرا شعری رویّہ اور میں

ایک حسرت یہ مچلتی ہے مِرے دِل میں، کروں — عتبۂ سرکار ﷺ پر سجدے پہ سجدہ اور میں

اور تو جو کام ہیں رب کے، وہ میں کرتا ہوں — پر، درود آقا پہ بھیجیں، حق تعالیٰ اور میں

جب ہُوا محسوس آقا ﷺ کی توجّہ مِل گئی — مانگتا شہرِ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور میں

صرف آقا ﷺ کی عنایت خُلد تک پہنچائے گی — لائقِ غفراں کہاں اعمال نامہ اور میں

زندگی کی آخری سانسوں تلک میں ہے بسا — حاضریٔ شہرِ طیبہ کا تقاضا اور میں

۹۲ میں روضۂ امّ النبیؑ پر شب کو تھے — ناظر و منظور ابواء میں، ستارہ اور میں

مت فقط میری زبان و خامہ کو ناعت سمجھ — مدح گوئے مصطفیٰ ﷺ ہے قلب میرا، اور میں

جب فرشتہ موت کا مُجھ سے معانق ہو چلے — ”روبرو ہو گنبدِ خضرا کا جلوہ اور میں

یہ شبانہ روز ہے خواہش دِلِ محمودؔ میں
ہو نبی ﷺ کے شہر کا پھیرے پہ پھیرا، اور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخیّل میرا جب بھی مُجھ کو پہنچاتا ہے طیبہ میں — مُجھے رب کا اِک اِک جلوہ نظر آتا ہے طیبہ میں

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے نغمے جو گاتا طیبہ میں — وہ گویا شعلۂ اخلاص بھڑکاتا ہے طیبہ میں
اثیم و مُذنِب و عاصی جو شرماتا ہے طیبہ میں — ”ندامت کا پسینہ خشک ہو جاتا ہے طیبہ میں“
خُدا جو عادِل و مقسِط ہے، متکبّر ہے، مالک ہے — کرم کرتا ہے، لُطف و جُود فرماتا ہے طیبہ میں
خشیّت کے سبب مکّہ میں سانسیں خشک ہوں جس کی — وہ صلی اللہ پڑھتا اور اِتراتا ہے طیبہ میں
کہے پر رب کے جو چلتا ہے، جو اِس کا مقلّد ہے — درودِ پاک پڑھتا، نعت دُہراتا ہے طیبہ میں
ہر اِک رنجیدہ و غمگین و مغموم امّتی اُن کا — سکینت اور تسلی کے لیے آتا ہے طیبہ میں
جو بندہ آبِ زمزم خوب پی لیتا ہے مکّہ میں — تو عجوہ، کلمہ و برنی وہی کھاتا ہے طیبہ میں
سواگت کے لیے ناعت کے، خود داروغۂ جنت — بڑھا آتا ہے اور چھاتی سے لپٹاتا ہے طیبہ میں
بکھیڑوں، اُلجھنوں، روگوں نے جس بندے کو گھیرا ہو — خُدا اُس شخص کی قسمت کو سُلجھاتا ہے طیبہ میں
مشقّت اور ریاضت دُنیا داری میں کرے ماندہ — تو بندہ سانس لیتا اور ستاتا ہے طیبہ میں
جو ہو لسّان و خوش گُفتار، جانے السنہ ساری — یہی دیکھا ہے ہم جیسوں نے، ہکلاتا ہے طیبہ میں

علائق دُنیوی محمودؔ کو جب غم زدہ کر دیں
اِسی دم دِل گرفتہ پہ چلا آتا ہے طیبہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشارے کچھ ہیں معراجِ نبی ﷺ کے، نجم و اِسرا میں — فضیلت جن کے افشا میں ہے، اُلفت جن کے اخفا میں
در آتی ہیں ہر ایک خوش بخت کے قلبِ مصفّا میں — ہیں جتنی تابشیں شہرِ نبی ﷺ کے ذرّہ ذرّہ میں
سعادت وردِ صَلّی اللہ کی تھی مدحِ آقا ﷺ میں — بلوغت ذہن کی واضح ہوئی صُفّہ پہ سجدہ میں
غلامِ سرورِ عالم ﷺ کی ہے زرتاب ضو پاشی — طلوعِ شمس میں اور تابشِ ماہِ دو ہفتہ میں
مِرے ہمراہ یوں چلتی ہیں کیفیّاتِ وجدانی — مُجھے رہتا ہے ہردم یاد شہرِ آقا ﷺ کا کعبہ میں
اُنھی کو اپنا دستورُ العمل سمجھیں تو بہتر ہے — معارف جس قدر ہیں آخری آقا ﷺ کے خطبہ میں
مخالف بات جب ناموسِ سرور ﷺ کے نظر آئے — ضروری ہے کہ مترشّح خصومت ہو رویّہ میں
خُدا کے یا نبی ﷺ کے ہاتھ پر تھی بیعتِ رِضواں — جنھوں نے کی، وہی خوش بخت ہیں اصحابِ شجرہ میں

پئے جمعیّتِ خاطر ہے حیثیت یہی کافی — کہ میں ہوں قطرۂ بے مایہ اِک مِدحت کے دریا میں
حفاظت گر دکھائی دے گا ہنگامِ قیامت میں — نبی ﷺ کے دَر سے جو ٹکڑا لیا آنکھوں کے کاسہ میں
حجابِ ذات کا کشّاف اِک شب آپ ہی ٹھہرا — رہا کرتا ہے اب بھی ہے خُدا ویسے تو پردہ میں
خُدا نے ''کوڈ ورڈ'' ایسے نبی ﷺ کے ساتھ برتے ہیں — مفاہیم و معانی ہیں بہت یٰسٓ و طٰہٰ میں
کتابِ زیست میں تارِ شعاعِ مہر کی صورت — لکھی ہے مدحتِ سرکار ﷺ میں نے صفحہ صفحہ میں
انا کے قصر کو ہاتھوں سے ڈھانے کا نتیجہ ہے — کہ میں خُوشبوئے الطافِ نبی ﷺ پاتا ہوں کٹیا میں
اُس سے تو ہدایت کے ستارے ٹمٹماتے ہیں — خُدا نے جو کشش رکھی نبی ﷺ کے رُوئے زیبا میں
وہی لمحات گِنواؤں گا تو میں سرخرُو ہوں گا — کہ جن میں حاضری میری رہی قدمین و عتبہ میں
جونہی صحنِ حرم کی ٹھنڈکیں دِل میں سماتی ہیں — ''ندامت کا پسینا خشک ہو جاتا ہے طیبہ میں''

رِدائے خاکِ طیبہ آخرش محمودؔ اوڑھے گا
بقیعِ غرقدِ شہرِ پیمبر ﷺ کے احاطہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضارت کی سعادت پاؤں آخر خاکِ طیبہ میں — بصیرت اور تدبّر کا مِلا جادہ یہ رؤیا میں
شریعت پر عمل دیکھو گے سرور ﷺ کے صحابہ میں — طریقت کی منازِل پاؤ راہِ غوثؒ و داتاؒ میں
درودِ پاک خود پڑھتا ہے وہ، ہم کو بھی کہتا ہے — سکنیت اور طمانینت ہے اِس خالق کے ایما میں
وہی پہنچے گا منزل تک، جو اِس کو رہنما کر لے — ہدایت ہے نقوشِ پائے سرور ﷺ ہی کے نقشہ میں
اُنھوں نے برتا ہے اسمِ گرامی آپ کا ''احمد ﷺ'' — بشارت مصطفیٰ ﷺ کی دیکھ لی الفاظِ عیسیٰؑ میں
وہاں پر حاضری تو سر سے پا تک عاجزی چاہیے — سیاحت کو نہ جائے کوئی بھی بطحا و طیبہ میں
عمل احکامِ سرور ﷺ پر جو کرنے میں رہے ساعی — شفاعت آقا و مولا ﷺ کی وہ پائیں گے عُقبیٰ میں
اُنھی سے رہنمائی لو گے تو جنّت کو جیتو گے — بصیرت اور حمیّت پاؤ اہلِ بیتِ آقا ﷺ میں
یہ میں جو رتجگا کرتا ہوں، آنکھیں بند رکھتا ہوں — بصارت کی توجّہ ہے مدینے کے بُلاوا میں
نگاہِ لُطف سے دیکھے گا محشر میں خُدا اُس کو — ریاضت جتنی ہے مدّاحِ آقا ﷺ کی اِملا میں

چلے گا اُن ﷺ کے اُسوہ پر جو بندہ، کامراں ہو گا — ضمانت پا سکے گا رُستگاری کی وہ فردا میں
سحابِ لُطفِ محبوبِ خُدا ﷺ جب گھر کے آتا ہے — ''ندامت کا پسینا خشک ہو جاتا ہے طیبہ میں''

جو دیکھا ''وابتغوا'' کا راستہ محمودؔ لازم ہے
وساطت مصطفیٰ ﷺ کی، قربتِ ربِّ تعالیٰ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت میں کوئی باہوش ہو جاتا ہے طیبہ میں — کوئی شرمندگی میں ہوش کھو جاتا ہے طیبہ میں
وہاں نقشِ قدم اُن کے، یہاں ہے گھر پیمبر ﷺ کا — گیا عرشِ الٰہی تک، وہ جو جاتا ہے طیبہ میں
بِتائے شب جو اوراد و وظائف کی لطافت میں — طمانیّت کے باعث دن میں سو جاتا ہے طیبہ میں
اگر زائر کے بر میں عاجزی کی خصلتِ خوش ہو — نشاں عصیاں شعاری کے وہ دھو جاتا ہے طیبہ میں
گزارے جو ریاضِ جنتِ آقا ﷺ میں چند لمحے — بہشتِ پاک کا باسی وہ ہو جاتا ہے طیبہ میں
نظامِ انہضام اِس جا کھجوروں سے جو قائم ہے — تو بندہ روح زمزم سے بھگو جاتا ہے طیبہ میں
سکوں آور وہاں کی دھوپ، سردی فرحت افزا ہے — تبرُّد آگ میں بندہ سمو جاتا ہے طیبہ میں
جسے محشر میں فصلِ اِلتفاتِ رب اُٹھانی ہو — درودِ مصطفیٰ ﷺ کی کشت بو جاتا ہے طیبہ میں
نمی جب لُطفِ آقا ﷺ کی کرے گھر بطنِ زائر میں — ''ندامت کا پسینہ خشک ہو جاتا ہے طیبہ میں''

کرے بندہ جو حجّ و عمرۂ محمودؔ کی باتیں
تو اِس کے جاننے والو! کہو، جاتا ہے طیبہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت کا مہینا جب کبھی آتا ہے دُنیا میں — ضمانت کا خزینہ ساتھ لاتا ہے نتیجہ میں
صحابہؓ سے محبّت کے سبب ثابت ہے بینائی — نبوّت کا سفینہ ہے جو بہلاتا ہے دریا میں
یہاں دُنیا میں اپنائیں تو حُسنِ خُلق کو بندے — یہ نیّت کا قرینہ لُطف فرماتا ہے عقبیٰ میں
عموماً پیر کے دن سے سفر آغاز کرتا ہوں — سکینت ساز آدینہ ہی ٹھہراتا ہے عتبہ میں
نذیر آقا ﷺ ہیں، جب مومن صفت یہ مان لیتا ہے — بشارت ہے اِک آئینہ جو مِل جاتا ہے ثمرہ میں

پیمبر ﷺ تک رِسا ہونا ہی خالق تک پہنچنا ہے
وہ خِلعت ہے مدینہ کا، جو پہنچاتا ہے مکہ میں

جو اِس سے سُر نکلتے ہیں، حیات افروز عمدہ ہیں
سعادت کا ہے سازینہ جو اِتراتا ہے جذبہ میں

زباں پہ ہے درودِ تاج کا صیغہ جو اَب جاری
شفاعت کا خزینہ ہم کو لپٹاتا ہے صیغہ میں

چلو تو اِتبّاع سرورِ عالم ﷺ کی منزل کو
ضمانت کا تو گنجینہ نظر آتا ہے رستہ میں

نبی ﷺ کے پیار پر گزران ہے اہلِ تصوّف کی
طریقت کا یہ روزینہ ہے جو بھاتا ہے نکتہ میں

سفر شہرِ حبیبِ رب ﷺ کا، کوشش ہے سکینت کی
حضارت میں وہاں جینا گرا، جاتا ہے سجدہ میں

اگر قوسوں کی قُربت کا اثر گننے پہ آ جائیں
تو قُربت کا نگینہ ساتھ لاتا ہے چھنگلیا میں

ذرا سوچو کہ جو ایمان تھا ''ختمِ نبوت'' پر
رذالت نے چھینا، بندہ پڑ جاتا ہے فتنہ میں

جو حاجت تازگی، آرام و راحت کی ہو عاصی کو
''ندامت کا پسینہ خشک ہو جاتا ہے طیبہ میں''

ثنائے مصطفٰی ﷺ کا حق ادا محمودؔ کیسے ہو
بضاعت کا ہے سینہ وہ کہ شرماتا ہے لہجہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھا نہ نکیرین نے احقر سے تو کچھ بھی
ہونٹوں پہ رہی نعت جو محبوبِ خُدا ﷺ کی

مالک ہے وہ خود، چاہے کسی اور کی مرضی
کب عقل سمجھ پاتی ہے یہ حکمتِ ربی

میں نے تو وہی نعت، وہی حمد سمجھ لی
تنعیتِ پیمبر ﷺ کی جو تحمید تھی سرخی

دی اصل میں خالق نے ہمیں راہ نمائی
ہے ذکرِ پیمبر ﷺ میں جو فُقدانِ مثالی

دُنیا نے یہ دیکھا، نہ ہٹا راہ سے دیں کی
محبوبِ مہیمنؑ کا کوئی اور بھی ساتھی

ہو نعت سرِ بزمِ سرِ رزم دلیری
یا رب! میں رہوں ابنِ رواحہؓ کا طفیلی

ممنونِ پیمبر ﷺ میں سبھی نُوری و خاکی
''اس در پہ جبیں سا ہیں ملائک بھی، بشر بھی''

اللہ کے بندوں سے کرے پیار جو بندہ
آقا ﷺ سے مِلے گی اُسے غفران پیامی

اِمداد میرے ساتھ رہی زندگی بھر میں
اللہ کی رحمت کی، پیمبر ﷺ کی عطا کی

پاؤں گا نہ کیوں حبلِ متیں ''صلِ علیٰ'' کو
کھینچی گئی جس وقت مِری سانس کی ڈوری

بچپن ہی سے منزل کا تھا ازبر اِسے رستہ — طیبہ ہی کو چلتا رہا تخییل کا پنچھی
تا خُلد چلا جائے گا خوش بخت وہ سیدھا — جب پُشت پہ ہاتھ اُس کی، لگائیں گے نبی جی ﷺ
ہیں قُدسیوں کی آنکھیں چکاچوند ابھی تک — تھی عرش کی اِک رات عجب آئنہ بندی
سچ بولے جو خوشنودیٔ سرکار ﷺ میں، اِس کی — ذلّت ہو نہ رسوائی، نہ خفّت ہو، نہ سُبکی
رب ٹکٹکی پر اُن کو لگائے گا، جنھوں نے — پھانسی پہ چڑھا ڈالا ہے ممتازؒ سا غازی
ہے حبیبِ عقیدت میں مِری ”اِنک رمُوز“ — کیوں ہو نہ عمل نامے کی کافور سیاہی
جو پڑھتا درود آقا ﷺ پہ، لیٹے گا لحد میں — آئیں گے نظر اُس کو نکیرینِ سوالی

محمودؔ وہ محبوبِ خُدا اُن کو کہے گا
جس نے بھی حقیقت شبِ معراج کی سمجھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عاقل و دانا ہیں ملائک بھی، بشر بھی — مِدحت گرِ آقا ﷺ ہیں ملائک بھی، بشر میں
اللہ کی تقلید میں ہیں شاغلِ صلوات — اِک ایسا قبیلہ ہیں ملائک بھی، بشر میں
راعی تو نہیں، پھر بھی حکومت ہے اُنھی کی — سرور ﷺ کی رعایا ہیں ملائک بھی، بشر بھی
کرتے ہیں طواف آقا ﷺ کے روضے کا شب و روز — یوں شیدا و والہ ہیں ملائک بھی، بشر بھی
پڑتی ہی نہیں جن کی نظر روضۂ شہ ﷺ پر — اُن کے لیے پردہ ہیں ملائک بھی، بشر بھی
جن پر ہے عیاں عظمتِ سرکارِ دو عالم ﷺ — اِک ایسا ہی طبقہ ہیں ملائک بھی، بشر بھی
اُلفت کا، عقیدت کا تو پیار اور وفا کا — مفہوم ہیں، معنیٰ ہیں ملائک بھی، بشر بھی
جب ”صَلِ علیٰ صَلِ علیٰ“ اُن کا ہے وظیفہ — کب محض دِکھاوا ہیں ملائک بھی، بشر بھی
آغازِ سفر ہی سے کِھلی پڑتی ہیں باچھیں — یوں عازمِ طیبہ ہیں ملائک بھی، بشر بھی
کیوں گھٹنے وہاں ٹیک کے، ہونٹ اُس پہ نہ رکھ دوں — ”اُس دَر پہ جبیں سا ہیں ملائک بھی، بشر بھی

دو حرفوں کا محمودؔ جو پا لیتے ہیں مطلب
وہ مادحِ ”طٰہٰ“ ہیں ملائک بھی، بشر بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو وِردِ درود اپنا اگر آٹھ پہر بھی
لگتا ہے، رہی جاتی ہے کچھ ہم سے کسر بھی

تصویر پہ اِس کی ہو زمیں بوس نظر بھی
''اُس در پہ جبیں سا ہیں ملائک بھی، بشر بھی''

سدرہ سے بھی آگے ہو نظر مدحِ نبی ﷺ میں
ہاتھوں کے مقدّر میں ہو جبریلؑ کا پر بھی

اندھیرا نظر آیا نہ اِک لمحہ بھی مُجھ کو
مکّہ جو ہے ضو ریز تو ہے طیبہ نگر بھی

رب نے اُنھیں شاہد کیا ہر ایک جہاں کا
آقا ﷺ کی نگاہوں میں ہے ہر خشک بھی، تر بھی

عثمانؓ و علیؓ کے تھے سُسر سرورِ عالم ﷺ
آقا ﷺ کے سُسر دیکھو، ہیں بوبکرؓ و عمرؓ بھی

آقا ﷺ کی وساطت سے دُعا عرش رَسا کر
فوراً تجُھے ہو جائے گا ایقانِ اثر بھی

آقا ﷺ کی سُنی باتیں، پڑیں روضے پر نظریں
خوش آئی مدینے میں حسِ سمع و بصر بھی

چوکھٹ پہ نظر جس کی چپک جائے، چمٹ جائے
آقا ﷺ کا وہ کیوں ہو گا نہ منظورِ نظر بھی

دو لمحوں کی طیبہ میں حضارت کی تمنّا
گنوانے نہیں دیتی صعوباتِ سفر بھی

مہجوریٔ طیبہ کا کروں کیسے مداوا
طغیانی پہ تُل جائے اگر دیدۂ تر بھی

ہوں سلکِ اخوّت میں جڑے امّتی اُن کے
آپس میں ہمیشہ وہ رہیں شیر و شکر بھی

جو شعر کہیں غیرِ پیمبر ﷺ کی ثنا میں
محمودؔ کریں قصرِ ہُنر تک کو کھنڈر بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں درکار ہے یہ پیش منظر مرحلہ
اِلتفات و لُطف و اکرامِ پیمبر ﷺ مرحلہ

سرورِ دیں ﷺ کے تریسٹھ سال رکھو سامنے
خوشنما ہے سیرتِ سرکار ﷺ کا ہر مرحلہ

تذکرہ ہو شامِ صہبا یا رجب کی رات کا
تھا کوئی تسخیرِ مہر و ماہ و اختر مرحلہ؟

جان لیں دشمن کہ ہیں مومن توانا و جری
گردِ کعبہ پہلے یوں ہیں تین چکّر مرحلہ

اِک اپاہج فرد بوصیریؒ کو اِک شب خواب میں
تھا شفا کے واسطے آقا ﷺ کی چادر مرحلہ

سہل ہوتا ہے فقط حمزہؓ کے اذنِ خاص سے
حاضریٔ قریۂ محبوب داور ﷺ مرحلہ

زندگی کرنے میں، اِمدادِ پیمبر ﷺ کے بغیر
ایک سے اِک سامنے آتا ہے بڑھ کر مرحلہ

ہونٹ جن کے وِردِ صلی اللہ کے شاغل نہیں
سر کریں گے پُل پہ چلنے کا وہ کیونکر مرحلہ

شہریارِ طیبہ ﷺ کی سمتِ قُدومِ پاک سے
بخت آور ہے طلوعِ شاہِ خاور مرحلہ

نفل پہلے مَیں نے محرابِ تہجّد پر پڑھے
سن نواسی(۸۹) کو ہُوا ایسا میسّر مرحلہ

رب کرے محمودؔ کے ہونٹوں پہ جاری نعت ہو
موت آنے کا ہو ایسا روح پرور مرحلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت میں مُندرِج ہیں یوں عاداتِ مصطفیٰ ﷺ
طاعت کو لابُدی ہے فقط ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

کِس درجہ ہیں عروج پہ برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
مخلوق پر ہیں عام عنایاتِ مصطفیٰ ﷺ

اللہ نے جو کی ہے محبّت حضور ﷺ سے
اِس سے بڑھے ہیں اور مقاماتِ مصطفیٰ ﷺ

کِس ربط و ضبط و کیفیتِ اُنس میں رہی
اللہ سے رجب میں ملاقاتِ مصطفیٰ ﷺ

کیا جانیے کہ خلوتِ خالق میں کیا رہے
رب کے جواب اور سوالاتِ مصطفیٰ ﷺ

مَنوا لیا تھا قبلہ بدلنے کا فیصلہ
یہ تھا یکے زِ جُملہ کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ

تخلیق سب جہان نبی ﷺ کے لیے ہوئے
ہے زیست آدمی کی بھی سوغاتِ مصطفیٰ ﷺ

مانو گے جب اِنھیں، تو کہو گے خُدا کو ایک
توحید کی اساس ہے اثباتِ مصطفیٰ ﷺ

”اَلطَّالِحُوْنَ لِیْ“ جو کہا ہے حضور ﷺ نے
مُذہب کے واسطے ہیں مراعاتِ مصطفیٰ ﷺ

تقلید کے لیے ہیں صحابہؓ حضور ﷺ کے
دِل میں ہمارے، بستے ہیں ساداتِ مصطفیٰ ﷺ

منگتے اِسی کے آئیں نظر کج کُلاہ سب
پاتا ہے خوش نصیب جو خیراتِ مصطفیٰ ﷺ

بندے خُدا کے دوستؒ۔ صحابہؓ۔ سب انبیاء
اِن سب سے ہیں رفیع تر درجاتِ مصطفیٰ ﷺ

محمودؔ سامنے رکھو ہر ہر قدم پہ تم
ہر باب میں ضروری ہدایاتِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں پاؤں اماں، رکھوں عزمِ جواں
غازی ممتازؒ جیسی رکھوں خوبیاں، اتنی طاقت کہاں

حشر کو رُستگاری کی اُمیّد میں، رب کی تقلید میں
نعت میں میرے ہوں شعر شایانِ شاں، اتنی طاقت کہاں

دُنیا داری میں جو کر رہا ہو بسر آنکھ ہو بے گہُر
دور طیبہ کی کر پائے وہ دوریاں، اتنی طاقت کہاں

چُپ رہے سُن کے آقا ﷺ کی توہین کو، توڑے آئین کو
چُن سکے دِل کے شیشے کی وہ کرچیاں، اتنی طاقت کہاں

رب نے کیسی ملاقات کی جاچُنی، بات کوئی کہی، بات کوئی سُنی
سوچیں بندے کہ کیا کچھ ہُوا تھا وہاں، اتنی طاقت کہاں

ماسوائے صہیبؓ و بلالؓ و انسؓ اور کوئی نَفَس
کر سکے خدمتِ شاہِ ہر اِنس و جاں ﷺ، اتنی طاقت کہاں

وسعتِ لامکاں روندنے کو چلے، اپنے پاؤں تلے
جیسا بھی ہو کوئی خاصۂ خاصگاں، اتنی طاقت کہاں

رزم میں جو تھا پامرد و ثابت قدم، بزم میں محترم
کوئی ابنِ رواحہؓ سا ہو نعت خواں، اتنی طاقت کہاں

سامنے جب نہ تھے سرورِ سروراں، شاہِ ہر دو جہاں
کیسے سُنتے صحابہؓ بلالیؓ اذاں، اتنی طاقت کہاں

مُقتدر لینے دیتے نہیں بس سکوں، آقا ﷺ! کیسے سہوں
الحذر، الحفیظ، المدد، الاماں! اتنی طاقت کہاں

ہاتھ باندھے ہوئے سر جُھکائے ہوئے طیبہ آئے ہوئے
دُور طیبہ کی کر پائے وہ دُوریاں، اتنی طاقت کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

القرآن

ورفعنا لك ذكرك

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۱واں مجموعۂ نعت

نغماتِ حُبِّ آقا ﷺ

انتساب

حضرت زید بن عمرو بن نفیل کے نام

جو زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کے خلاف تھے

اور خود ان بچیوں کی پرورش کرتے تھے

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

جب بھی لو نعت کے سخُن سے کام
لینا قُرآن اور سُنن سے کام

جادۂ شوقِ طیبہ پر چل کر
غیر ممکن رہا محن سے کام

یہ ہے ایمائے رب کہ مجھ کو ہے
ماہِ طیبہ کی ہر کرن سے کام

لے رہا ہوں درود پڑھتے ہوئے
گُل و نسرین و نسترن سے کام

جس میں نعتِ حضور ﷺ ہو ناپید
مُجھ کو کیا ایسی انجمن سے کام

اِتّباعِ نبی ﷺ ہو، چاہے ہو
ماءِ بارِد سے یا اگن سے کام

حمد اور نعت کام آئی مِرے
مُجھ کو کیا اوم کے بھجن سے کام

دینِ سرور ﷺ کی جس میں ہو تشریح
ہے فقط ایسے فکر و فن سے کام

خلعتِ طاعتِ نبی ﷺ پہنو
فتح کا لو گے پیرہن سے کام

ہجر میں سوگوار آنکھوں کا
اپنے آقا ﷺ کے ہے وطن سے کام

پھول جس میں ہیں مدحِ حضرت ﷺ کے
مُجھ کو ہے صرف اِس چمن سے کام

مرحبا قادریؒ کہ تھا ممتاز
جس کو تھا دار سے، رسن سے کام

آ رہی ہے ہوائے طیبہ رشیدؔ
کیا ہمیں حبس سے، گھُٹن سے کام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا بھی ہو گا فکر کی بالیدگی سے کام
اُس کا بنے گا صرف نعوتِ نبی ﷺ سے کام

آقا ﷺ سے درگزر کی عنایات کیا ہوئیں
محشر میں بن گیا مِرا شرمندگی سے کام

حُسنِ شعور آقا ﷺ نے مُجھ کو دیا تو پھر
دیدہ وری سے کام رہا، راستی سے کام

ہر عرضداشت میری نظر سے اُبل پڑی
لینا میں جانتا جو ہوں ایسی نمی سے کام

جب جلوہ گاہِ نازِ حبیبِ خُدا ﷺ میں تھا
میں نے لیا نپٹ وہاں پہ خامشی سے کام

تارِ شعاعِ مہرِ نبی ﷺ سے حیات لے
لینا جو چاہے روشنئ دائمی سے کام

فضلِ حضور ﷺ سے زِ رہِ ازدیادِ شوق
اپنا بنا ہے آپ ﷺ کی دریا دلی سے کام

مقصود اپنا طاعتِ سرور ﷺ نہیں، تو ہے ۔۔۔ عصیاں شعاری، بے بسی، بے چارگی سے کام
ہوں گے لوائے حمد تلے جب حضورِ پاک ﷺ ۔۔۔ لیں گے بروزِ حشر ہم نظّارگی سے کام
اثبات یہ ہے، کوئی نہ مظلوم شخص ہو ۔۔۔ کیوں لیں نہ بابِ ظلم پر بندے نفی سے کام
جو درس عاجزی کا مِلا ہے، اِسی سے ہے ۔۔۔ خاکِ درِ حضور ﷺ سے وابستگی سے کام
سُنتا ہوں جب درودِ پیمبر ﷺ تو کیوں نہ لوں ۔۔۔ شائستگی کے ساتھ میں وارفتگی سے کام
کچھ سرکشیدگی ہے، نہ ہے مفسدانہ طور ۔۔۔ سرکار ﷺ کے عباد کو ہے سادگی سے کام

محمودؔ گوشِ ہوش سے سُن کر نبی ﷺ کا حکم
ہم کو سکون و امن سے ہے، شانتی سے کام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فصیلِ قصرِ انا میں لیا شگاف سے کام ۔۔۔ مدینے میں لیا یہ میں نے اِنکشاف سے کام
بنا ہے اپنی خجالت سے، فضلِ خالق سے ۔۔۔ بہ پیشِ آقا ﷺ گُناہوں کے اعتراف سے کام
علاقہ صرف رکھا مِدحتِ پیمبر ﷺ سے ۔۔۔ لیا علائقِ دُنیا کے انحراف سے کام
پڑھوں گا آیتیں وہ، جن میں ذکرِ آقا ﷺ ہے ۔۔۔ یہ لوں گا آخری عشرے کے اعتکاف سے کام
جو ساتوں مرتبہ وِردِ درود مَیں نے کِیا ۔۔۔ بنا تھا بیتِ خُدا کے اِسی طواف سے کام
نبی ﷺ کا اُمّتی رکھتا نہیں لگی لپٹی ۔۔۔ وہ لیتا ہے تو فقط بات صاف صاف سے کام
پسندِ رب رہیں میلانِ مصطفیٰ ﷺ سے نعوت ۔۔۔ ہُوا نبی ﷺ کے جُھکاؤ سے، اِنعطاف سے کام
ہے میری دوستی میں بے تکلّفی اُن سے ۔۔۔ مَیں نعت گوؤں سے لیتا ہوں ایتلاف سے کام
نبی ﷺ سے درگزر چاہوں گا مَیں گناہوں پر ۔۔۔ کہ ہاتھ باندھ کے لوں گا ''خطا معاف'' سے کام
کسی کو پایا جو مَیں نے حضور ﷺ کا دشمن ۔۔۔ تو اُس کے بارے میں لوں گا مَیں لام کاف سے کام
کہ جس سے تفرقہ پردازی عام ہو جائے ۔۔۔ نہیں ہے مومنوں کا ایسے اختلاف سے کام

نبی ﷺ کو میری طرف مائلِ کرم کر دے
یہی تو اِک رہا محمودؔ کا مطاف سے کام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصرِ دَنا میں رب نے لیا قُربتوں سے کام
تو سب ملائکہ کو رہا حیرتوں سے کام

اُس پر شبِ رجب کی حقیقت ہو واشگاف
اقلیمِ معرفت میں جو لے حکمتوں سے کام

ہے عطر بیز مومنوں کے قلب و روح میں
لینا رسولِ پاک ﷺ کی سب نسبتوں سے کام

چوکھٹ پہ اُن کی سر بسجدہ ہو کے، لے لیا
اِخلاص یاب زائروں نے نیّتوں سے کام

جب غار تھے تو لامکاں کا قصر بھی رہا
لیتے رہے حضور ﷺ اِن سب خلوتوں سے کام

جو دشمنانِ امن ہیں، لو اُن سے جنگ میں
غزوات اور سرایا کی سب نُصرتوں سے کام

خوشنودیٔ حضور ﷺ کی خاطِر جو کی گئیں
اپنا رہا ہے، ایسی سبھی مِدحتوں سے کام

اِس پر مقامِ آقا ﷺ کُھلا جس نے لے لیا
قُرآنِ ربِّ پاک کی سب آیتوں سے کام

تقسیم کرنے والے کو کرتے ہوئے سلام
لینا خُدا کی دی ہوئی سب نعمتوں سے کام

”الطّالِحُونَ لِیْ“ کی جو کانوں میں گونج تھی
عِصیاں شعار لیتے ہی کیوں منّتوں سے کام

جذبہ ہو اور خلوص و عقیدت اساس ہو
نعتِ نبی ﷺ میں لیتے ہوئے نُدرتوں سے کام

سارے کا سارا زور کسی ایک پر نہ ہو
لینا تو ہم کو چاہیے سب سُنّتوں سے کام

جو مدح و اِتّباعِ نبی ﷺ سے مِلیں رشیدؔ
ہم کو ہے اُن مسرّتوں، اُن بہجتوں سے کام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ میں اشعار کی وُسعتیں
ہیں فقط پیار اظہار کی وُسعتیں

وہ جو خُلقِ حبیبِ خُدا سے چلے
کم نہ ہوں گی اُن انوار کی وُسعتیں

جن سے تہذیبِ طینت کی تنظیم ہے
ایسی ہیں دیں کی اَقدار کی وُسعتیں

اولیاءؒ خُدا تک ہیں اصحابؓ سے
رب کے محبوب ﷺ کے پیار کی وُسعتیں

ماننا اُن ﷺ کو مختار تم حشر تک
ہیں اَساسی یہ اقرار کی وُسعتیں

اُن سے درمانِ درماندگی ہو گیا
ہیں احادیثِ ضوبار کی وُسعتیں

کُفر کی ہر سڑاند اِن سے کافور ہے
دینِ سرور ﷺ کے اذکار کی وُسعتیں

شہرِ سرکار ﷺ میں آج تک عام ہیں
اِتنی ہیں خوانِ انصار کی وُسعتیں

کعب اور وحشی بھی بخشے گئے
دیکھ لو عفوِ سرکار ﷺ کی وُسعتیں

سب عوالم تمتّع پذیری میں ہیں
رب کے قاسم کے دربار کی وُسعتیں

اُس کی ضو ریزیوں سے منوّر جہاں
ساتھ قبّہ کے، مینار کی وُسعتیں

اہلِ ایماں کی ہر سمت ہڑبونگ ہے
ڈھونڈتے کیا ہو بیکار کی وُسعتیں

جن سے محمودؔ دُنیا مسخّر ہوئی
وہ ہیں آقا ﷺ کے کردار کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خُدا سے فکرِ ہُنرور کی وُسعتیں
لے آئی ہیں نعوتِ پیمبر ﷺ کی وُسعتیں

پائے گا رزق و مال کی بندہ کشایشیں
جو دیکھ لے گا شہرِ پیمبر ﷺ کی وُسعتیں

زوّار کے سروں پہ ہر آسودگی لیے
چھائی ہوئی ہیں قبّہ کے منظر کی وُسعتیں

محشر میں لیں گی عاطفت میں آثمین کو
سرکارِ کائنات ﷺ کی چادر کی وُسعتیں

اِسرا کی شب قدومِ نبی ﷺ سے ہوئی ہیں عام
یہ تابناکئ مہ و اختر کی وُسعتیں

رب نے عطا کیا ہے جو "کوثر" حبیب ﷺ کو
کیا کوئی جان سکتا ہے کوثر کی وُسعتیں

مفہوم زندگی کا بتاتی ہیں ہر طرف
شہرِ نبی ﷺ سے آمدہ صرصر کی وُسعتیں

ہوں گی سبب اچنبھے کا دُنیا کے واسطے
میری یہ فکرِ نعت میں اندر کی وُسعتیں

اُبھرا جو وہ قدومِ پیمبر ﷺ کو چُوم کر
آئینہ ہم پہ ہیں شہِ خاور کی وُسعتیں

میزانِ عدلِ حشر پر ہوں گی گراں بہا
مدحت سرائے آقا ﷺ کے محضر کی وُسعتیں

پائے گا جو عطایا حبیبِ الٰہ ﷺ سے
سمجھے گا لُطفِ خالقِ اکبر کی وُسعتیں

احقر پہ ہو گئے ہیں حقائق یہی عیاں
حمد اور نعت کی ہیں برابر کی وُسعتیں

مُختارِ کُل ﷺ کے صُلب سے داتاؒ ہیں مُستفیض
لاہور میں ہیں داتاؒ کے لنگر کی وُسعتیں

پُھول عافیت کے لائیں گی محمودؔ کے لیے
فضلِ نبی ﷺ سے حُسنِ مقدّر کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عتبۂ سرکار ﷺ پر گردن کے خم کی وُسعتیں
اصل میں ہیں اختیارِ جنبشِ دَم کی وُسعتیں

زخم ہائے ہجرِ طیبہ میں مِرے گِنتی کے سانس
رکھتے ہیں اپنے میں تو چشمانِ نم کی وُسعتیں

فاش رازِ عشق کرنا بھی اگر چاہے کوئی
جان سکتا ہی نہیں سورہ قلم کی وُسعتیں

قوتِ گویائی دے جو ساتھ تو کرنا بیاں
آقا و سرکار ﷺ کے نقشِ قدم کی وُسعتیں

کرنا بھی چاہیں تو مہمل اپنے سارے لفظ ہیں
لُطف و اکرامِ شہِ عالی ہمم ﷺ کی وُسعتیں

حشر تک کے واسطے رکھّی ہیں مومن کے لیے
سرورِ کونین ﷺ کے رب کی قسم کی وُسعتیں

کوئی دُنیا میں کہیں بھی ہو، وہ پا لے گا وہیں
تھپتھپاہٹ کے لیے دستِ کرم کی وُسعتیں

حدِّ امکانِ بیاں میں ناقدوں تک کے نہیں
نعت گویانِ پیمبر ﷺ کے بھرم کی وُسعتیں

دست بستۂ مُہر برلب ہونا حاضر، اور پھر
دیکھنا طیبہ میں خالق کے کرم کی وُسعتیں

کوئی سج دھج کر، بہت بن ٹھن کے تو کرتا بیاں
تاب ناکی کے لیے نُورِ قدم کی وُسعتیں

حسرتِ دیدار میں بھی ہوش اُڑاتی ہیں مِرا
ملگجی سی شام سے تا صبحِ دم کی وُسعتیں

مَیں نے تو محمودؔ پا لی ہیں نبی ﷺ کے شہر میں
جبہہ سائی کے لیے بیت الحرام کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عام ہیں آقا ﷺ کے اِکرام و عطا کی وُسعتیں
سب جہانوں تک ہیں ان کے اعتنا کی وُسعتیں

کیوں سُکڑتی دیکھوں عرضِ مدّعا کی وُسعتیں
جب نہ محدودیتوں میں ہیں ثنا کی وُسعتیں

انفس و آفاق میں پھیلیں بقا کی وُسعتیں
بستیٔ سرکار ﷺ کی آب و ہوا کی وُسعتیں

مدحتِ سرکار ﷺ میں فکرِ رسا کی وُسعتیں
مجتمع جس میں ہیں ساری اتّقا کی وُسعتیں

میری خوش اندیشیوں کی ہیں سدا کی وُسعتیں
عرش دکھلاتی ہیں شہرِ مصطفی ﷺ کی وُسعتیں

فیصلے تو رب کو جو کرنے تھے، وہ ہوتے گئے
اہمیت رکھتی تھیں آقا ﷺ کی رضا کی وُسعتیں

اتّباع و طاعتِ آقا ﷺ میں چلتے ہیں وہی
جن بھی بختوں کی ہیں ان سے وفا کی وُسعتیں

کوئی خطہ بھی درودِ پاک سے غافل نہیں
ہر طرف دنیا میں ہیں صَلِّ علٰی کی وُسعتیں

حُبِّ محبوب خدا کے فیض سے قائم ہوئیں
حمد رب کی اور نعتِ مصطفی ﷺ کی وُسعتیں

کیوں نہ پہنچا دیتیں مجھ کو سعیٔ خوش انجام تک
پہنچیں جب شہرِ نبی ﷺ تک التجا کی وُسعتیں

مُہرِ تصدیق آپ آقا ﷺ ثبت فرمائیں اگر
خاکِ طیبہ اوڑھ لیں گی ادّعا کی وُسعتیں

چاہتا ہو جو نبی ﷺ کے حکم پر اصلاحِ حال
وہ سمیٹے گا نہ کیوں اپنی اَنا کی وُسعتیں

نعت میں تُو فکر آسا لفظ استعمال کر
نورِ عرفاں لائیں گی حُسنِ ادا کی وُسعتیں

لاحقہ اور سابقہ جب ہے درودِ مصطفی ﷺ
ماپ سکتا ہی نہیں کوئی دعا کی وُسعتیں

مدحِ حضرت ﷺ میں جو ہے محمودؔ جذبے کا رچاؤ
سائباں آسا ہوئیں فضلِ خدا کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلاؤ عفو کا ہے تو رافت کی وسعتیں
دیکھو، یہ ہیں حضور ﷺ کی رحمت کی وسعتیں

آقا ﷺ سے مَیں نہ کیسے مدد مانگتا رہوں
میری تو حشر تک ہیں ضرورت کی وسعتیں

ساری سمٹ کے آقا و مولا ﷺ میں آ گئیں
دانش کی وسعتیں ہوں کہ حکمت کی وسعتیں

مُرسل کوئی خُدا کا تو آنے سے اب رہا
ہیں تا ابد نبی ﷺ کی حکومت کی وسعتیں

دُنیا و آخرت کے ہر پہلو میں رہنما
اِنساں کو ہیں حضور ﷺ کی سیرت کی وسعتیں

سرکار ﷺ کے صحابہؓ ہوئے جس سے مستفید
ہیں تابعین تک اِسی صحبت کی وسعتیں

ہوتا ہوں جب رسا مَیں دیارِ حبیب ﷺ تک
ہوتی ہیں ختم، جتنی تھیں حسرت کی وسعتیں

آقا ﷺ "اَنَا لَهَا" جو کہیں گے تمام سے
دیکھیں گے لوگ حرفِ شفاعت کی وسعتیں

دیدِ دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے آ گئیں
حدِّ نظر میں کیفِ لطافت کی وسعتیں

محدود عالمو! نہ خُدارا اِسے کرو
حقّ العباد تک بھی ہیں سُنت کی وسعتیں

سرکار ﷺ! دیکھیے کہ ہیں گھیرے ہوئے ہمیں — گانے بجانے والی ثقافت کی وسعتیں
محمودؔ جو حرم ہے رسولِ کریم ﷺ کا
ہیں ثور و عیر تک تو اُس جنّت کی وسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شعبۂ حیات تک راحت کی وُسعتیں — چھائی ہوئی ہیں چترِ رسالت کی وُسعتیں
قائم ہوئیں نظامِ رسولِ کریم ﷺ سے — دُنیا میں ہیں جو نظمِ اخوّت کی وُسعتیں
امّت کو اِمتدادِ زمانہ کے باوجود — گھیرے ہوئے ہیں رحمت و رافت کی وُسعتیں
کوتاہی اُن کے حکم پہ چلنے میں جب ہوئی — ہیں مَسکِنَت کی وُسعتیں، ذلّت کی وُسعتیں
اب اُن کے بعد ظلّی بروزی کوئی نہیں — ہیں تا ابد اُنھی کی نبوّت کی وُسعتیں
پھر اِس کی بعد وُسعتیں رب نے سمیٹ لیں — قوسین تک تھیں رازِ حقیقت کی وُسعتیں
سُنتے ہیں آپ ﷺ اہلِ وِلا کا درودِ پاک — بے حد ہیں مصطفیٰ ﷺ کی سماعت کی وُسعتیں
دھندلاہٹوں میں روضۂ اقدس سے پائی ہیں — تنگنائیاں نظر کی، بصیرت کی وُسعتیں
ممکن نہیں کہ بند ہو نعتوں کا سلسلہ — روزِ نشور تک ہیں اِس مِدحت کی وُسعتیں
کوتاہیاں رہیں، مگر بڑھتی رہیں سدا — ہر حاضری پہ کیفِ لطافت کی وُسعتیں
محدود میرے جُرم کی کُٹیا ہی تک نہیں — ہم دیکھتے ہیں قصرِ عنایت کی وُسعتیں
محمودؔ روزِ حشر کُھلیں گی ہر ایک پر
محبوبِ کبریا ﷺ کی عطوفت کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سج گیا عرش آئنہ کے سبب — مصطفیٰ ﷺ اور کبریا کے سبب
لاحقہ سابقہ درود کا تھا — بن گئی بات اِس دُعا کے سبب
رب نے قبلہ بنا دیا کعبہ — اپنے محبوب ﷺ کی رضا کے سبب
مَیں تو امن و سکوں کے گھیرے میں — پہنچا سرکار ﷺ کی ثنا کے سبب

حُبِّ اصحابِ مصطفیٰ ﷺ پائی — آلِ سرور ﷺ کے واسطہ کے سبب
نعت کہنے کا ذوق و شوق مجھے — مِل گیا حمدِ کبریا کے سبب
مُژدہ نامے نبی ﷺ سے پا لیں گے — پارسا سارے اِتّقا کے سبب
باجماعت نماز اقصیٰ میں — ہوئی مقبول مُقتدا کے سبب
پاؤ گے رُستگاری کی عزّت — سرورِ دیں ﷺ کے اِعتنا کے سبب
ناز پروردگانِ طیبہ میں — نعت گُستر سبھی وفا کے سبب
متنِ خُلقِ حضور ﷺ نے دی ہے — معنیٰ آگاہی ضابطہ کے سبب
بندے پاتے ہیں ہر برومندی — اپنے آقا ﷺ پہ آسرا کے سبب
خوشبو آقا ﷺ کی میں نے بھی پائی — مروہ و ثور کے، حرا کے سبب
اختلالِ حواس ہوتا ہے — دین بیزار فلسفہ کے سبب
پاؤں گا مَیں بقیع کی مٹّی — دانش افروز ادّعا کے سبب

دِل کا محمودؔ ہو گیا غنی
اپنے سرکار ﷺ کی سخا کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توانا دین ہُوا حضرتِ عمرؓ کے سبب — کہ دِل ہمارا ہے مضبوط اِس خبر کے سبب
میں زیرِ چترِ عطائے حضور ﷺ رہتا ہوں — نعوت گوئی سرکار ﷺ کے ہُنر کے سبب
ہوئی نہ پُرسشِ فردِ عمل قیامت میں — درودِ سرورِ کونین ﷺ کے اثر کے سبب
مِلا ہے رب سے اُنھیں ﷺ جو خطاب شاہد کا — وہ ہے حضور ﷺ ہی کی باخبر نظر کے سبب
میں رُو بہ قبلہ کھڑا صُفّہ پر تھا دم سادھے — نبی ﷺ سے پیار کے باعث، خُدا کے ڈر کے سبب
نہ رات لاتی ہے تاریکی شہرِ سرور ﷺ میں — شبوں کی تاب سے روشن تریں سحر کے سبب
درود پڑھنا ہے طیبہ پہنچنے کا ضامن — رسائی ہوتی ہے اِس ''راہِ مختصر'' کے سبب
خفا حبیبِ خُدا ﷺ اُن پہ کیوں نہیں ہوں گے — کُلاہ رکھتے ہیں ٹیڑھا جو مال و زر کے سبب

زبان و لب کو مَیں تکلیف ہی نہیں دیتا
کہ میری بات پہنچتی ہے چشمِ تر کے سبب

جو روح تک سب کڑواہٹیں ہوئیں عنقا
ہے نخلِ حُبِّ پیمبر ﷺ ہی کے ثمر کے سبب

لپکنا میرا مدینے کی سمت ہے صائب
عرب کے ویزے کُھلے ہونے کی خبر کے سبب

پڑھے درود وہ اِک بار، یا ہمیشہ پڑھے
کہ بندہ مارا گیا اِس ''اگر مگر'' کے سبب

جو سارے اُمّتی اُن ﷺ کے، جہاں میں رسوا ہیں
ہے اتباعِ نبی ﷺ میں کسی کسر کے سبب

طلسم بندیٔ حسرت کی ہر طناب کُھلی
نبی ﷺ کے شہر سے آئی ہوئی خبر کے سبب

مِرے جو نعت کے مجموعے ہو گئے سڑسٹھ(۶۷)
یہ سب ہے لُطفِ شہنشاہ بحر و بر ﷺ کے سبب

طفولیت میں کیوں محمودؔ نعت کہتا تھا
جہان بھر کو بتاؤں گا یاد کر کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلوتِ رحمان کی اِک شب کی جلوت کے سبب
فاش تھا رازِ ولائے ذات دعوت کے سبب

دشمنانِ سرورِ کُل ﷺ سے عداوت کے سبب
عامرؓ و ممتازؒ کی عظمت ہے غیرت کے سبب

معجزات آقا و مولا ﷺ کے تحیّر خیز ہیں
اپنے مالک کی عطا فرمودہ قُدرت کے سبب

حق یہی ہے، ڈوبنی آخر ہے نبضِ کائنات
نعت مَیں کہتا ہوں فردا کی ضرورت کے سبب

حشر تک ہیں ساتھ ساتھ آقا ﷺ کے شیخینِ کرامؓ
پا رہے ہیں حیثیت آقا ﷺ کی صحبت کے سبب

شانِ اِستغنا و فقر اپنے حضورِ پاک ﷺ سے
اہلِ ایماں پاتے ہیں رحم اور رافت کے سبب

یہ درودِ مصطفٰی ﷺ پڑھنے کی عادت ہے کہ جو
پائے گی توقیر میزانِ عدالت کے سبب

سب مناصب آل و اصحابِ پیمبر ﷺ کو مِلے
اُن کی قربت کے سبب، ان ﷺ سے قرابت کے سبب

دیدۂ افکار میں حُبّ و وِلا آقا ﷺ کی ہے
ایک محبوب و محبّ آقا ﷺ پربت کے سبب

سرورِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو پائیں گے شفیع
معصیت کاری پہ اِس وفرِ ندامت کے سبب

ہر طرف سے مُجھ کو گھیرے ہے ہوائے عطر بیز
دست بستہ جب کھڑا ہوں مدحِ حضرت ﷺ کے سبب

مُجھ کو جب محمودؔ دیکھے گا زمانہ پائے گا
ہاتھ میں خامہ، زباں پر نعت فطرت کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عتبۂ سرکار ﷺ پر میری طلب کا فیصلہ
میری قسمت میں ہے اِک جشنِ طرب کا فیصلہ

زائروں کے رہنے سر تا پا ادب کا فیصلہ
قریۂ سرور ﷺ کے ہے ہر روز و شب کا فیصلہ

مُژدہ نامہ اُمّتِ سرکار ﷺ کی خاطر بنا
اُن کے رب کا ایک تاریخِ رجب کا فیصلہ

میری جاں کے مُجھ سے بھی زیادہ ہیں مالک مصطفیٰ ﷺ
کام آئے گا مرے، یہ میرے رب کا فیصلہ

نعت پڑھنا ہے یکے از مُقتضیاتِ ادب
فضلِ خالق سے یہی ہے میرے لب کا فیصلہ

اِک سے اِک بڑھ کر لقب اللہ نے اُن ﷺ کو دیا
ہے نیا ہر بار قرآں میں لقب کا فیصلہ

حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ میں دے دیں گے جاں
جتنے ہیں اہلِ وِلا، ہے سب کے سب کا فیصلہ

ماننا رب کی ربوبیّت پُرانی بات ہے
روحوں کا اِقرار جب تھا، یہ ہے تب کا فیصلہ

عزتِ آقا ﷺ کی اُلفت ہی سے ہو گا اُستوار
کشتیٔ سرکار ﷺ میں رہنے کے ڈھب کا فیصلہ

لُطفِ آقا ﷺ نے بدل ڈالا ہے میری زیست میں
بے بسی، بے چارگی کے ہر سبب کا فیصلہ

میری جانب جب توجّہ مصطفیٰ ﷺ فرمائیں گے
رحم میں بدلے گا مالک کے غضب کا فیصلہ

تم رکھو ملحوظِ خاطر سارے احکامِ نبی ﷺ
کل سکوں بخشے گا تم کو، لوگو! اب کا فیصلہ

حکم جو "صلّوا" کا ہے محمودؔ، اُس پر سوچ لو
فرض و واجب کا ہے یا ہے مستحب کا فیصلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب ﷺ کو کیا جو بُلانے کا فیصلہ
رب کا تھا اُن ﷺ کو راز بتانے کا فیصلہ

ہے پیش خیمہ اپنی ضمانت کا روزِ حشر
پڑھنا درود، بگڑی بنانے کا فیصلہ

محبوبِ رب ﷺ کی دعوت و تذکیر میں رہا
سب کو خُدا کے آگے جُھکانے کا فیصلہ

مُنتج ہُوا ہے مدحِ نبی ﷺ پر مآلِ کار
تذکار کے چراغ جلانے کا فیصلہ

میلاد پر جو خوش ہیں فلاکت زدہ عوام
ہے رونے والوں کو یہ ہنسانے کا فیصلہ

طیبہ کے راستے سے کیا میرے عشق نے
سب اڑچنوں کو دور ہٹانے کا فیصلہ

کھولے گا غرفہ خُلد کی جانب لحد سے بھی
مدّاحِ حضور ﷺ میں گانے کا فیصلہ

میزان پر چلے گا نبی ﷺ کا، رشیدؔ کو
اسنادِ رُستگاری تھمانے کا فیصلہ

ہے شرط ہی نظارۂ یادِ حضور ﷺ کی
آنکھوں کا اپنے اشک بہانے کا فیصلہ

معنیٰ شناسیوں کے اثر سے کِیا گیا
دِل میں نبی ﷺ کی یاد بسانے کا فیصلہ

بے جُنبشِ قلم ہے زبانِ خیال سے
بزمِ حدیثِ شوق سجانے کا فیصلہ

عظمت نبی ﷺ کی مانو، اور اِس کے سِوا کرو
نظروں سے ہر فراز گرانے کا فیصلہ

جب اختیار رب نے دیا ہے، کریں نہ کیوں
سرکار ﷺ عاصیوں کو چُھڑانے کا فیصلہ

ممکن نہیں کہ مرگ تک محمودؔ کر سکے
شہرِ نبی ﷺ کی یاد بُھلانے کا فیصلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکار ﷺ میں رطبُ اللساں کا فیصلہ
جانچ یہ خامہ کی ہے، یہ ہے زباں کا فیصلہ

متّبع آقا ﷺ کا، بن جائے گا محبوبِ خُدا
یہ ہے قُرآں میں خُدائے مہرباں کا فیصلہ

ذکر اُن کا، اُن ﷺ کی خاطر اونچا کرنے کا عمل
عظمتِ محبوب ﷺ کو ہے قدرداں کا فیصلہ

سب پڑھیں ’’صَلِّ علیٰ احمد ﷺ‘‘ یہاں مِل بیٹھ کر
ایک ہونا چاہیے پیر و جواں کا فیصلہ

وصلِ رب کو، حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جائے گی
ہے عطا فرمودۂ رحمان جاں کا فیصلہ

لازمی ہے، ہو نظامِ مصطفیٰ ﷺ رائج یہاں
مُلک میں کرنا جو ہو امن و اماں کا فیصلہ

جس کی خواہش ہے کہ طیبہ میں حضوری پا سکے
چاہتا ہے وہ حبیبِ حق ﷺ سے ’’ہاں‘‘ کا فیصلہ

ذکر پر آقا ﷺ کے، رقصِ خود فراموشی کروں
ہے یہی احقر کے قلبِ شاداں کا فیصلہ

اِس تمنّا میں کہ اپنا وقر مُستحکم کرے
تھا قدم بوسی کا قصرِ لامکاں کا فیصلہ

جب شفاعت پر حبیبِ کبریا ﷺ کی ہے یقیں
کس لیے مانیں گے ہم ظنّ و گماں کا فیصلہ

لکھتے جائیں مرگ تک نعتیں رسولِ پاک ﷺ کی — تھا محامد گو امیرِ خوش بیاں کا فیصلہ
غازی علم الدینؒ کا محمودؔ یوں رستہ پکڑ
جاں کی قُربانی کا ہو جوشِ جواں کا فیصلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر لیا میں نے مدحِ سیّدی ﷺ کا فیصلہ — ہے یہی محمودؔ میرے جیتے جی کا فیصلہ
رستۂ "جاؤک" پر چلنا اہم سمجھا تو پھر — طیبہ میں پُورا ہُوا خالق رسی کا فیصلہ
مانتے ہیں دِل سے اِس کو سارے دانش مند لوگ — فیصلہ خالق کا ہے سرکار ﷺ ہی کا فیصلہ
مشورت حکمت کی تھی دِل کی مباحث گاہ میں — دے گیا لُطفِ نبی ﷺ میری خوشی کا فیصلہ
قُدسیانِ عرش تک نے سمجھا معیارِ نظر — امن کا، تسکین کا ہے راستی کا فیصلہ
مطلعِ فکر و عمل پر نعت پائی ہے رقم — میرے کام آیا میری اِس آگہی کا فیصلہ
انسلاکاتِ محبّت نے بالآخر دے دیا — دُشمنِ محبوبِ رب ﷺ سے دُشمنی کا فیصلہ
بندے کو محبوب کی صورت نہ کیوں کرتا عطا — رب کی نظروں میں نبی ﷺ کی پیروی کا فیصلہ
طیبہ میں وفرِ تحیّر بھی تھا اور تابِ نظر — متّفقہ ایک سا تھا دونوں ہی کا فیصلہ
پائیں طیبہ میں فروغِ حُسن کی تابانیاں — راس آیا میری چشمِ شبنمی کا فیصلہ
منزلِ تسلیم پر پہنچا تو میں نے پا لیا — رحمتِ رحمان کا، لُطفِ نبی ﷺ کا فیصلہ
بُت انانیّت کے، حُبِّ مصطفیٰ ﷺ نے ڈھا دیے — چاکری کا اُن ﷺ کی، ہے شاہنشہی کا فیصلہ
اُنس کی دُھن اُبھری سازِ قلب پر محمودؔ کے
رہنما میرا رہا ہے شافعیؔ کا فیصلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ خُدا کہو کہ سخنور کا فیصلہ — مِدحت حبیبِ حق ﷺ کی ہے احقر کا فیصلہ
جنّت میں جو پہنچ گیا جبلِ اُحد یہ ہے — سرکارِ کائنات ﷺ کی ٹھوکر کا فیصلہ
ذکرِ حضور ﷺ کرنے لگیں دِل کی دھڑکنیں — ہونے لگا جو میرے مقدّر کا فیصلہ

احکامِ رب کا اُن کی رضا سے ہے انسلاک — خالق کا فیصلہ ہے پیمبر ﷺ کا فیصلہ
چُومے گا وہ قدومِ پیمبر ﷺ طلوع پر — ہے صبحدم کا یہ شہِ خاور کا فیصلہ
مُجھ سے جو چاہتے ہو، وہ اپنے نبی ﷺ سے لو — پہنچا ہمیں یہ داورِ محشر کا فیصلہ
امرِ محال اِس سے مفر کی تلاش ہے — جو ہو کسی کے واسطے سرور ﷺ کا فیصلہ
قبلہ ہمارا کعبہ بنایا گیا کہ تھا — محبوب اور محبّ کا برابر کا فیصلہ
اِس باب میں اکیلا میں رہتا نہیں کبھی — پڑھنا درود کا جو ہے گھر بھر کا فیصلہ
پھیرے نبی ﷺ کے گھر کے لگیں اب خیال میں — ہے رب کے گھر کے ساتویں چکّر کا فیصلہ
آقا ﷺ کا معجزہ تھا سماعت کی شکل میں — کافر کی مُٹھی میں پڑے کنکر کا فیصلہ
سمجھیں اشیر باد اِسے سارے نعت گو — ہے کعبؓ کو مِلی ہوئی چادر کا فیصلہ
پہنچے گا طیبہ میں مِرے نزدیک عزرائیلؑ — دے گا نتیجہ یوں مِرے اندر کا فیصلہ

حُرماں نصیبیوں سے چُھٹے، طیبہ کو چلے
محمودؔ ہے یہ اُن کے ثناگر کا فیصلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ کر سرکار ﷺ کے دربار کی رعنائیاں — نُور افزا تر ہُوئیں ابصار کی رعنائیاں
اِلتفات و رحمتِ سرکار ﷺ کی رعنائیاں — جن سے ہیں ابرار کی، اختیار کی رعنائیاں
بعد میں اُن کے، جو اُن کی راہ پر چلتے رہے — مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہیں اُن چار کی رعنائیاں
یہ رہیں گی زندگی کے آخری ایّام تک — نعت ہی سے ہیں مِرے اَفکار کی رعنائیاں
اِتّقا کا معنٰی و مفہوم ہم سمجھے تو پھر — حشر میں کام آئیں گی کردار کی رعنائیاں
ارتفاعِ رُتبۂ خُدّامِ سرور ﷺ کے لیے — دیکھ لو عدّاسؓ کی، عمّارؓ کی رعنائیاں
کدّ و کاوش سے نہیں، ہم کو عقیدت سے مِلیں — سرور و سرکار ﷺ کے اذکار کی رعنائیاں
عتبۂ سرکار ﷺ کے آگے کھڑا پا کر مُجھے — خوشنما ہیں چشمِ گوہر بار کی رعنائیاں
ہو چکیں جس روز سے آرائشیں جذبات کی — دیکھتا ہوں میں اُحُد کہسار کی رعنائیاں

میں گیا تو ہوں عقیدت سے وہاں پر تین بار
چاہتا ہوں پھر حرا کے غار کی رعنائیاں
بھانپ لیں تاریخ کے اوراق سے محمودؔ نے
مِدحتِ آقا ﷺ کے استمرار کی رعنائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سایۂ لطفِ آقا ﷺ میں ہُوں عمر بھر
کیوں نہ مَیں سر فگندہ رہوں عمر بھر
عزّت افزائی یومِ دیں کے لیے
وردِ صَلِّ علیٰ ہو فزوں عمر بھر
سُنّتِ رب میں مدح و ثنائے نبی ﷺ
مَیں سُناؤں، سُنوں اور کروں عمر بھر
خاکِ نعلِ نبی ﷺ ہو بہشتِ نظر
گردن و سر کو رکھوّں نگوں عمر بھر
پہنچوں عرشِ محبّت کے نزدیک تر
نعتیں تائیدِ رب سے کہوں عمر بھر
سمجھوں اپنے لیے وجہِ عزّ و شرف
دم جو محبوبِ رب ﷺ کا بھروں عمر بھر
جس نے ہجرِ پیمبر ﷺ میں گریہ کیا
یاد رکھنا وہ زندہ ستوں عمر بھر
آقا ﷺ رہبر ہیں جس صدق و ایثار کے
اُس رہِ راستی پہ چلوں عمر بھر
چشمِ مشتاق طیبہ کی جانب رہے
کام یوں آئے جذبِ دروں عمر بھر
مَیں ہوں "اَنتُمْ سُکارٰی" کی حالت میں کیوں
نشۂ حُبِّ آقا ﷺ میں ہُوں عمر بھر
جو نہ مُتَرَدِّد احکامِ آقا ﷺ پہ ہو
پاس اِس کے نہ آئے جنوں عمر بھر
ہاتھ پھیلائے طیبہ کو ذوقِ طلب
رب کرے، گزریں انفاس یوں عمر بھر
آئی جب تک نہ مسلمان تاثیر کی
کھولتا ہی رہا میرا خوں عمر بھر
مقصدِ زیست آقا ﷺ کی طاعت رہے
تم جو محمودؔ چاہو سکوں عمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ رکھ "صلِّ علیٰ احمد ﷺ" کا جھنڈا عمر بھر
کر ثنائے سرورِ عالم ﷺ کا چرچا عمر بھر
جو رہا سرکارِ ہر عالم ﷺ کا بردا عمر بھر
بس، وہی تختِ صحابیّت پہ بیٹھا عمر بھر

مُجھ پہ ہے ربّ دو عالم کے کرم کی اِنتہا — دامنِ مدّاحِ سرور ﷺ نہ چُھوٹا عمر بھر
لذّتِ کیفِ حضوری ہی کا یہ اعجاز ہے — اردگرد اپنے رہا رحمت کا ہالہ عمر بھر
نُور پر سایہ کثافت کا تو ممکن ہی نہیں — دیکھا آقا ﷺ کا کسی نے بھی نہ سایہ عمر بھر
"قَابَ قَوسین" اور "اَو اَدنیٰ" پڑھا تو ہے، مگر — ہم نہ سمجھے اِس کا مفہوم اور معنیٰ عمر بھر
کام آئے گا بروزِ حشر بھی یہ لازماً — کام جو آیا ہے آقا ﷺ کا حوالہ عمر بھر
مستحقِ آتشِ دوزخ وہ ہو سکتا نہیں — اُلفتِ سرکار ﷺ میں دِل جس کا دھڑکا عمر بھر
جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ جاری رہا — ہم نے تو دیکھا نہیں ہے اِس سے اچھا عمر بھر
جو کرے سودا خُدا سے اُلفتِ سرکار ﷺ میں — ہو نہیں سکتا ہے اِس کو کوئی گھاٹا عمر بھر
ہو گئی دیدِ قُدومِ مصطفیٰ ﷺ جو خواب میں — اب نہیں دیکھوں گا میں کوئی بھی سپنا عمر بھر
کوئی تو صُورت بناتا ہی رہے گا کبریا — جانا ہے مُجھ کو سُوئے بطحا و طیبہ عمر بھر

بچپنے میں بھی رہا محمودؔ مدّاحِ نبی ﷺ
اِس کو تو پائیں گے سب ویسے کا ویسا عمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف فرما اِس پہ تھا قیّوم و قادر عمر بھر — چہچہاتا ہی رہا طیبہ کا طائر عمر بھر
طیبہ کو جلتا رہے گا مُجھ سا زائر عمر بھر — پائے گا شہرت مدینے کا مسافر عمر بھر
روح کی صورت میں میری جاں میں ضو افگن رہی — ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں فکرِ نادِر عمر بھر
کیوں نہ منصور و مظفّر پاؤں گا مَیں زندگی — نُصرتِ سرور ﷺ رہی ہے میری یاور عمر بھر
اِس میں کیسے ایک لمحے کو ہو شمّہ بھر نفاق — نعت گو کے ایک ہوں بطن اور ظاہر عمر بھر
اُس نے تخلیقی مراحل کر لیے فی الفور طے — جو رہا مِدحت گرِ سرکار ﷺ شاعر عمر بھر
خالق و مالک کو اِس نے خوش کیا، جو شخص بھی — نعت پڑھتا سُنتا ہے با طیبِ خاطر عمر بھر
زندگی بھر ہر امانت اُن ﷺ کے ہاں محفوظ تھی — وہ تھے صادق اور رہے خالق کے مُخبر عمر بھر
مطمحِ قلب و نظر میرا تھا آقا ﷺ کی ثنا — پائے الفاظ و معانی کے ذخائر عمر بھر

پائیں گے محشر کے دن اِس کا خسارہ سامنے — وہ کہ جو بندے رہے نعتوں کے تاجر عمر بھر
شاہد و مشہود تھے محمودؔ اکٹھے تو ہوئے
سب کے منظورِ نظر منظور و ناظر عمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھی گئی حضور ﷺ کی یکتائی عمر بھر — رعنائی کی طرح رہی زیبائی عمر بھر
جو راہِ اِتّباعِ پیمبر ﷺ میں چل پڑا — پاتا رہا حیات میں اچھائی عمر بھر
وِردِ درودِ پاک کے عامل رہے بہت — سرکارِ کائنات ﷺ کے شیدائی عمر بھر
لائیں برُوئے کار مِری خوش اُمیدیاں — محبوب کبریا ﷺ کی مسیحائی عمر بھر
آقائے کائنات ﷺ نے رکھی ہے برقرار — تخییل و فکرِ نو کی توانائی عمر بھر
مُجھ کو کبھی نبی ﷺ نے زبُوں ہمّتی نہ دی — ممکن نہیں کہ پاؤں میں پسپائی عمر بھر
آنکھیں ہی جس نے طاعتِ سرور ﷺ سے پھیر لیں — قسمت میں پائے گا وہی رُسوائی عمر بھر
مُجھ کو نہ کیوں فضائے وِلا سازگار ہو — پائی ہے رب سے جب کہ یہ دانائی عمر بھر
فیروز مندی دے گی سبھی اہلِ عشق کو — مدّاحئ نبی ﷺ کی بزم آرائی عمر بھر
دانش وری کے بل پہ ہے، دانائی کے طفیل — عتبہ پہ مومنوں کی جبیں سائی عمر بھر
نعتِ نبی ﷺ کی سعئ خوش انجام سے رہی — افکار کی مِرے، فلک پیمائی عمر بھر
محمودؔ دیکھتا ہی رہے گا نبی ﷺ کا گھر
آتی رہے گی کام یہ بینائی عمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوریٔ طیبہ میں رنجیدہ کبیدہ عمر بھر — کیوں نظر آئے نہ بندہ آب دیدہ عمر بھر
اِس میں جب ہوتا ہے ذکرِ پاکِ محبوبِ خُدا ﷺ — نعت پڑھتے وقت رہنا سرخمیدہ عمر بھر
جا پہنچتا ہے نبی ﷺ کے شہر تک گر پڑ کے یہ — ہے تخیّل یوں تو میرا پر بُریدہ عمر بھر
پہنچے شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں تو رہے مسرور و خوش — جتنے بھی دُنیا میں تھے حُرماں رسیدہ عمر بھر

خوبیاں محبوبِ رب کی، عادتیں سرکار ﷺ کی — ہیں شُنیدہ سب، مگر لگتی ہیں دیدہ عمر بھر
رب نے فرمایا کہ تھے اصحابؓ آپس میں رحیم — کفر کی خاطر رہے تیغِ کشیدہ عمر بھر
کامیابی دُنیا و عقبیٰ میں یوں ہو گی کہ ہوں — رہنما آقا ﷺ کے اوصافِ حمیدہ عمر بھر
نعت آقا ﷺ کی کہی، رب سے سکونِ دِل لیا — ہم نے تو سودا یہی واحد خریدا عمر بھر
احقرِ مخلوق طیبہ میں گیا بتّیس بار — میرے کام آتا رہا رنگِ پریدہ عمر بھر
حشر میں بھی جب نہیں ہو گا ندامت آشنا — نعت گو کیونکر نہ رہتا سرکشیدہ عمر بھر
ماہنامہ ''نعت'' متواتر چلا چوبیس سال — یہ تھی خواہش، رہتا یہ جاری جریدہ عمر بھر

نعت کے خُدّام میں محمودؔ کا بھی ہے شمول
پر رہا ایسے کہ جیسے زر خریدہ عمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہ دستِ بستہ صاحبِ قرآن ﷺ کے حضور — کہ دیں گے اُمّتی تجھے پہچان کے، حضور ﷺ
کیا نُورِ ماہ جبہہِ رخشاں کے حضور — آقا حضور ﷺ کے رُخِ تابان کے حضور
نعتوں کے پھول لالہ و ریحان کے حضور — پہنچائیں گے مدینے کے بُستان کے حضور
جس کی نظر میں قبّۂ سرکار ﷺ آ گیا — پہنچا وہ بندہ رحمتِ رحمان کے حضور
پروانہ وار آتے ہیں سب قُدسیانِ عرش — نعتِ نبی ﷺ کی شمعِ فروزان کے حضور
نکلیں میرے لبوں سے نہ کیوں مُسکراہٹیں — نزدیک آپ ہوں گے جب میزان کے حضور ﷺ
پہنچوں میں جبہہ سا و مؤدّب کی شکل میں — سرکارِ کائنات ﷺ کے ایوان کے حضور
ثروت نصیب لفظ کی اقلیم پیش ہو — اپنے نبی ﷺ کے چشمۂ فیضان کے حضور
آئینۂ نظر ہے مِرا ہدیۂ سپاس — آقا حضور ﷺ کے سبھی اعیان کے حضور
تھا جوشِ اشتیاقِ زیارت لیے ہوئے — پہنچا جو رب کا ایلچی مہمان کے حضور
مبعوث جو حضور ﷺ ہوئے ہیں تو مومنیں — ہیں سر خمیدہ رب کے اِس احسان کے حضور
یہ متن ہے کلام کا، وہ حاصلِ کلام — مضمونِ نعت حمد کے عنوان کے حضور

تسلیم جس کو سب ہیں نبی ﷺ کے تصرّفات　　ہے عقل دست بستہ اِس وِجدان کے حضور

محبوبِ رب ﷺ کی ہو گی زیارت قریب سے　　ہوں گے رَسا جو روضۂ رضوان کے حضور

پہلے سے پڑھ چکے ہوں مِرے چند شعرِ نعت　　حاضر ہُوں جب میں کعبؓ کے، حسانؓ کے حضور

محمودؔ اُن ﷺ سے پھیلا ہے وَحدانیت کا نُور
سر خم ہُوا ہے اپنا اِس ایقان کے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑا ادب سے جو ہو فہم کے، ذکا کے حضور　　وہ کیوں نہ پہنچے گا آقا ﷺ کے اِعتنا کے حضور

حواسِ فکر و عمل کی جو کر سکے پرداخت　　اُسی کی عرض رسا ہو گی مصطفیٰ ﷺ کے حضور

مواجہہ میں جو پہنچا تو سوچ غالب تھی　　نبی ﷺ کی بارگہ میں تھا کہ کبریا کے حضور

حضوری کی یہ حالت کہ پیچھے سب تھے کھڑے　　ہوئے جو جمع نبی ﷺ اپنے مُقتدا کے حضور

رہِ وفا میں ہمیں فکر و خدشۂ لغزش　　ہے یا نہیں، دیکھیں گے آزما کے حضور ﷺ

وہ جس کو دیدِ دیارِ نبی ﷺ سے اوج مِلا　　وہ سر خمیدہ نظر آئے کیوں اَنا کے حضور

مَیں ارضِ طیبۂ اَقدس کو یوں لپکتا ہوں　　پہنچتا جیسے رہا کاہ کہربا کے حضور

رسائی سوچ کی اِس باب میں نہیں ممکن　　گیا جو ظلِّ خُدا اپنے آئنہ کے حضور

جنھیں حضارتِ شہرِ نبی ﷺ کا وُفُر مِلا　　وہ گویا پہنچے ہیں خلاّقِ جلوہ زا کے حضور

بہ لُطفِ سرورِ کونین ﷺ میرا جانا ہُوا　　حرا و ثور کے، مروہ کے اور صُفا کے حضور

یقیں ہے مُجھ کو کہ خاکِ بقیع پا لوں گا　　کھڑا ہوں با ادب اپنے اِس اِدّعا کے حضور

وہ عامر چیمہؒ و ممتاز قادریؒ ہی تو ہیں　　فنا کی راہ سے پہنچے ہیں جو بقا کے حضور

رکھوں گا نعت کے مجموعے ہاتھ میں محمودؔ
بروزِ حشر ہُوا پیش جب خُدا کے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے حمد و ثنا قلب سے روح تک　　پھر ہو "صَلِّ علیٰ" قلب سے روح تک

دم کو سادھے رکھو ذکرِ سرکار ﷺ میں — ہو گیا فیصلہ قلب سے روح تک
حُرمتِ حرفِ مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ — ہو گئی آئنہ قلب سے روح تک
حُبّ آقا ﷺ کا ہر رازِ خفی و جلی — کیسا بڑھتا رہا قلب سے روح تک
رب کے بارے میں آقا ﷺ سے سُن کر کہا — میں نے حرف "بلٰی" قلب سے روح تک
دیکھیں، حُبِّ نبی ﷺ کتنی پائی گئی — لیں تو ہم جائزہ قلب سے روح تک
بیعتِ عشق اور دستِ اِخلاص کا — ایک ہے فلسفہ قلب سے روح تک
جو ششِ اشتیاقِ زیارت کا رُخ — ساتھ تھا اور رہا قلب سے روح تک
میری قسمت سے، الطافِ سرکار ﷺ کا — کُھل گیا راستہ قلب سے روح تک
فضلِ رحمان و ارحم سے کندہ ہُوا — ایک گُنبد ہرا قلب سے روح تک
ماسوا ربِّ عالَم کے محبوب ﷺ کے — کِس نے صیقل کیا قلب سے روح تک
لفظ دوزی سے قرطاسِ مدّاحی کا — ایک ہے سلسلہ قلب سے روح تک
دفنِ طیبہ کی خاطر بہ فضلِ خُدا — ہے مِرا ادّعا قلب سے روح تک

ذکرِ آقا ﷺ میں محمودؔ کو علم ہے
کتنا ہے فاصلہ قلب سے روح تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُور کا ہے سماں قلب سے روح تک — نعت ہے جب یہاں قلب سے روح تک
سب علائق سے، الواث سے پاک تر — ہوں منزّہ نشاں قلب سے روح تک
ہے عطائے نبی ﷺ پر یقیں، تو ہوئے — بے نیازِ گماں قلب سے روح تک
اب نمازِ عقیدت کی نیّت کریں — سُن چکے ہیں اذاں قلب سے روح تک
نعت میں میری پا کر عَرَق ریزیاں — ہیں نبی ﷺ مہرباں قلب سے روح تک
شرحِ اسمِ حبیبِ خُدا میں رہیں — سارے پیر و جواں قلب سے روح تک
یہ دُعا پائے مقبولیت کا شرف — دور ہوں دوریاں قلب سے روح تک

نعتِ آقا ﷺ کی ساری کتابیں پڑھو — پاؤ تاب و تواں قلب سے روح تک
یہ تقاضا ہے فطرت کا، صَلِّ علیٰ — پڑھتے ہیں اِنس و جاں قلب سے روح تک
باندھی رب نے ہَوا میری، اور کر دیا — گل ستاں گل ستاں قلب سے روح تک
عادتِ عفوِ آقا ﷺ سے واقف ہوں مَیں — ہے بہارِ جناں قلب سے روح تک
دوں زباں کو مَیں تکلیفِ اِظہار کیوں — جبکہ ہیں ترجماں قلب سے روح تک
گُل فشانئ نعتِ پیمبر ﷺ سے تُو — کر بیاں داستاں قلب سے روح تک

کی جونہی حاضری کی رشیدؔ آرزو
پائی طیبہ سے ہاں، قلب سے روح تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش ہُوا آدمی قلب سے روح تک — پا کے عشقِ نبی ﷺ قلب سے روح تک
اِتّباعِ پیمبر ﷺ سے مِل پائے گی — پُر سکوں زندگی قلب سے روح تک
حق یہی ہے کہ پڑھنا ہے "صَلِّ علیٰ" — خوش نصیبی بڑی قلب سے روح تک
لائی بندے کی خاطر ہر اِک سرخوشی — مِدحتِ سیّدی ﷺ قلب سے روح تک
جب ہے حُبِّ پیمبر ﷺ سے ہر مَنفعت — کیوں نہ ہو رب رسی قلب سے روح تک
چھا گئی ہے عنایاتِ رحمان سے — نعت کی شاعری قلب سے روح تک
مَیں نے جب بھی احادیثِ آقا ﷺ پڑھیں — پا گئے آگہی قلب سے روح تک
ذکرِ نُورِ مجسم ﷺ جونہی چھڑ گئی — چھا گئی روشنی قلب سے روح تک
طاعتِ مصطفیٰ ﷺ کی جو رَہ پر چلے — چھائے گی آشتی قلب سے روح تک
دیکھتے ہیں نبی ﷺ اہلِ ایمان کی — یہ زبوں ہمّتی قلب سے روح تک
دُور جو ہیں پیمبر ﷺ سے، اُن لوگوں سے — اپنی ہے دشمنی قلب سے روح تک

شہرِ طیبہ کو محمودؔ چلتے ہوئے
ساتھ ہو خامشی قلب سے روح تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رہے صبر و رضا، اجرِ دُعا کے سائے میں
پائیں گے تسکیں پیمبر ﷺ سے وفا کے سائے میں

شرحِ آیاتِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے
ہے شعور و شعر کی دُنیا بقا کے سائے میں

دستگیری جن کی فرمائیں نبی ﷺ، خوش بخت ہیں
یا بہی قسمت ہیں اُن کے نقشِ پا کے سائے میں

رب کے ہاں پائے گی آغوشِ اَجابت اِلتجا
ہو اگر "صَلِّ علیٰ" کے لاحقہ کے سائے میں

سرکشی کے مرتکب پائیں گے محشر میں تپش
نعت گو بیٹھیں گے سارے، سر جُھکا کے، سائے میں

جن کو ٹکڑا مِل گیا آقا ﷺ کے دَر سے ایک بار
کب نظر آئیں گے تحریص و ہَوا کے سائے میں

جو سکونت پا گئے طیبہ میں، وہ مسرُور ہیں
بستیٔ سرکار ﷺ کی آب و ہوا کے سائے میں

اُن ﷺ کی خاطر سب جہاں تخلیق فرمائے گئے
آمدِ آقا ﷺ ہے "لَولَاکَ لَمَا" کے سائے میں

حُرمتِ حرفِ مدیحِ آقا ﷺ پر چلتے ہوئے
اِستعارہ ساز ہیں ذوقِ رجا کے سائے میں

حشر کی حِدّت میں ظلِّ لُطفِ آقا ﷺ کے طفیل
نعت پڑھتا جاؤں گا مَیں مسکرا کے، سائے میں

آقا و مولائے کُل ﷺ، مخدومِ جبریلِ امیںؑ
مدح اُن کی پائی تحمید و ثنا کے سائے میں

خم سرِ ہفت آسماں ہے عتبۂ سرکار ﷺ پر
یہ خوشی پائی ہے تسلیم و رضا کے سائے میں

ازدحامِ حشر میں حشر اُن کا ہو گا دیدنی
جو اَنا کے سائے میں ہیں، یا ریا کے سائے میں

مشقِ جنسِ دم کی کیفیت میں طیبہ میں رہا
وردِ "صَلَّی اللّٰہ" حکمِ کبریا کے سائے میں

نعت بچپن سے کہی، کہتا رہوں گا مرگ تک
اِنتہا پھل پھول دے گی اِبتدا کے سائے میں

جب سوا نیزے پہ آ جائے گا سورج، دوستو!
نعت سُن لیں گے نبی ﷺ مُجھ کو بٹھا کے سائے میں

پاؤں گا آسودگی آخر بقیعِ پاک کی
قصدِ طیبہ کرتا ہوں اِس ادّعا کے سائے میں

پیرہن احساسِ عصیاں کا جو پہنا ہے رشیدؔ
ہے رِدائے عفو لُطفِ مصطفیٰ ﷺ کے سائے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی گزرے جو قُرآنِ مُبیں کے سائے میں
مَیں رہوں گا شاہدِ کُل عالمیں ﷺ کے سائے میں

چاند کی تھی بارھویں، جب آمدِ آقا ﷺ ہوئی
پڑھنا تم صَلِّ علیٰ ہر بارھویں کی سائے میں

ازدحامِ دُنیوی میں بھی اکیلا پن مِرا
ہے حرا و ثور کے خلوت گزیں کے سائے میں

فرحت اور راحت کی ٹھنڈک لے کے اپنی روح میں
بیٹھتا تھا قُبّہ اِس فرقِ زمیں کے سائے میں

نُورِ عرفاں سے تمتُّع پاؤ گے رہتے ہوئے
اُن ﷺ کے اصحاب اور اُن کے تابعیں کے سائے میں

انبیاء سابقہؑ تھے مجتمع اقصیٰ میں سب
لُطف و اکرام امامُ المرسلیں ﷺ کے سائے میں

میرے احساسات آقا ﷺ کی عنایت کے طفیل
ضوفشاں ہیں آج قندیلِ یقیں کے سائے میں

ایک اِک موضوع پر کرنا اکٹھی، اور پھر
زندگی کرنا احادیث اربعیں کے سائے میں

صبح و شام و شب درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھتے ہیں جب
فضلِ سرور ﷺ سے ہیں ہم حصنِ حصیں کے سائے میں

جذبۂ حُبِّ پیمبر ﷺ بے خودی میں ساتھ ہے
مَیں ہوں یوں ہر لمحۂ وجد آفریں کے سائے میں

دھوپ عصیاں کی، تمازت حشر کی بھی ہے تو کیا
ہوں گے ہم تو اِلتفاتِ شاہِ دیں ﷺ کے سائے میں

قبۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے سائے میں تھے جب
گُزرا ہر لمحہ وہاں خُلدِ بریں کے سائے میں

عظمتِ محبوبِ رب ﷺ کے باب میں تشکیک کیوں
ہم رہے حُسنِ یقیں، عینُ الیقیں کے سائے میں

کیا بگاڑے گا ٹرمپ اور مُودی کا گٹھ جوڑ بھی
ہیں حنین و بدر کی فتحِ مبیں کے سائے میں

دُنیا میں رحمان و ارحم نے رکھا محمودؔ کو
اپنے ناصِر، اپنے غم خوار و معیں ﷺ کے سائے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھید محبوبیّتِ سرکار ﷺ کا جب سے کُھلا
سرِّ حقّانیّتِ ربُ العلا تب سے کُھلا

سُنّت و تقلیدِ خلّاقِ جہاں یہ کام ہے
نعت اور "صلِّ علیٰ" پڑھتے ہوئے لب سے کُھلا

اِس میں ہیں فی الواقعہ اَسرارِ حکمت ضو فگن
دُنیا پر سرکار ﷺ کے دینِ مہذّب سے کُھلا

خالق و مالک کا ہے محبوب کاسِب دستکار
راز یہ رحمان و ارحم کے مقرّب سے کُھلا

دیکھ لو، میزابِ رحمت کا ہے کِس جانب کو رُخ
مرتبہ شہرِ نبی ﷺ کا قریۂ رب سے کُھلا

تھا وہ حُسنِ اعتقاد اِخلاص کی بُنیاد پر
تہنیت کے گیت گاتے اہلِ یثرب سے کُھلا

روشنی پاتا ہے وہ اُمُّ النبیؐ کی قبر سے
چرخِ ابواء کے منوّر ایک کوکب سے کُھلا

کیا نہیں ہر لفظ اِس کا ترجماں وِجدان کا
قلب میرا جب کُھلا تو صرف اِس ڈھب سے کُھلا

با ادب کچھ لوگ ہوتے ہیں کھڑے میلاد میں
میرا دِل ہر ایسے انسانِ مُودّب سے کُھلا

میرے سر آنکھوں پہ ہیں سارے محبّانِ نبی ﷺ
بس یہی کہتا ہُوا مِلتا ہوں میں سب سے کُھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روگ کا باعث تو دُکھ کی پائیداری سے کُھلا
دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ کی بے قراری سے کُھلا

کاشفِ ہر رازِ اُلفت خلوتِ خالق بنی
اوحٰی ما اوحٰی کی ساری رازداری سے کُھلا

کِس طرح سے ڈھانک لیتے ہیں ردائے عفو میں
اپنی عصیاں کاریوں پر شرمساری سے کُھلا

شمعِ عام تابِ طیبہ کی کشش کیا چیز ہے
ڈھائی درجن بار کی پروانہ واری سے کُھلا

پھیپھڑا مومن ہی کا ہے بادِ کش اِس کے لیے
طیبہ سے آئی ہوئی بادِ بہاری سے کُھلا

حشر میں بھی اُن ﷺ کی چشمِ لُطف ہی کام آئے گی
اِس جہاں میں مصطفیٰ ﷺ کی غم گُساری سے کُھلا

تھی توجّہ آقا و مولا ﷺ کی مقصودِ حیات
مصطفیٰ ﷺ کے ساتھیوں کی جاں نثاری سے کُھلا

ہے خُدا آگاہی متعلق درودِ پاک سے
میرے قلب و روح پر اِس وردِ جاری سے کُھلا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی کاوشیں ہیں کامیاب
چوکسی سے، پاسبانی، پائیداری سے کُھلا

ابنِ بوطالب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا بھائی تھا مردِ جری
عَبدِوَد کے بیٹے پر اِک ضربِ کاری سے کُھلا

خوش نصیبی اور خوش باشی کا ہے مفہوم کیا
قصویٰ و غضبا سی آقا ﷺ کی سواری سے کُھلا

حرفِ "مَا ینطق" کا معنیٰ جان لو، پہچان لو
ترمذی، مشکوٰۃ، مُسلم اور بُخاری سے کُھلا

مُجھ پہ ہے محمودؔ آقا ﷺ کی عطا پرتوِ فگن
راستی کے بل پہ میری اِنکساری سے کُھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عتبہؔ آقا ﷺ کے آگے کپکپاہٹ سے کُھلا
میری کیا اوقات تھی، اِس بوکھلاہٹ سے کُھلا

نغمہ ہائے سرخوشی کہتے ہیں کِس آواز کو
طائرِ شہرِ نبی ﷺ کی چہچہاہٹ سے کُھلا

فرضِ حق گوئی ادا کرنا بہت آسان ہے
دستِ الطافِ نبی ﷺ کی تھپتھپاہٹ سے کُھلا

پیش و پس اِس میں جسے ہو، وہ کہاں کا اُمّتی
راہِ حق میں پیش ہر اِک ہچکچاہٹ سے کُھلا

آمدِ سرکار ﷺ کی آب و تاب ہے روشن تریں
بارہویں کے چاند ہی کی جگمگاہٹ سے کُھلا

دشمنِ ”ختمِ نبوت“ کیوں ہے آتش زیرِ پا
یہ صباح و شب کی اِس کی تِلملاہٹ سے کُھلا

مَیں سزاوارِ جہنم تھا، مگر میرے لیے
خُلد کا در مصطفیٰ ﷺ کی مُسکراہٹ سے کُھلا

روح و جاں میں غرفۂ لُطفِ حبیبِ کبریا ﷺ
میرے اعصابِ وِلا میں گدگداہٹ سے کُھلا

نعت دھیمی لَے میں پڑھنا بھی بڑا اعزاز ہے
مِدحتِ محبوبِ رب ﷺ کی گُنگناہٹ سے کُھلا

طاری لرزہ ہے کہ ہے خود احتسابی کا اثر
زلزلے جیسی جو تھی، اِس تھرتھراہٹ سے کُھلا

ہیں مُعاند یہ محبّانِ رسولِ پاک ﷺ کے
مقتدر لوگوں کی جعلی چودھراہٹ سے کُھلا

طاعتِ آقا ﷺ سے غفلت کا ہے یہ محمودؔ اثر
سکتے کے عالم سے، اپنی سنسناہٹ سے کُھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کلامِ کبریا میں مدحِ حضرت ﷺ سے کُھلا
رازِ وحدانیّتِ رب اُن ﷺ کی سیرت سے کُھلا

راہِ مسدودِ دنا خالق کی دعوت سے کُھلا
آمدِ آقا ﷺ سے دَرِ خلوت کا عُجلت سے کُھلا

جو احادیث رسولِ رب ﷺ میں ہیں بکھرے ہوئے
امن کا پیغام اُنھی اقوالِ حکمت سے کُھلا

رب کو بھی خوشنودیٔ محبوب ﷺ ہی مطلوب تھی
ذکرِ محبوبِ خُدائے کُل ﷺ کی رفعت سے کُھلا

وہ بھلائی چاہنے والے ہیں ہر اِنسان کی
عُقدہ یہ آقا ﷺ کی رحمت اور رافت سے کُھلا

کاوشِ علمؒ الدینؒ کی تھی رب پسند اور کامیاب
آقا و سرکار ﷺ کی تحفیظِ حُرمت سے کُھلا

عزّت افزائی و رعنائی کا جو بھی بھید ہے
سرورِ کونین ﷺ کی ایک ایک نسبت سے کُھلا

جاہ و منصب، مال و زر دراصل سب بے اصل ہیں
حُبِّ محبوبِ خُدائے کُل کی دولت سے کُھلا

پیٹ اِس حد میں رہیں جس پہ کہ پتھّر بندھ سکیں
جنگِ خندق میں حبیبِ رب ﷺ کی سُنّت سے کُھلا

سارے زائر اُس کے حق دارانِ جنّت ہو گئے
سمتِ بالینِ نبی ﷺ اِک باغِ جنّت سے کُھلا

حق جہاں پر دینِ حق کے رعب کا، اِجلال کا
سرور و سرکار ﷺ کی تذکیر و دعوت سے کُھلا

رازِ محبوب و محبّ ہر صاحبِ ایمان پر
اُن کی رب سے، رب کی آقا ﷺ سے محبّت سے کُھلا

سُنّتِ معبود نے محمودؔ مُجھ کو راہ دی
یہ جو ہُوں صلوات گو، یہ میری فطرت سے کُھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ نبی ﷺ کے نسخۂ اکسیر سے کُھلا
ہر بندِ زیست اپنا اِس تدبیر سے کُھلا

حُسنِ یقیں کا غُرفۂ اِخلاص میری سمت
ذرّاتِ شہرِ پاک کی تنویر سے کُھلا

اِس تک رسائی کے لیے ہے عشق لازمی
یہ روضۂ حضور ﷺ کی تصویر سے کُھلا

سب سے الگ ہے نعت کا معیار اور وقار
کاخِ وِلا کی حسرتِ تعمیر سے کُھلا

آنکھوں کی خنکی، چین دِلوں کا ہے ماحصل
ہر شعرِ نعتِ پاک کی تاثیر سے کُھلا

ذکرِ نبی ﷺ کہ جس میں رہی عشق کی تپش
دروازہ خُلد کا اِسی تقریر سے کُھلا

حق گو ہوں فضلِ رب سے، رہا ہوں درود خواں
وصّافِ مصطفیٰ ﷺ ہُوں، یہ تقدیر سے کُھلا

ہیں اقربا حضور ﷺ کے پاکیزہ تر بہت
الفاظِ رب میں آیۂ تطہیر سے کُھلا

ہرزہ سرائی باقی تو سب شاعری رہی
محشر میں نعت گوؤں کی توقیر سے کُھلا

شہرِ نبی ﷺ سے ربِّ جہاں کی عطا کا دَر
احقر کے ایک نالۂ شب گیر سے کُھلا

خالق کو ناپسند ہے توہینِ مصطفیٰ ﷺ
کوثر، لھب کی، نٓ کی تفسیر سے کُھلا

عنقا ہیں سب منافرتیں اور کدُورتیں
اُمّت کے ایک نعرۂ تکبیر سے کُھلا

آثم رِدائے رحمتِ سرور ﷺ میں آ گیا
دروازۂ نبی ﷺ مِری تقصیر سے کُھلا

طیبہ رسائی کے لیے احقر کا راستہ
کُھلنا تو تھا یہ جتنی بھی تاخیر سے کُھلا

محمودؔ بے مثیل ہے ''ما فی الضمیر'' بات
اتنا ثنائے آقا ﷺ کی تحریر سے کُھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردِ روضہ ہوئیں رقصاں جو نظر کی موجیں
پا سکیں حُسنِ نظر، علم و شبر کی موجیں

بحرِ اخلاصِ عقیدت سے ملیں گے گوہر
موتی پاتال سے لائیں گی ہُنر کی موجیں

فجر و مغرب کی نمازیں جو مدینے میں پڑھو
دیکھنا رقص کُناں شام و سحر کی موجیں

اُن کے دریائے اطاعت میں اگر جست بھروں
بر میں چلتی ہیں مِرے، فتح و ظفر کی موجیں

لائیں آگاہی بھی، سُدھ بُدھ بھی وِلائے شہ ﷺ کی
قلزمِ خاصِ وظائف سے خبر کی موجیں

شہرِ آقا ﷺ سے ہوائیں جو سکینت کی چلیں
اونچی سر سے نہ ہوئیں شرّ و ضرر کی موجیں

گود میں لے گا یمِ رحمتِ آقا ﷺ اُن کو
آگے دریاؤں سے پہنچیں جو نظر کی موجیں

چُپ چپاتے جو درود اپنے نبی ﷺ پر بھیجو
موج خیزی پہ اُتر آئیں اثر کی موجیں

میرے اندر کے تلاطم میں مِلی ہیں آ کر
نخلِ مدّاحِ آقا ﷺ کے ثمر کی موجیں

کیوں نہ ہوں حرفِ غلط خبریں بد انجامی کی
موج میں آئیں جو طیبہ کے سفر کی موجیں

آبِ طیبہ کے تصوّر سے عطش عنقا ہو
لہر میں آئیں جو پاکیزہ اُدھر کی موجیں

رُخ و کاکل سے پیمبر ﷺ کے، سہارا لے کر
موج میں آتی ہیں سب شمس و قمر کی موجیں

دِل میں محمودؔ نے طوفان اُٹھاتے پائیں
لُطف و اکرامِ شہِ خیرِ بشر ﷺ کی موجیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا و لُطفِ غفور و ودود کی موجیں
نبی ﷺ کے پیار کی لائیں خاور کی موجیں

چلیں تو گوہرِ شب تاب تک رَسا کر دیں
بجورِ لُطف سے وِردِ درود کی موجیں

قریب کرتی ہیں بے شک مُراد کا ساحل
رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کے جُود کی موجیں

یمِ اطاعتِ سرکارِ پاک ﷺ سے مانگو
رکوع و قعدہ کی ہوں یا سجُود کی موجیں

زبان و قلب کے اور رُوح کے سکُوں کے لیے
جُڑی ہیں "صَلِ علیٰ" سے وجود کی موجیں

ترنگ اُٹھاتی ہیں اہلِ وِلا کے سینوں میں
جہاں میں سرورِ دیں ﷺ کے ورود کی موجیں

نہ ہاتھ آئے گا کچھ شوقِ خود نمائی میں
ہوں ساتھ جتنی قیام و قعود کی موجیں

نبی ﷺ کو چاہیں تو پہچان رب کی ہو پائے — ملیں غیاب سے آخر شہود کی موجیں
شعورِ نعت کو دیتی ہیں نُدرتِ تخلیق — ہر ایک عُقدے کی، اِس کے کشود کی موجیں
رسائی میری ہے ممکن وفا کی منزل تک — مُمد ہیں نعتِ نبی ﷺ کے حدود کی موجیں
تھپیڑے آبِ مدینہ کے کھا کے، غائب کر — نشاط و عیش کی، رقص و سرود کی موجیں
چلیں گے حکمِ پیمبر ﷺ پہ کِس طرح سے، اگر — ہوں بحرِ دِل میں رسوم و قیود کی موجیں
جو موج خیزی دھواں یادِ طیبہ لے آئی — تو لہریں بن کے اُٹھیں گی وہ دُود کی موجیں
اُنھی میں مارے گا موجیں مدینے کا زائر — ہیں ثور و عِیر تک اِس کے حدود کی موجیں

نہ باز آؤں گا حق بات کہنے سے محمودؔ
عُمق ضیاع کا ہو یا ہوں سُود کی موجیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں ہر سُو قُلزمِ رحمت پناہ کی موجیں — نہیں ہیں جن کے قریں اِشتباہ کی موجیں
یہ جو ہیں دوریٔ طیبہ میں آہ کی موجیں — اُبلتی پائی گئیں میری چاہ کی موجیں
لگی ہوئی ہیں یہ جو مہر و ماہ کی موجیں — جہاں میں اِن سے ہیں شام و پگاہ کی موجیں
نگاہِ لُطفِ پیمبر ﷺ سے کِس لیے آخر — نہ اُونچ نیچ کو پرکھیں نگاہ کی موجیں
بہا لے گئیں میری خطاؤں کو آخر — وفورِ عفوِ رسالت پناہ ﷺ کی موجیں
ہیں تیز دست بہت، تیز رَو بہت لہریں — نشانِ منزلِ طیبہ میں راہ کی موجیں
نبی ﷺ کے اُمّتی کی تم پڑھو جنم پتری — ہیں گرد اِس کے فقط عزّ و جاہ کی موجیں
نبی ﷺ سے عشق و محبّت کو ساتھ رکھتی ہیں — یہ میری روح کی لہریں، نگاہ کی موجیں
بروزِ حشر پیمبر ﷺ کے لُطف کی جانب — پلٹ پڑیں مِری فردِ سیاہ کی موجیں
اُبھارتی ہیں یہ نیکی پہ، جوش و جذبہ سے — جو سُست گامی پر ہیں اِنتباہ کی موجیں
ہمارا دجلۂ ذکرِ نبی ﷺ ہمیشہ چلے — کہ بے نتیجہ ہیں یہ گاہ گاہ کی موجیں

مِرے شعور کو محمودؔ کرتی ہیں سیراب
بجورِ لُطفِ حبیبِ اللہ ﷺ کی موجیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھیں جذبات کے دریا میں طغیانی کی موجیں
حبیبِ ربِّ عالم ﷺ کی ثنا خوانی کی موجیں

بھرا رہتا ہے جو ہجرِ مدینہ کے سبب دِل میں
اُبھرتی روز آنکھوں سے ہیں اِس پانی کی موجیں

ملقّب ''خیرِ امّت'' کے لقب سے ہم کو فرمایا
اُٹھیں تقلیدِ آقا ﷺ سے جہانبانی کی موجیں

نتیجہ خیز ہوں گی حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں
جو بحرِ اُنس سے اُٹھیں گی قربانی کی موجیں

یمِ اِخلاص کی ہر بوند اِک سعئ مُسلسل ہے
رہِ طیبہ میں عنقا ہیں پریشانی کی موجیں

سبھی انہارِ جنّت مِدحتِ آقا ﷺ سے چلتی ہیں
اُنھی کے ساتھ ہیں آیاتِ قُرآنی کی موجیں

ہَوا باندھی ہے سرور ﷺ کی گواہی کی الٰہی نے
مِری جانب اُٹھی آتی ہیں نگرانی کی موجیں

جونہی جانا ہُوا جنّت کو مِدحت گوئے آقا ﷺ کا
تو دائیں بائیں اُس کے دیکھیں حیرانی کی موجیں

سمجھ پہ اُس کی پتّھر پڑ گئے، جس شخص نے سمجھا
ہیں غیرِ مدحِ سرور ﷺ میں سخن دانی کی موجیں

کھنک مدّاحِ آقا ﷺ میں لہجے کی جو ہے، اُس سے
ہیں قعرِ قلب و جاں میں جوشِ ایمانی کی موجیں

فرامینِ رسولِ پاک سے ہٹنے سے اُٹھی ہیں
نشاط و عیش کی خاطر یہ عُریانی کی موجیں

میں غوّاصِ یمِ مدحِ نبی ﷺ محمودؔ ناعِت ہوں
ہیں میرے دِل میں کیفیاتِ وجدانی کی موجیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مچی جو نبوّت کی، وحدت کی دُھوم
کہو اِس کو قوسوں کی قربت کی دُھوم

جہانوں میں حکمِ غفور و صمد سے
ہے ذکرِ پیمبر ﷺ کی رفعت کی دُھوم

مچائی ہے ''تِلکَ الرُّسُل'' سے خُدا نے
رسولوںؑ میں اُن ﷺ کی فضیلت کی دُھوم

پڑھے جو درود، اُس کو سُنتے ہیں خود وہ
ہے ہر سُو نبی ﷺ کی سماعت کی دُھوم

حضارِ مُزوّر میں جو جھانکتے تھے
جہاں میں تھی اُن کی بصارت کی دُھوم

زباں زد کی صورت میں ہے قُدسیوں میں
مِری دفنِ طیبہ کی نیّت کی دُھوم

جو چاہا اُنھوں نے، وہ حق نے کِیا ہے
کہ یہ بھی ہے سرور ﷺ کی حکمت کی دُھوم

تھی ذہنوں زبانوں پہ سب کافروں کے
نبی ﷺ کی صداقت امانت کی دُھوم

مچی سارے اہلِ وِلا کے دِلوں میں
وہ اِک لامکاں والی رویت کی دُھوم

ہوئی عام ہر سُو، جو اُن کی چلی ہے
حُنَین و اُحُد سے، شہامت کی دُھوم

محافظ ہیں ہم حُرمتِ مصطفیٰ ﷺ کے
جہاں میں ہے اپنی حمیّت کی دُھوم

پڑھو گے حدیثیں تو عالَم میں ہو گی
تمھاری سکینت کی، وَقعت کی دُھوم

کہے جاؤ نعتیں کہ ہر اِک جہاں میں
ہے محمودؔ اشعارِ مِدحت کی دُھوم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر میں ہو گی بندۂ شیریں بیاں کی دُھوم
یا حمد خواں کی دھوم یا اِک نعت خواں کی دُھوم

نافذ نظامِ آقا و مولا ﷺ یہاں کرو
چاہو اگر جہان میں امن و اماں کی دُھوم

جو طاعتِ نبی ﷺ کے ہے باعِث تنا ہُوا
سُننا بروزِ حشر اِسی سائباں کی دُھوم

خالق ہے سرپرست جو خود، اِس لیے ہوئی
دُنیا میں نعتِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی دُھوم

ہیں مُنہمک اِسی میں فرشتے بھی، اِنس بھی
ہے چاروں اور نعتِ شہِ مُرسلاں ﷺ کی دُھوم

جو ہشت در بہشت کے ہیں، اُن میں عام ہے
حُبِّ حضور ﷺ کے سبھی دِلدادگاں کی دُھوم

سُن لی جو میری حاضری کی عرض آپ ﷺ نے
ہر مُوئے تن میں میرے ہے آقا ﷺ کی ہاں کی دُھوم

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل سے گریز پر
ہو الحذر کی، الحفیظ و الاماں کی دُھوم

جس میں درود کے سبب میں پاس ہو گیا
دُنیا و آخرت میں ہے اِس امتحاں کی دُھوم

جس پر رقم نمودہ ہے ”لبیک یا رسول ﷺ“
ہر سُو اِسی عَلَم کی، اِسی ہے نشاں کی دُھوم

بولی ہماری ساری زبانوں سے بڑھ کے ہے
ہے بابِ نعت میں تو ہے اُردو زباں کی دُھوم

محمودؔ جس میں عافیت کے پھول مُسکرائیں
ہے ہر طرف مدینے کے اُس گل ستاں کی دُھوم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف آقا ﷺ کی پیروی ہے عظیم — اِس حوالے سے رب رسی ہے عظیم
درِ آقا ﷺ پہ حاضری ہے عظیم — اور "صَلِّ علَی النبی ﷺ" ہے عظیم
ہر حوالے سے بوذری ہے عظیم — ایسا احساسِ بندگی ہے عظیم
جو گُزرتی ہے طاعتِ شہ ﷺ میں — صرف ایسی ہی زندگی ہے عظیم
تارے کرتے ہیں جس سے کسبِ ضیا — خاکِ طیبہ کی روشنی ہے عظیم
دِل کی اصلیّت اور ماہیّت — فضلِ آقا ﷺ سے منطقی ہے عظیم
طوفِ مقصورۂ نبی ﷺ کرتی — چشمِ مُشتاق کی نمی ہے عظیم
جانے کیا کور چشم و بد باطن — ماہِ طیبہ کی چاندنی ہے عظیم
اِس کو سمجھو نوشتۂ دیوار — حمدوں نعتوں کی نغمگی ہے عظیم
قبہ تکنے میں طاق اور مشّاق — یہ خوشی میری آنکھوں کی ہے عظیم
ذکرِ آقا ﷺ میں انجذابِ وفا — وہ جو کرتا ہے، معنوی ہے عظیم
بندہ جو رُوشناسِ منزل ہے — طیبہ میں اِس کی خامشی ہے عظیم
در پہ آقا ﷺ کے ساکت و صامت — جو کھڑا ہے، وہ آدمی ہے عظیم
بیش قیمت ترین سُنّت ہے — سادگی راستی بڑی ہے عظیم

نقشِ نعلِ حضور ﷺ چومتا ہوں
میری محمودؔ سرخوشی ہے عظیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک و مکرّم کی پیروی ہے عظیم — اِسی تعلّقِ خاطر سے آدمی ہے عظیم
نبی ﷺ کے واسطے سے پائی حق رسی ہے عظیم — اِسی سبب سے تو نعتیہ شاعری ہے عظیم

ہے ہر درود کے صیغے کا وِرد با معنی — جو اِس وظیفے سے پاؤ گے، وہ خوشی ہے عظیم
سحابِ لُطفِ حبیبِ الله ﷺ کے باعِث — جو میری آنکھ نے پائی ہے، وہ نمی ہے عظیم
ازل ابد کی سب تابانیاں اِسی میں ہیں — مہِ مدینۂ طیّب کی چاندنی ہے عظیم
نگاہِ ربِّ جہاں میں جو چاہو آ جانا — نبی ﷺ کے چاہنے والوں کی چاکری ہے عظیم
نہ اِس سے بڑھ کے ہے عزّت، نہ اتنا کوئی شرف — جو متّبعِ نبی ﷺ ہے، وہ اُمّتی ہے عظیم
چراغِ اُلفتِ سرور ﷺ جو دِل میں جلتا ہو — ہر ایک نعت گو سے ربطِ باہمی ہے عظیم
خطاؤں پر وہاں شرمندگی بچائے گی — جو دیکھے قُبّہ کو، وہ چشمِ شبنمی ہے عظیم
جو کرنا چاہے کوئی مِدحتِ سراجِ مُنیر ﷺ — تو مصرع سازی میں بھی لفظی سادگی ہے عظیم

چراغِ نعت کی محمودؔ لَو جو ہو قائم
تو دِل میں دینِ پیمبر ﷺ کی روشنی ہے عظیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ غیرِ سرورِ عالم ﷺ سے رغبت کا جنوں — دُنیا میں ہو گا یہی سامانِ عبرت کا جنوں
ہو مُمد اِدراک نعتوں میں، تو پھر کیسے رہے — منزلت کا، جاہ کا، اور اپنی وَقعت کا جنوں
میں کِسی بھی کام میں تعجیل کا قائل نہیں — طیبہ جانے کے لیے لیکن ہے عُجلت کا جنوں
باتوں کی حد تک ہمیں ہے پیار آقا ﷺ سے اگر — پیروی کرنے میں کیوں ہے حیل و حجّت کا جنوں
نعت تو خوشنودیٔ رحمان کی خاطِر پڑھو — بدنصیبی ہے، اگر ہو تم کو اُجرت کا جنوں
راہِ طیبہ میں سمجھ اور عقل ہے بر میں، ولے — ساتھ رکھتا ہوں گناہوں پر ندامت کا جنوں
زندگی اور موت کے جُملہ حقائق جان کر — قادری ممتازؒ کے تھا ساتھ غیرت کا جنوں
رُتبۂ آقا ﷺ سے کم گر نعت میں کچھ بھی نہ ہو — ہے کسی حد تک بجا جدّت کا، نُدرت کا جنوں
اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے بھلائی کی سمجھ — ساتھ ہو جس کے، بڑائی سے کراہت کا جنوں
شِق جو ہے ختمِ نبوّت کی، اِسی کے ختم کی — کوششیں جتنی بھی ہیں، سب ہے حکومت کا جنوں

دُھن جو ہو ملبوسِ اِحرامِ نعوتِ پاک کی
کِس لیے محمودؔ ہو اعزازِ خلعت کا جنوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سلیمُ العقل کو ایسے ہی جادہ کا جنوں
جس میں ہو طیبہ پہنچنے کے اِرادہ کا جنوں

نعت کے مضمون دُہراتا ہی رہتا ہوں، کہ ہے
یادِ اسباقِ محبّت کے اِعادہ کا جنوں

عقل آرائی سے یہ سمجھو کہ ہے بے فائدہ
دُنیوی عیش و طرب سے اِستفادہ کا جنوں

آقا و سرکار ﷺ جو دے دیں، اُسے کافی سمجھ
تیرے دِل میں کیوں رہے زیادہ سے زیادہ کا جنوں

کہنے والے کہتے ہی ہیں انسلاکِ نعت کو
میرے گھر، میرے قبیلہ، خانوادہ کا جنون

ہے یقیں اِس کو کہ خالق کی نظر میں لائے گا
سمتِ قدمینِ نبی ﷺ میں ایستادہ کا جنوں

خندۂ رُوئی ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ کا ناز ہے
پائے اطمینان یوں قلبِ کُشادہ کا جنوں

اہلیانِ شہرِ سرکارِ مدینہ ﷺ کی طرح
ثوب کی مانند ہے مُجھ کو لبادہ کا جنوں

اہلِ رائے کی سمجھ میں آئے گا محمودؔ جی
میرے جیسے بھولے بھالے اور سادہ کا جنوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر قدم پر اُسوۂ خیرُ البشر ﷺ کی پیروی
اِس طرح ہو، سب کہیں، ہے عمر بھر کی پیروی

اُن کے جو پیرو ہیں، اُن کی طاعت و تقلید ہو
مصطفیٰ ﷺ ہی کی ہے صدیقؓ و عمرؓ کی پیروی

اولیاء اللہ کہلاتے ہیں وہ، جو کر سکیں
سیرتِ اصحابِؓ آقا ﷺ کے اثر کے پیروی

جو نہیں ہیں عاملِ دینِ مبیں، گُمراہ ہیں
زندگی میں جس نے آقا ﷺ کی مگر کی پیروی

چُپ چپاتے آپ بھی گردش میں رہنا عمر بھر
طوفِ روضہ میں ہو خورشید و قمر کی پیروی

اِس پہ راضی ہو گیا مالک، وہ راضی اُس سے ہیں
جس نے کی اصحابؓ کے فکر و نظر کی پیروی

وہ ہُنرور ہونے کی آقا ﷺ سے پائے گا سَنَد
جس نے کی محسنؔ کے شعرِ معتبر کی پیروی

کیوں نہ دِلوائے گی آقا ﷺ کی پذیرائی تجھے
نعت میں اقبالؔ کے ذوقِ نظر کی پیروی

کعبؓ اور حسانؓ کی تقلید میں کرتے ہیں سب / مِدحتِ محبوبِ مالک ﷺ کے ہُنر کی پیروی
دعوت و تذکیر کی خاطر ہے اِتنا لازمی / ہو پیمبر ﷺ کی نگاہِ باخبر کی پیروی
خواہشِ تابانیٔ قسمت میں لازم ہے کہ ہو / مصطفیٰ ﷺ کے شہر کے نُورِ سحر کی پیروی
کہتے رہنا آپ بھی "صلِّ علیٰ" کرتے ہوئے / مغفرت کے ایسے "راہِ مختصر" کی پیروی
تُو بھی تو محمودؔ خالق کی نظر میں آئے گا
اُسوۂ سرکارِ عالم ﷺ کی اگر کی پیروی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکار ﷺ میں رطب اللّساں کی پیروی / ہے کلام اللہ کے حُسنِ بیاں کی پیروی
وہ خُدائے پاک کا محبوب تک ہو جائے گا / جو کرے گا خاتمِ پیغمبراں ﷺ کی پیروی
اِتّباع و طاعت و تقلید کا معنیٰ ہے یہ / ہو قُدومِ مصطفیٰ ﷺ کے ہر نشاں کی پیروی
عظمت و حیثیتِ سرور ﷺ پہ ہے جس کو یقیں / وہ نہیں کرتے ہیں تخمین و گماں کی پیروی
لالہ زارِ جنّت الفردوس تک لے جائے گی / سرورِ کون و مکاں ﷺ کے دودماں کی پیروی
آگے محبوبِ خُدائے قادر و قیوم کے / سر جُھکانے میں کریں ہم آسماں کی پیروی
ہم طریقِ تابعینِ پاک اپنائیں کہیں / کرتے تھے اصحابؓ شاہِ مُرسلاں ﷺ کی پیروی
جن کو ناموسِ نبی ﷺ سے پیار ہے، وہ سب کریں / عامرؒ و ممتازؒ جیسے غازیاں کی پیروی
جو صباح و شب مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو مگن / کرتے رہنا لوگو! ایسے تر زباں کی پیروی
دوست بنوائے گی بندے کو خُدا کی ذات کا / طاعتِ سرکار ﷺ کا دِلدادگاں کی پیروی
پائے گا منزل مدینے کی کہ جو کرنے چلا / طیبہ جانے والے میرِ کارواں کی پیروی
جو نہ چلتا ہو رسول اللہ ﷺ کے احکام پر / مت کریں اِنسان ایسے حکمراں کی پیروی
حمد کہنے میں بھی تم محمودؔ حُسنِ ذوق سے
زندگی بھر کرنا سرکارِ جہاں ﷺ کی پیروی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

وإنك لعلى خلق عظيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۲ واں مجموعۂ نعت

مداحِ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انتساب

اُن فرشتوں کے نام

جو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے والوں کے

گناہ معاف کرنے اور درجات بلند ہونے کا حساب رکھتے ہیں

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

صفا مشرب، مزکی مصطفیٰ ﷺ ہیں، تزکیہ کر دیں
ہر اِک کم علم بندے کو وہ پل میں نابغہ کر دیں

وہ ناکارہ کو کارآمد کر دیں حُسنِ توجہ سے
نبی ﷺ اُس کو کہ جو کھوٹا ہو، لمحوں میں کھرا کر دیں

وہ جس کو نعت کی خدمت پہ کر دیں مصطفیٰ ﷺ فائز
اسے صیدِ انا رہنے نہ دیں، اور بے ریا کر دیں

زباں گم صم نہ کیوں پیشِ حبیبِ خالقِ کُل ہو
اگر آنکھیں ترے جذباتِ دِل کا ترجمہ کر دیں

ہے اِک جانب تو ذوالنورین کے اعزاز کی صورت
نبی ﷺ اِک دوسرے داماد کو مُشکل کُشا کر دیں

یقیں ہو جن کو الطاف و عطایا پر پیمبر ﷺ کے
نہ کیوں وہ دِل کے دروازے کو اپنے، کچھ کُھلا کر دیں

مسلمانانِ عالم کے لیے قبلہ نہ کیوں بدلے
خُدا اور مصطفیٰ ﷺ مِل کر جو بھی کچھ فیصلہ کر دیں

رسد آقا ﷺ کے در سے تو طلب سے بڑھ کے ملتی ہے
بھکاری کی طلب اور ظرف سے تو وہ بڑھا کر دیں

مجھے کوتاہیٔ داماں نے مُستعجب رکھا دائم
نبی ﷺ دیتے ہوئے میری طلب ستر گنا کر دیں

تو جتنی دور بھی طیبہ سے رہتا ہے، پُکار اُن ﷺ کو
دُہائی سُن کے بندے کی، وہ حل ہر مسئلہ کر دیں

ریا کو شرک فرمایا ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے
کسی مجبور و بے کس کو جو دیں، سب سے چُھپا کر دیں

بٹھا کر مصطفیٰ ﷺ حسان ؓ کو منبر پہ مسجد کے
وہ مستقبل ثنا گوؤں کا اپنے، آئنہ کر دیں

سُنے، لکھے، کرے اِنسان ذکرِ سرورِ عالم ﷺ
مدد اِس طرح بندے کی، عناصرِ اربعہ کر دی

جب آنکھیں مصطفیٰ ﷺ کی حق شناسی سے مزین ہیں
جسے دیکھیں وہ شفقت سے، حقیقت آشنا کر دیں

اُنھی کے ہاتھ تقسیمِ عطائے رب کی صورت میں
''نبی ﷺ مُختارِ کُل ہیں، جس کو چاہیں، عطا کر دیں''

نبی ﷺ کے نام لیوا رہتے ہیں محمودؔ خوش ہر دم
بلاء ابتلا میں کیوں وہ ہم کو مُبتلا کر دیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک مخلوق کو جب شفقت و رحمت پیمبر ﷺ دیں
گواہی بند مٹھی میں سے بھی آقا ﷺ کی، کنکر دیں

وہ معطی ہے، یہ قاسم ہیں، خُدا سے آپ لے کر دیں
عنایات و عطایا سب حبیبِ حق ﷺ برابر دیں

وہ جو ناموسِ آقا ﷺ کے تحفظ کے لیے سر دیں
قبالہ مغفرت کا اُن کو قدسی روزِ محشر دیں

محل جنّت میں دیں آقا ﷺ، یہاں فرِ سکندر دیں
وہ جن خوش بخت اِنسانوں کو اپنے شہر میں گھر دیں

سکینت لازمی ٹھہری ہے مدحِ سرورِ دیں ﷺ میں — طمانیت کی ہر صورت وہ ناعت کو برابر دیں
کہوں لاہور میں نعتیں تو یوں محسوس ہوتا ہے — غٹرغوں کی زباں میں داد طیبہ کے کبوتر دیں
ثریّا کی طرف قدموں کا اُن کے رخ نہ کیسے ہو — جو پیشانی کو چوکھٹ پر رسول اللہ ﷺ کی دھر دیں
اِسی سے رُستگاری ہم سے عصیاں کار پائیں گے — حسابِ حشر میں جو حوصلہ آقا ﷺ کے تیور دیں
کِسی بیکس بشر کی بیکسی پر وہ جو رویا تھا — شفاعت اُس کو اپنی سرورِ کونین ﷺ ہنس کر دیں
قدم آقا ﷺ کے سُوئے لامکاں اُٹھتے ہوئے پا کر — نبی ﷺ کی نعلِ اطہر کو سلامی ماہ و اختر دیں
یہی دیکھا ہے میں نے اور یہی ہے تجربہ اپنا — طلب سے کہیں اللہ کے محبوب ﷺ بڑھ کر دیں
اُنھیں گویا مرا کیسہ بھرا رکھنے کی خواہش ہے — جو میری جیب میں رکھنے کو عکسِ نعلِ سرور ﷺ دیں
پیمبر ﷺ کے کرم کی اِنتہا مجھ پر تو یوں بھی ہے — وہ ''صلی اللہ'' پڑھنے کی اجازت مجھ کو اکثر دیں
کلامِ رب میں توصیفِ نبی ﷺ پڑھ کر بھی، بندوں کو — نہ جانے لوگ کیوں تشریح کی صورت میں چکر دیں
مدینے میں نواز، عبدالمجید احقر کے محسن ہیں — پلائیں آبِ طیبہ یوں کہ گویا آبِ کوثر دیں
دیے رب نے خزائن آپ ﷺ کو رافت رحیمی کے — ''نبی ﷺ مختارِ کُل ہیں، جس کو جو چاہیں، عطا کر دیں''
بُصیریؒ کی طرح محمودؔ یوں تُو بھی قصیدہ لکھ — کہ تجھ کو بھی شفا کے واسطے سرکار ﷺ چادر دیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدائے پاک کی خوشنودی کیوں اِس نے پائی ہو — وہ جس خوش بخت کی آقا ﷺ کی چوکھٹ تک رَسائی ہو
جہانوں میں بہ ہر سُو کیوں نہ سرور ﷺ کی بڑائی ہو — خُدا نے شان جب ذکرِ پیمبر ﷺ کی بڑھائی ہو
احادیثِ رسول اللہ ﷺ سے جب حق نمائی ہو — نہ کیسے مُحبسِ عصیاں شعاری سے رہائی ہو
اگر حسان بن ثابتؓ کی حاصل رہنمائی ہو — خُدا کی حمد ہو، سرکار ﷺ کی مِدحت سرائی ہو
رسولِ پاک ﷺ کی تسلیم اگر فرماں روائی ہو — بہ پیشِ روضۂ سرکار ﷺ کی جبہہ سائی ہو
درودِ پاک کی جب شان خالق نے بتائی ہو — ہو رب کے حکم کی تعمیل بھی، جو ہم نوائی ہو
وہ جس کے دِل میں عاداتِ پیمبر ﷺ کی بھلائی ہو — خُدا ناکردہ اِس میں خود نمائی، خود ستائی ہو

محبت سرورِ عالم ﷺ کی جس دِل میں سمائی ہو
وہ حفظِ حُرمتِ سرکارِ والا ﷺ کا فدائی ہو

وہ جس کی روح و جاں پر سیرتِ سرکار ﷺ چھائی ہو
مقلّد ایسے بندے کی نہ کیوں ساری خُدائی ہو

تو عہدِ انبیاء کی اصل ختم الانبیائی ہو
ملائک کی زبانوں پر نہ کیوں تیری بڑائی ہو

زباں پر تیری مدحِ مصطفیٰ ﷺ جب میرے بھائی ہو
ثناء و مدحِ آقا ﷺ میں لکھائی ہو، پڑھائی ہو

مِری فردِ عمل میں رب کرے، اتنی کمائی ہو
عروسِ فن سے جس انسان کی بھی آشنائی ہو

نہ وہ نعتیں کہے تو کیوں نہ اِس کی جگ ہنسائی ہو
''پسِ فکر و تعمّل جب جمالِ مصطفائی ہو''

لبِ محمودؔ احقر پر جو طیبہ کی بڑائی ہو
تو گویا ذوق میں اِس کے، تمدّن آشنائی ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفصیل میں جو ضم ہوئی اجمال کی بساط
کام آئی حمد و نعت کی ٹکسال کی بساط

نیکی کی رَہ میں بندۂ نقّال کی بساط
لائے گی ساتھ حشر میں اعمال کی بساط

جو مُتّبع حضور ﷺ کا ہے، وہ ہے باوقار
کیا کفر و زندقہ کے نقال کی بساط

خاکے بنانے والوں کی خاطر سجے نہ کیوں
تحت الثریٰ کی اصل اور پاتال کی بساط

عالمِ جو بے عمل ہے تو اُس کی ہے وہ مثال
بیع و شریٰ میں جتنی ہے دلاّل کی بساط

میزانِ اتّقا پہ نہیں ہے الگ الگ
بدحال کی بساط اور خوشحال کی بساط

سرکار ﷺ کے نظام میں ہے مثلِ اغنیا
مزدور کی، غُلام کی، حمّال کی بساط

اصحاب و آلِ مصطفیٰ ﷺ کے آگے کیا جچے
اغواث کی ہو یا کہ ہو ابدال کی بساط

رب نے ملائکہ کو پئے سجدۂ نیاز
دکھلائی مصطفیٰ ﷺ کے خدوخال کی بساط

جچتی نہیں نبی ﷺ کے غُلاموں کی آنکھ میں
اختر شناسوں کی ہو یا رمّال کی بساط

ہو لاحقہ اور سابقہ اُس کا گر درود
آگے دُعا کے کچھ نہیں اِشکال کی بساط

حُسنِ عمل سے بندہ ہے رب سے قریب تر
باتوں کی اصل کیا ہے، کیا اقوال کی بساط

اذہان میں ہے قُدسیانِ عرش کے رشیدؔ
ننھیال کی نبی ﷺ کے اور ددھیال کی بساط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا جاؤں تو مکّے مدینے کو جاؤں — یہی ہے تمنّا جو ہے روز افزوں
مدیحِ نبی ﷺ کو سمجھتا ہوں محور — بیاں ہو کہ ہو نظم یا کوئی مضموں
نہ پائے گا شہرِ پیمبر ﷺ سا مامن — کوئی بندہ گھومے پھرے رُبعِ مسکوں
جگہ دی ہے اُمّت میں اپنی مجھے بھی — ہوں احسانِ سرکارِ والا ﷺ کا ممنوں
ہو دِل جس کا نُورِ نبی ﷺ سے منّور — نہ کیوں مارے اقلیمِ ظلمت پہ شب خوں
ہر اِک اور موضوع تکلیف دہ ہے — کہوں نعتِ آقا ﷺ تو تسکین پاؤں
اِسے آبِ شہرِ پیمبر ﷺ پلاؤ — کوئی جتنا بھی پاؤ غمگین و محزوں
خیالوں میں آ کر بُلاتے ہیں مُجھ کو — بقیعِ مدینہ کے خوش بخت مدفوں
وہ غازہ بنا حوریانِ ارم کا — بہا حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں جو خوں
مُجھے مدحِ سرور ﷺ پہ رب نے لگایا — تو غیرِ پیمبر ﷺ کی مِدحت کروں کیوں
نبی ﷺ کی نہ مانیں تو جھیلیں مصائب — کِسی پر نہیں ظلم کرتا ہے گردُوں
نہ ہوں گام زن جو پیمبر ﷺ کی رہ پر — تو ناکردہ کاری کی چڑھتی ہے افیوں
سیاست کا ہے مرکزی نکتہ آقا ﷺ! — خواص عامیوں کو بناتے ہیں ماموں
نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم ہوں گے — شریفوں یا زرداریوں جیسے قاروں
ہے رقصِ مسّرت مِرے دِل میں جاری — ''شب و روز مشغولِ صلِ علیٰ ہوں''
ہے مقصودِ افکارِ محمودؔ اِتنا — کہ تہنیت لکھوں کہ تحمید گاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بفضلِ خُدا جب بھی بیٹھا اُٹھا ہُوں — ''شب و روز مشغولِ صلِ علیٰ ہُوں''
جو میں مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ کہ رہا ہُوں — تو خلّاق و رحمان کا ہم نوا ہُوں
جو نُورِ نبی ﷺ ہر طرف دیکھتا ہُوں — میں تاریکیٔ شب میں ضو آشنا ہُوں

نبی ﷺ رب کے محبوب بھی ہیں، محبّ بھی — بتائیدِ حق یہ سبق پڑھ چکا ہُوں
محبِ نبی ﷺ ہونا ہی اصلِ دیں ہے — جو ایسا نہیں ہوں تو بہروپیا ہُوں
میں حلقے میں ہوں رحمتِ کبریا کے — کہ بندہ پیمبر ﷺ کا اعلانیہ ہُوں
سپاہی جہنم کے پکڑیں گے کیسے — مجھے، جب رِدائے نبی ﷺ میں چُھپا ہُوں
نجات اُن علائق سے دیں گے پیمبر ﷺ — بکھیڑے ہیں دُنیا کے، جن میں پھنسا ہُوں
مسائل کے گھیرے میں رہتے ہوئے بھی — ہُوں زندہ، تو سرکار ﷺ کا معجزہ ہُوں
مِری سمت ابرِ عنایت چلا ہے — جونہی بے بسی اپنی پر رو پڑا ہُوں
حقیقت معانق ہوئی آپ مجھ سے — جو طیبہ رسا ہوں تو حق آشنا ہُوں
کہوں گا نبی ﷺ سے یہ اِمسال جا کے — کہ ۳۵ویں مرتبہ آ گیا ہُوں
جو تدفینِ طیبہ کی خواہش ہے دِل میں — رواں خوش نصیبی سے سُوئے بقا ہُوں
میں محمودؔ اوڑھوں مدینے کی مٹی — ہمہ وقت اِس فکر میں مُبتلا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضے کو دیکھتے ہی مری سر خمیدگی — پیشِ خُدائے ارحم و رحمان ہو گئی
سرکارِ ہر جہاں ﷺ کے جو سچے ہیں اُمتی — خالق سے پا رہے ہیں حروفِ سلامتی
یہ شرط ہے کہ دِل کی زباں میں کہے کوئی — تنعیت گو کی حشر میں چھب ہو گی دیدنی
وِردِ درود میں ہوں میں مشغول ہر گھڑی — اِس باب میں مِلی ہے مُجھے راہِ شافعیؒ
جن کی حبیبِ ربِ جہاں سے تھی دوستی — بوبکرؓ و عمرؓ تھے اور عثمانؓ و علیؓ
اُن ﷺ سے چھپی ہوئی تو نہیں چیز کوئی بھی — سرکار ﷺ پر ہیں راز عیاں سب خفی جلی
ہم فضلِ رب سے اپنے نبی ﷺ کے ہیں اُمّتی — اِک دوسرے کے ساتھ رہے ربطِ باہمی
ہے اُن کے ہاتھ شہرِ نبی ﷺ کی گورنری — دیتے ہیں حمزہؓ، جس کو بھی دیں اِذنِ حاضری
انگشتِ مصطفیٰ ﷺ ہی کی معجز نمائی سے — قائم ہوئی ہے ماہِ دو ہفتہ کی چاندنی

آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ جب قریب ہو — ہونٹوں پہ خامشی ہو نگاہوں میں ہو نمی
چلتے نظامِ ربِ جہاں پر جو ہم نہیں — کیا اجتماعی یہ نہیں ہم سب کی خودکشی
محمودؔ کی بفضلہٖ چونتیس(۳۴) مرتبہ — طیبہ میں باریاب ہوئی نگہِ ملتجی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کشتِ سخن ہے فضلِ خُدا سے ہری بھری — باعث ہے اِس کا نعتِ پیمبر ﷺ کی خوگری
چمکائی قصرِ عرش پر سرور ﷺ کی دلبری — نبیوںؑ کی جن کو رب نے عطا کی تھی سروری
"یا رب! نہ اجرِ نعت ہو دادِ سخنوری" — پاؤں میں کوچہ ہائے مدینہ کی چاکری
حسنات کی ہے محور و مصدر انھی ﷺ کی ذات — اچھائی میں ہے سرورِ عالم ﷺ کی برتری
سرِ معاش ہو کہ حکومت کے بھید ہوں — آقا ﷺ نے ہر معاملے میں کی ہے رہبری
بیچے خریدے جیسے کہا ہے حضور ﷺ نے — بائع ہو کوئی شخص کہ بندہ ہو مشتری
پہنچے ہیں لامکان کے محل تک فقط وہی — کر سکتا ہی نہیں کوئی آقا ﷺ کی ہمسری
جس نے نہ کام سیرتِ سرکار ﷺ پر کیا — کیا عبقریّت اُس کی ہے اور کیا سخنوری
اِمداد گار تیرے نہ کیوں ہوں گے مصطفیٰ ﷺ — ہمّت کی آب جُو میں اگر کی شناوری
گھر گو الگ خُدا کا' الگ ہے حضور ﷺ کا — حرمین کو خُدا سے مِلی ہے برابری
اعمال کے سبب اگر آئے پکڑ میں ہم — کروائیں گے نعوتِ پیمبر ﷺ ہمیں بری
دیوارِ بیتِ رب کو جو دیکھو حطیم سے — پوشیدہ دِل میں پیار ہو آنکھوں میں ہو تری
فرمان استجابِ عبادت کا پا لیا — پیشانی جس نے مسجدِ سرکار ﷺ میں دھری
پوچھے تو کوئی حضرتِ عبدالمجید سے — کیا خُسروی سے کم ہے مدینے میں نوکری
کرتا نہیں رشیدؔ جو "صلِ علیٰ" کا وِرد — مومن نہ کیوں سُنائیں گے اِس کو کھری کھری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا سرکار ﷺ کی خاطر خُدا نے اُن کا ذکر اونچا — قسم کھائی تھی اپنی تو کہا اپنے کو رب اُن ﷺ کا

رجب میں یوں کُھلا ہم پر خلاصہ سِرِ وحدت کا
وہاں سرکار ﷺ بھی تنہا تھے اور خالق بھی تھا تنہا

کلامِ حق میں معراجِ نبی ﷺ کا ذکر جو پایا
بہت کچھ اِس میں اَفشا ہے، مگر ہے کچھ نہ کچھ اخفا

جو ہیں خلاقِ واحد کے پیمبر آخری آقا ﷺ
نبی جو خود کو بعدِ مصطفیٰ ﷺ کہتا ہے، ہے جھوٹا

میں حکمِ مصطفیٰ ﷺ پر لکھتا ہوں حمدِ خُدا، ورنہ
کبھی مداحِ غیرِ پیمبر ﷺ میں نہیں اُلجھا

جو تو آنکھوں میں اپنی گُنبدِ اَخضر سمو لایا
تو کیوں چاروں طرف تیرے نہ ہو گا لُطف کا ہالہ

قلم وہ ہاتھ میں رکھّوں، ہو جس سے نعت کا چرچا
یہی تعلیم دیتی ہے مرے ہاتھوں کی ہر ریکھا

معاصی کے سبب ہونے ہی والا تھا غضب رب کا
کہ اُس کو رحمتِ سرور ﷺ نے شکلِ لُطف میں ڈھالا

چلا حکمِ نبی ﷺ پر جب بھی بندہ، مُسکرا اُٹھا
جو کی ناکردہ کاری یاد اُس نے تو بہت رویا

جب اپنے ذہن و دِل پر رحمتِ آقا ﷺ کا ہے سایہ
نہ کچھ جنّت کی خواہش ہے، نہ ہے دوزخ کی کچھ پروا

دلِ ہر کلمہ گو میں ذوقِ اخوّت کا جو ہو پیدا
سمجھنا اِس کو تعمیلِ فرامینِ شہِ والا ﷺ

سرِ ہر شعر گو پر رحم و رافت کی ہوئی برکھا
جونہی نوکِ قلم سے مِدحتِ سرور ﷺ ہوئی اِملا

قلم میرا ہمیشہ گر نہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ لکھتا
''وفورِ رنج و غم میں، میں کبھی کا مر گیا ہوتا''

کرم رحمان و ارحم کا اِسے محمود نے سمجھا
کہ نام آقا و مولا ﷺ کا سُنا تو اِس کا دِل دھڑکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خدمت نعتِ آقا ﷺ کی تمھارا مشغلہ ہوتا
تو اِذنِ حاضری حرمین کا تم کو مِلا ہوتا

جو کیفیّت میں حبسِ دَم کی، عتبہ پر کھڑا ہوتا
وہ بندہ اِبتلا و رنج میں کیوں مُبتلا ہوتا

مدینے میں عقیدت سے اگر بندہ گیا ہوتا
تو قدمین اور صفّہ پر بھی سر اُس کا جُھکا ہوتا

سرِ محشر رہائی کا اِسے تمغہ عطا ہوتا
پیمبر ﷺ کی محبّت کی جو رسی سے بندھا ہوتا

وہ جو ذراتِ خاکِ شہرِ طیبہ پر فدا ہوتا
بقیعِ پاک کی مٹّی میں آخر مِل گیا ہوتا

جو مشغولِ درودِ پاک ہر صبح و مسا ہوتا
وہ میرا ہمنوا ہوتا، میں اُس کا ہم نوا ہوتا

میں چشمانِ عقیدت اُس کے قدموں پر بچھا دیتا
وہ خوش قسمت جو سُوئے شہرِ آقا ﷺ جا رہا ہوتا

اگر آقا ﷺ کے بندوں سے وِلا اپنی نہ خُو ہوتی
تو نعتِ سرورِ عالم ﷺ کا حق کیسے ادا ہوتا

جو توہینِ رسول پاک ﷺ کا تھا مرتکب بندہ
نہ جلتا وہ جہنم میں تو اُس کو اور کیا ہوتا

رسولِ پاک ﷺ کا اسمِ گرامی پڑھنے سننے پر
نہ جو صلِ علیٰ پڑھتا' بُروں سے بھی بُرا ہوتا

شبیہِ خُلد اُس کی لوحِ پیشانی پہ چھپ جاتی
وہ جس کی جیب میں محبوبِ رب کا نقشِ پا ہوتا

قدومِ مصطفیٰ ﷺ دیکھے تھے چوتھائی صدی پہلے
پھر اُس کے بعد بھی اے کاش' وہ سپنا مِلا ہوتا

اگر چونتیس بار آقا ﷺ نہ اذنِ حاضری دیتے
''وفورِ یاس و غم میں میں کبھی کا مر گیا ہوتا''

جو طیبہ میں رہائش مستقل محمودؔ کی ہوتی
شبانہ روز وہ گنبد کو ان ﷺ کے' دیکھتا ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلق بندگانِ رب سے جو بندہ نہیں رکھتا
''خُدا کا وہ نہیں ہوتا، خُدا اس کا نہیں ہوتا''

تری خواہش اگر یہ ہو، منوّر ہو ترا فردا
ہو تیرا حال حامِل ذکرِ انوارِ پیمبر ﷺ کا

دُعا میں اُٹھتے ہاتھوں کو جو جانچا، میں نے یہ پایا
دِکھاتی ہے مدینہ مجھ کو میرے ہاتھ کی ریکھا

نبی ﷺ کا نام سُن کر جو درود اُن پر نہیں پڑھتا
بصد شکرِ خُدا، اِس سے نہیں رکھتا ہوں میں ناتا

مِلن کی حیثیت کو جانچنے کی ہم کو حاجت کیا
جو ''او ادنیٰ'' کی قُربت ہو، تو عنقا کیوں نہ ہو پردہ

سبب جانا احبّا نے بھی میرے دِل کی دھڑکن کا
پڑھا، یا سُن لیا ذکرِ نبی ﷺ تو میرا دِل دھڑکا

ضرورت سب کی رحمت ہے، جسے احساس ہے اِس کا
پُکارے جس جگہ سے جو، پہنچتے ہیں نبی ﷺ اُس جا

جو نعتوں کا مخالف ہو، میرا اُس سے تعلق کیا
کہ جو ہے مادحِ آقا ﷺ، وہی ہے میرا ماں جایا

محبّت اور چاہت دونوں جانب سے برابر ہے
محبّ رب کے نبی ﷺ ہیں، اور خُدا نے آپ کو چاہا

ڈھلا جو ذکر کی بھٹی میں، رب سے اور ملائک سے
چلا ''صلِ علیٰ'' کا مُلک ہر جاں میں وہی سکّہ

شعار اُس کا اگر ہو اِتباعِ سرورِ عالم ﷺ
ہدف ہو ربِ ارحم کا، جو ہو سرکار ﷺ کا بندہ

نبی ﷺ کا ذاکر و ناعِت ہوں، واعظ کِس لیے آخر
ڈراتا ہے دِکھا کر نارِ دوزخ کا مجھے ہوّا

یہ اونچائی ہے کتنی، کِس نے کی اور کِس کی خاطر سے
کیا ہے کِس کی خاطر کبریا نے کِس کا ذکر اونچا

کلام اللہ میں مالک نے فرمایا ہے "ما ینطق"
کہ فرمانِ الہ العالمیں سرور ﷺ کا ہے کہنا

نبیٔ آخریں ﷺ نے دین کی تکمیل کر دی ہے
تو ہم نے جو سُنا، اُس کو محک پر دیں کی پرکھا

جو میٹھا پھل ہو، مدّت بعد ہاتھ آتا ہے انساں کے
مِلے گا نخلِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کا حشر میں ثمرہ

یقیں محمودؔ مجھ کو ہے عنایاتِ پیمبر ﷺ پر
بنی اُن ﷺ سے مِری دُنیا، سُنواریں گے وہی عقبیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ جس کو رحمتِ سرکارِ والا ﷺ پر یقیں ہوتا
''خُدا کا وہ نہیں ہوتا، خُدا اُس کا نہیں ہوتا''

میں گرچہ مادحانِ مصطفیٰ ﷺ میں کمتریں ہوتا
نگاہوں میں تو محبوبِ مہیمن ﷺ کے کہیں ہوتا

جہاں کو یوسفستاں بھی اگر مالک بنا دیتا
کوئی کیسے نبی الانبیاء ﷺ جیسا حسیں ہوتا

وہ ایقاں جس کا ہوتا خالق و محبوبِ خالق ﷺ پر
گماں ناآشنا، وہ صدرِ اربابِ یقیں ہوتا

اُنھیں اللہ نے محبوب جب اپنا بنایا ہے
نہ کیوں زیرِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ عرشِ بریں ہوتا

وہ جس کے واسطے مختص محبّت رب کی ہو جاتی
نہ کیسے بندۂ محبوبِ رب ﷺ جنت مکیں ہوتا

جسے اللہ دیتا اُلفتِ سرکارِ کُل ﷺ وافر
وہ بندہ مدح گوئے سرورِ دُنیا و دیں ﷺ ہوتا

منافق جو تھا، جس کو دُشمنی دینِ نبی ﷺ سے تھی
وہی بدبخت ہے جو خوشہ چینِ مُشرکیں ہوتا

زبان و دِل سے جو کہتا نعوتِ سرورِ عالم ﷺ
مددگار و معیں اُس شخص کا روح الامیںؑ ہوتا

محبّت جس کے دِل میں آقا و مولا ﷺ کی کم ہوتی
وہی منجملۂ کُل خائبین و خاسریں ہوتا

ریاضِ جنتِ آقا ﷺ میں جو دو نفل پڑھ لیتا
کبھی دُنیا و عقبیٰ میں وہ کیوں اندوہ گیں ہوتا

نبی ﷺ کے ہاں پزیرا ہوتی کوئی نعت شاعر کی
تو دِل میں ذوق حمد و منقبت کا جاگزیں ہوتا

جو قسمت ساتھ دیتی تو خُدا کے گھر سے بھی پہلے
نہ کیسے معتمر انسان روضے کے قریں ہوتا

نہ کیوں محمود خالق کا یہی اعلان دُہرائے
نبی ﷺ کا مُتبع محبوب رب العالمیں ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ پر جب سر دھرا اس کا نہیں ہوتا
تو باطن کعبۂ رب سے جُڑا اس کا نہیں ہوتا

مزکّی مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا سر پر نہ جو رکھے
رذائل جو ہوں، اُن سے تزکیہ اس کا نہیں ہوتا

نہیں رب و نبی ﷺ میں پیار کا احساس بندے کو
تو دینِ مصطفیٰ ﷺ پر خاتمہ اس کا نہیں ہوتا

وہ کیسے عرضی پہنچائے گا اپنی ربِ اکبر تک
نبی ﷺ سے مستقِل جو رابطہ اس کا نہیں ہوتا

بھلا کرتا نہیں جو بیکس و نادار لوگوں کا
یقیں مانو کہ دُنیا میں بھلا اس کا نہیں ہوتا

نہیں جو خدمتِ نعت حبیبِ کبریا ﷺ کرتا
تو حمدِ کبریا کا حق ادا اس کا نہیں ہوتا

شفا خانے میں طیبہ کے جو بندہ جا پہنچتا ہے
تو کوئی زخمِ عصیاں لادوا اس کا نہیں ہوتا

جُھکاتا ہے جو گردن اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ سُن کر
کِسی بندے کے آگے سر جُھکا اس کا نہیں ہوتا

زبانِ دِل سے جو ایمان لایا ہے پیمبر ﷺ پر
حبیبِ رب ﷺ سے تو کچھ بھی چُھپا اس کا نہیں ہوتا

تعلق جس کا بن جائے رسولِ حق ﷺ کی سیرت سے
نفاق و جرمِ عصیاں مدّعا اس کا نہیں ہوتا

نہیں آتا ہے بندہ سرورِ عالم ﷺ کی نظروں میں
کہ ہر اِک کام جب تک بے ریا اس کا نہیں ہوتا

وہ جس کی عتبۂ سرکارِ والا ﷺ سے ہوئی نسبت
تعلّق پیار کا پھر جابجا اس کا نہیں ہوتا

نہ ہوں جو باوضو بندے کی ہجرِ طیبہ میں آنکھیں
تو کوئی اشک گوہر آشنا اس کا نہیں ہوتا

اعزہ کچھ ہیں جو ہیں معترض محمودؔ ناعِت پر
خُدا کا شکر، ایسوں سے نبھا اس کا نہیں ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود آقا ﷺ پہ روزانہ وہ جو بندہ نہیں پڑھتا
تو اِس کی بہتری کا حشر میں کُھلتا نہیں کھاتہ

کہیں جاں حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ میں دے دیں
سمجھ میں اپنی آ جائے یہ تو سودا نہیں مہنگا

گیا انسان کعبے کی طرف، پر دیکھنا یہ ہے
نبی ﷺ کی بستیٔ رحمت میں وہ پہنچا، نہیں پہنچا

تریسٹھ سال کے دن رات میں آقا و مولا ﷺ کا
کسی اپنے یا بیگانے نے بھی سایہ نہیں دیکھا

محمد مصطفیٰ ﷺ محبوبِ واحد رب کے ہیں، اُن سے
براہیمؑ اور آدمؑ تک کا بھی رُتبہ نہیں اعلیٰ

یقیں اتنا تو کر لیں آپ، خالق نے بُلایا تھا
یہ کیوں سوچیں، اُنھوں نے رب کو دیکھا یا نہیں دیکھا

نہیں جس کی نگاہوں میں مدینہ روز و شب ہر دم
نظر تو اُس کو آتا ہے، مگر بینا نہیں بندہ

مِلن کی کیفیت میں آقا ﷺ اُمّت کو نہیں بھولے
شبِ معراج کی غایت کوئی سمجھا، نہیں سمجھا

زبانی تو نبی ﷺ سے عشق کے دعوے بھی ہوتے ہیں
مگر یہ کیسی اُلفت ہے کہ ہے کہنا، نہیں کرنا

مٹے محمودؔ بھوک اُس بدنصیب اِنسان کی کیسے
درِ سرکار ﷺ سے جس نے کوئی ٹکڑا نہیں پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک نہ رہنمائی مِلے ربِ پاک سے
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ہے امکان سے پرے

میں نے پڑھے حضور ﷺ کی سیرت کے واقعے
سینے میں جگمگائے محبّت کے قمقمے

آقا حضور ﷺ سارے زمانے کو دے گئے
خلاقِ کائنات کے جتنے ہیں ضابطے

ہم ہیں بھی نصیب کہ ربّ کریم سے
کرتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے سے رابطے

روندے گئے ہیں تاجِ شہی پاؤں کے تلے
وقعت پزیر کر دیے آقا ﷺ نے بوریے

سمجھو کہ خود خُدا نے عطا کر دیا تجھے
دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے تجھے جو بھی کچھ مِلے

پہچان اُن کی قبر میں آسان ہو اسے
اُن ﷺ پر درودِ پاک جو مرتے سمے پڑھے

وہ خوش نصیب عاملِ صلِ علیٰ بنے
لُطفِ خُدا سے جس کو بھی حُسنِ یقیں مِلے

ہوتا گیا تھا سر مِرا افلاک سے بُلند
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف دیکھتے ہوئے

شہرِ حضور ﷺ آنکھ کی پتلی میں بس گیا
اِک عرصۂ قلیل وہاں گرچہ ہم رہے

ہر بار نعت کہنے میں آسانیاں ہوئیں
پائی ردیف ایسی، مِلے ایسے قافیے

جیتے سپہ گری نے رسولِ کریم ﷺ کی
بدر و اُحُد کے، خندق و خیبر کے معرکے

نُورِ خُدا سے نُورِ پیمبر ﷺ کا تھا مِلن
چاروں طرف تھے قصرِ تدلّی میں آئنے

رب کا تھا حکم اُن کے لیے ''لا تفرقوا''
امّت میں پیدا ہو گئے کِس واسطے دھڑے

اقوامِ متحدہ تو نظریں چُرا سکیں
کشمیریوں پہ ظلم جو توڑے ہیں جا رہے

آئیں گے کبریا کی پکڑ میں وہ عنقریب
جو خاندان مُلک کو کنگال کر گئے

لاہور تک پہنچتی ہے محمود خوشبوئیں
''اِتنا مہک رہے ہیں مدینے کے راستے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے کُھلے ہُوئے جو مدینے کے راستے ۔۔۔ قُدرت نے کھولے نعت خزینے کے راستے

سینے کی دھڑکنوں پہ رہے مرتسم درود ۔۔۔ پاؤ گے مغفرت کے قرینے کے راستے

ہیں اعتماد ساز نبی ﷺ کے نقوشِ پا ۔۔۔ کرتے ہیں بند بغض کے، کینے کے راستے

شہرِ نبی ﷺ سے قُلزمِ انوار آئے گا ۔۔۔ اِس کے لیے کُھلے رکھیں سینے کے راستے

جو کافروں کے ساتھ نہ ہوں گے خلط ملط ۔۔۔ اُن کو نبی ﷺ دِکھاتے ہیں جینے کے راستے

عترت سے اُنس لے کے گیا ساحلِ مُراد ۔۔۔ تھے فرشِ راہ گویا سفینے کے راستے

زیرِ قُدوم کیوں نہ ہوں فیروز مندیاں ۔۔۔ ڈھونڈے تو کوئی عشق خزینے کے راستے

مِدحت نگارِ آقا ﷺ ہیں عزّت مآب لوگ ۔۔۔ بس، ہیں وہی، جو چلتے ہیں جینے کے راستے

رہوارِ فکر عتبۂ سرکار ﷺ کو چلے ۔۔۔ جائے گا عرش تک اِسی زینے کے راستے

وِردِ درود کر، کہ ترے ہونٹ بن سکیں ۔۔۔ جامِ طہورِ خُلد کو پینے کے راستے

قصرِ دَنا کو جاتی اور آتی ہیں خوشبوئیں ۔۔۔ ''اِتنے مہک رہے ہیں مدینے کے راستے''

محمودؔ حبِ دینِ نبی ﷺ جن کے دِل میں ہے ۔۔۔ اُن پر کُھلے ہیں مکّے مدینے کے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کے سُوئے کرم اشتمال کا رُخ تھا ۔۔۔ دَنا کے قصر کی جانب وصال کا رُخ تھا

نہ کوئی اُن سے مشابہٗ نہ کوئی اُن کی نظیر ۔۔۔ کبھی نہ سوئے پیمبر ﷺ مثال کا رُخ تھا

ہر ایک اور سخن تھا ورائے فہم و شعور ۔۔۔ نعوت کی طرف میرے خیال کا رُخ تھا

عطا و لُطفِ پیمبر ﷺ مِری طرف کو رہا ۔۔۔ کہ اِس طرف مِرے ہر قال و حال کا رُخ تھا

وہ جبکہ ہر طرف سہو و خطا کا تھا قبضہ ۔۔۔ بہ سمتِ آقا و مولا ﷺ کمال کا رُخ تھا

حضورِ والا ﷺ کی، رب کے حبیب کی جانب ۔۔۔ اذان دیتے ہوئے بھی بلالؓ کا رُخ تھا

جو میں نے ہاتھ اُٹھائے، کرم نبی ﷺ کا ہُوا ۔۔۔ اِسی جواب کی جانب سوال کا رُخ تھا

نبی ﷺ کی یاد صحت کو قریب لے آئی
بہ سمتِ زخمِ نہاں اِندمال کا رُخ تھا

جو چہرہ پھیرا پیمبر ﷺ نے بیتِ مقدس سے
تو سُوئے کعبہ ہر فرخندہ فال کا رُخ تھا

اُنھی سے دُنیا نے پائی نویدِ خیرِ کثیر
سُوئے حضور ﷺ جو اصحابؓ و آلؑ کا رُخ تھا

ہدف خُدا کے غضب کا تھا عاص بن وائل
تو بولہب کی طرف بھی جلال کا رُخ تھا

اِسے وہ قلب میں اپنے نہ کیسے جا دیتا
جب اُن ﷺ کی اُنگلی کی جانِب ہلال کا رُخ تھا

طلوعِ مہر کا آغاز یوں اُدھر سے ہوا
قدومِ شاہ ﷺ کی جانب جمال کا رُخ تھا

ہماری آنکھ تھی جب نقشِ پائے آقا ﷺ پر
اُسی طرف کرم ذوالجلال کا رُخ تھا

مجھے حضور ﷺ نے اِس بار بھی بُلا بھیجا
پئے مدینہ مِرے ماہ و سال کا رُخ تھا

تب اپنے ملک میں امن و اماں رشیدؔ رہا
جو سُوئے دین اناث و رِجال کا رُخ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کی شہرِ خُدا میں ڈھلی طرح
دونوں کی ایک سی رہی ہے قُدرتی طرح

سیرت پڑھو تو ساتھ رہے سر خمیدگی
جو کام بھی ہو، وہ کرو سرکار ﷺ کی طرح

راتیں تو جتنی ذکرِ پیمبر ﷺ سے دُور تھیں
وہ کھا گئیں شکست سحر سے بُری طرح

ہم پیروی میں آپ ﷺ کی بولیں یا چپ رہیں
ہو گُفتنی طرح کہ ہو ناگُفتنی طرح

وہ تربیت، وہ رُخ تو نہیں سامنے، مگر
کوشش تو ہو کہ ہم چلیں اصحابؓ کی طرح

مجموعہ ہائے نعت کے اوراقِ دِل پذیر
رکھتے ہیں آگہی کی عجب دلبری طرح

حلقے میں بیٹھتے ہیں جب احبابِ ذی وقار
وِردِ درود کرتے ہیں سب ایک ہی طرح

اُن سے محبت کیوں نہ کرے گا خُدائے پاک
عادات جن کی ہوں شہِ ابرار ﷺ کی طرح

سرکار ﷺ تو فضائلِ اخلاق کے دیتے رہے سبق
ہم نے بُرائی اور شناعت کو دی طرح

ہر معتمر کا کیسۂ جاں ہے بھرا ہُوا
دیتی ہے آپ جس سے تہی مائیگی طرح

ہر قولِ آقا ﷺ حکمت و دانش فروز ہے
جیسا کلامِ رب ہے، یہ بھی ہے اِسی طرح

اقلیمِ صورت و لفظ کی حاکم نعوت ہیں ۔۔۔ اِن میں ہے حمدِ رب جہاں معنوی طرح
خلقِ عظیم آقا و مولا ﷺ کا تاج ہے ۔۔۔ ڈالی ہے یوں فضائلِ اخلاق کی طرح
اِس بار حاضری مِری تاخیر سے ہوئی ۔۔۔ پلکوں پہ میری جم گئی تھی شبنمی طرح
فکری مماثلت نہیں کفر اور دین میں ۔۔۔ مومن سے ایسا تو نہیں ہو گا کِسی طرح
کوشش تو اِتباعِ پیمبر ﷺ کی ہم کریں ۔۔۔ چاہیں تو ہم کہ عہدہ برآ ہوں کِسی طرح
دو بیٹیوں اور ایک نواسے کے ساتھ میں ۔۔۔ ہر سال پہنچوں شہرِ پیمبر ﷺ کِسی طرح
خاکِ دیارِ آقا ﷺ رہی جاذبِ نظر ۔۔۔ محمودؔ نُور نُور ہے وہ عرش کی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو صلِ علیٰ پڑھتا ہے، اُس شخص کو، حاشا! ۔۔۔ ہے خُلد کی خواہش، نہ جہنم کا ہے کھٹکا
کیوں ہوتا نہ دُنیا کے ممالک میں بھی چرچا ۔۔۔ جب کر دیا ذکر آپ ﷺ کا اللہ نے اونچا
اللہ کی خلوت کا میں مفہوم یہ سمجھا ۔۔۔ آقا ﷺ بھی وہاں تھے تو خُدا پھر بھی تھا تنہا
پڑھ سورۂ والنجم جو لی، مَیں نے یہ سوچا ۔۔۔ معراج کے اَسرار کا افشا ہے کہ اخفا
بعد اُن ﷺ کے، کیا جس نے نبی ہونے کا دعویٰ ۔۔۔ مکار ہے، بدبخت ہے، وہ شخص ہے جھوٹا
اِک لفظِ شماتت جو کہیں کان میں پہنچا ۔۔۔ ناموسِ پیمبر ﷺ کا محافظ جو تھا، بپھرا
''احمد'' ہیں، جو آئیں گے مِرے بعد جہاں میں ۔۔۔ کہتے رہے سرور ﷺ کی بشارت کو یہ عیسیٰؑ
اِس حکمِ پیمبر ﷺ پہ عمل کرنا ہے لازم ۔۔۔ جو صاحبِ ایماں ہے، کرے عہد کا ایفا
پردیس نہیں، دیس سمجھتے ہوئے، لوگو! ۔۔۔ جب چلتا ہوں، لیتا ہوں مدینے کا میں رستہ
تُو ''صلِ علیٰ'' پڑھتا جو تھا، خُلد کے دَر پر ۔۔۔ مَس کندھے سے ہو گا ترے، سرکار ﷺ کا کندھا
اچھائی ہے یہ، نعت کہوں سرورِ دیں ﷺ کی ۔۔۔ بیمار جو ہوتا ہوں، نبی ﷺ کرتے ہیں اچھا
تسکینِ حقیقی کی جونہی ہوتی ہے خواہش ۔۔۔ آنکھوں میں بسا لیتا ہوں حرمین کا نقشہ
کیوں ہو گا نہ عقبہ کی زیارت سے مشرف ۔۔۔ احرامِ عقیدت جو کسی شخص نے پہنا

چاہا جو مِرے دِل نے، جو اللہ سے مانگا　　محمودؔ مجھے سرورِ کونین ﷺ نے بخشا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعزاز بنا قُبّہ وہی فرقِ زمیں کا　　مہمان رہا جس کا مکیں عرشِ بریں کا

رب اور فرشتے بھی درود اُن ﷺ پہ ہیں پڑھتے　　''اللہ ُ غنی! رتبۂ عالی شہِ دیں ﷺ کا

شک حاضریٔ شہرِ پیمبر ﷺ میں ہو کیسے　　انسان مسافر تو رہے راہِ یقیں کا

ہو جاتا ہے معروضہ رسا اپنے نبی ﷺ تک　　وہ خاک نشیں کا ہو کہ اورنگ نشیں کا

اسمِ آقا ﷺ کا ہے نقش، بڑا پاتا ہوں پایہ　　انگشتریٔ قلب میں اِس اپنے نگیں کا

معراجِ پیمبر ﷺ کے معارف کو تلاشے　　سائرؔ جو تخیّل ہو ترا عرشِ بریں کا

دِل بندے کا ہوتا ہے سدا شہرِ نبی ﷺ میں　　خود چاہے وہ طیبہ سے بھی ہو دُور کہیں کا

آقا ﷺ ہی سے پاؤں گا ہر اِک حکم خُدا کا　　یہ پہلا سبق پایا ہے قُرآنِ مُبیں کا

کیوں میرا تخصّص نہ رہے صِدق و امانت　　ہوں مادح و ناعت جو مَیں اصدق کا، امیں کا

ہر چیز تصرف میں ہے، اور ہاتھ کُھلا ہے　　اُن ﷺ سے تو سُنا کِس نے کبھی لفظ ''نہیں'' کا

عاصی کو مدینے میں ہے تدفین کی خواہش　　زاہد ہے جو متمنّی ہُوا خُلدِ بریں کا

تنہائی میں جو ''صلِ علیٰ'' پڑھتا رہا ہے　　ہے ذکر فرشتوں میں اُسی گوشہ گزیں کا

تحریر میں کیا آئے گا ظلماتِ تشکّک　　جب نعت کے الفاظ میں ہو نُور یقیں کا

اللہ سے پا لیتی ہے منظوری گزارش　　دیتا ہوں وسیلہ جو اُسے سرورِ دیں ﷺ کا

کیا فائدہ، اُس کے جو مطابق نہ عمل ہو　　جتنا بھی زباں پر ہو بیاں شرعِ متیں کا

جس کی بھی ساعت میں رہا ذکرِ محمد ﷺ　　عادی اُسے پاؤ گے نہ تم چیں بہ جبیں کا

رہرو جو نہیں راہِ نبی ﷺ کے، تو ہیں رُسوا　　کرتے ہیں گلہ کِس لیے ہم چرخِ بریں کا

دُنیا کو وہ دیتا ہے سبق اپنے عمل سے　　مومن تو مبلغ رہا سرکار ﷺ کے دیں کا

لگتی تھی یہاں عرش پلٹ نعل نبی ﷺ کی　　محمودؔ یہ رُتبہ ہے مدینے کی زمیں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نجم اس کے مقدر کا سرِ عرشِ بریں ہے
جب پشت پند بندے کا لُطفِ شہِ دیں ﷺ ہے

ہوں خاک بسر مَیں، عرق آلود جبیں ہے
طیبہ کی رسائی کو یہی راہِ یقیں ہے

ہے مُلکِ خُداداد جو اِسلام پہ قائم
اِک دُوجے کا ہر بندہ مددگار و معیں ہے

چلنا اِسے احکامِ نبی ﷺ پر ہی پڑے گا
بندہ وہ بھکاری ہے، یا اورنگ نشیں ہے

کیوں عرشِ معلیٰ پہ دماغ اُس کا نہ پہنچے
جس شخص کی نظروں میں مدینے کی زمیں ہے

جو زِشت رُو صلِ علیٰ صل علیٰ پڑھتا رہا تھا
حوریں بھی کہیں گی وہ دلآویز و حسیں ہے

اُمّت جو پیمبر ﷺ کی ہے، فرقوں میں بٹی ہے
یہ دیکھ کے احقر تو ہُوا چیں بہ چیں ہے

یوں پہل ضروری رہی دُنیا طلبی میں
دنیا میں سرافرازی کو بھی دولتِ دیں ہے

جو چاروں طرف روضۂ آقا ﷺ کے ہیں پھرتے
اِک ایسے ہی بختوں میں جبریلِ امیںؑ ہے

خوشنودیٔ سرکار ﷺ ملے گی سرِ محشر
ہر لحہ اگر زیست کا باصِدق و یقیں ہے

بیماریوں کی پوٹ مرغّن ہیں غذائیں
پامردی کی بنیاد جو ہے، نانِ جویں ہے

آقا ﷺ کا جو ہے، اُس کی تو دُنیا بھی ہے، دیں بھی
"جو اُن ﷺ کا نہیں، اُس کی نہ دُنیا ہے، نہ دیں ہے"

محمودؔ جسے رب و نبی ﷺ کا ہے سہارا
ہر اِک نبرد اِس کے لیے فتحِ مبیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذنِ رحمان سے طیبہ جو پہنچ جاؤں گا
دیکھ کر قبّہ کو آداب بجا لاؤں گا

اُس کی منظوری مُجھے ربِ دو عالم دے گا
عرضِ معروض مدینے میں جو پہنچاؤں گا

خدمتِ نعت جو گھر بیٹھے کیا کرتا ہوں
جا کے طیبہ میں ریاضت کی جزا پاؤں گا

طوفِ مقصورۂ سرور ﷺ میں مزا آئے گا
خود کو اِحرام عقیدت کا جو پہناؤں گا

جب سُناؤں گا نئی نعت اُنھیں میں ہر روز
کام ہر ایک فرشتوں سے نکلواؤں گا

ہاتھ رحمت کا مرے سر پہ رکھیں گے آقا ﷺ
زیر دستوں کو بہرحال جو اپناؤں گا

حمد کے سات، اکہتر(۱۷) ہیں مِری نعتوں کے
حشر میں سارے دواوین یہ گِنواؤں گا

منجمد دوری کا احساس پگھل جائے گا
آتشِ شوقِ زیارت کو جو بھڑکاؤں گا

میرا منزل پہ پہنچنا نہ رہے گا مشکل
جب ریاکاری کے شطرنج کو اُلٹاؤں گا

جیسے ہی ''صلِ علیٰ'' نوکِ زباں پر لایا
''میں مدینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا''

لے کے پہنچوں گا تفاصیلِ جرائم طیبہ
اور رجعت پہ عنایاتِ نبی ﷺ لاؤں گا

ہوں جو دریوزہ گر شہرِ پیمبر ﷺ میں بھی
بھیک دروازۂ سرکار ﷺ سے لے آؤں گا

ہے بندھے ہاتھوں سے محمودؔ مدینے کا سفر
ہاتھ عقبہ پہ جو پہنچوں گا تو پھیلاؤں گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے آقا ﷺ سے جو مانگوں گا، وہ پا جاؤں گا
تھامے ہونٹوں سے جو کشکولِ دُعا جاؤں گا

اپنی گردن کو پئے عتبہ جُھکا جاؤں گا
حوصلہ اپنی اُمنگوں کا بڑھا جاؤں گا

نعتِ آقا ﷺ سے جو تا حمدِ خُدا جاؤں گا
میں سمجھتا ہوں، فرشتوں کو بھی بھا جاؤں گا

کہتا جب ''صلِ علیٰ'' صبح و مسا جاؤں گا
میں حقائق کے سب اَسرار کو پا جاؤں گا

اِس تمنّا میں کہ سر اور کہیں پر نہ جُھکے
میں مدینے کی طرف ناصیہ سا جاؤں گا

غیر ممکن ہے، کروں غیرِ نبی ﷺ کی مِدحت
نعت کہنے میں زرِ ذہن لُٹا جاؤں گا

ہے یقیں مجھ کو کہ بخشش کے لیے آقا ﷺ سے
لوحِ قسمت پہ کچھ الفاظ لکھا جاؤں گا

گلشن سیرتِ سرور ﷺ سے جو میں نے پائے
شجرِ فن پہ وہی غُنچے کِھلا جاؤں گا

قاب قوسین کی قُربت کا تصوّر کر کے
سرِ معراجِ پیمبر ﷺ کو بھی پا جاؤں گا

میں کہ دریوزہ گری میرا تخصّص ٹھہرا
مانگتا مانگتا تا بابِ عطا جاؤں گا

جب قدم پہلا مِرا سُوئے مدینہ اُٹھا
خود ستائی کے ہر اِک قصر کو ڈھا جاؤں گا

اپنے سینے میں حدیثوں کے معارِف ہوں گے
میں فنا گھر سے جونہی سُوئے بقا جاؤں گا

جن سے آقا ﷺ کی عنایات کے قابل ٹھہرا
راز محمود وہ میں سب کو بتا جاؤں گا

نہیں ذکر صرف اُس کا میری زباں تک
محبّت ہے سرکار ﷺ کی روح و جاں تک

سفر کیسا مکّہ سے تھا لامکاں تک
''یہاں سے وہاں تک، وہاں سے یہاں تک''

جو لکھا درودِ نبی ﷺ پڑھ کے تو نے
وہ معروضہ پہنچا پیمبر ﷺ کی ''ہاں'' تک

شفاعت پہ سرکار ﷺ کی جب یقیں ہے
ہو کیوں بات تخمین و ظن و گماں تک

رسولِ مکرم ﷺ ہیں رحمت کی صورت
ربوبیّتِ کبریا ہے جہاں تک

زباں پر جو ذکرِ حبیبِ خُدا ﷺ ہو
تو حُسنِ بیاں پہنچے زورِ بیاں تک

محبّت خُدا اور نبی ﷺ کی، رَسا ہے
ہر اِک حمد گو تک، ہر اِک نعت خواں تک

چلیں گے جو حرمین کو ہم سے عاصی
فرشتے نہ کیوں پہنچیں گے کارواں تک

خُدا آپ کرتا ہے اُلفت تو کِس سے
ہے یہ بات آقا ﷺ کے دلدادگاں تک

حدیثوں میں معراجِ سرور ﷺ بیاں ہے
عیاں سے نہاں تک، نہاں سے عیاں تک

تو پہنچے گی وہ کوچہ ہائے نبی ﷺ میں
اگر بات آئی مری داستاں تک

رسالت چلائی تھی آدمؑ سے رب نے
تسلسل ہے جس کا شۂ اِنس و جاں ﷺ تک

پیمبر ﷺ کی رحمت سے قائم ہے ہر رُخ
بہاروں کے موسم سے وقتِ خزاں تک

فرستادہ آیا نبی ﷺ کو بُلانے
پس انداز تھے سب زماں اور مکاں تک

حصولِ علم فرض فرمایا کِس نے
ذکور و اناث اور پیر و جواں تک

جہاں تک خُدا کی خُدائی رَسا ہے
پہنچتا ہے لُطفِ پیمبر ﷺ وہاں تک

چلیں ہم جو سب سُنتِ مصطفیٰ ﷺ پر
ریاست پہنچ جائے امن و اماں تک

جبیں جس کی خاکِ مدینہ کو لپکی
رسائی اُسی کی ہوئی آسماں تک

ہوئی عام یوں سبز گنبد کی ٹھنڈک
چلی آنکھ سے، آ گئی روح و جاں تک

نظر میں رہیں جس کی، ذراتِ طیبہ
رسا کیوں نہ وہ ہو گا باغِ جناں تک

پیمبر ﷺ کی تقلید خوش حال کر دے
رعایا کے افراد سے حکمراں تک

عداوت جسے آلِ سرکار ﷺ سے ہو
رہے باقی اُس کا نہ نام و نشاں تک

جو پاس اپنے، مہماں کو رب نے بُلایا
رسوخ اُن کو حاصل ہُوا میزباں تک

پہنچ رب و سرور ﷺ کی محبوبیت کی
ہے ہر نکتہ رس تک، ہر اِک نکتہ داں تک

درودِ نبی ﷺ صرف ہونٹوں پہ کب ہے
رَسا روح تک ہے، رَسا میری جاں تک

درودِ پیمبر ﷺ کے شاغل تو دیکھو
ہیں محمودِ عاصی سے ربِّ جہاں تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنے کو مہینا ہے رمضانِ مکرّم کا
اُمّت پہ کرم ہے یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

ہے سیرتِ سرور ﷺ کی تقلید پہ وہ مائل
جس پر ہے کرم وافر رحمان کا' ارحم کا

سُنّت بھی ہے' تعمیل بھی ہے حکمِ خُدا کی
یوں ''صلِ علیٰ'' وِرد ہُوا بندے کا ہر دم کا

ہر سال جو جا پہنچے قدمینِ پیمبر ﷺ میں
ممکن ہی نہیں اِس کو کھٹکا ہو جہنم کا

ہوتا ہے اثر یافتہ شہرِ نبی ﷺ پانی
طیبہ کی ہَوا لطف بڑھا دیتی ہے زمزم کا

جاتا ہوں میں یوں طیبہ' شاید' وہ وہیں رکھ لیں
مقصد ہے یہی میرے معروضۂ پیہم کا

ہونٹوں پہ وہ لے آئے آقا ﷺ کے درودوں کو
دارو ہے یہی آخر ہر بندۂ پُرغم کا

خواہش ہے' مدینے کی مٹّی میں رہائش ہو
ناصر ہے خُدا میرے اِس مقصدِ محکم کا

محبوب ﷺ سے ملنے کو جس جا پہ بُلایا تھا
نام اس کو دیا رب نے انوار کے سنگھم کا

میں آل و صحابہ کی کرتا ہوں صفت دائم
مربوط تعلق ہے اِس نسبتِ باہم کا

منصف ہو اگر مومن' وہ فرق نہیں رکھتا
بیگانوں کا اپنوں کا' نامحرم و محرم کا

اُمت ہے پیمبر ﷺ کی اُلفت میں ہوں مَیں قائل
یا شاعرِ مشرقؒ کا' یا قائدِ اعظمؒ کا

جب نُورِ مہیمن سے تجسیم ہوئی اِس کی
''کیسے ہو بیاں رُتبہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا''

عصیاں کے بہت گھاؤ محمودؔ نے جب پائے
رحمت نے پیمبر ﷺ کی پھاہا رکھا مرہم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعت ہے جو خود مولا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا
''کیسے ہو بیاں رُتبہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا''

اُس شخص کی قسمت کو چمکائے گا خود خالق
کہلائے گا جو بندہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

اللہ کے بندوں سے جس شخص کو اُلفت ہے
بندہ ہے وہی پیارا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

رُوحیں بھی عطا رب نے بندوں کی اُسے کر دیں
جانوں پہ جو ہے قبضہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

کھاتا ہے قسم جاں کی اُس جانِ محبّت کی
کرتا ہے وہ ذکر اونچا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

اُس کو جو رکھا رب نے قصرِ ''قندلی'' میں
سایہ تو رہا عنقا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

ظلمت سے نہیں قُربت مومن کی رکھی رب نے
ہے چاروں طرف ہالہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

کہتا ہے جہانوں کی رحمت اُسی ہستی کو
کرتا ہے خُدا چرچا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

ہنگامۂ محشر میں دیکھے گا خُدا اُن کو
چاہے گا خُدا چاہا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

لے لیں گے نبی ﷺ مجھ کو الحمد کے سائے میں
رب کہنا نہ ٹالے گا اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

جو صاحبِ تقویٰ ہے محمودؔ بہی قسمت
بس وہ ہے پسندیدہ اُس نُورِ مجسم ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے دِل میں خُدا کی حمد کا احساس جاگا تھا
سخُن کو نعت کی صورت میں ربِ پاک نے ڈھالا

لگا بندھا سفر کا اور حضر کا میرا ہے قصہ
چلا لاہور سے تو شہرِ سرور ﷺ کو گیا سیدھا

محبّت اُس سے خود کرتا ہے رب واحد و یکتا
نقوشِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ پر جو رہا چلتا

کُھلا پائے گا وہ اپنے لیے جنّت کا دروازہ
گلے میں ناعتِ آقا ﷺ کے ہونے کا تو ہو تمغا

علائق دُنیوی اُس کے لیے ہوتے نہیں خطرہ
وہ جس نے پیرہن احرامِ حمد و نعت کا پہنا

درِ آقا و مولا ﷺ پر پہنچنے کا ثمر پایا
زمینِ شعر میں تخمِ خلوص و اُنس جب بویا

جہانوں کے لیے رحمت اُنھیں خالق نے فرمایا
عوالم پر حبیبِ کبریا ﷺ کا چلتا ہے سکّہ

درودِ پاک پڑھنے کے لیے جو لب کو کھولے گا
مدینے میں رسائی کا نہ وہ دیکھے گا کیوں سپنا

لبوں پر میرے جیسے ہی "غشی یا نبی ﷺ" آیا
مرے چاروں طرف تھا رحمتِ سرکار ﷺ کا ہالہ

بیک جنبش نظّارہ یوں رہا حرمینِ اطہر کا
جمیں کعبے پہ نظریں اور ٹکا تھا قلب پر طیبہ

ہُوا جو نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا، نام پا لے گا
جو ہو کملی کے سایے میں، بگاڑے اِس کا کیا دُنیا

ریا سے نعت کہنے پڑھنے والوں کا نہیں رشتہ
دکھاوے کو جو سرکارِ جہاں ﷺ نے شرک ٹھہرایا

عطا و اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا جس پہ ہے قبضہ
"اُسی دربار کا نقشہ ہے نقشہ باغِ رضواں کا"

کتابِ اُلفتِ محمودؔ پر نعتیں ہوئیں کندہ
طلب کیا اِس کو دُنیا کی، اِسے کیا حشر کا کھٹکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر انوارِ سرور ﷺ پر رہا انوارِ سُبحاں کا
متونِ نعت پر تحمیدِ رب طغرا ہے عنواں کا

شبِ اِسرا کُھلا تھا ہر طرف گلزار عرفاں کا
دَنا کے قصر میں رب منتظِر تھا اپنے مہماں کا

دُعا کا لاحقہ اور سابقہ "صلِ علیٰ" کر کے
اشارہ اِستجاب رب سے پا لوتم نہ کیوں "ہاں" کا

صحابیؓ جو ہے، وہ رستہ دکھاتا ہے ہدایت کا
اثر سارے کواکب پر ہے نُورِ ماہِ تاباں کا

چکا چوند آ گئیں آنکھیں شبِ معراج اُن سب کی
ملائک نے نظارہ کر لیا اُس شب چراغاں کا

خصوص اِس سے ہُوا ہے منکشِف تعمیمِ رحمت کا
نبی ﷺ نے رُتبہ پایا ہے عوالم کے نگہباں کا

جو خوش قسمت ہُوا ہے خامہ کش نعتِ پیمبر ﷺ میں
وہ ہے ممنونِ احساں بن زہیرؓ و کعبؓ و حساںؓ کا

اطاعت سے ہے دوری کے سبب نامحرمی دِل کی
علاج احکامِ آقا ﷺ پر عمل میں پاؤ بُحراں کا

نہیں زائر کی آنکھوں میں کوئی نیلاہٹ اور زردی
اشارہ سبزئ قُبّہ میں پنہاں ہے بہاراں کا

ہر اِک بندے کو اِنساں سمجھے، بھائی ہر مسلماں کو
بہ حکمِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہو وتیرہ ہر مسلماں کا

درودِ پاک پڑھتا ہے وہی، جس پر ہو رب راضی
خمیدہ سر نظر آتا ہے ہر ممنونِ احساں کا

بشارت انبیاؑ دیتے رہے آقا ﷺ کی آمد کی
کہ تھا احساس ہر پل زندگی میں اُن کو پیاں کا

ریاضِ جنتِ آقا ﷺ میں پہنچا تو یہ جانا
"اِسی دربار کا نقشہ ہے نقشہ باغِ رضواں کا"

جو ہے آرام گاہِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ محشر تک
وہاں کی حاضری مقصود ہے روح و دِل و جاں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعطر ہے فضا میں کارفرما باغِ رضواں کا
مزا لیتا ہے طیبہ جا کے بندہ باغِ رضواں کا

نبی ﷺ کے شہرِ دلکش میں نگاہیں خیرہ جس سے ہیں
دوبارہ خُلد میں پاؤں گا جلوہ باغِ رضواں کا

یہاں دوُئی کہاں، یکجائی کہتی ہے کہ ہوتا ہے
قصیدہ شہرِ سرور ﷺ کا، قصیدہ باغِ رضواں کا

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی طاعتِ ربِ دو عالم ہے
مطیعِ مصطفیٰ ﷺ نے پایا جادہ باغِ رضواں کا

طریقِ راست جنت کی طرف اِس جا سے جاتا ہے
مدینے پہنچے تو پایا ہے رستہ باغِ رضواں کا

ترشّح کرتا پاتا ہوں میں سب اعصاب پر اپنے
فضائے شہرِ آقا ﷺ میں حوالہ باغِ رضواں کا

مشامِ جاں میں پودینہ مدینے کا بسا ایسا
تصوّر بندھ گیا ہے بے محابا باغِ رضواں کا

تطابُق ہے تو ہیں مجموعۂ اضداد بھی چیزیں
خس و خاشاکِ طیبہ سے ہے ناتا باغِ رضواں کا

زمیں زرخیز ہے شہرِ حبیبِ مالکِ کُل ﷺ کی
میں چاہوں کِس لیے، ہو دِل پہ قبضہ باغِ رضواں کا

نظر آتا ہے عنبر بیز کرتا ہے نظارہ اہلِ اُلفت کو
مدینے کے گلی کوچوں میں ہر جا باغِ رضواں کا

عماراتِ فلک آسا ہیں، پر کچھ باغ باقی ہیں
اثر یوں بھی مدینے میں ہے گویا باغِ رضواں کا

جہاں دُنیا و عقبیٰ کی ہر اِک نعمت میسر ہے
’’اِسی دربار کا نقشہ ہے نقشہ باغِ رضواں کا‘‘

رہے محمودؔ کے دِل میں دِل آویزی مدینے کی
مجھے معلوم ہوتا ہے یہ منشا باغِ رضواں کا

میں جب جب بھی گیا محمود شہرِ آقا و مولا ﷺ
ریاض الجنہ میں پایا اشارہ باغِ رضواں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور ﷺ کے سِوا حُسنِ بیاں ممکن نہیں
حمد کا بھی شعر پھر شایانِ شاں ممکن نہیں

جو تفکّر اور تدبّر سے نہیں آراستہ
اُس پہ کُھل جائیں رموزِ کُن فکاں، ممکن نہیں

ارتفاع و اوج کی حد ہیں قُدومِ مصطفیٰ ﷺ
اور کِسی کے پاؤں چومے آسماں، ممکن نہیں

اسمِ آقا ﷺ لے کے پینا گھونٹ زمزم کا کبھی
مرگ تک پھر بعد میں بیماریاں ممکن نہیں

آشتی کی جاذبیت سیرتِ سرور ﷺ میں ہے
ذکر آقا ﷺ کا نہ ہو تو پھر اماں ممکن نہیں

لیتے رہنا تم درودِ پاک پڑھنے میں مزا — نفع ہے اِس میں یقینی اور زیاں ممکن نہیں
دیکھنے میں جب مگن ہو عتبۂ آقا ﷺ کو آنکھ — خُلد تک جانے کی خاطر مجھ سے ''ہاں'' ممکن نہیں
زُبدۂ انوار ہے اور عافیت آسا ہے یہ — جب نہ ہو ''صلِ علیٰ'' تسکینِ جاں ممکن نہیں
حُرمت و ناموسِ آقا ﷺ پر کرو جانیں نثار — یہ نہ ہو تو زندگیٔ جاوِداں ممکن نہیں
شانِ استغنا نبی ﷺ کی باعثِ تقلید ہے — ایسا یہ سودا ہے، جس میں کہ زیاں ممکن نہیں
گُل کِھلیں گے حشر میں بھی اِس کے باعث نعت کے — گلشنِ حبِ پیمبر ﷺ میں خزاں ممکن نہیں
منزلِ حقّانیت جس شخص کے ہو سامنے — اُس کو ہو کچھ ظنّ و تخمین و گماں، ممکن نہیں
مرتسم جب ہو زباں ہے حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ — تیرے لب پر غیرِ سرور ﷺ کا بیاں ممکن نہیں
ہو نہ گر پیشِ نظر حب خُدا و مصطفیٰ ﷺ — لیلۃ المعراج کا کرنا بیاں ممکن نہیں
جس کے قلب و ذہن پر کندہ ہوں نعتیں، ہو کبھی — غیرِ آقا ﷺ کی ثنا میں تر زباں، ممکن نہیں
دشتِ حُسنِ غیرِ آقا ﷺ میں جو سرگرداں رہا — پائے وہ بندہ گلستانِ جناں، ممکن نہیں
وِردِ صلِ اللہ کے عادی نہ جس کے ہونٹ ہوں — حشر میں پائے سکونِ سائباں، ممکن نہیں
جو نہیں رکھتا ملک حسنات کی محمودؔ جی — پائے وہ لُطفِ شہِ ہر اِنس و جاں، ممکن نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس فنا گھر میں جو انسان بقا ڈھونڈیں گے — حفظِ ناموسِ مدینے کی فضا ڈھونڈیں گے
اور دُنیا میں کہیں بھی ہوں نبی ﷺ کے بندے — بہرِ تسکین مدینے کی فضا ڈھونڈیں گے
جس کو کہتا ہے خُدا اپنے نبی ﷺ کی مرضی — لوگ وہ مالک و مولا کی رضا ڈھونڈیں گے
ہم تو کملی میں پیمبر ﷺ کی، مزے سے ہوں گے — جو سیاہی ہیں جہنم کے، وہ کیا ڈھونڈیں گے
حکمِ سرکار ﷺ سے جب خُلد میں داخل ہوں گے — نعت پڑھتے ہوئے ہم اپنی جگہ ڈھونڈیں گے
لیں گے سر آنکھوں پہ طیبہ کی مُبارک مٹّی — جب ہمیشہ کے لیے بندے شفا ڈھونڈیں گے
خُلد لے جانے کی خاطر تو فرشتے ہم میں — دیکھنا، لاحقۂ صِدق و صفا ڈھونڈیں گے

طیبہ پہنچیں گے تو پائیں گے اُحد کا پربت
مکّہ جاتے ہی اگر ثور و حرا ڈھونڈیں گے

شہرِ مالک میں تو زمزم کے چلیں گے ساغر
شہرِ آقا ﷺ میں کھجوروں کا مزا ڈھونڈیں گے

رُوشناس آقا ﷺ نے توحید سے فرمایا ہے
اِس لیے رب کو بھی طیبہ ہی میں جا ڈھونڈیں گے

خود نبی ﷺ ہم کو شفاعت کے لیے پکڑیں گے
ہم تو سرکار ﷺ کو کیا روزِ جزا ڈھونڈیں گے

بغلیں جھانکیں گے ترازو پہ پہنچ کر بندے
ہم بغل میں سے پیمبر ﷺ کی ثنا ڈھونڈیں گے

سلسلہ دینِ پیمبر ﷺ سے ہے جس کا قائم
حشر کے سارے سپاہی وہ وفا ڈھونڈیں گے

گھیرے میں کفر و ضلالت کے، جو آ جائیں گے
”آپ ﷺ کی سیرتِ اطہر سے ضیا ڈھونڈیں گے“

پہنچے جن جگہوں پہ محمودؔ قدومِ سرور ﷺ
ایسے ہم سارے مقالاتِ وِلا ڈھونڈیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری سارے رسولانِ خُدا سے ٹھہرے
رب کی مخلوق میں تو سرورِ دیں ﷺ ہیں پہلے

صورتِ نعمتِ فردوس میسّر ہوں گے
نخلِ تنعیتِ پیمبر ﷺ کے نمایاں خوشے

مظہرِ رب جو پیمبر ﷺ ہیں ازل کے دن سے
سارے ادوار اُنھی کے ہیں، زمانے اُن کے

دور اللہ کی رحمت تو نہیں ہے اُن سے
وہ نہ نومید رہیں، جو ہیں نبی ﷺ کے بندے

لُطفِ آقا ﷺ مجھے گھیرے میں لیے ہے ایسے
ڈھانپتے جیسے ہیں برگد کے گھنیرے سایے

التزاماً جو پڑھا کرتا ہوں میں شام سویرے
یاد ہیں مجھ کو کئی ”صلِ علیٰ“ کے صیغے

ہوں گے واپس تو چلے آئیں گے ہنستے گاتے
پہنچیں گے شہرِ پیمبر ﷺ میں جو روتے روتے

اُن سے روشن ہیں نہاں خانے ہمارے سارے
چرخِ انوار کے اصحابِ نبی ﷺ ہیں تارے

اور انسان عطایا کو کہاں سے ڈھونڈے
پائے اللہ سے، جو اُس کے نبی ﷺ سے مانگے

بندہ اعجاز بڑا اپنے نبی ﷺ کا سمجھے
آیا قرآں تو گئے اگلے صحیفے سارے

”واتبغوا“ حکمِ خُدا جس کے بھی اندر اُترے
پہلے وہ طیبہ میں، پھر شہرِ خُدا میں پہنچے

جس کے ہونٹوں پہ رہے نعتِ نبی ﷺ کے نغمے
اُس کو محمودؔ نہیں حشر کے دن کے خدشے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضائل جو رہے سب انبیاؑ میں — ہوئے وہ جمع محبوبِ خُدا ﷺ میں

تطابق ہے وہی فقر و غنا میں — لپیٹے تخت کو جو بوریا میں

چُرایا شوق جب نعتِ نبی ﷺ کا — تو میں پہنچا تھا اقلیمِ بقا میں

جو جائے طیبہؔ وہ پائے سکینت — وہاں کی خاک میں، آب و ہوا میں

نظر آتی ہے مرضی مصطفیٰ ﷺ کی — خُدائے پاک کے ہر فیصلہ میں

وفورِ حُسنِ مِدحت گُستری نے — مجھے نہلایا خوشبوئے وفا میں

رُسل تھے مقتدی اقصیٰ میں اِک شب — کہ تھے ختمُ الرسل ﷺ کی اقتدا میں

تقرّب پر ہے ''او ادنیٰ'' اضافہ — ڈھلیں قوسین بھی کیا دائرہ میں

نبی ﷺ کا بندہ آتا ہی نہیں ہے — انا میں، خود ستائی میں، ریا میں

کرو تذکارِ نُورِ مُصطفائی — اثر پاؤ گے قلبِ پُر ضیا میں

اِسی سے روح میں تسکین اُتری — جو ٹھنڈک پائی تھی ثور و حرا میں

ہو علم الدین غازیؒ کا مقلّد — بقا درکار ہو جس کو قضا میں

کیا ہے فرق واضح مصطفیٰ ﷺ نے — فجور و فسق میں اور اِتّقا میں

کہیں ہم یا سُنیں، پاتے ہیں فوراً — سکُوں آوازۂ صلِّ علیٰ میں

مریضِ معصیت ہے، جا مدینے — کہ جا پہنچے گا یوں دارُالشّفا میں

پہنچ جاتی ہے وہ فی الفور طیبہ — جو ہو اخلاص مرشّح صدا میں

بنایا تھا ہمیں بھائی نبی ﷺ نے — پڑے کِس واسطے ہم تفرقہ میں

نہیں پوشیدہ اُن ﷺ سے کچھ بھی تیرا — ''ہر اِک شے ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں''

درودِ مصطفیٰ ﷺ آتا ہے لب پر — جو ہے محمودؔ کی طبعِ رسا میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے زیرِ پا سب شوکتیں ہیں — ہر اِک عظمت ہے جاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
خشیّت کب ہے، وفرِ مرحمت ہے — جمالِ رب ہے جاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
جو ہے جاروب کش مسجد میں اُن کی — وہ ہے گویا پناہِ مصطفیٰ ﷺ میں
وہ ڈرّا نہ گیا میزاں کی جانب — جو بندہ تھا پناہِ مصطفیٰ ﷺ میں
جری خالدؓ، علیؓ، فاروقؓ یوں تھے — کہ یہ سب تھے سپاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
نسیبہؓ اور طلحہؓ ہی تھے پہلے — اُحُد کے دن سپاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
اُسے کب حاجتِ جنّت رہے گی — جو پہنچا بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
گدائی میں عطایا پا رہا ہوں — گہے خالق میں، گاہے مصطفیٰ ﷺ میں
تمنّا نُورِ خالق کی اگر ہے — رَسا ہو جلوہ گاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
کرم اُن پر بھی وافر تھا، جنھوں نے — بکھیرے کانٹے راہِ مصطفیٰ ﷺ میں
جنھیں ہے بندگانِ رب سے اُلفت — ہیں وہ بندے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں
نظر میں آ کہ ہو جائے تونگر — ’’ہر اِک شے ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری منظور ہو اِلتجا یا نبی ﷺ — رکھیں احقر کو وقفِ ثنا یا نبی ﷺ
ہو مِرے لب پہ صلِ علیٰ یا نبی ﷺ — ہر دُعا کا ہو یہ لاحقہ یا نبی ﷺ
عکسِ روضہ کا آنکھوں پہ اثبات ہے — اور جانب میں کیا دیکھتا یا نبی ﷺ
وہ جو تعلیم سے آپ ﷺ کی ہے جری — ظلم کے آگے وہ ڈٹ گیا یا نبی ﷺ
زندگی دے رہی ہیں علالت میں بھی — آپ کے شہر کی اغذیہ یا نبی ﷺ
غیر کی مدح کو جانتا ہوں بلا — اِبتلا میں نہیں مُبتلا یا نبی ﷺ
منہ کے بل میرے گرنے کا امکان نہیں — آپ کا جو مِلا آسرا یا نبی ﷺ
درس قُرآنِ خالق نے مجھ کو دیا — آپ کی مرضی رب کی رضا یا نبی ﷺ

دونوں میزان پر ایک جیسے رہے
ناعت و حامدِ کبریا یا نبی ﷺ

دیکھنے والوں کی دیکھ سرگشتگی
آپ کے در پہ یوں سر جُھکا یا نبی ﷺ

جب بھی پہنچا ہوں بستی میں سرکار ﷺ کی
مِل گیا ہے دلِ گم شدہ یا نبی ﷺ

آپ چاہیں تو دو مرتبہ سال میں
پاؤں طیبہ کی آب و ہوا یا نبی ﷺ

کیوں تُلے بے وفائی پہ ہیں آپ ﷺ سے
یوں تو لب پر ہے ذکرِ وفا یا نبی ﷺ

عجز و اخلاص سے نعت کہتا ہے یہ
کب ہے محمودؔ صیدِ انا یا نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کی نبیوں پہ ہے برتری
آپ ﷺ تخلیق پہلی، نبی آخری

جس کے اِمداد گر ہو گئے سیّدی ﷺ
پُر مسّرت وہ پا جائے گا زندگی

جس کو ذکرِ نبی ﷺ سے ہے وابستگی
پائے گا وہ خوشی، ہو گا غم سے بری

رب نے وہ مان لی، جو اُنھوں نے کہی
یہ ہے محبوبیت، یہ ہے پیغمبری

ہاتھ طیبہ میں پھیلے تو پھر کیا کمی
یہ گدائی کہاں، یہ ہے شاہنشہی

نکتہ ''صلِ علیٰ'' جب رہا مرکزی
میں نے جو بات چاہی، وہ پوری ہوئی

مستقل اِک تعلق نبھاتی رہی
میری بے چارگی، اُن کی چارہ گری

سارے شعبوں میں فرمائے جو رہبری
شخصیت آقا ﷺ جیسی نہیں دوسری

اشرف الخلق ہیں صرف وہ آدمی
اپنے آقا ﷺ کے کہلائیں جو اُمّتی

ہو ہر اِک کام میں آپ کی رہبری
اُن کا کہنا کریں بائع اور مُشتری

میں نے پیشانی جب اُن کے دَر پر دھری
بڑھ گئی روح و جاں میں عجب سرخوشی

خیر الاوراد ''صلِ علیٰ'' قدرتی
رہنما جس میں میرے ہوئے شافعیؒ

سر کے بل کیوں نہ طیبہ چلے آدمی
حاضری کی اجازت جسے آ گئی

حکمِ سرکار ﷺ سے جو ہیں ناگفتنی
ایسے کاموں سے کرتا ہوں پہلو تہی

دیدِ روضہ نے بخشی ہے وہ روشنی — ہو گئی جس سے حرفِ غلط تیرگی
گردِ طیبہ کی تابانی جب دیکھ لی — میری آنکھوں میں جچتا نہیں کوئی بھی
جب نہیں کرتے آقا ﷺ کی ہم پیروی — اجتماعی ہے گویا یہی خودکشی
گفتنی بھی ہے محمود اور کردنی — شاعری نعتِ سرور ﷺ کی اور حمد کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو فردا اتنا اُجلا دیکھنے کو — مِلے جنّت میں طیبہ دیکھنے کو
نبی ﷺ سے چاہیے اُلفت کی عینک — مقدّر کا ستارہ دیکھنے کو
نہ آتے آپ تو تاریکیاں تھیں — نہ پا سکتے سویرا دیکھنے کو
نظر سوتے میں آیا ہے مدینہ — مِلے گا اِس کا ثمرہ دیکھنے کو
چلا قصرِ دنا سے، لامکاں تک — ہے ذکر آقا ﷺ کا اونچا دیکھنے کو
نہ کشتی عترتِ آقا ﷺ کی ہوتی — تو کب مِلتا کنارہ دیکھنے کو
ڈمی ہیں یا روبوٹ اکثر جہاں میں — نہیں آقا ﷺ کا بندہ دیکھنے کو
مدینے کو نہ کی ہے پشت اُس نے — مِلا جس کو بھی سیدھا دیکھنے کو
تو ہو میقات تیرا ذوالحلیفہ — چلے تو جب بھی کعبہ دیکھنے کو
ظہورِ مصطفیٰ ﷺ کرتا نہ مالک — تو کب مِلتی یہ دُنیا دیکھنے کو
نظر محمودؔ کی طیبہ کی جانِب — لگی رہتی ہے جلوہ دیکھنے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود انفاس میں کِس طرح بستا — ”اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو“
ہر اِک سُو عام رحمت کیسے ہوتی — ”اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو“
مسلماں کِس طرح معراج پاتے — ”اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو“
مجھے جاء وک کیوں کہتا الٰہی — ”اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو“

نہ حج و عمرہ تک مقبول ہوتا ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
ہمارا رُخ سوئے یروشلم تھا ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
جبل جنّت کا کیسے دیکھ پاتے ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
سمجھتے کب مواخاتِ مدینہ ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
مسلماں مکّہ میں مظلوم رہتے ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
مجھے کرنی ہی کیا تھی چشمِ بینا ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
جسد کو میرے، کیسے روح مِلتی ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیسے کرتا ''اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبِ محمودؔ پر ''صلِ علیٰ'' ہو ''چراغِ زیست جب گُل ہو رہا ہو''
زباں پر تیری تحمیدِ خُدا ہو اگر مقصود آقا ﷺ کی رضا ہو
وہ آخر کیوں گرفتارِ بلا ہو ہو بندہ اُن کے ٹکڑوں پر پلا ہو
اگر رب سے محبّت اُن کی چاہو درِ محبوبِ مالک ﷺ کیوں نہ وَا ہو
مرا آقا ﷺ سے جب بھی سامنا ہو میں پاؤں دیکھوں، اتنا سر جُھکا ہو
جیسے ہو پیار بندوں سے خُدا کے نہ اُس پر کیوں کرم سرکار ﷺ کا ہو
نبی ﷺ جیسا نہیں کوئی، یہ مانو تو وحدت کبریا کی آئنہ ہو
تقرّب نے جو ''او ادنیٰ'' دکھایا کہاں ممکن تھا، اُن میں فاصلہ ہو
مدد کو وہ پہنچ جاتے ہیں فوراً کرے یاد اُن کو بندہ، جس جگہ ہو
خدا اُس دِل میں آنا چاہتا ہے نبی ﷺ کا نام جس دِل پر گُھدا ہو
اشارہ ہے کدھر میزابِ زر کا ضروری ہے، تمھیں اِس کا پتا ہو
دُعا اللہ سے منظور ہو گی پیمبر ﷺ کا جو اِس میں واسطہ ہو

ہو کندھا مَس مرا، پاؤں سے اُن ﷺ کے — درِ فردوس میں جب داخلہ ہو
وہی ہے اُمّتی سچا نبی ﷺ کا — وہ بندۂ حق پہ جو ڈٹ کر کھڑا ہو
جو ہیں تخلیق پہلی، رب نے چاہا — نبوّت کا اُنھی پر خاتمہ ہو
درودِ پاک ہونٹوں پر ہے میرے — خدا کا اِس سے بڑھ کر لُطف کیا ہو
بلائیں لینے کیوں آئیں نہ حوریں — جو گردِ طیبہ سے چہرہ اَٹا ہو
وہ دیکھے گا یہ سپنا جاگتے میں — جو سوتے میں بھی طیبہ دیکھتا ہو
زمانہ اُس کے پیچھے ہاتھ باندھے — جو دروازے پہ آقا ﷺ کے کھڑا ہو
جچے محمودؔ وہ رب کی نظر میں — لبوں پر جس کے نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حواس اپنے نہ بندہ کھو رہا ہو — ''چراغِ زیست جب گُل ہو رہا ہو''
نبی ﷺ کی یاد میں جو رو رہا ہو — وہی فردِ عمل کو دھو رہا ہو
کہیں پہنچا نہ ہو شہرِ نبی ﷺ تک — جگاؤ مت اُسے، جو سو رہا ہو
ثمر پائے گا آقا ﷺ سے وہ اچھا — جو بیج اچھائی ہی کے بو رہا ہو
نہیں خوشحال اِس بندے سے بڑھ کر — نبی ﷺ سے ٹکڑا لیتا جو رہا ہو
سکوں زا نیند طیبہ میں وہ پائے — وہاں فٹ پاتھ پر جو سو رہا ہو
اُٹھے گا خواب سے وہ ہڑبڑا کر — عمل کا جس کے، کوٹھا جو رہا ہو
وہ کیسے پائے گا اِمدادِ سرور ﷺ — جو سامانِ رذائل ڈھو رہا ہو
اُسے میزان پر پاؤ گے ہنستا — درِ سرکار ﷺ پر جو رو رہا ہو
نبی ﷺ کا مُتّبع ہے تو رہے خوش — مشوش کیوں وہ آخر ہو رہا ہو
کِسی کے آنسو نکلیں تو ہے ممکن — کہ دِل یا رُوح میں گھاؤ رہا ہو
وہ ہو گا مطمئن ''صلِ علیٰ'' سے — جو اِنساں خُوں کے آنسو رو رہا ہو

نبی ﷺ کی راہ سے محمودؔ ہٹ کر — چلے بس وہ، جو حق کو کھو رہا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُتّبع اُن ﷺ کے، ممتاز ہیں سب کے سب — باعثِ فخر و اعزاز ہیں سب کے سب
بھیجتے ہیں درود اپنے سرکار ﷺ پر — اِس طرح سے ہم آواز ہیں سب کے سب
مومنوں میں نہیں ہوتی بے گانگی — ایک دُوجے کے ہم راز ہیں سب کے سب
طاعتِ شاہ ﷺ میں سرفگندہ ہیں جو — دوسروں سے سرافراز ہیں سب کے سب
جن کو آقا ﷺ کی سُنّت کا اِدراک ہے — ہر بُرائی سے وہ باز ہیں سب کے سب
جو محافظ ہیں ناموسِ سرکار ﷺ کے — جاں نثار اور جانباز ہیں سب کے سب
خلوتِ کبریا میں جو پہنچے نبی ﷺ — کُھل گئے، جتنے بھی راز ہیں سب کے سب
حمدِ رب ہو، مناقب ہوں اصحابؓ کے — مدحِ آقا ﷺ کا آغاز ہیں سب کے سب
قُدرتِ کبریا جن کی بنیاد ہے — میرے آقا ﷺ کے اعجاز ہیں سب کے سب
لب پہ للکار، ہاتھوں میں ہے اسلحہ — فوجی مومن تو جانباز ہیں سب کے سب
جو کہے رب نے توصیفِ محبوب ﷺ میں — لفظ توجیہِ اعزاز ہیں سب کے سب
پیار محمودؔ جن کو نبی ﷺ سے نہیں — لوگ وہ فتنہ پرداز ہیں سب کے سب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرمِ کعبے کا وجہِ اِندمالِ رنج و غم لکھیں — برابر اس کے جب سوچیں، مدینے کا حرم لکھیں
وہ فانی حُسن کی تعریف جتنی چاہیں، کم لکھیں — مگر حمد او نعتِ مصطفیٰ ﷺ اہلِ قلم لکھیں
پرِ جبریلؑ کو خامے کی صورت میں اگر پکڑیں — تو ہم دشتِ مدینہ کو خیابانِ ارم لکھیں
نبی ﷺ کے ہاں پسندیدہ فقط پرہیزگاری ہے — نظر جو متّقی آئے، اُسی کو محترم لکھیں
جو چاہیں قبر میں پہچاننا آقا و مولا ﷺ کو — نگاہوں پر عنایات آپ کی وہ مرتے دم لکھیں
مواد اس کا اَخذ کر لیں کلامِ ربِ ارحم سے — ثنائے مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ جتنی بھی ہم لکھیں

بُلاوے کا سندیسا اِن کو طیبہ سے ضرور آئے
جو عرضی اِن کی خدمت میں بہ اُمید کرم لکھیں

بنیں قِرطاس پر جو صورتِ مداحِ آقا ﷺ
اُنھیں سرکارِ والا ﷺ کے فیوضاتِ اَتم لکھیں

نظامِ مصطفیٰ ﷺ اپنائیں پاکستان میں ہم بھی
دَساتیرِ جہاں کو اِس کے آگے کالعدم لکھیں

جو بندہ کام آئے بندگانِ ربِ عالم کے
اِسی کو بے نیازِ رنج و اندوہ و الم لکھیں

وہ جو قدمینِ سرور ﷺ میں خمیدہ سر رہیں دائم
وہ خود کو زیرِ الطاف و عنایاتِ قدم لکھیں

جہاں بھی ہیں مسائل اُمّتِ سرکارِ والا ﷺ کے
اُنھیں اربابِ علم و فضل سب اپنے ہی غم لکھیں

نبی ﷺ کی نعت ہو تحریر یوں نم دیدہ آنکھوں سے
”قلم جب تھک کے رُک جائیں تو ہم باچشمِ نم لکھیں“

ہدف محمودؔ جب دونوں کریموں کا بنیں بندے
عنایاتِ حبیبِ رب ﷺ کو مالک کا کرم لکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں اشعار جو مدحِ حبیبِ ربّ عالم میں
بہ دربارِ حبیبِ کبریا کیسے نہ وہ پہنچیں

اِسی آواز کو بندے نہ کیسے گوش زد سمجھیں
گجردم چڑیاں جب نعتِ رسولِ پاک ﷺ میں چہکیں

جو نعتِ سرورِ کونین ﷺ پڑھنے کے لیے آئیں
لباسِ مسکنت اور عجز کا وہ پیرہن پہنیں

جنھیں خواہش ہو جنّت میں وہ قُربِ مصطفیٰ ﷺ پائیں
عشا کے بعد قُبّہ کی طرف رُخ کریں، بیٹھیں

اُسے سرکار ﷺ اپنی بستیٔ رحمت میں بُلوائیں
صباح و شب رہیں نوکِ زباں پر جس کے بھی نعتیں

مقامِ آقا و مولا ﷺ کا سمجھ میں آئے گا اُس دم
کُھلیں جب حشر کے ہنگام میں اِنسان کی آنکھیں

کہا سرکار ﷺ کا ”الفقر فخری“ اُن کو یاد آئے
وہ بندے دُنیوی جو شوکتیں اور حشمتیں چاہیں

زیارت اُس کو ہو گی مصطفیٰ ﷺ کی صبحِ محشر کو
گزرتی رہتی ہوں جس کی درودِ پاک میں راتیں

اگرچہ شہر تو پھیلا ہُوا ہے آج میلوں میں
حرم کی سمت جاتی ہیں مدینے کی سبھی راہیں

توجہ ہم پہ فرمائیں اگر حسان بن ثابتؓ
”قلم جب تھک کے رُک جائیں تو ہم باچشمِ نم لکھیں“

درودِ پاک فضلِ حق سے میں محمودؔ پڑھتا ہوں
اذانوں کی مِرے کانوں میں جب آتی ہیں آوازیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش منظر کہوں کہ پس منظر ذاتِ سرور ﷺ ہے ذات کی مظہر
خاکِ پاکِ مدینۂ سرور ﷺ ہے ہر اِک اِرتفاع سے اُوپر
ضو فروز آقا ﷺ ہیں ہر اِک جا پر مجھ سے کہتا ہے یہ مرا اندر
کیوں نہ ہر وقت ہو خُدا یاور ہے درودِ حبیبِ رب ﷺ ازبر
کر کے محسوس آپ ﷺ کے تیور بولتے پائے لوگوں نے کنکر
لے گئی اُس کو خُلد کے اندر مصطفیٰ ﷺ کی سرِ اُحد ٹھوکر
اپنے دَر پر جو جُھکتا دیکھا سر مدح کا مجھ کو دے دیا جوہر
ہوں میسّر جو مجھ کو بال و پر جاؤں حرمینِ پاک کو اکثر
صورتِ مصطفیٰ ﷺ تھی احسن تر بے عدیل آپ ﷺ کا تھا صورت گر
ہے تداول عجب طرح کا بیاں نعت و تحمید دونوں مشکل تر
حاصلِ اُسوۂ نبی ﷺ یہ ہے خرچ کر راہِ دیں میں مال و زر
ہیں نہایات عظمتوں کی دو چوکھٹ آقا ﷺ کی اور خُدا کا دَر
ہم ہیں محفوظ اور مصئون ہے مددگار رب، نبی ﷺ یاور
ضابطے رب کے کامیاب ہوئے جب ہوئی رزم گاہ خیر و شر
اسپ حاجت رواں ہے طیبہ کو ہم ہیں بے چارگاں، وہ چارہ گر
پاؤں چومے تو ہو گئے روشن تھال سورج کا اور قرصِ قمر
باندھو رختِ سفر مدینے کو اِس سفر ہی سے پا سکو گے حضر
چاہتا ہے جو اُن کی خوشنودی جو کہیں رب و مصطفیٰ ﷺ، وہ کر
سامنے جب مواجہہ ہو رشیدؔ ہاتھ گھٹنوں پہ ہوں تو آنکھیں تر
حشر میں نعت گو رشیدؔ احمد جا کر گرے گا نبی ﷺ کے قدموں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”عشقِ سرکار ﷺ جو سینے میں بسا لیتے ہیں“ — حدتِ حشر سے اپنے کو بچا لیتے ہیں

نعت کہتے ہیں، لگی دِل کی بجھا لیتے ہیں — مشکلیں جتنی ہوں، آسان بنا لیتے ہیں

خیر الاوراد اگر ”صلِ علیٰ“ لیتے ہیں — یہ جو کرتے ہیں، وہ مالک کو منا لیتے ہیں

موت سے بچ کے، وہ پھر زیست کو آ لیتے ہیں — عکسِ قُبّہ کو جو سینے پہ کُھدا لیتے ہیں

کرتے ہیں آپ نبی ﷺ پُشت پناہی اُن کی — نام سُنتے ہی جو گردن کو جُھکا لیتے ہیں

نوبت آئے جو جہنم کی، تو میرے آقا ﷺ — معصیت کاروں کو کملی میں چُھپا لیتے ہیں

نعت جو گوشہ گزینی میں ہیں لکھتے پڑھتے — داد و تحسین فرشتوں سے وہ پا لیتے ہیں

حبسِ دُنیا کے جو چلتے ہیں بہ ہر سو جھکّڑ — ہم تو احساس میں طیبہ کی ہَوا لیتے ہیں

اُن کو ملتی ہے ولایت کی سند مالک سے — اُن ﷺ کے اصحاب سے جو درسِ وفا لیتے ہیں

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا جو آئے موقع — عہدِ ایمان مسلمان نبھا لیتے ہیں

نخلِ تنعیت کو تحمید کا پانی دے کر — باغِ اخلاص میں ہم پودے اُگا لیتے ہیں

زندگی میں جو نہیں رکھتے ہیں کوئی بھی خواہش — نعت گوئی کی سرِ حشر جزا لیتے ہیں

مُنسلک ہم کو رکھا رب نے نبی ﷺ کے دَر سے — وہ بھکاری ہیں، پیمبر ﷺ کا دیا لیتے ہیں

مدحِ سرکار ﷺ میں محمودؔ قصیدے لکھ کر — ہم علالت میں شفا یاب رِدا لیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ جب اُس کی جمی روضۂ آقا ﷺ کی طرف — خُلد کی آنکھ رہی آپ ﷺ کے شیدا کی طرف

سبز گنبد نے کیا قلب پہ جلوہ، تو ہوئی — اخضریت کی نظر دیدۂ بینا کی طرف

ہونٹ بھی کرتے رہے شہرِ نبی ﷺ کی باتیں — سمع کا ذوق بھی ہے ذکرِ مدینہ کی طرف

اپنے آقا ﷺ کے تتبّع میں ہیں حسنات سبھی — ہر بھلائی کے لیے دیکھنا آقا ﷺ کی طرف

بندہ متوجہ ہُوا سورہ قلم کو پڑھ کر — ذکرِ سرور ﷺ کی طرف، نعت کے املا کی طرف

رب کے کہنے پہ درود اِس لیے میں پڑھتا ہوں — کام ہو جو بھی، ہُمکتا ہے نتیجہ کی طرف

سیرتِ سرورِ ہر کون و مکاں ﷺ کو دیکھا
زخمِ عصیاں جو چلے اپنے مداوا کی طرف

قبلہ تبدیل نہ کیوں ہوتا کہ جس وقت ہُوا
اِذنِ خلّاقِ جہاں آپ ﷺ کے ایما کی طرف

بعد قعدہ کے جونہی سجدہ میں پہنچی، لوگو!
دِل ہو طیبہ کی طرف، چہرہ ہو بطحا کی طرف

تھا ادب مانع کہ کہتے تھے ابوالعاصؓ ۔ اُن کی
نظریں اُٹھتی نہ تھیں آقا ﷺ کے سراپا کی طرف

شبِ معراج رہیں فرشِ علیٰ کی نظریں
آپ ﷺ کی نعلِ مجلّا و مصفّا کی طرف

پاؤں چلتے رہے احقر کے، خُدا کے گھر کو
دِل مگر چلتا رہا بستیٔ آقا ﷺ کی طرف

اس کے کِیسے میں رہیں لعل و جواہر وافر
دستِ الطافِ پیمبر ﷺ جو ہو بندہ کی طرف

تابشِ خاکِ مدینہ کو بیاں کرتے ہوئے
روئے تخییل رہا عرشِ معلّیٰ کی طرف

رب یہی کرتا ہے اور حکمِ نبی ﷺ بھی یہ ہے
رُخ ہر وعدۂ انسان ہو ایفا کی طرف

دِل تھا محمود کا قدمینِ نبی ﷺ کا گھائل
آنکھ مائل رہی سرکار ﷺ کے عقبہ کی طرف

زندگی اپنی بہ ہر طور سُنواریں محمودؔ
دیکھیں سرکار ﷺ کے ہم آخری خطبہ کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ عالم ہو نہ ہؤ ہو یا نہ ہو وہ خوش گلو
ذکر میں آقا ﷺ کے، ہوں اس کی نگاہیں باوضو

ہے جہاں کی خاک روشن تر مہ و خورشید سے
شہرِ آقا ﷺ ہے وہ، شہرِ اُنس، شہرِ آرزو

زندگی میں جس کی تھی بنیاد آقا ﷺ کی وِلا
ازدحامِ حشر میں کام آئے گی وہ گفتگو

بُقعۂ رحمت یہاں ہے، بُقعۂ نُوریں وہاں
طیبہ میں دارِ شفا ہے، مکّہ میں ہے دارِ ھُو

دید سے جس کی، نظر آئیں گی تجھ کو ہشت خُلد
ہے حرم طیبہ کا کعبے کی طرف سے ہُوبہو

فقرہ ہونٹوں پر ہو "رَبَّنَا ظَلَمْنَا" کا اگر
بندۂ آقا ﷺ کو ہے خوشخبری **لاتقنطوا**

سب عوالم کے لیے رحمت ہے اُن کی ذاتِ پاک
سب جہانوں میں ہے تذکارِ پیمبر ﷺ چار سُو

سب ملائک، سب خلائق روز و شب مصروف ہیں
غلغلہ وِردِ درودِ پاک کا ہے کُو بہ کُو

پیشوائی اُن کی کرتے پائے رضوانِ بہشت
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں بہ گیا جن کا لہو

ہے اشارہ اُن کی بستی کی طرف میزاب کا
اور آقا ﷺ نے سکھایا ہم کو ہونا قبلہ رُو

میں درودِ پاک پڑھ کر رب سے کرتا ہوں دُعا
پوری ہو جاتی ہے دُنیا میں مِری ہر آرزو

کون تھا محبوب کِس کا، کون کِس کا تھا محبّ
ہم ہیں اِتنا جانتے، رب و نبی ﷺ تھے رُوبرُو

کیوں دریدہ پیشِ رب اپنا ہو ملبوسِ عمل
سوزنِ حُبِّ نبی ﷺ سے چاکِ دامن ہو رفو

اُمّتی آقا ﷺ کا چھوڑے کینہ و بغض و حسد
دِل میں ہو خوشنودیٔ رب و نبی ﷺ کی جستجو

بیٹھ کر صلِ علیٰ پڑھ کر کھڑے ہو کر سلام
حکمِ رب تیرے لیے صلّوا ہے اور ہے سلّموا

جس سے ہیں حسانؓ سے محمود تک سیراب سب
قُلزمِ مداحیٔ سرکار ﷺ کی ہے آبجو

حمد میں بھی شعر پیمائی سے جو غافِل نہیں
کہ دیا محمودؔ کو خالق نے، وہ ناعِت ہے تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن قلوبِ پاک میں تھی سیّدی ﷺ کی آبرو
خالقِ عالم نے اُن کی واقعی کی آبرو

آقا و مولا ﷺ کے دَر پر حاضری کی آبرو
دوسرے لفظوں میں ہے خالق رسی کی آبرو

ہے وہ حرف و لفظ میں حُسنِ معانی کا وفور
رہ گئی مدحِ نبی ﷺ سے شاعری کی آبرو

کر کے تغلیط رذائل سرورِ کونین ﷺ نے
کی فضائل کی بنا پر آدمی کی آبرو

ہو گی کتنی حشر میں، واللہ اعلم بالصواب
مصطفیٰ صلِ علیٰ کی سروری کی آبرو

لوحِ تخلیقِ جہاں پر کی ہے خالق نے رقم
سرورِ کونین ﷺ کی پیغمبری کی آبرو

لوحِ تخلیقِ جہاں پر کی ہے خالق نے رقم
سرورِ کونین ﷺ کی پیغمبری کی آبرو

اِتّباع و طاعتِ سرکار ﷺ کی صورت میں ہے
رحم کی، لُطف و کرم کی، آشتی کی آبرو

سرورِ کون و مکاں ﷺ مخدومِ جبرائیلؑ ہیں
ہر طرح ہے مصطفیٰ ﷺ کی برتری کی آبرو

ہاتھ میں رکھتا ہے وہ توحید مالک کا علم
جس کے دِل میں ہے نبی ﷺ کی پیروی کی آبرو

بھانپ لیتے ہیں وہ میرے مضطرب دِل کا سبب
مصطفیٰ ﷺ رکھتے ہیں یوں وارفتگی کی آبرو

سارے انساں، سب ملک، سارے وحوش اور سب طیور
کرتے ہیں محبوبِ رب ﷺ کی برتری کی آبرو

ہے زمیں مسطوع اور سر پر مُعلّق آسماں
اِس سے ہے سرکارِ والا ﷺ کی شہی کی آبرو

آقا ﷺ کا لایا ہوا ہے غیر متبدل نظام
جس میں ہے اُمّت کے ہر اِک مُتّقی کی آبرو

بارشِ انوارِ حق کی شکل میں رکھی گئی
نعت گوئی میں ہماری عاجزی کی آبرو

وِردِ صلی اللہ سے قائم تھی لبوں کی کھنک
اور تھی قدمینِ نبی ﷺ میں عاجزی کی آبرو

صفحۂ قرطاس پر کلکِ وفا و اُنس سے
لکھتا ہے ہاتف نبی ﷺ کی سادگی کی آبرو

عتبۂ مقصورۂ آقا ﷺ سے بٹتی رحمتیں
ہیں رسولِ پاک ﷺ کی دریا دلی کی آبرو

مصطفیٰ ﷺ نے جب اِمامت مسجدِ اقصیٰ میں کی
اِس سے قائم ہو گئی ہر مقتدی کی آبرو

وہ بقیعِ پاک کے جو خفتگانِ خاک ہیں
رکھتے ہیں اُس خاک سے وارفتگی کی آبرو

محسنِ اِنسانیت محبوبِ ربِ پاک ﷺ نے
خاکِ طیبہ سے بڑھائی اُمّتی کی آبرو

تھا ظہورِ نُورِ رب تو ظلمتیں کافور تھیں
رب نے یوں محمودؔ رکھی روشنی کی آبرو

رازِ عشقِ سرورِ کونین ﷺ ہے محمودؔ فاش
رب کی ہے محبوبیت ہی برتری کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ سے سب نے پائی زندگی کی آبرو
پا سکی یوں سب خُدائی زندگی کی آبرو

ان ﷺ کی ہے مِدحت سرائی زندگی کی آبرو
زندگی بھر کی کمائی زندگی کی آبرو

آقا و مولا ﷺ کے ارشادات و فرمودات سے
پا سکیں گے سارے بھائی زندگی کی آبرو

خسرووں کو ٹکڑے چُنتے دیکھ کر سمجھے کہ ہے
شہرِ آقا ﷺ کی گدائی زندگی کی آبرو

اِتباعِ سرورِ عالم ﷺ سے پائے آخرش
اُمّتی کی پارسائی زندگی کی آبرو

قیمتی اندرختے کی شکل میں مرتے ہوئے
پا گئے اُن ﷺ کے فدائی زندگی کی آبرو

پڑھنا سیرت اور لکھنا نعتِ سرور ﷺ ۔صرف ہے
یہ پڑھائی اور لکھائی زندگی کی آبرو

آئنہ بندی احادیثِ پیمبر ﷺ سے ہُوئی
کرتی پائی رہنمائی زندگی کی آبرو

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جان جن لوگوں نے دی
اِن کو خالق نے سُجھائی زندگی کی آبرو

ہو گئی اُن ﷺ کی زیارت وِردِ صلی اللہ سے
مرتے لمحے یاد آئی زندگی کی آبرو

قُدسیانِ عرش میں معراج کی اِک رات کو
اُن ﷺ کے پاؤں نے بڑھائی زندگی کی آبرو

قُبّۂ اخضر بشکلِ مطلعِ انوار ہے
جس سے مِلتی ہے ضیائی زندگی کی آبرو

ہو سنہری جالیوں کی جھلملاہٹ سامنے
ہو گئی اپنی جبہہ سائی زندگی کی آبرو

ہر شعاعِ مہرِ طیبہ ترجمانِ راز ہے
ساتھ ساتھ اِس کے سمائی زندگی کی آبرو

نعلِ محبوبِ مہیمن ﷺ سے فرازِ عرش پر
کر رہی تھی رونمائی زندگی کی آبرو

مصطفیٰ ﷺ آئے، حیات افروز ہر عالم ہُوا
''زندگی نے اُن ﷺ سے پائی زندگی کی آبرو''

دست بستہ اُن کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر رشیدؔ
ہم نے بھی ہر بار پائی زندگی کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سادگی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو
''زندگی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو''

راست باز و بے ریا درویش تھے آقا حضور ﷺ
سادگی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

آپ ﷺ افضل انبیاء سے ہیں، ہے اُمّت بہتریں
برتری نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

اِنتہا شعر و سخن کی مِدحتِ سرکار ﷺ ہے
شاعری نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

قُرب پاتے ہیں نبی ﷺ کا صاحبانِ اِتّقا
متّقی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

صرف آقا ﷺ ہی کا مِلنا ذات سے ممکن ہُوا
رب رسی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

ہو رطوبت آنکھ کے گوشوں میں صلی اللہ سے
اِس نمی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

ہر جہاں پر حاکمیت ہے رسول اللہ ﷺ کی
سروری نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

اُن کی سیرت نے ہدایت سارے اِنسانوں کو دی
رہبری نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

نُور پھیلاتے ہیں ہر سُو ہیں نبی ﷺ ایسے سراج
روشنی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

صاحبِ علم لدُنّی رب کی دیتے ہیں خبر
آگہی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

غیر فانی زندگی کی راہ دِکھلائی اسے
اُمّتی بنے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

انکسارِ مصطفیٰ ﷺ ہے رہنما توقیر کا ۔۔۔ اور شہی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو
"طالح لی" نے دلاسا دے دیا محمودؔ کو ۔۔۔ دلدہی نے اُن سے پائی زندگی کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوچۂ حضور ﷺ کا ہے ذرہ ذرہ نُور ۔۔۔ ہے خاکِ شہرِ سرور و سرکار ﷺ رشکِ طور
دِل میں نہ اُمّتی کے رہے کینہ و غرور ۔۔۔ اِس کے لبوں پہ ہو نہ کبھی حرفِ کِذب و زُور
تخلیق سب سے پہلے کیا رب نے آپ ﷺ کو ۔۔۔ اور پھر ربیعُ النور میں اُن ﷺ کا ہُوا ظہور
پاتے ہیں حمد و نعت ہی میں ضو فروزیاں ۔۔۔ سب جن و انس، سارے وحوش اور سب طیور
آقا ﷺ کا پیار اُس کا رہا نقطۂ عروج ۔۔۔ جس خوش نصیب شخص کو بخشا گیا شعور
نعتیں پڑھیں تو جھڑتے نظر آئیں پھول سے ۔۔۔ ''صلِ علی الرسول ﷺ'' سے پاتے ہیں ہم سرُور
لُطفِ نبی ﷺ سے زندہ رہیں خوش اُمیدیاں ۔۔۔ گو زندگی میں ہم سے ہوئے ہیں بڑے قصور
ہو جس کا پیار حاملِ معیار و پُر وقار ۔۔۔ بُلواتے اپنے دَر پہ اِسے ہیں نبی ﷺ ضرور
جب ازدحامِ حشر کی جانب بڑھوں گا مَیں ۔۔۔ پڑھتے ہوئے درود کو، کر لوں گا پُل عبور
مقصورۂ حضور ﷺ کا کرتا تھا جو طواف ۔۔۔ پہنچا بقیعِ غرقدِ سرکار ﷺ میں ضرور
چھتیس(۳۶) مرتبہ کی حضوری سے یہ کُھلا ۔۔۔ داتا نگر سے طیبۂ سرور ﷺ نہیں ہے دُور
بدبخت کہتا پایا ہے خود کو حضور ﷺ سا ۔۔۔ وہ شخص جس کی عقل میں پایا گیا فتور
قُدسی حدیث ظاہر و باہر ہے، دوستو ۔۔۔ ''ہیں آپ ہی بنائے دو عالم مِرے حضور ﷺ''
اللہ کی نظر میں ہیں محمودِؔ بے گماں ۔۔۔ مداحِ نبی ﷺ میں رقم تیری سب سطور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پر کرم جو ربِ جہاں نے کیے حضور ﷺ ۔۔۔ ہم تک وہ پہنچے آپ ہی کے راستے حضور ﷺ
قُرآن اور حدیث سے ہو گا جو مُنضبِط ۔۔۔ ہوں گے اِسی نظام سے حل مسئلے حضور ﷺ
جو شخص فنِ شعر و سخن سے ہو آشنا ۔۔۔ حمدیں کہے یا آپ کی نعتیں پڑھے حضور ﷺ

معنٰی شناسِ رب ہے اگر تو کہے درود
اسم آپ کا وہ جب بھی پڑھے یا سُنے حضور ﷺ

کافی ہے سر خمیدگی کو چوکھٹ آپ ﷺ کی
کام آئیں گے ہمارے یہی رابطے حضور ﷺ

جب مِلنا چاہا رب نے حبیبِ کریم ﷺ کو
کرتے عبور پَل میں گئے فاصلے حضور ﷺ

پائیں گے کبریا سے، توقّع سے بڑھ کے لُطف
جو بندے آپ کے تہِ دِل سے ہُوئے حضور

تم فرطِ احترام سے ذکر آپ ﷺ کا کرو
میزان کے نتیجے میں دیں گے صلے حضور ﷺ

تشویق جس کو آپ ﷺ کے احکام سے ہوئی
اشعار اس نے حمدِ خُدا میں لکھے حضور ﷺ

ابلاغ ہے یہ اُسوۂ احسن کا آپ کے
کرتا ہوں اولیاءؒ کے جو میں تذکرے حضور ﷺ

ایماں ہے سونا، اس پہ سہاگا درودِ پاک
متنِ خلوص پر ہیں یہی حاشیے حضور ﷺ

اِن پر تخصّصاتِ عطایا زیاد ہیں
غُرفے رکھے دِلوں کے جنھوں نے کُھلے حضور ﷺ

جب محورِ تصوّفِ اِسلام آپ ہیں
سب آپ سے ہیں صوفیہ کے سلسلے حضور ﷺ

ہم اِن کی اِتباع و اطاعت کو کیوں نہ لیں
اِمدادِ بندگانِ خُدا کو بڑھے حضور ﷺ

حبلِ خُدا پکڑ کے ہمیں ایک رہنا تھا
کیوں بن گئے ہیں ہم میں بہت سے دھڑے حضور ﷺ

ہم نام لیوا ہیں، مگر طاعت سے دُور ہیں
کرنے ہیں طے بہت سے ابھی مرحلے حضور ﷺ

محمودؔ کفش آپ کی سینوں پہ نقش ہے
ہیں بدعمل ضرور، پر ہیں آپ کے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ ربِ اکرم و ارحم مِرے حضور ﷺ
مخلوق کے ہیں محسنِ اعظم مِرے حضور ﷺ

آئے تو بعدِ عیسیٰ مریم مِرے حضور ﷺ
''ہیں آپ ہی بِنائے دو عالم مِرے حضور ﷺ''

قادر ہُوا ہے بندوں پہ برہم مِرے حضور ﷺ
یوں سب ''کرونا'' سے ہوئے بے دم مِرے حضور ﷺ

ذات اور صفاتِ ذات میں اِسرا کی رات کو
ظاہر ہُوا تعلقِ باہم مِرے حضور ﷺ

ذکر آپ کا شمال و جنوبِ جہاں میں ہے
ہیں آپ ہی کے پورب و پچھّم مِرے حضور ﷺ

حرماں نصیب کا نہیں ہے گمان تک
زخموں پہ رکھے آپ نے مرہم مِرے حضور ﷺ

پیوست ہے جو میرے لبوں سے درودِ پاک
لپکے نہ میری سمت جہنم مرے حضور ﷺ

برزخ میانِ بندہ و رحمان آپ ہیں
مُنعِم ہے رب تو ہم ہوئے مُنعَم مرے حضور ﷺ

آلامِ روزگار کی تغلیط کے لیے
رکھتے ہیں بندے آپ کے دم خم مرے حضور ﷺ

نُور آفریں فضائے مدینہ کی سمت کو
طیرِ تخیّلات کا ہے رم مرے حضور ﷺ

دُنیا میں درسگاہوں کی بنیاد بن گئے
جو تھے دروسِ دارِ بن ارقم مرے حضور ﷺ

پہلے خُدا نے آپ کی تصویر کھینچ دی
بعداً ہوئی تھی خِلقتِ آدم مرے حضور ﷺ

حسنات جتنی پھیلی ہوئی ہیں جہان میں
سب کی ہیں آپ ہی نے فراہم مرے حضور ﷺ

تحریک جب کلامِ خُدا سے مِلی مجھے
نعتیں نہ کیوں لکھوں گا میں پیہم مرے حضور ﷺ

اعصاب پر تزلزلِ پیہم کی شکل میں
میں حاضری میں کرتا ہوں سرخم مرے حضور ﷺ

مستقبلِ قریب میں ہو جائیں، رب کرے
اسلامیانِ دہر منظّم مرے حضور ﷺ

نظمِ اخوّت آتا نہیں ہے کہیں نظر
مومن جُڑے نہیں ہیں کیوں باہم مرے حضور ﷺ

محمود عرض کرتا ہے اُمّت پہ رحم کی
ہاتھوں میں نعت کا لیے پرچم مرے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

يأيها الذين امنوا

لا ترفعوا أصواتكم

فوق صوت النبي

ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض

ان تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۳واں مجموعۂ نعت

ثنائے رسُولِ جمیل ﷺ

انتساب

کھجور کے اُس خشک تنے ''اُستنِ حنانہ'' کے نام

جس سے حضور سرکارِ عالم و عالمیاں ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے

اور جب ٹیک لگانا چھوڑ دیا تو کھجور کا خشک تنا گریہ کرنے لگا۔

حضور ﷺ نے اِسے سینے سے لگایا تو اُس کی بے چینی ختم ہوئی

تو آپ ﷺ نے اِسے چھوڑ دیا، گڑھا کھدوا کر اِسے دفن کروا دیا۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

ہے الگ زمانے سے منطقہ مدینے کا — جاندار کھاتے ہیں سب دِیا مدینے کا
دیکھا سن نواسی میں راستہ مدینے کا — ذکر کرتا رہتا ہوں ہر جگہ مدینے کا
اِس جگہ سے آقا ﷺ کا جلوہ حشر میں ہوگا — ہے بلد کی سُورہ میں مرتبہ مدینے کا
لوٹ پوٹ قدموں میں اس کے خسروی پائی — بن گیا مقدّر سے جو گدا مدینے کا
پل جھپکنے سے پہلے ہوتا پایا ہے طے بھی — ارضِ پاک سے جو ہے فاصلہ مدینے کا
کان سُنتے ہیں اس کی، آنکھ صدقے جاتی ہیں — جب کوئی ملا مجھ کو آشنا مدینے کا
دل میں صبحِ رحمت کی ضو فروزیاں آئیں — رات بھر مرے لب پر ذکر تھا مدینے کا
اس جگہ پہنچنا تو انتہا ہے رفعت کی — ہو نہ کیوں سکینت زا تذکرہ مدینے کا
رُخ حطیم کی جانب جو کیے ہے پرنالا — دے مطوّفِ کعبہ کو پتا مدینے کا
یہ ریاضِ جنّہ کے حکم سے ہے مترشّح — ہے دخول جنّت ہی داخلہ مدینے کا
رَخشِ فکر جب دوڑا سُوئے بستیٔ آقا ﷺ — کچھ نہیں تھا کعبے سے فاصلہ مدینے کا
بڑھ گئے قدم میرے، جب بھی رہنما پایا — عزمِ کعبۂ رب میں واسطہ مدینے کا
لے کے جو پہنچتا ہے دیدِ کعبہ کو ہر بار — مِل گیا ہے بندے کو آسرا مدینے کا
آفتاب قسمت کا تابناک تر ٹھہرا — جب بھی میں نے دیکھا ہے آئنہ مدینے کا
کوئی جا نہیں ایسی، جو نہ اس سے کمتر ہو — ہر جگہ نہ کیوں کرتا تذکرہ مدینے کا

ذوالحلیفہ سے مکّہ جب چلا رشیدؔ احمد
جم گیا لبِ دل پر شکریہ مدینے کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے کی سمت ہاتھ جب پھیلائے حاضری — ہر سال کیوں نہ وہ رہے جُویائے حاضری
رُجحان ساز عالمِ انوار و التفات — بیتِ خدا و بیتِ نبی ﷺ لائے حاضری
سمجھے کہ اس کو پایۂ عرشِ خدا ملا — خوش قسمتی سے ہو جسے یارائے حاضری
اندھیارے ہجرِ دوریٔ طیبہ کے دور ہوں — جان و دل و جگر کو جب اُجلائے حاضری

کو کو نہیں تمنا کہ پہنچے حجاز تک — خوش بخت بندہ وہ ہے کہ جو پائے حاضری
تا مرگ ساتھ دیں گی معانی شناسیاں — آبِ عطا و لطف اور دریائے حاضری
دے جوشِ اشتیاق مِرا ساتھ، تو ملے — جام ولائے آقا ﷺ اور مینائے حاضری
نزدیک اس کے آتی نہیں خود نمائیاں — بندہ جو صدقِ قلب سے اپنائے حاضری
ہر ہر قدم حبیبِ خدا ﷺ کا کرم رہے — ایسی جو ہو حضوری، وہ کہلائے حاضری
رحمت حضورِ پاک ﷺ کی رب کی عطا رہی — ہوتی رہی ہے شرحِ تمنائے حاضری
مکّہ میں بھی سجور تحیّت ہوں، اور پھر — طیبہ کی سمت کو رہے منشائے حاضری
جذبے جو گنگنائیں تری دھڑکنوں کے ساتھ — کچھ اور ہوتا جائے تو شیدائے حاضری
ہم سے گناہگاروں کی آنکھیں چمک اُٹھیں — ''الطالع لی'' کو جو بہلائے حاضری
مجبوریوں کی زد میں رہے اہلِ حرص و آز — ہے عجز و انکسار ہی زیبائے حاضری
منظوری چار ماہ کی کوشش کے بعد ہو — اوقاتِ اِس طرح سے بھی سمجھائے حاضری
ویزے کے چار ہفتے اگر ہو رہے ہوں ختم — پھر اور حاضری کو بھی تڑپائے حاضری
آیندہ سال لیلۃ المعراج میں مجھے — نعتِ حضورِ پاک ﷺ دے ایمائے حاضری

لب بستہ دم بخود رہے محمودؔ جب خُدا
احرامِ جاں کی شکل میں پہنائے حاضری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ آ کر ہو گیا جو دست بستہ دم بخود — تھا وہی، تھا بے ریا جو دست بستہ دم بخود
کیوں نہ خوشنودی خدائے پاک کی پائے گا وہ — چاہے آقا ﷺ کی رضا جو دستے بستہ دم بخود
خُلد میزاں پر کھڑا ہونے سے پہلے پا گیا — اُن کے در پر تھا کھڑا جو دست بستہ دم بخود
ہے پیمبر ﷺ کی توجہ کا حصول آساں اُسے — دے خدا کا واسطہ جو دست بستہ دم بخود
تزکیہ اُس کا مُزکّی مصطفی ﷺ فرمائیں گے — ہو برائے تزکیہ جو دست بستہ دم بخود
پائے بہجت دیدِ قُبّہ کی، کھڑا طیبہ میں ہو — رنج و غم میں مبتلا جو دست بستہ دم بخود

اسمِ آقا ﷺ سُن کے خوش ہوتا ہے بندہ وہ کہ ہے / اُمّتیٔ باوفا جو دست بستہ دم بخود
طوفِ مقصورہ میں عرضی پیش کرنے کو رہا / حبلِ عصیاں میں بندھا جو دست بستہ دم بخود
ہر تمنائے دلی اس کی نبی ﷺ نے جان لی / ہو گیا حاضر گدا جو دست بستہ دم بخود
سر بلندی آقا و مولا ﷺ نے سب کو کی عطا / پہنچا ہر چھوٹا بڑا جو دست بستہ دم بخود
کیوں نہ پا لیتا قبولیت رسولِ پاک ﷺ سے / کرتا عرضِ مدّعا جو دست بستہ دم بخود
بات کرنے، ہاتھ پھیلانے کی کیا حاجت اسے / ہو گیا طیبہ رسا جو دست بستہ دم بخود
اس کو رب سے عرض کرنے کی اجازت مل گئی / روضۂ آقا ﷺ پہ تھا جو دست بستہ دم بخود
مرتے دم تک نعت کہتا ہی رہا بندہ کہ تھا / پیشِ محبوب خُدا ﷺ جو دست بستہ دم بخود

ہر گزارش اس کی آقا ﷺ مان لیتے ہیں رشیدؔ
ساری دنیا کو لگا جو دست بستہ دم بخود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ہوگی صدق شعاری سے مومنوں کو جھجک / منافقت کی نہ چہرے پہ پائیں گے کالک
اٹھی جو قبّہ کی جانب، گئی نگاہ اٹک / عجیب ہو گئی حالت، جھپک نہ پایا پلک
قدومِ شاہ ﷺ سے تاباں تریں تھے ارض و فلک / فضائے قصرِ دنا تک گئی رجب میں چمک
ملن کی رات کی حیرت فزا فضائیں تھیں / تو چرخ و عرش پہ حیرت زدہ تھے جِنّ و ملک
رہیں سب منہمک مدحِ حضورِ انور ﷺ میں / کوئی ہو شاب، کبر سن ہو، یا کہ ہو بالک
قدم قدم جو چلا مصطفٰی ﷺ کی سیرت پر / کُھلے ملیں گے اسے ہشت خلد کے پھاٹک
وہ جو کہے پہ حبیبِ خدا ﷺ کے چلتے ہیں / وہی ہیں نابغہ انساں، فہم اور زیرک
جو کلمہ گو ہیں، وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں / نہ فصل ان میں ہے نسل اور رنگ اور مسلک
جو آئے لب پہ! تو تصدیق قلب ساتھ رہے / جو دل سے کلمہ پڑھے، وہ کبھی نہ جائے بھٹک
کچھ اور چاہیں گے کُرّو بیاں کیا مجھ سے / درود پڑھتا چلا جاؤں گا میں محشر تک
جو سچ سمجھتا ہوں لب اور قلم پہ لاتا ہوں / نہ ہوگی آگے ندامت، نہ اب اٹھاؤں گا زک

اِدھر اُدھر نہ کچھ دیکھا، درود پڑھتا رہا
کسی سے میری نہ بک بک ہوئی، نہ کچھ جھک جھک

الگ دھڑوں میں بٹے اور لڑتے رہتے ہیں
فقط ہیں کرتے مسلمان ہونے کا ناٹک

نہ غیر مسلم اب مرزائی ہونے پائیں قرار
پڑی ہے آنکھ میں احقر کے سازشوں کی کلنک

وہیں سے آگے خدا تک پہنچنا ممکن ہے
”مری فغاں کی رسائی ہے کُوئے طیبہ تک“

دل و زباں پہ ہے محمودؔ کے درودِ نبی ﷺ
بہ فضلِ قادرِ مطلق سبق گیا ہے یہ پک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کا گھر اپنے خزائن سے خدا نے بھر دیا
ہم سے دریوزہ گروں کو اس نے ان کا در دیا

مصطفی ﷺ نے آس اور امیّد سے بڑھ کر دیا
پھیلا تو دامن تھا، پر سرکار ﷺ نے گھر بھر دیا

جس کی خاطر خلق کیں دنیائیں خالق نے، ہمیں
دین کی تکمیل کی خاطرہ وہ پیغمبر ﷺ دیا

بندوں کی بے چارگی نابود کرنے کے لیے
رب نے بے چاروں کو آقا ﷺ جیسا چارہ گر دیا

مارتے پھرتے جہاں میں ورنہ ٹامک ٹوئیے
وہ تو خالق نے ہمیں سرکار ﷺ سا رہبر دیا

گزرے پُل سے امتِ سرکار ﷺ آسانی کے ساتھ
اِس لیے جبریلؑ کو رحمان نے شہپر دیا

بارگاہِ رب میں وہ ممتاز ٹھہرایا گیا
جس نے حفظِ حرمتِ آقا ﷺ میں اپنا سر دیا

وہ بصیریؒ تھا، صحت اس شخص کے پاؤں پڑی
خواب میں آقا ﷺ نے جس کو تحفۂ چادر دیا

رافت و رحمت تو ہم کرتے ہیں آقا ﷺ سے طلب
یوں ہمیں سب کچھ خدا سے آپ نے لے کر دیا

آقا و مولا ﷺ قسیمِ حوضِ کوثر نے مجھے
صورتِ آبِ مدینہ بادۂ کوثر دیا

ہشت در جنت کے میرے واسطے گویا کُھلے
عتبۂ آقا ﷺ پہ میں نے جب بھی ماتھا دھر دیا

بندگانِ رب سے جن لوگوں کو الفت تھی، اُنھیں
”دے کے جنت کی بشارت آپ نے خوش کر دیا“

سایہ تو محمودؔ ہوتا ہے بعینہٖ وہی
اِس لیے بے سایہ خالق نے انھیں پیکر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقر کو فرما کے دولت، آپ نے خوش کر دیا
ہم پہ آقا، اتنی رحمت! آپ نے خوش کر دیا

پیار فرما کر ودیعت آپ نے خوش کر دیا
ہے جو بخشش کی ضمانت، آپ نے خوش کر دیا

پوری فرما کر یہ حسرت، آپ نے خوش کر دیا
نعت کی بخشی ریاضت، آپ نے خوش کر دیا

سب کڑے اوقات میں مَیں نے پکارا آپ کو
کر کے پوری ہر ضرورت، آپ نے خوش کر دیا

طیبہ کی یادیں جونہی دل پر ضیا افگن ہوئیں
طیبہ بُلوا کر بہ سُرعت آپ نے خوش کر دیا

دست بستہ اپنی چوکھٹ پر کھڑا ہوئے دیا
حاضری کی دی اجازت، آپ نے خوش کر دیا

بخششِ امّت کا وعدہ لینے کی خبروں کے ساتھ
دے کے خالق کی شہادت، آپ نے خوش کر دیا

سیرتِ سرکار ﷺ نے حسنات پر راغب کیا
دے کر ہر حرکت میں برکت، آپ نے خوش کر دیا

جس کے کے باعث پا سکیں گے رستگاری حشر میں
دی ہمیں ایسی شریعت، آپ نے خوش کر دیا

آپ سے مانگا، تو سب حاجات پوری ہو گئیں
اتنی فرمائی سخاوت، آپ نے خوش کر دیا

مومنیّت بُعد کذب و زُور ہی کا نام ہے
کر کے تلقینِ صداقت آپ نے خوش کر دیا

رب کے رستے پر چلا کر، خود سے الفت کے سبب
اپنے ہا ناعت کو حضرت! آپ نے خوش کر دیا

میں درودِ پاک میں مشغول صبح و شام ہوں
میری کر دی پختہ عادت، آپ نے خوش کر دیا

آپ کی حُرمت کا جو بندہ محافظ تھا، اسے
”دے کے جنت کی بشارت، آپ نے خوش کر دیا“

طالبِ علمِ ششم محمودؔ کو از راہِ لطف
نعت کی دے کر اجازت آپ نے خوش کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ سرکار ﷺ کا روشن ہے جب ہر زاویہ
مہرِ فاراں نے جہانوں کو کیا ہے پُر ضیا

غم اڑنچھو ہو گیا، تسکین نے گھیراؤ کیا
جب مصیبت میں کسی نے نامِ پیغمبر ﷺ لیا

فقر تو تھا مخزان کا اور غنا تھی زیرِ پا
کر گیا بے نام تخت و تاج ان کا بوریا

مُذنب و عاصی رسا قدمینِ آقا ﷺ میں ہُوا
چاکِ دامانِ معاصی اس کا سرور ﷺ نے سِیا

کام کا انجام ایسا سب نے دیکھا برملا
میں نے نعتوں کو، مجھے سرکار ﷺ نے اپنا لیا

غازی علم الدینؒ و عامر چیمہؒ سا ہر سرفروش
حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ میں مر کر جیا

حوضِ کوثر کر رہا ہے اس کی آمد کی اُمید
جامِ حُبّ، سرورِ کونین ﷺ جس نے بھی پیا

حمدِ رب العالمیں اور منقبت اصحاب ﷺ کی
میں نے آقا ﷺ کی خوشی کے واسطے سب کچھ کیا

بچ کے رہنا ہوگا اعمالِ شنعیہ سے ہمیں
ہیں نبی ﷺ شاہد ہمارے، دیکھتا ہے کبریا

دوست خالق کے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے مطیع
ہیں نبی ﷺ کے مُتبع، جو ہیں خدا کے اولیا

''کُلیاتِ حمد'' پڑھ لیں جان جائیں گے سبھی
متن پر حمدوں کے، نعتوں کا ملے گا حاشیہ

جو رذائل تھے، فضائل آشنا ہوتے گئے
ہیں مزکی مصطفی ﷺ، کرتے ہیں سب کا تزکیہ

ہوتی ہے مُنتج نبی ﷺ کے ذکر پر ہر میری بات
ہو بیاں یا نظم، ہو تحقیق یا انشائیہ

طالحوں کو اپنی کملی میں چُھپایا آپ نے
''دے کے جنت کی بشار، آپ نے خوش کر دیا''

مصطفی ﷺ نے شرک فرمایا دکھاوے کر رشیدؔ
ہے کرم اُس پر نبی ﷺ کا، جو نہیں کرتا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کے در پر مجھے جھکائے رسول ﷺ
رب کو میرے لیے منائے رسول ﷺ

رب کا محبوب اوّل و آخر
کون ہے، کون ہے، سوائے رسول ﷺ

رازِ فوز و فلاح جن میں ہے
کام وہ ہم کو سب بتائے رسول ﷺ

رب کی مرضی سے، اپنے ہونٹوں سے
بات رب کی ہمیں سُنائے رسول ﷺ

کالعدم جس سے سب نظام ہوئے
ایک ایسا نظام لائے رسول ﷺ

دونوں اک دوسرے سے بڑھ کر ہیں
فقر کا فخر اور غنائے رسول ﷺ

شکل ہے یہ مساوی الاضلاع
خوف رب کا بھی اور وِلائے رسول ﷺ

اُن کی سیرت پہ کتنا چلتے ہیں
اِس طرح ہم کو آزمائے رسول ﷺ

اِن پہ بُنیاد فیصلوں کی رہی
رب کو بھائی ہر اک ادائے رسول ﷺ

''خ'' میں آیا جواب ''اغثنی'' کا
ہر مصیبت میں آزمائے رسول ﷺ

انبیاء سارے تھے عظیم، مگر — تھی رجب رات ارتقائے رسول ﷺ
گزرے موسم، پہ گرم تھا بستر — مل کے خالق سے لوٹ آئے رسول ﷺ
عاصی غفراں مآب کہلایا — دیکھ کر جس کو مسکرائے رسول ﷺ
استجاب آپ راہ تکتا ہے — کب نمودار ہو دعائے رسول ﷺ
جائے طیبہ کو سر کے بل چل کر — اپنے در پر جسے بُلائے رسول ﷺ
پُوچھے بوصیریؒ صحت مند سے — کیا شفا بخش تھی ردائے رسول ﷺ
دشمنی اِن سے، دشمنی اُس سے — ہے رضائے خدا رضائے رسول ﷺ
ہر سُو حسنات کی ضرورت تھی — اِس لیے اِس جہاں میں آئے رسول ﷺ
خوش نصیبی سے عامرِ چیمہؒ — ہو گئے آخرش فدائے رسول ﷺ

کیا ملن تھا رشیدؔ احمد، سوچ
اک رسول آپ، اک خدائے رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتا ہوں جب بھی صفحۂ قرطاس پر قلم — اُس کی طرح مَیں نعت میں کرتا ہوں سر کو خم
آقا حضور ﷺ رب کے ہیں محبوبِ ذوالکرم — اک رب کا ہے تو دوسرا سرکار ﷺ کا حرم
جب دوریٔ مدینہ کا پاتا ہوں دل میں غم — طیبہ کی یادیں کرتی ہیں اعصاب پر کرم
سب نعمتیں خدا کی ہیں، پر بانٹتے ہیں یہ — یہ قاسمِ نِعَم ہیں، وہ ہے مُعطیٔ نِعَم
آقا ﷺ نے دُور کر دیا ہر دَورِ انحطاط — ان کے کرم نے مار دیا عقربِ ستم
دستور زندگی کا پیمبر ﷺ نے جب دیا — دنیا کے ہو گئے ہیں دساتیر کالعدم
وجدان نے بتایا، ہے کافی مِرے لیے — آقا ﷺ کی چشمِ لطف پئے اندمالِ غم
کہتا ہوں نعت پاک بہ ایمائے کبریا — حکمِ نبی ﷺ پہ کرتا ہوں تحمیدِ رب رقم
چوکھٹ سے ان کی، بندہ اٹھائے نہ اپنی آنکھ — دیکھے مواجھہ کو تو گردن ہو اس کی خم
اصلِ ولید ابنِ مغیرہ بتا چکی — اس کی ضلالتوں کے سبب سورۂ قلم

محشر میں اس کی شان پر سب دم بخود ہُوئے — ''صلِ علیٰ'' جو کہتا تھا دنیا میں دم بہ دم
دل میں ہو خوفِ رب تو ہوں نوک زبان نعوت — حالات میں جو تم کو نظر آئیں پیچ و خم
حکمِ نبی ﷺ پہ راستی کی جس نے اختیار — اس کا صراطِ راست پر اٹھے گا ہر قدم
کیا جانے کیا لحد میں نکیرین پوچھتے — چشمِ توجّہ سے نبی ﷺ کی رہ گیا بھرم
اک شب رجب کی، فاصلے لمحوں میں طے ہوئے — تھے میزباں کے روبرو مہمانِ محترم
سب امّتوں کو ان کے نبی ﷺ دیں گے جب جواب — اسی پر ''انا لھا'' تو کہیں گے شہِ اُمم ﷺ

ہے کامیابی یہ کہ دمِ آخریں رشیدؔ
پائے رسولِ پاک ﷺ کی چوکھٹ پہ حبسِ دم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وعدے جو ہم نے سب سے کیے تھے وہ یاد ہیں — ''ہم اُمّتی بانیٔ رسمِ جہاد ہیں''
ترویجِ دیں کے کرنے میں جو کام، یاد ہیں — ''ہم اُمتیٔ بانیٔ رسمِ جہاد ہیں''
فیاض ہیں، سخی ہیں، کریم و جواد ہیں — بندوں کو مصطفی ﷺ کی عنایات یاد ہیں
سفّاک اور جلاد جو ہیں، نا مراد ہیں — باریش یہ سب طالبِ شرّ و فساد ہیں
ہے مجمعوں میں لاشیں گرانا ہی جن کا دین — کچھ کج نہاد ہوتے ہیں، کچھ بد نہاد ہیں
انسانیت کے قتل میں داعش ہیں منہمک — بے رحم، خُونی، وحشی ہیں سب نامراد ہیں
خوں ریزی بے گناہوں کی مطلق حرام ہے — مومن ہیں جو، وہ واقفِ روحِ جہاد ہیں
حرمین میں ملا ہے جنھیں حاضری کا اذن — وہ مُنبسط ہیں، خرّم و مسرور شاد ہیں
ہم چلتے پھرتے ہیں جن میں درودِ نبی ﷺ پڑھیں — شہرِ نبی ﷺ کی گلیاں ہماری مراد ہیں
حُبِ حبیبِ رب ﷺ انھیں پہنچائے گی بہشت — سب نام لیوا آقا ﷺ کے پُر اعتماد ہیں
داروغۂ بہشت کے دل پر رقم ہے یہ — الفاظِ نعت سایۂ تحسین و داد ہیں
آقا ﷺ کا ہاتھ دستِ خدائے جلیل ہے — رُخ پر حروفِ کٓھیٰعٓصٓ ہیں
دستور مانتے ہیں خدا کے کلام کو — بندے جو رب کے، صاحبِ ایماں عباد ہیں

شرحِ کلامِ حق ہے احادیثِ پاک میں — دیں میں جو حکم آقا ﷺ کے ہیں، مستزاد ہیں
لے آئیں ملکِ پاک میں سرکار ﷺ کا نظام — جو فضلِ رب سے صاحبِ بست و کشاد ہیں
ان کا علاج عشقِ نبی ﷺ کی تپش میں ہے — جتنے معاشرے میں ہمارے فساد ہیں
ہیں سیرتِ حضور ﷺ کے جتنے تخصّصات — ان سب پہ کبریا کے اشارات صاد ہیں
وہ کیسے بھول سکتے ہیں مدحت حضور ﷺ کی — الطاف جن کو آقا و مولا ﷺ کے یاد ہیں
گو غیر مسلموں میں نہ شامل کیے گئے — پر قادیانی مرتکب ارتداد ہیں
درکار اتّفاق و محبت کا تھا حصار — کیوں اردگرد اپنے نفاق و عناد ہیں
اپنائیت اور پیار کے رشتوں کو چھوڑ کر — آپس میں مومنوں کے کیوں اتنے تضاد ہیں

محمودؔ میرا یہ ہے تعلق حضور ﷺ سے
میری خطا سے اُن کی عطائیں زیاد ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھا ہے جس نے جلسۂ مولود لازمی — وہ پا سکے گا حاصلِ مقصود لازمی
نُصرت نبی ﷺ کی چاہے اگر سرخمیدگی — محبوبِ رب ﷺ کو پاؤ گے موجود لازمی
ہو استجابِ عرض کا اس کو یقیں نہ کیوں — انسانیت کی چاہے جو بہبود لازمی
بُھولے گا جو درود، وہ پہنچے گا خلد کیا — وہ ساری راہیں پائے گا مسدود لازمی
خاکِ درِ حضور ﷺ رہی ہے نظرِ نواز — اندوہ و رنج و غم ہوئے مفقود لازمی
پہنچیں نہ طیبہ ساتھ لیے خوش اُمیدیاں — پیشانی کیوں نہ ہو عرق آلود لازمی
رحمت کا ابر لائیں گے افلاکِ اعتبار — آنکھیں کسی کی ہوں تو نم آلود لازمی
جس کے قلم پہ حرفِ ولائے نبی ﷺ نہیں — رب کی طرف سے ہے وہی مردود لازمی
حرمین پاک پہنچیں جو کاسہ بدست لوگ — ان پر عطائیں ہوں گی لا محدود لازمی
اپنائیت کے دونوں طرف تھے تخصّصات — شاہد تھا لازمی تو تھا مشہود لازمی
حُسنِ معاشرت تھا پیمبر ﷺ کا خُلقِ پاک — سب کا یہ ہونا چاہیے مقصود لازمی

یہ کیوں بچیں نہ تلخیٔ موت وحیات سے ۔۔۔ ہے مادحانِ آقا ﷺ کی بہبود لازمی
مالک سے سیدھی راہ طلب آدمی کریں ۔۔۔ تسکین زا ہو لمحۂ موجود لازمی
ہر اوّلِ ربیع تہی مائیگی کے ساتھ
پیشِ حضور ﷺ ہوتا ہے محمودؔ لازمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنات سے ہٹا تو ہُوا آدمی خراب ۔۔۔ ورنہ وہ زندگی میں نہ ہوتا کبھی خراب
ہے آج کل جوانوں کی آوارگی خراب ۔۔۔ کرتی ہے عورتوں کی بھی بے پردگی خراب
ہے حُبِّ جاہ و مال ہی جب سنگِ میلِ راہ ۔۔۔ منزل حیات کی ہوئی نا گفتی خراب
ربّ و نبی ﷺ کے آگے رہی سرخمیدگی ۔۔۔ کرتا ہے بس گھمنڈ، یا پھر خود سری خراب
تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ سے آسودگی ملے ۔۔۔ دنیائے دُوں سے کرتی ہے وابستگی خراب
صلِّ علیٰ کا ورد اگر بہ زباں رہے ۔۔۔ بندے کو کس لیے کرے تشنہ لبی خراب
امراضِ معصیت سے جو بچنے کی راہ لی ۔۔۔ ہو گی نہ زندگی کی تری دلکشی خراب
یہ خوشنما فریب ہے، کرکے رہے نہ کیوں ۔۔۔ اسلام دشمنوں سے تری دوستی خراب
یہ بھینٹ تیرے ذاتی مفادات کی چڑھیں ۔۔۔ دنیا و آخرت تری ایسے ہوئی خراب
معیار اور وقار یہی ہے حیات کا ۔۔۔ ذکرِ نبی ﷺ نہیں تو ہوئی زندگی خراب
پیشِ نظر نہ ذاتی گروہی مفاد ہوں ۔۔۔ سوچو تو ہے خلوص سے پہلو تہی خراب
ہے راس مومنوں کو نظامِ رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ جمہوریت خراب ہے، شاہنشی خراب
اس میں ہے حبیبِ مال فقط بے بصیرتی ۔۔۔ سمجھو، ہے دیں کے نام پر سوداگری خراب
سجدے ہمارے کس طرح سے مستجاب ہوں ۔۔۔ ہیں بے حضور امام تو ہیں مقتدی خراب
تھی رہنمائی ربِّ جہاں کی تو کس لیے ۔۔۔ کرتی درودِ پاکِ نبی ﷺ کی کمی خراب
ہم مُذنب و اثیم ہیں، کرتی رہی ہمیں ۔۔۔ وابستگی رذائلِ اخلاق کی خراب

محمودؔ اس کو جانتا ہے خود ملامتی
جب نعت سے ہٹی تو ہوئی شاعری خراب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لطفِ رب کا ڈھونڈتا پایا گیا پتا / دے گی اسے حبیبِ خدا ﷺ کی رضا پتا
رب تک پہنچنے کو ملی طیبہ کی شاہراہ / وجدان تھا کہ جس نے مجھے دے دیا پتا
شادابیوں کی روح دل و جاں سے کر تلاش / دے گا تجھے مدینے کا گنبد ہَرا پتا
بندوں کی دور ہوتی ہیں سب تشنہ کامیاں / طیبہ کی دیتی آئی ہے آب و ہَوا پتا
تغلیطِ معصیت کی طرف تُو نہ گر چلا / دوزخ کا تجھ کو دے گی انا اور ریا پتا
حمدیں رہی ہیں میرے لیے سنگِ میلِ راہ / رب نے قیام گاہِ نبی ﷺ کا دیا پتا
چل بندۂ خدا تُو رہِ مستقیم پر / منزل فلاح و فوز ہے اور اتّقا پتا
کرتا ہو جو تلاش بدیہی حقیقتیں / ’’صلّوا علَی الحبیب‘‘ کا رکھّے سدا پتا
میزابِ زر اشارہ کناں جس طرف کو ہے / وہ با وفا پتا ہے، وہی با خدا پتا
لوحِ جبینِ دہر پہ شہرِ حضور ﷺ ہے / تہذیب کے نقوش دکھاتا ہُوا پتا
جو ہے صحاحِ سِتّہ میں مرقوم، اسی سے تو / قفلِ کلامِ رب کے ہے مفتاح کا پتا
ذکرِ نبی ﷺ میں جس کے، رہا فرطِ احترام / کلکِ وفا و اُنس نے اس کا لکھا پتا
طیبہ رسائی کے لیے کرتا ہے جو دُعا / کشکولِ آرزو میں اسی کے پڑا پتا
لوحِ حیات پر ہو رقم جس کی، جستجو / پائے گا کیوں نہ قُبّۂ سرکار ﷺ کا پتا
کیا حمد و منقبت ہے، اور کیا نعتِ مصطفی ﷺ / میرا قلم تھا، دیتا رہا جو بجا پتا
کہلائے دوست ربِّ جہاں کے، اسی لیے / راہِ نبی ﷺ کا دیتے رہے اولیاءؒ پتا
پُتلی پہ جس کی قُبّۂ اخضر نہیں جما / وہ رب کے ’’کالے کوٹھے‘‘ کا پائے گا کیا پتا
چوبیس گھنٹے پائے سحر کی مُداومت / ’’صلِّ علَی الرسول ﷺ‘‘ کا جس کو ملا پتا
یوں حمدیں میری سب سے زیادہ جہاں میں ہیں / نعتِ نبی ﷺ سے حمدِ خدا کا لیا پتا

سب مومنوں پہ آقا و مولا ﷺ کی ہے نظر — ان کو ہے سب کے ظرف اور اوقات کا پتا

محمودؔ ابُو العجز رہا نعت میں، اسے
مقصورۂ حبیبِ خداط کا ملا پتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارض تا لامکاں خاتم المرسلیں ﷺ — ہیں سبھی نعت خواں خاتم المرسلیں ﷺ
مانتے ہیں مسلمان سارے کہ ہیں — جانِ دیں، جانِ جاں خاتم المرسلیں ﷺ
چشمِ الطافِ رحمان ہم پر ہوئی — جب ہوئے مہرباں خاتم المرسلیں ﷺ
رب کا محبوب ہے کون؟ پوچھا گیا — بول اٹھی زباں خاتم المرسلیں ﷺ
میری قسمت میں ہر سال ہو دیکھنا — آپ کا آستاں خاتم المرسلیں ﷺ
حاضری کی اجازت خدا سے ملے — جب بھی فرمائیں ''ہاں'' خاتم المرسلیں ﷺ
ہو گا اکرام رحمان کے سائے میں — جس پہ ہوں مہرباں خاتم المرسلیں ﷺ
رب کرے، آپ امداد گر ہوں وہاں — ہو گا جب امتحاں خاتم المرسلیں ﷺ
رب کے الفاظ کی شرح کرتے ہیں یہ — رب کے ہیں ترجماں خاتم المرسلیں ﷺ
چاہا اللہ نے، ہوں نبی ﷺ میہماں — پہنچے تا لامکاں خاتم المرسلیں ﷺ
کیجیے غم زدوں کے، خدا کے لیے — قلب و جاں شادماں خاتم المرسلیں ﷺ
مُوجبِ خلق جملہ خلائق ہوئے — سرورِ ایں و آں خاتم المرسلیں ﷺ
میرے ایقان کی جان حُبِّ نبیخاتم المرسلیں ﷺ — ماورائے گماں خاتم المرسلیں ﷺ
ضبط آپس میں کیا، ربط کیسا ہے یہ — رب نہاں ، اور عیاں خاتم المرسلیں ﷺ

پائے محمودؔ سرکار ﷺ کی مدح میں
لفظ شایانِ شاں خاتم المرسلیں ﷺ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ کو جو مضموں ملہمانہ ہو گیا — رحمتوں کا نعت گو کے گرد ہالہ ہو گیا

بیتِ مقدس کے بجائے قبلہ کعبہ ہو گیا
دیکھ لو، سرکارِ والا ﷺ نے جو چاہا، ہو گیا

جو کو بھی پیغمبرِ اعظم ﷺ کا ایما ہو گیا
حامد و ناعت و عصیاں کار بندہ ہو گیا

میمِ سرور ﷺ اور الف اللہ کا یوں ساتھ تھا
ہر غم و اندوہ کا پل میں مداوا ہو گیا

مَیں شتابی سے اُسی پل سُوئے طیبہ چل پڑا
مجھ کو جب میزابِ رحمت کا اشارہ ہو گیا

دایاں پلڑا جھک گیا میزانِ محشر میں مرا
نعت اور صلِّ علیٰ کہنا حوالہ ہو گیا

نعت کہنے کو کُھلا منہ، گیٹ جنت کا کُھلا
میرا اور داروغۂ جنت کا سودا ہو گیا

نُطقِ آقا ﷺ سے کلامِ رب نکلتا دیکھ کر
دُشمنِ ایماں جو تھا، لمحوں میں اپنا ہو گیا

بات بھی خالق نے اُن کی مثل کی ہونے نہ دی
اِس لیے سرکار ﷺ کا معدوم سایہ ہو گیا

ان کا ہر لمحہ تو بے شبہہ ہے جنت در کنار
جن بھی بختوں کا طیبہ میں ٹھکانا ہو گیا

طیبہ کے دار الشفا پہنچا تو صحت کے لیے
دو دہائیوں کا جو تھا بیمار، اچھا ہو گیا

قاسمِ جُملہ نِعَم ﷺ کی نعت لب پر آ گئی
حشر کے دن کے لیے میرا سہارا ہو گیا

رُوئے ہر مسلم پہ جرأت کا تھا نقشِ بے مثال
لشکرِ طاغوت نے دیکھا تو پسپا ہو گیا

عزتِ سرکار ﷺ کی عزّت کی جب باتیں ہوئیں
سُن کے ان کو، ورطۂ دریا کنارہ ہو گیا

منزلِ حقّانیت نزدِ مدینہ دیکھ کر
جو مِرے اعصاب پر تھا بوجھ، ہلکا ہو گیا

اس کا سر پیشِ خدا و مصطفی ﷺ جھکتا نہیں
منزلت کا، جاہ کا جس دل پہ قبضہ ہو گیا

مُلک کا شیریں بیان و خوش کلام انسان بھی
جب درِ سرکار ﷺ پر پہنچا تو گُونگا ہو گیا

وردِ صلّی اللہ جو اقلیم میں گھر گھر ہُوا
”راحت و امن و سکوں کا دور دورہ ہو گیا“

لے گیا محمودؔ کو منزل پہ خطِّ مستقیم
بند آنکھوں سے بھی قبّہ کا نظارہ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ سرور ﷺ میں قریبِ کبریا وہ ہو گیا
باوجودِ معصیت شہرِ نبی ﷺ کو جو گیا

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں عدم کو جو گیا
فردِ اعمال شنیعہ اپنی ساری دھو گیا

سو نہیں سکتا مقدّر اس کا تا روزِ قیام
وہ کہ جو فُٹ پاتھ پر شہرِ نبی ﷺ کے، سو گیا

خرمنِ اشعار سے گُل نعت کے پائے گا، جو
مزرعِ خوش قسمتی میں تخمِ الفت ہو گیا

راستے دو ہیں مگر منزل سمجھنا ایک ہی
نعت کہتے کہتے شاعر حمدِ رب میں کھو گیا

اتّباع و طاعتِ آقا ﷺ میں جب تُو چل پڑا
دنیا داری کا ترے دل تک نہ پھیلاؤ گیا

بندۂ مُسلم کی خواہش تو ہمیشہ سے رہی
جس نے حمزہؓ سے اجازت لی، وہ طیبہ کو گیا

مسکراتا ہنستا واپس پہنچا پاکستان میں
عتبہ و قدمینِ آقا ﷺ تک وہ روتا گو گیا

غیر مسلم ان کو کہنا ان کو کب منظور تھا
قادیانی اقلیت کا چل پھر اب داؤ گیا

رب نے ”کا رونا“ وبا بھیجی تو ہو حیرت زدہ
سب تمھارا فہم اور ادراک داناؤ! گیا

ملک میں جب حاکمیّت ربِّ عالم کی ہوئی
”راحت و امن و سکوں کا دور دورہ ہو گیا“

جب توجّہ کی نظر محمودؔ آقا ﷺ کی ہوئی
بند اُس پل ہو مرے عصیاں کا ہر گھاؤ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات اُن کی سنتے ہی مبہوت ہر انسان ہُوا
جس نے چہرہ دیکھا، وہ سرکار ﷺ ہی کا ہو رہا

حمدیں لکھنا، نعتیں پڑھنا جس کسی کا ذوق تھا
جانتا ہوں مَیں اُسی انسان کو لکھا پڑھا

قبّہ و مینار پر پہلی نظر جس کی پڑے
وہ درودِ پاک پڑھ کر اپنے سر کو دے جُھکا

زرفشاں صُبحیں ہوں یا آئینہ بندی شام کی
رحمتِ سرکار ﷺ کے زیرِ نگیں ہے ہر جگہ

مُعتَمِر کعبہ کا، جو شہرِ نبی ﷺ پہنچا نہیں
حشر کے دن پائے گا اپنے کو وہ بے آسرا

از دیارِ شوق کی گہرائی گیرائی لیے
کر دیے فعال رحمت نے عناصر اربعہ

پہنچے شہرِ مصطفی ﷺ میں اشہبِ عمرِ رواں
شاغل، مدحِ نبی ﷺ کو چاہیے کچھ اور کیا

نازشِ جُملہ رسلؑ آقا ﷺ کی ذاتِ پاک ہے
ان کی محبوبیتِ رب پر دلیلِ قاطعہ

بے پروں کو مائلِ پرواز کرتے ہیں نبی ﷺ
بے پڑھے لکھّوں کو لمحوں میں کریں وہ نابغہ

دولتِ و فریقین سے طے کیے جاتا ہوں مَیں
ارض پاکستان سے حرمین تک کا فاصلہ

انجمن آرائی وردِ درودِ پاک ہے — بندۂ سرکارِ والا ﷺ کی متاعِ بے بہا
دنیا والے دیکھتے ہیں میرے ماتھے کی شکن — جانے والے ہیں آقا ﷺ میرے دل کا ماجرا
میزبانِ و میہمانِ محترم کا تھا ملن — اک شبِ ماہِ رجب تھی جب کہ ہر پردہ ہٹا
امتدادِ وقت کی تشکیل یوں آئے نظر — دل میں ہو خوفِ خدا، لب پر رہے صَلِّ علیٰ
اس کو نغمے جس نے سُنوائے نعوتِ پاک کے — خلد کا رضواں سے اس نے گویا سودا کر لیا
ہو گیا جاری جہاں سرکارِ والا ﷺ کا نظام — ''راحت و امن و سکوں کا دور دورہ ہو گیا''

گوہر مقصود تھا محمودؔ کا مدحِ نبی ﷺ
حبس کے موسم میں آئی طیبہ سے ٹھنڈی ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچی جب طیبہ تلک بندے کی آہ و زاری — رب کے الطاف کی ظاہر ہوئی تازہ کاری
دین سے جان سمجھتے نہیں جو بھی پیاری — ان کے نزدیک پھٹکتی نہیں دنیا داری
عاص وائل سے، ، ابوجہل سے جو ہیں ناری — لازمی روزِ قیامت کو ہے ان کی خواری
ہم خدا والوں کا کیا کام صنم زادوں سے — بُت پرستوں سے نبی ﷺ والوں کی کیسی یاری
تربیت پاتے تھے آقا ﷺ سے صحابہؓ سارے — مُصحفِ ناطقِ قرآں کے وہی تھے قاری
دشت میں چاروں طرف پانی کی نایابی میں — ہوئے پوروں سے پیمبر ﷺ کی تھے چشمے جاری
فکر لے جاتی نہیں اس کو جرائم کی طرف — پیار سرکار ﷺ کا جو روح پہ کر لے طاری
پختہ ایمان پیمبر ﷺ سے ہو جس کا، اُس کی — دشمنِ دینِ پیمبر ﷺ سے ہو کیسے یاری
فردِ اعمال سیہ اس کی بھری ملتی ہے — وہ جو بدبخت رہا اُن ﷺ کی ثنا سے عاری
میرے آقا ﷺ کا لُعاب ان کو تھا کرتا میٹھا — جتنے آبار مدینہ میں تھے پہلے کھاری
عامرِ چیمہؒ نے، ممتازؒ نے، علم الدینؒ نے — جان سرکار ﷺ کی ناموس کی خاطر ہاری
ان کی قسمت میں بالآخر ہوئی ذلّت وافر — مُلک کو لوٹتے جاتے تھے جو باری باری
نام ہوں مومنوں جیسے بھی، تو کب ہیں مومن — جاہ و عزت کے لیے جن کی ہے مارا ماری

شہرِ سرکار ﷺ سے محمودؔ مُداوا لائی
مُخبرِ صبحِ عنایات کی واقف کاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آیتِ قرآں یہی دیتی ہے گواہی
ہے رحمتِ آقا ﷺ ہی کی کونین پناہی

پڑھتے ہیں درود آقا و مولا ﷺ پہ شب و روز
سب جنِ و ملک، سارے جہاں، آپ الٰہی

منزل کو سمجھتا ہے رگِ جان کے نزدیک
طیبہ کے رہِ الفت و اخلاص کا راہی

آقا ﷺ کا تھا اک سادہ چٹائی پہ بچھونا
تھی فرش سے تا عرش عُلا آپ کی شاہی

سرور ﷺ کی توجّہ نے سفیدی میں بدل دی
تھی جتنی مری فردِ جرائم کی سیاہی

انوارِ نبی ﷺ دیکھ نہ پایا کوئی اندھا
کب قابلِ دید رہی کور نگاہی

تھے عامرِ چیمہؒ کی طرح قادری ممتازؒ
ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت کے سپاہی

میلاد کی محفل میں ولا آپ ﷺ کی پا کر
بدبخت ہے وہ، جس کے بکی واہی تباہی

کہتے ہوئے سب حمد، کہیں نعتِ نبی ﷺ بھی
انساں ہوں، پرندے ہوں کہ ہوں مرغ کہ ماہی

جو بات لبِ سرورِ کونین ﷺ سے نکلی
”ما ینطق“ کہتا ہے کہ ہے نطقِ الٰہی

کام آئے گی محشر کے بھی ہنگامے میں ہم کو
سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی غفران پناہی

رحم اس کی طرف لپکا ہے فی الفور نبی ﷺ کا
دنیا کے ستم سہ کے کوئی جاں جو کراہی

وہ شخص کہ تھا مخبر پیمبر ﷺ کا ثنا گو
کہنی ہی پڑی نعت اسے خواہی نخواہی

فرمایا ہے آقا ﷺ نے، کہ ہے شرک دکھاوا
اسلام کی تغلیط کی صورت ہے ریاہی

جس خاک پہ دس سال قدم رکھے نبی ﷺ نے
تدفین اسی خاک میں محمودؔ نے چاہی

محمودؔ یقیں کر کہ پیمبر ﷺ بھی ہوئے خوش
جبریلِ امیںؑ نے بھی تری نعت سراہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے طاعتِ سرور میں چلنے کی ہدایت کی
نہیں مومن کہ جس نے ماننے میں حیل و حجت کی

کلامِ خالق و مالک نے احقر کی امامت کی
وفورِ وردِ صلّی اللہ سے میں نے عبادت کی

ہم ایسے دُور افتادوں کو بھی دیدِ نبی ﷺ ہو گی
کہ یہ خوشخبری ہے سب سے بڑی روزِ قیامت کی

خدا کو مان کر ہوں کاربند آقا ﷺ کی سُنت پر
یہی انسانیت ہے، انتہا ہے آدمیّت کی

ریاضِ خُلد کا روجہ نظر آتا ہے مسجد میں
زیارت بستیٔ آقا ﷺ میں ہے جنت کے پربت کی

دیا ہے زندگی کرنے کا دستور العمل اس نے
ضرورت ہے ہمیں دینِ نبی ﷺ پر استقامت کی

سمجھ لو، کون اس سے بڑھ کے محبوبِ خدا ہوگا
رسولِ پاک ﷺ کی الفت جسے رب نے ودیعت کی

وہ جن کی ذات تخلیق عوالم کا سبب ٹھہری
انھی پر ختم خلاقِ دو عالم نے نبوّت کی

بدیہی ہر حقیقت کُھل گئی اصحابِ ؓ آقا ﷺ پر
جنھوں نے مصحفِ رُوئے پیمبر ﷺ کی تلاوت کی

جلو میں ساکنانِ عرش تھے بھیجے ہوئے رب کے
جونہی مولد سے مسکن طرف آقا ﷺ نے ہجرت کی

ہَوا سب ماننے والوں کی باندھی مسلکِ وحدت میں
فلاح و فوز تھی پیشِ نظر آقا ﷺ کے، اُمّت کی

ہمیں پابند آقا ﷺ نے کِیا نظمِ اخوّت کا
در آئے بات کیونکر بھائیوں میں اجنبیت کی

فضائل کی طرف راغب کیا تھا سرورِ دیں ﷺ نے
رذائل کی طرف لپکے تو نوبت آئی دُرگت کی

کوئی بھی کام جلدی میں نہیں کرتا ہوں مَیں لیکن
مدینے میں پہنچنے کے لیے ہر بار عجلت کی

جو رکھتے ہیں تعلق دشمنانِ دین برحق سے
نہیں حاجت ہمیں ایسوں سے کچھ صاحب سلامت کی

تم ارشادات و فرموداتِ آقا ﷺ پر عمل کرنا
کہ ہر اک بات محبوبِ مہیمن ﷺ کی ہے حکمت کی

بہ لطف مصطفی ﷺ حمدیں بھی لکھیں سیکڑوں مَیں نے
خدا کے فضل سے نعتِ پیمبر ﷺ کی بھی خدمت کی

بہتر ۷۲ نعت کے مجموعے اپنے ساتھ لاؤں گا
ضرورت ہی نہیں داروغۂ جنت کی مِنّت کی

’’اَغِثنی یا نبی ﷺ‘‘ محمودؔ مَیں کہتا ہی رہتا ہوں
تو پا لیتا ہوں آقا ﷺ سے، جو شے بھی ہو ضرورت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کے دل میں الفت مصطفی ﷺ کارفرما ہے
کمالِ قوت تخییل سے طیبہ پہنچتا ہے

نہیں وہ امّتی ان کا، جو ہر پل رنگ بدلتا ہے
وہ راہِ اتباع سرورِ عالم ﷺ پہ چلتا ہے

سوا جبریلؑ کے سدرہ تلک بھی کون پہنچا ہے
کہیں آگے گیا اس سے، جو آقا ﷺ کا سراپا ہے

وہ شہرِ نور ہے بستیٔ آقا ﷺ ہے، مدینہ ہے
ستاروں سے بھی روشن جس جگہ کا ذرہ ذرّہ ہے

خُدا سے انبیاء، اصحاب اور ہم سب نے سیکھا ہے
درودِ پاکِ سرور ﷺ پر تو خالق کا اجارہ ہے

وہ مومن کب ہے، احکامِ نبی ﷺ پر جو نہیں چلتا
تواں اس میں نظر آتی نہیں، ایسا توانا ہے

جو زیرِ حیطۂ الطافِ ربّ العالمیں آیا
پیمبر ﷺ کی محبت میں اسے ہر دُکھ گوارا ہے

نگاہ و قلب کی حرکات ہیں شائستہ تر میری
میں فوٹو قبّہ کی دیکھوں تو میرا دل مچلتا ہے

وہی جو نعت کی آفاقیت کے دل سے قائل ہیں
انھیں اپنا سمجھتا ہوں، یہی میرا وتیرہ ہے

فرستادہ خدا کا دس برس آتا رہا طیبہ
یہ اس کا بستیٔ سرکار ﷺ کا پھیرے پہ پھیرا ہے

یہی گہرائی اور گیرائی ہے میری عقیدت کی
نظر آنے پہ قبّہ جو میری نظروں کا سجدہ ہے

جو چوکھٹ پر نبی ﷺ کی، گھگھی بندھ جاتی ہے احقر کی
جو ایسے دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، بندہ گونگا ہے

قیام و قعدہ و سجدہ تو کرتے ہو، مگر نیّت؟
جسے فرمایا شرک آقا ﷺ نے، وہ تیرا دکھاوا ہے

ترشّح اس پہ کیسے ابرِ لطفِ حاضری کا ہو
وہ جس نے اپنا دل جیحونِ عصیاں میں ڈبویا ہے

اگر تُو حرف عیب جُوئی گیری کرتا رہتا ہے برادر کی
یہ میزانِ قیامت پر بڑا تیرا خسارہ ہے

جلے دل میں درودِ پاکِ آقا ﷺ کا دیا کیسے
جو تیری پیٹھ پر جملہ جرائم کا پلندا ہے

جو ضو افروزی مہرِ عنایاتِ پیمبر ﷺ ہے
علاجِ زخم ہائے دل ہے، ہر دُکھ کا مداوا ہے

زمرّد اس میں ہیں محمودؔ وافر نعت گوئی کے
محبت کا مرے سینے میں پوشیدہ خزانہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں ہو اگر جوشِ تمنائے مدینہ
بندے کو تو ہر لحظہ نظر آئے مدینہ

کیوں طالبِ کعبہ نہ ہو شیدائے مدینہ
الفت کے غوامض مجھے سمجھائے مدینہ

دنیاؤں پہ ہے آقا ﷺ کی رحمت کا تسلّط
مولائے عوالم بھی ہیں مولائے مدینہ

ہم زندگی کہتے ہیں اِسی لطف و عطا کو
دل مومنِ خوش بخت کا دھڑکائے مدینہ

یہ سرورِ کونین ﷺ سے الفت کا ثمر ہے ۔۔۔ جاتا ہوں میں کعبہ کو بہ ایمائے مدینہ
دنیا میں عنایات و تلطّف کے اثر سے ۔۔۔ فتنوں کی عمارات سبھی ڈھائے مدینہ
دو طرفہ نظر آتا ہے پیمانہ نظر کا ۔۔۔ جنّت کے لیے بندے کو بہلائے مدینہ
حق چاہنے والوں کی ہیں تجمیل کی صورت ۔۔۔ آقائے جہاناں مِرے آقائے مدینہ
ماتھا عرق آلود ہے احقر کا کہ اِس کو ۔۔۔ مہجوریٔ ایّام میں تڑپائے مدینہ
گھیرے میں تمنّائی کو لے بُقعۂ رحمت ۔۔۔ اخلاص کو اُس کے، جونہی اپنائے مدینہ
وحدت کے ہر اِک بھید کا اجمال یہی ہے ۔۔۔ روشن کرے اذہان تجلّائے مدینہ
زائر جونہی اس قریے میں اخلاص سے آئے ۔۔۔ کیوں اس کے مقدّر کو نہ چمکائے مدینہ
چلتا ہوں سفر کو، تو یہی ہوتا ہے دل میں ۔۔۔ ہوں عازمِ مکّہ تو ہوں شیدائے مدینہ
اُجلائے یہ ہر لحظہ ظواہر کو یہ بستی ۔۔۔ انسان کے باطن کو بھی مہکائے مدینہ
ہے داخلہ جنّت میں یقینی کہ عزیزو! ۔۔۔ بڑھ کر ہے کہیں خُلد سے دنیائے مدینہ
کعبے کی زیارت سے بھی ہو جاؤں مشرّف ۔۔۔ ہر سال خدا مجھ کو جو لے جائے مدینہ
دنیاؤں میں محبوب خداوندِ جہاں ﷺ کے ۔۔۔ الطاف و عنایات کو پھیلائے مدینہ

محمودؔ کا مسلک بھی، وتیرہ بھی یہی ہے
لاہور سے جب بھی وہ چلے، جائے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ ایسے رکھتا ہے آئینہ خانے قبۂ خضرا ۔۔۔ بکھیرے خلد کے سبز استعارے قبۂ خضرا
عقیدت سر بہ خم پائی برائے قبۂ خضرا ۔۔۔ رہی سب دنیا پیچھے، جب تھا آگے قبۂ خضرا
اتر آقا کی شفقت ﷺ کا جو ہے سایہ فگن اس پر ۔۔۔ رکھے سایے میں سب اپنے پرائے قبۂ خضرا
وہ جن کے دل میں حُبِ سرکار و سرکار ﷺ جا پائے ۔۔۔ اُنھیں اپنی طرف الفت سے کھینچے قبۂ خضرا
جُھکی نظروں سے شہرِ نور میں ہو داخلہ اپنا ۔۔۔ اُٹھیں آنکھیں تو ہو نظروں کے آگے قبۂ خضرا
برائے حاضرین و ناظرینِ مخلص آخر ۔۔۔ نہ کیوں ڈھونڈے گا بخشش کے بہانے قبۂ خضرا

عقیدت کیش جتنے مُعتمِر حاضر ہیں ان کے — رکھے چاروں طرف رخشندہ ہائے قبۂ خضرا
دکھاتا ہے فضا میں دیکھنے والوں کو ہر جانب — عطا و جُود و شفقت کے نظارے قبۂ خضرا
ہے اس کی اخضریت کی درخشانی و تابانی — کہ رکھتا ہے جلو میں دس منارے قبۂ خضرا
جو اپنے مُلک سے آتے ہیں اس کی دید کی خاطر — انھیں کرتا ہے بخشش کے اشارے قبۂ خضرا
بہشت آثار چھاؤں میں جو اس کی بیٹھ جاتے ہیں — انھیں جنت کے دلوائے قبالے قبۂ خضرا
نبی ﷺ کا دستِ رحمت ہے اساس اس کی بناوٹ کی — نہ کیوں حضّار کی قسمت سنوارے قبۂ خضرا
کبوتر کوئی اُوپر سے گزرنے ہی نہیں دیتا — اُنھیں تو صرف اپنے گرد پھیرے قبۂ خضرا
دکھاتا بانٹتا خاموش نظروں میں نظر آیا — خدا کے پیار کے خُفیہ خزانے قبۂ خضرا

تھا سن اُنیس سو باون کہ پہلی نعت لکھی تھی
بسا محمودؔ کی آنکھوں میں تب سے قبۂ خضرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب "صَلِّ علیٰ"، سُنتِ خالق پہ عمل ہے — اِس ورد میں ہر سختیٔ ایّام کا حل ہے
جو عامل سنّت نہیں، وہ شخص جمل ہے — اس اونٹ کی سیدھی نہ کوئی ایک بھی کل ہے
محبوبیت آقا ﷺ کی رہی اوّل و آخر — اِس خوبی میں شامل تو ابد اور ازل ہے
جو مزرعِ افکار میں بوئی گئیں نعتیں — شاعر کی رہائی ہے جو اس نخل کا پھل ہے
جنت کا ہے کُہسار اُحُد قولِ نبی ﷺ سے — ہر ایک برائی سے جو محفوظ جبل ہے
میں شعر میں ہوں بحرِ محبت کا شناور — تم دیکھ لو اِس میں کہ رجز ہے یا رمل ہے
اٹھا ہے سحاب آقا و مولا ﷺ کا جہاں میں — بارانِ عنایات سے اک جل اور تھل ہے
کعبہ بنا قبلہ تو پیمبر ﷺ کی رضا سے — اللہ نے جو بات کہی ہے، وہ اٹل ہے
قرآن و احادیث کے احکام کو سمجھو — ہر مسئلۂ زیست کا اسلام میں حل ہے
کہتے ہیں وہ اپنا سا بشر سرورِ دیں ﷺ کو — بدبخت وہی جن کے دماغوں میں خلل ہے
شاتمِ سرکار ﷺ کو پہنچانا جہنم — رزمِ حق و باطل کا یہ موقع ہے، محل ہے

سُن کر کہ رضا رب کی ہے سرور ﷺ کی رضا میں
ہے چیں بہ جبیں، ماتھے پہ اک شخص کے بل ہے

رب رکھّے گا دائم تجھے فردوس بریں میں
سرکار ﷺ کی مدحت میں جو گزرا ترا پل ہے

سُنّت پہ عمل کرتا نظر آئے جو ہر فرد
سرکار ﷺ کی امّت سرِ اقوام و ملل ہے

ہیئت کہ ہزاروں مری نعتیں ہیں جس میں
وہ شعر کی اصناف میں سے صنفِ غزل ہے

کی غیرِ پیمبر ﷺ کی ثنا جب بھی لگا ہے
اعصاب کا ہر ایک عصب گویا کہ شل ہے

دنیا میں کیا اچھّا تو عقبیٰ بھی ہے بہتر
جو آج دوری ہے، سرافراز وہ کل ہے

یوں رہتا ہے یہ شہرِ کرم شہرِ نبی ﷺ میں
محمودؔ وہاں منتظرِ حکمِ اجل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۷ بندے کا جوہر سُنت حضرت ﷺ پہ عمل ہے
آقائے دو عالم ﷺ سے محبت پہ عمل ہے

جب کذب سے دوری ہے، صداقت پہ عمل ہے
بندےا اترا آقا ﷺ کی ہدایت پہ عمل ہے

جس شخص کا بھی دین کی حکمت پہ عمل ہے
فطرت پہ عمل اس کا، حقیقت پہ عمل ہے

کفّار سے لڑنے میں جو تقلیم نبی ﷺ ہو
کھیسے ہو ہزیمت، جو عزیمت پہ عمل ہے

مدّاحِ آقا ﷺ پہ لگا رہتا ہے ہر دم
جس نابغہ کا فہم و فراست پہ عمل ہے

اللہ کے محبوب کا پائے گا وہ منصب
وہ جس کا بھی ممتازؔ کی غیرت پہ عمل ہے

کہلائے گا وہ ناعتِ سرور ﷺ سرِ محشر
اس باب میں جس کا بھی ریاضت پہ عمل ہے

مومن ہو تو تم اپنے گریبان میں جھانکو
"کتنا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے"

محمود کسی کام میں کرتا نہیں جلدی
یہ طیبہ پہنچنے میں تو عجلت پہ عمل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لازم اُسی دیندار کی سیرت پہ عمل ہے
جس کا مِرے سرکار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے

اللہ کا محبوب وہ ہو سکتا ہے، جس کا
اللہ کے دلدار کی سیرت پہ عمل ہے

وحدانیتِ رب کے مبلغ جو ہیں، ان کا — اک محرمِ اسرار کی سیرت پہ عمل ہے
تابانی تصوّف کی جلاتی ہیں جو شمعیں — یہ سرورِ ﷺ ضو بار کی سیرت پہ عمل ہے
معیاری نہ کہوں بندۂ مسلم کا عمل ہو — جب صاحبِ معیار کی سیرت پہ عمل ہے
آمادگی اندوہ کے ماروں کی مدد پر — سرکارِ نگہدار کی سیرت پہ عمل ہے
ظلمات کے حشرات سے لوگوں کو بچانا — آقائے ضیا بار کی سیرت پہ عمل ہے
جو مُلک کا سرکردہ ہے، اس کا تو نبی ﷺ کے — پس رُو جو ہیں، ان چار کی سیرت پہ عمل ہے
میزاں پہ کھڑا کرکے یہ پوچھیں گے فرشتے — ”کتنا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
وہ دوست بنے ربِّ دو عالم کے، کہ جن کا — آقائے کرم بار کی سیرت پہ عمل ہے

محمودؔ ترا پیار ہے بندوں سے، تو تیرا
مخلوق کے غم خوار کی سیرت پہ عمل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وعدہ جو خدا سے ترا از روزِ ازل ہے — ”کتنا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے“
منزل کسی بندے کی جو فردوس بریں ہو — رستہ شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
عصیاں کے ترے قلب پہ گو زخم لگے ہیں — پھاہا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
جو عہد کیا خالق و مالک سے تھا، اس کا — ایفا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
جو متّقی بندہ ہے، وہ نزدیکِ خدا ہے — تقویٰ شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
حق دین جو ہے قادر و قیوم کا، اس کا — نکتہ شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
غیبت کرے، کم تولے ملاوٹ بھی کیے جائے — اس کا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے؟
احکامِ خداوندِ جہاں پر تو عمل کا — تمغہ شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
خوشنودیٔ خلّاقِ جہاں جس کی ہے منزل — جادہ شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے
دعویٰ تو ہے آقا ﷺ سے محبت کا اگرچہ — عنقا شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے

محمودؔ سے محشر کے فرشتوں نے بالآخر
پوچھا ”شہِ ابرار ﷺ کی سیرت پہ عمل ہے؟“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب مجھے طاعتِ سرکار ﷺ میں کامل کر دے — دُنیوی سارے علائق سے جو غافل کر دے
رحمتیں ربِّ جہاں ملک پہ نازل کر دے — غیر محدود سبھی مُلکی وسائل کر دے
مطمئن نفس کا حامل ہے وہ، جس کے دل میں — رب ولا سرورِ کونین ﷺ کی داخل کر دے
جس پہ راضی ہو خدا، اس کو بصیرت بخشے — اس کے افکار کو مدّاحی کے قابل کر دے
حق کے رستے پہ چلائے رکھے میرا مالک — غیرِ سرکار ﷺ کی مدّاحی کو باطل کر دے
میری تنہائیاں رکھ یاد سے ان کی روشن — مولا! ہر بزم کو میلاد کی محفل کر دے
اپنا سمجھے جو پیمبر ﷺ کے ولا داروں کو — اس کو اللہ تعالیٰ کسی قابل کر دے
جس کا میلان رہے حُبِّ نبی ﷺ کی جانب — اس طرف ربِّ جہاں بندوں کو مائل کر دے
مجھ سے جو سُنتا ہے روزانہ درودِ سرور ﷺ — اِس وظیفے کا خدا اس کو بھی عامل کر دے
دیکھے رضوان جو جنّت کو ہُمکتا مجھ کو — اپنی باہیں مری گردن میں حمائل کر دے
اسمِ آقا ﷺ کا نتیجہ ہے کہ خالق مالک — ورطۂ بحر کو اک لمحے میں ساحل کر دے
داخلہ جس کا ہُوا شہرِ رسولِ حق ﷺ میں — اُس کو اللہ نہ کیوں خُلد میں داخل کر دے
ہے یقیں مجھ کو کہ حمدیں مری پڑھ کر مالک — نام لیواؤں میں سرکار ﷺ کے شامل کر دے
میرے آقا ﷺ کی توجّہ ہو تو مجھ سے خالق — معصیت کے سبھی اثرات کو زائل کر دے
واسطہ اس کو جو محبوب کا اس کے، دے دے — کیوں نہ آسان الٰہی تری مُشکل کر دے

بے نیازئ زر و مال کی خاطر مالک
درِ محبوب ﷺ کا محمودؔ کو سائل کر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے عصیاں کا گو شمار نہیں — نعت کیا پڑھتے دل کے تار نہیں

قلبِ ناعت میں اضطرار نہیں — کیا یہ ماحول خوشگوار نہیں
شہر کیا ان کا مُشک بار نہیں — اس پہ کیا ظلِّ کردگار نہیں
سمجھیں محبوب رب نہ آقا ﷺ کو — اہلِ ایمان کا شعار نہیں
رحمتِ مصطفیٰ کا کیا کہنا — نعمتیں اتنی ہیں، شمار نہیں
جو رہِ مصطفیٰ ﷺ سے ہٹ کے چلا — اس کا اچھّا مآلِ کار نہیں
وہ سمجھ پائے گا مقام ان کا — جس کا کردار داغ دار نہیں
جیتنا طاعتِ پیمبر ﷺ ہے — یہ وہ سودا ہے، جس میں ہار نہیں
کیوں نہ دلکش اُحد نظر آئے — کیا وہ جنّت کا کوہسار نہیں
جاگتے سوتے یاد میں سرور ﷺ — اور کسی کا بھی انتظار نہیں
جس کو سرکار ﷺ سے ہو کم الفت — اس کی باتوں کا اعتبار نہیں
مَقدِرَت ان کی ہے شفاعت پر — کیا انھیں اِس پہ اختیار نہیں
اس میں سُود و زیاں پہ کیا نظریں — حُبِّ سرکار ﷺ کاروبار نہیں
نعت کا بحر بے کنار بھی ہے — اور جو سوچیں تو بے کنار نہیں
چار جانب ہے رحمتِ آقا ﷺ — اردگرد اپنے کیا حصار نہیں
جس میں امراضِ فسق وافر ہوں — ایسا انسان با وقار نہیں
کیا حصارِ الم بگاڑے گا — کیا نبی ﷺ اپنے غم گسار نہیں
اب مدینے پہنچنا لازم ہے — ہجر میں قلب کو قرار نہیں
مسلم اُمہ پہ کیا بہ ہر جانب — افراتفری یا خلفشار نہیں
رب کے گھر سے اُسے نہیں نسبت — جس کو شہرِ نبی ﷺ سے پیار نہیں
چھوڑوں طیبہ، بہشت کو جاؤں؟ — کہہ رہا ہوں میں بار بار ''نہیں''
کیوں نہ نورانیت کا مخزن ہو — کیا مدینہ تجلّی بار نہیں
طیبہ جانے سے روکتی ہے وبا — اب کے حالات سازگار نہیں

ذکر محمودؔ ان کا کرتا ہے
کیا یہی ذکرِ کردگار نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معاند آقا ﷺ کا پائے کبھی سکوں نہ کہیں — سُنے جو زجر اور توبیخ کو وہ کیوں نہ کہیں
وہ جس سے رب کے حبیب کریم ﷺ ہوں ناراض — میں سوچتا ہوں کہ ایسا کبھی کہوں نہ کہیں
دکھائی آقا ﷺ نے جو راہ، بس اُسی پہ چلوں — خدا کے آگے جھکوں، اور ہوں سرنگوں نہ کہیں
درود پڑھ کے، پیمبر ﷺ سے اپنی عرض کروں — جو دل میں پیدا ہوئی، دل ہی میں رکھوں نہ کہیں
ہُوا یہ قدرتِ رب سے، نبی ﷺ کی رحمت سے — کسی نے دیکھا جو زیرِ فلک ستوں نہ کہیں
خدا کرے جھکے ماتھا نبی ﷺ کی چوکھٹ پر — دبا یہ دل میں رہے جذبِ اندروں نہ کہیں
حیات بندے کی ہو طاعتِ نبی ﷺ میں بسر — نہ حیص بیص کبھی ہو، چرا و چُوں نہ کہیں
کی علم الدینؒ نے جاں حرمتِ نبی ﷺ پہ نثار — اسی کو لوگ کہے دیتے ہوں جنوں نہ کہیں
طمانیت کے اور تسکین کا حصار ملے — نبی ﷺ کے شہر میں مومن ہو بے سکوں نہ کہیں
کہے سے آقا کے، اللہ ہی کے آگے جھکے — کسی بھی اور کے در پر ہو سر نگوں نہ کہیں
لگا ہو جامِ مئے حبِّ مصطفی ﷺ لب سے — حرام کوئی بھی مشروب میں پیوں نہ کہیں
حدودِ دین نبی ﷺ روز و شب نظر میں رہیں — کوئی بھی کام ترا، حد سے ہو فزوں نہ کہیں
ہو خامہ ہاتھ میں، آنکھوں میں صفحۂ قرطاس — بغیرِ حمد و نعتِ نبی ﷺ لکھوں نہ کہیں
زیارت آقا ﷺ کے در کی ہو بار بار نصیب — کہ سال سال تو دور اس سے میں رہوں نہ کہیں
لگاتے کُشتوں کے پشتے ہیں ہر طرف پھرتے — وہ دیں کے نام پہ کرتے ہوں کُشت و خوں نہ کہیں

کرم سے رب کے، یہ محمودؔ ہے مری خواہش
سوائے شہرِ حبیبِ خدا ﷺ مروں نہ کہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قربِ قوسین و دنا کے دائرہ کے سائے میں — پائیں گے بندے بھی کچھ تو آئنہ کے سائے میں

جب قلم میرا تھا تحمید و ثنا کے سائے میں
لغت بھی لکھتا تھا حکمِ کبریا کے سائے میں

پہنچا احقر جب مدینے کی فضا کے سائے میں
تن درستی پا گیا دار الشفا کے سائے میں

رکھیں گے آقا ہمیں اپنی عطا کے سائے میں
کیسے رہنے دیں گے بندے کو خطا کے سائے میں

زاہد و عابد ہیں خوش سب اتّقا کے سائے میں
ہم بھی ہیں مسرور آقا ﷺ کی ثنا کے سائے میں

وجہِ اظہار ربوبیت ہے تو ہر چیز کی
آفرینش بھی ہے لولاک کے سائے میں

یاد کر لو دوستو، اقصیٰ کی سطحِ مرتفع
انبیاء سارے تھے کن کی اقتدا کے سائے میں

بُولہب اور کے بعد اس کی بیوی دونوں ہی کا تذکرہ
کر دیا اللہ نے ''تبت یدا'' کے سائے میں

آقا ﷺ نے منزل نما رستہ اخوّت کا دیا
ہم بھٹکتے پھر رہے ہیں تفرقہ کے سائے میں

حدّتِ محشر سے بچ کے گنگنانے نعتِ پاک
بیٹھیں گے طیبہ کے ہم نقشے جما کے، سائے میں

ماہِ تسکیں، آفتاب رُشد ضو افروز ہیں
آقا و سرکار ﷺ کی دولت سرا کے سائے میں

پڑھتے ہم صلی علیٰ جاتے ہیں رکھتے ہیں ہمیش
زندقہ سے، شرک سے، خود کو بچا کے، سائے میں

آگہی کا نور کیوں آئے فریبِ نفس میں
ظلمتیں پائیں گے کیوں بندے انا کے سائے میں

خود بنا کرے جن سے الفت آپ کرتا ہے خدا
مطمئن بندے بھی ہوں ان کی ولا کے سائے میں

پاؤں گا آسودگی آخر بقیعِ پاک میں
قصدِ طیبہ کرتا ہوں اِس ادّعا کے سائے میں

اِس لیے محمودؔ ان کی مدح میں مشغول ہوں
رکھتے ہیں آقا ﷺ مجھے فضلِ خدا کے سائے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوگا دن قیامت کے، جب کہ امتحاں اپنا
ہوگی نعت آقا ﷺ کی صرف ترجماں اپنا

درود پڑھتا پایا ہے جب سے خاندان اپنا
ربّ العالمیں پایا ہم نے مہرباں اپنا

باعثِ منافع جب سُنّتِ نبی ﷺ سمجھی
بے دلیل خدشہ ہے حشر میں زیاں اپنا

راہِ مصطفی ﷺ پر جب ہوں گے وہ عمل پیرا
ہر ملک کو پائیں گے بندے قدرداں اپنا

کچھ ڈھکا چُھپا کیسے رہ سکے گا ''شاہدؔ'' سے
مصطفی ﷺ پہ ظاہر ہے مہر نہاں عیاں اپنا

ہم کہے پہ آقا ﷺ کے چلنے کے جو راہی ہوں
یہ زمین اپنی ہے اور وہ آسماں اپنا

شعبۂ ملائک کے سربراہ کو بھیجا
چاہا رب نے جب کرنا ان ﷺ کو مہماں اپنا

کر تو کچھ نہیں پایا خدمتِ دین میں، پر جذبہ
قادر و توانا نے رکھا ہے جواں اپنا

علم ہے پیمبر ﷺ کو، جو دماغ و لب پر ہے
سوچ جتنی ہے میری، جتنا ہے بیاں اپنا

عہد ناموں کے ہوں گے اور بھی کئی پہلو
حمد و نعتِ آقا ﷺ ہے رنگِ جاوداں اپنا

نُصرتِ پیمبر ﷺ پر جب یقین رکھتے ہیں
حیثیت نہیں رکھتا خدشۂ گماں اپنا

حُبِّ سرورِ دیں ﷺ میں اور درود خوانی میں
ہر قدم پہ چھوڑا ہے ہم اک نشاں اپنا

ریاستِ مدینہ سے فیض یاب ہوں بندے
دعوے دار جس کا ہے آج حکمراں اپنا

مرتے دم ؟ اپنی جب زباں پر ہوگا
مطمئن نہ کیوں ہوگا قلبِ شادماں اپنا

نعت گو تو آقا ﷺ کے کم نہیں رشیدؔ احمد
پیش آقا ﷺ کرتا ہوں میں بھی ارمغاں اپنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکل میں اب ان کی یاد سے قسمت بدل گئی
آقا ﷺ کی نگاہ، بلا سر سے ٹل گئی

طیبہ کو عرضداشت مری بر محل گئی
ڈالی مری امیدوں کی ہو یوں سپھل گئی

جو کامیاب تھا، رہِ سنت پہ چل پڑا
نا کام زندگی کفِ افسوس مل گئی

دنیا کے زیر پر تھی مری طبع مضمحل
اسماءِ مصطفی ﷺ کو وہ سن کر بہل گئی

افلاک سے بھی اس کے قدم آگے بڑھ گئے
وہ شخصیت جو شہرِ نبی ﷺ سر کے بل گئی

کہنی تھی ایک بات، اور کہتا رہا بہت
تھی ذہن میں تو نظم مگر ہو غزل گئی

اندھیر نگری میں کیا ’’صلِّ علیٰ‘‘ کا ورد
دل میں خلوص و اُنس کی اک شمع جل گئی

ہجرِ مدینہ حرفِ غلط ویز سے ہُوا
تھی غم کی جو فضا، وہ خوشی میں بدل گئی

ہوتا نہ تھا جو نعتِ پیمبر ﷺ کو سُن کے شاد
اُس فرد کی تو مجھ کو ہر اک بات کُھل گئی

مومن تھا جس کا باپ، وہ مرزائی ہو گیا
ایقان کی جو اس کی تھی سیڑھی، پھسل گئی

امّت میں مسلکوں کی لڑائی ہے مستقل
موجِ مفاہمت تھی کہ آج آئی کل گئی

تھا دوریٔ مدینہ کا بوجھ، اور اَب نہیں
پتھر کی سل تھی، موم کی صورت پگھل گئی

اُترا جو گھر میں آمنہؓ کے نورِ کبریا
''دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی''

کفر و نفاق کی سبھی تاریکیاں چھٹیں
''دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی''

محمودؔ پہلے چُپ تھا اب پڑھتا ہے وہ درود
اس کی صراطِ زیست کی پٹڑی بدل گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوکھٹ پہ مصطفی ﷺ کی، زباں میری سِل گئی
ٹپکی مری نگاہوں سے ہر بات اَن کہی

میثاق میں بھی مانے گئے آخری نبی
اقصیٰ میں بھی تھے مقتدی ہی انبیاء سبھی

جو جان حفظِ حرمتِ آقا ﷺ میں دی گئی
اس کو کہیں گے سارے مَلک جانِ زندگی

خود کو جو اَ نبی کہے دیوث ہے وہی
محبوب ﷺ لم یزل کے، پیمبر ہیں آخری

انسان کو ہو مجمعِ حسنات سامنے
جنتی بھی ہوں بُرائیاں پیچھے پڑی ہوئی

نزدیک رب ہُوا، جسے نورِ نبی ﷺ ملا
قندیل ہر ولی کی اسی نور سے جلی

مضبوط اِتّقا سے تُو کر لے تعلقات
جتنے ہیں اور راستے، وہ سب ہیں عارضی

پیمانۂ نگاہِ ملائک میں حیثیت
پائے گی نعت گُستروں کی کارکردگی

منہاجِ مصطفی ﷺ پہ چلے از رہِ خلوص
جو چاہتا ہو اپنے وطن کی سلامتی

کیوں وہ نہ اتّباعِ نبی ﷺ سے رہیں گے دُور
جن بد نصیبوں کو ملی ہے بے بصیرتی

اللہ کی نگاہِ عنایت میں آتی ہے
شہرِ حبیبِ ربّ دو عالم ﷺ کی حاضری

کہتی ہے روح و جاں، ہے پسندیدہ خدا
تذکارِ لطفِ آقا ﷺ میں احقر کی بے خودی

وہ گوہرِ مقصود کو اپنے، خدا سے لے
دربارِ مصطفی ﷺ میں جو ہو جائے مُلتجی

پختہ نبی ﷺ سے ہے تو یقینا خدا سے ہے
ایمان کا تو پایا یہی نکتہ مرکزی

جو ہے دروغ گو، وہ پیمبر ﷺ سے دور ہے
سچّا جو ہے، وہ آقا ﷺ کا ہے سچّا اُمّتی

پھر با مسمّٰی اسم ''پاکستان'' کیوں نہ ہو — پائیں نظام اسلام کا بندے جو واقعی
بڑھ کر ہے مُعتمر کی نظر میں بہشت سے — شہرِ رسولِ پاک و مکرم ﷺ کی ہر گلی
حنفی ہوں باقی سارے عواملؒ میں یوں تو مَیں — بابِ درود میں مگر رہبر ہیں شافعیؒ
قارون سے جو ابھرا نبوّت کا آفتاب — ''دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی''
مکّہ میں گھر میں آمنہؓ کے روشنی ہوئی — ''دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی''

محمودؔ خود کو کہا ہے جب احقر العباد
آئے گی کام حشر میں یہ خود ملامتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگتا تھا رنج و غم سے مری جاں نکل چلی — پر، ذکرِ مصطفی ﷺ سے طبیعت سنبھل گئی
پڑھتے ہیں جو درود، وہ پاتے ہیں بر خوشی — اِس درجہ ان کے واسطے ہے لم یزل سخی
پرواز اس کی روح نے کی ہے بہشت تک — وہ جس کی جان شہرِ پیمبر کو چل پڑی
آئے نہ کیوں نگاہِ عطائے خدا میں وہ — تقلیدِ مصطفی ﷺ میں کرے جو عمل کئی
جو آج وردِ صلِّ علیٰ میں مگن رہا — انسان خوش نصیب وہ پائے گا کل خوشی
محبوبِ ربِّ پاک ﷺ کے رستے پہ جو چلے — اس شخص کو نہ کیسے کہے لم یزل 'ولی'
محسوس ہو نماز میں، آقا ﷺ کے در پہ ہوں — اک شخص کی یہ بات مجھے برمحل لگی
پہنچا نہ مَیں مہینوں پیمبر ﷺ کے شہر تک — اِس زندگی سے دوستو، مجھ کو اجل بھلی
منزل مسافرت کی رہے عتبۂ نبی ﷺ — جائے تو پاؤں پاؤں کبھی، سر کے بل کبھی
ان کا ہر ایک امّتی بھائی مجھے لگا — اس ذوق کا عطائے نبی ﷺ ماحصل ہوئی
مجموعے مدحِ مصطفی ﷺ کے، سو سے بڑھ گئے — میں نے کچھ ایسے نعت برنگِ غزل کہی
لاہور میں نہیں ہے کسی پل سکوں مجھے — طیبہ پہنچنے کو ہے مری جاں مچل رہی
آئے نبی ﷺ تو ہو گئیں کافور ظلمتیں — ''دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی''

محمودؔ آج کل جو لکھے جا رہا ہے نعت
عادت یہی بہ فضلِ خدا اس کی کل بھی تھی
(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشانی ان کے در پہ دھری ہے، زہے نصیب
یہ سرخمیدگی جو مری ہے، زہے نصیب

اک حمد، ایک نعت کہی ہے، زہے نصیب
ہر شاخِ شعر پھولوں بھری ہے، زہے نصیب

رہرو ہوں راہِ ''صَلِّ علی المصطفیٰ'' کا مَیں
یہ شافعؐ کی راہبری ہے، زہے نصیب

منہاجِ کبریا جو دکھاتی ہے روز و شب
شہرِ حضور ﷺ ہی کی گلی ہے، زہے نصیب

آقا ﷺ جہاں ہیں، اس جگہ ہیں خوش نصیبیاں
اس جا پہ چاکری بھی شہی ہے، زہے نصیب

جب بھی پڑھا درود، تو محسوس یہ ہُوا
مَیں ہوں، جوارِ شہرِ نبی ﷺ ہے، زہے نصیب

غیرِ نبی ﷺ و رب سے نہیں واسطہ کوئی
دل کو لگن ہی ایسی لگی ہے، زہے نصیب

صدر شکرِ کردگار، کہ تکریمِ اُمّہاتؓ
دل میں برا جمان ہوئی ہے، زہے نصیب

آلِ نبی ﷺ کی عزّت و تعظیم کے طفیل
سر پر تھی جو بلا، وہ ٹلی ہے، زہے نصیب

سر اونچا ہو گیا ہے میری نگاہِ عجز
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی جمی ہے، زہے نصیب

فضلِ کریم و ارحم و رحمان ہو گیا
توفیقِ نعت گوئی ملی ہے، زہے نصیب

تا مرگ رب میں لازماً کہتا رہوں گا نعت
طیبہ کی سر پہ مٹّی لگی ہے، زہے نصیب

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے واسطے
امّت کی سوچ ایک رہی ہے، زہے نصیب

احساسِ بُعدِ طیبہ کا اعجاز ہے عجب
آنکھوں میں جس سے آج نمی ہے، زہے نصیب

چلتا ہوں خواب میں جو سُوئے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
لگتا ہے، ساتھ اور کوئی ہے، زہے نصیب

کہتا ہوں نعت، پڑھتا ہوں سرکار ﷺ پر درود
خوبی مِری بس ایک یہی ہے، زہے نصیب

کلماتِ شکرِ رب نہ زباں پر ہوں کس طرح
آئی حضوری کی جو گھڑی ہے، زہے نصیب

اوڑھوں بقیعِ طیبۂ اقدس کی خاک کو
خواہش یہی تو سب سے بڑی ہے، زہے نصیب

معبود کے حبیبِ مکرّم ﷺ کے لطف سے
محمودؔ رنج و غم سے بری ہے، زہے نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضل کا منطقہ مدینہ ہے　　بس، مقامِ ولا مدینہ ہے
حسن کی ابتدا مدینہ ہے　　عشق کی انتہا مدینہ ہے
لفظ و معنیٰ کا ربط ہے اِس جا　　عکسِ قصرِ دَنا مدینہ ہے
پُر ضیا صبح یہ بتاتی ہے　　منزلِ ارتقا مدینہ ہے
اس سے قائم رہا ہے ہر عالم　　رحمتِ مصطفیٰ ﷺ مدینہ ہے
بیکسوں کے لیے قیامت تک　　مستقل آسرا مدینہ ہے
آخری ڈگری جس سے ملتی ہے　　پیار کا قاعدہ مدینہ ہے
ہوتا اِحقاقِ حق یہیں سے ہے　　آئنہ آئنہ مدینہ ہے
اس میں آقا حضور ﷺ رہتے ہیں　　طابہ اور طیبہ مدینہ ہے
نعت کہتا، درود پڑھتا ہوں　　یوں کہ اس کی جزا مدینہ ہے
جو ہے آماجگاہ تسکیں کی　　شہر زیرِ سما مدینہ ہے
جس میں ملتا ہے گوہرِ مقصود　　شہر وہ باوفا مدینہ ہے
ارتکازِ توجّہ اس پر ہے　　جوہر بے بہا مدینہ ہے
دو ہیں آماجگاہیں رحمت کی　　مکّہ اک ، دوسرا مدینہ ہے
رب رسائی جو ہو ترا مقصد　　اوّلیں واسطہ مدینہ ہے
غم غلط کس لیے نہ ہو جائیں　　جب کہ دار الشفا مدینہ ہے
آنکھ جھپکو ، وہاں پہنچ جاؤ　　اتنا سا فاصلہ مدینہ ہے

آس محمودؔ کی بندھی اس سے
اور معجز نما مدینہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے جو حق کے مظہر کے تصدّق — میں ایسے ہر سخنور کے تصدّق
نگاہیں معتبر بندوں کی دیکھیں — رسول اللہ ﷺ کے در کے تصدق
وہ سر پر اوڑھنی میری بنے گی — میں خاکِ شہرِ سرور ﷺ کے تصدق
نظر کی خیرگی ہوتی ہے اکثر — سرِ قُبّہ کے منظر کے تصدق
مدینہ منبعِ جُود و سخا ہے — میں اس مصدر کے، محور کے تصدق
جو مومن ہیں، وہ ہونا چاہتے ہیں — حبیبِ ربِّ اکبر کے تصدق
قدم چُھوتی ہے آقا ﷺ کے، تو ہُوں مَیں — صاحِ شاہِ خاور کے تصدق
گزارش کرنے والے مصطفی ﷺ سے — ہوئے سب میرے محضر کے تصدق
بنائیں جس کی قسمت آپ آقا ﷺ — وہ ہو اپنے مقدّر کے تصدق
سپہ سالار جب سرکار ﷺ خود تھے — ہوئی تھی فتح لشکر کے تصدق
ہُوا کوہِ اُحُد خوش قسمتی سے — حبیبِ رب ﷺ کی ٹھوکر کے تصدق
خو شعرِ نعت پر بخشی گئی تھی — مَیں اُس آقا ﷺ کی چادر کے تصدق
کواکب جو ہدایت کے تھے سارے — وہ تھے سب ماہِ انور کے تصدق
معطّر جو صبا دیکھی وہی تھی — مدینے چلتی صرصر کے تصدق
سبھی جاندار ہونا چاہتے ہیں — مدینے کے کبوتر کے تصدق
نثارِ قُبّۂ سرور ﷺ تھیں نظر میں — ہوئیں کعبے کے چکّر کے تصدق
تری پُل سے گزر ممکن ہو شاید — جو ہو جبریلؑ کے پر کے تصدق
ریاضِ جنّہ کا روضہ ہے، مَیں ہوں — میانِ بیت و منبر کے تصدق
جو ہو عاملِ درودِ مصطفی ﷺ کا — مَیں ہر اُس خوش مقدّر کے تصدق

تمنّا آخری محمودؔ کی ہے
ہو بندہ بندہ پرور کے تصدّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطیعِ آقا ﷺ ہو نعت اشتمال سے پہلے
درخشاں حال رہے تیرا، قال سے پہلے

مرے لیے جو رؤف و رحیم ہیں سرور ﷺ
کرم انھوں نے کیا ذوالجلال سے پہلے

نبی ﷺ کے واسطے سے میری عرضداشت چلی
عطائے رب بڑھی میرے سوال سے پہلے

یقینی ہو گئی آقا حضور ﷺ کی شفقت
یہ خواب دیکھ لیا تھا خیال سے پہلے

کرم خدا کا جو مجھ پر ہُوا تو آئے گا
لبوں پہ صَلِّ علیٰ انتقال سے پہلے

رہیں گے بستۂ زنجیرِ الفتِ سرور ﷺ
اناث و شابِ مسلماں رجال سے پہلے

ملی ہے عرض کو میری حضورِ انور ﷺ کی
نگاہِ لطف مرے انفعال سے پہلے

ہے شرق و غرب سے ارفع حضور ﷺ کا قبّہ
اسے مَیں دیکھوں جنوب و شمال سے پہلے

مقامِ سدرہ پہ جبریلؑ راہ میں چھوڑا
حضورِ پاک ﷺ نے رب سے وصال سے پہلے

توجّہ جس نے نہ دی مصطفیٰ ﷺ کے کہنے پر
حرام پاس تھا اس کے، حلال سے پہلے

نبی ﷺ سے مانگنے پانے میں کرنا تم جلدی
لواحقین اور اہلِ و عیال سے پہلے

صحابیؓ قابلِ صد اعتماد سب تھے، مگر
تھا کوئی معتمد ان ﷺ کا بلالؓ سے پہلے؟

قبول ہو گئی گزارش ہر ایک عاصی کی
یقیں ہو ساتھ اگر احتمال سے پہلے

عطا نبی ﷺ اگر کوثر کا پانی کرنے لگیں
بڑھانا چُلّو کو، جام سفال سے پہلے

رضاؔ و محسنؔ و مظہرؔ تھے اور تائبؔ تھے
رشیدؔ احمد شیریں مقال سے پہلے

حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کے بعد رشیدؔ
صحابہ سے ہے نہ کچھ ان کی آل سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر تو ہے جو آنکھوں پہ مدینے کی گلی کا
ہم سے تو تعلق ہی نہیں تیرہ شبی کا

پہنچے وہاں کب وہم تلک اور کسی کا
”جبریل جہاں دے نہ سکا ساتھ نبی ﷺ کا“

ممتاز ملک قادریؒ بندہ تھا نبی ﷺ کا
خطرہ کوئی اس کو نہ ہُوا جاں پہ بنی کا

لکھتے بھی ہیں، پڑھتے بھی ہیں سرکار ﷺ کی نعتیں
لاریب تخصّص ہے یہ موجودہ صدی کا

سیراب ہوئے آبِ مدینہ سے جو بندے
کیوں ان سے علاقہ ہو کبھی تشنہ لبی کا

جو سیرتِ محبوبِ مہین ﷺ پہ چلا ہو
وہ دوست تو سب کا ہے، نہ دشمن ہے کسی کا

اُنیس سو باون تھا کہ جب نعت کہی تھی
میں خدمتِ منعوت ﷺ میں حاضر ہوں جبھی کا

چلتے تھے جو آقا ﷺ کی ہدایت کے مطابق
مادح ہوں میں رحمان کے ہر ایک ولی کا

آقا ﷺ کے ذریعے ہے جو رُخ کعبے کی جانب
ہے فخر مجھے صفّہ پہ پیشانی دھری کا

وہ متّقی بندہ ہے جو ہے متّبع دل سے
صدیق کا، فاروق کا، عثماں کا، علی کا

آقا ﷺ نے کہا، لائقِ سجدہ ہے خدا ہی
آتا ہی نہیں خیال کبھی دل میں دُوئی کا

جب دور مدینے سے گزرتے ہیں مہینے
بنتا ہے سبب صرف یہ آنکھوں کی نمی کا

ہو نعت نگاری میں جو مشکل کوئی حائل
حق کرتے ہیں حسان رضی اللہ عنہ ادا راہبری کا

جانا تو مدینے کو ہے فردوس کو جانا
ویزے کا تو مل جانا بھی باعث ہے خوشی کا

آقا ﷺ کے اشارے پر لکھیں حمدیں بھی میں نے
گویا کہ یہی تکملہ ہے نعتِ نبی ﷺ کا

محمودؔ کی قسمت میں رہے دیکھنا دائم
اللہ کے گھر کا کہ پیمبر ﷺ کی گلی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کیسے نہ مومن کا اسی لے پہ دھڑکتا
ذکرِ آقا ﷺ کا فرمایا جو رحمان نے اونچا

میں کعبے سے کچھ پہلے پہنچ جاؤں گا طیبہ
سرکار ﷺ کی جانب سے جو آئے گا بُلاوا

اعراض جسے سُنتِ آقا سے نہ ہوگا
کیوں رحمتِ رب سے ہو نومیدہ وہ بندہ

احوالِ ملاقاتِ رجب کوئی کہے کیا
افشا بھی ہے کچھ کچھ، تو بہت کچھ رہا اخفا

خطرہ ہی نہیں حشر میں سوچ کی تپش کا
سر پر جو ہُوا رحمتِ سرکار ﷺ کا سایہ

وہ جن کی زبانوں پہ مدینے کا ہو چرچا
احقر کا انھی بندوں سے پُختہ ہُوا ناتا

اللہ کے آگے تو جھکاتا ہوں سر اپنا
کرتی ہے نظر عتبۂ سرکار ﷺ پہ سجدہ

آقا ﷺ نے مجھے حمدِ مہیمن پہ لگایا
جب نعت کی خدمت ہی رہی اپنا وتیرہ

لاریب یہ ہے خلد پہنچنے کا اشارہ
آیا جو نظر خواب میں سرکار ﷺ کا جلوہ

آنکھوں نے جونہی عتبۂ سرکار ﷺ کو دیکھا
رنگ اور تو جو بھی تھا، نظر آیا وہ پھیکا

مقصورۂ سرکار ﷺ کا وہ طوف کرے گا
احرامِ عقیدت جو کسی شخص نے پہنا

جو صلِّ علیٰ کہتا درِ خلد پہ پہنچا
مَس کندھے سے اس کے، ہُوا سرکار ﷺ کا کندھا

اس پر ہو عمل گر، تو سنور جائے گی عقبیٰ
جو آخری حج میں دیا سرکار ﷺ نے خطبہ

جس شخص کو آلام و مصائب نے ہو گھیرا
آقا ﷺ کو پکارے گا تو ہو جائے گا اچھا

محبوب و محب کا وہ سرِ عرش ملن تھا
”جبریل جہاں دے نہ سکے ساتھ نبی ﷺ کا“

ناطاقتی کمزوری کا محمودؔ ہیولا
چلتا ہے مدینے کو تو ہوتا ہے توانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتے رہے دنیا میں جو انعامِ محمد ﷺ
جنّت میں ہے وہ مجمعِ خُدّامِ محمد ﷺ

اللہ کے دربار سے اعزازیے پائے
تسلیم کرے دل سے جو احکامِ محمد ﷺ

رفتار پہ قدسی بھی رہے ساکت و صامت
تھی خلوتِ رحماں رہِ یک گامِ محمد ﷺ

عتبہ ہے فراوانیٔ انوار کا منبع
ہے نور سراسر سقف و بامِ محمد ﷺ

جانداروں کی خاطر یہ بدیہی ہے حقیقت
ہے نامِ خدا پہلے، تو پھر نامِ محمد ﷺ

برتاؤ محبت کا ہو سب لوگوں سے احمد ﷺ کا
امّت کے لیے عام ہے پیغامِ محمد ﷺ

آقا ﷺ کی عطاؤں کے تصرّف کی بدولت
ہے چار طرف بخشش و اکرامِ محمد ﷺ

جو نبیوں کی، ولیوں کی زبانوں پہ ہے جاری
”ہے کوئی وظیفہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ“

توصیفی جو ہیں سینکڑوں اسماءِ پیمبر محمد ﷺ
ان میں سے ہی لے لینا کوئی نامِ محمد ﷺ

بے حیثیت اس کے لیے سب دام و درم ہیں
محمودؔ کہ ہے بندۂ بیدامِ محمد ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ورد ہمارا، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ
کہے کوئی وظیفہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

تسخیرِ عوالم کی سبھی کاوشوں کا بھی
اک مرکزی نکتہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

سب ظلمتیں کافور کیے جانے کی خاطر
مومن کو ہے تمغہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

گہرائی و گیرائی جو ہے نظمِ جہاں کی
اس کا ہے نتیجہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

انوارِ الوہی کی ہے اقلیم بہ ہر سُو
اور اس کا ہے سکّہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

جمعیتِ ملّت کی ہے بنیاد اکائی
جس کا ہے خلاصہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

میزان پہ جس سے تو نہ کچھ بھاری پڑے گا
ہے اپنا اثاثہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

حقّانیت ربِّ جہاں چاہو جو لوگو!
ہے حاصلِ جذبہ تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

خالق کا ہو عرفاں جو کسی شخص کی خواہش
منزل کا ہے رستہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

ہو عفو طلب بندہ اگر اپنے خدا سے
ایسے میں کرشمہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

ہم چاہیں اگر صورتِ غفران معاصی
بخشش کا قرینہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

ہر مجمعِ اوہام پہ محمودؔ یقیں کا
دیتا ہے جو غلبہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری ہے دعا اتنی، یہی رکھتا ہوں مقصد
موت آئے تو پا جاؤں بقیعِ غرقد

پہلے تو رہے قبّۂ اخضر مرے آگے
بعد اس کے، زیارت کو ملے کعبۂ اسود

سُنت بھی ہے، تعمیل بھی ہے حکم کی اُس کے
یہ صَلِّ علیٰ پڑھنا ہے خالق کی خوشامد

بعد ان کے، نبی آخری ﷺ آئیں گے جہاں میں
عیسیٰؑ نے بتایا تھا کہ نام ان کا ہے احمد ﷺ

جب تیجے مہینے کی ہوئی بارھویں نوری
مکّہ میں ہوئی سرورِ کونین ﷺ کی آمد

خاتم ہیں نبوّت کے، تھے تخلیق میں اوّل
ضظّغ بھی ہیں آقا ﷺ، جو ہیں اسلام کی ابجد

ارشاد پیمبر ﷺ ہی کا ارشادِ خدا ہے
جو حکم نبی ﷺ کا ہے، نہ ہو اس میں ردوکد

یا حمد ہو یا نعت ہو، جو لکھو قلم سے
ہو اور جو موضوع، اسے کر دو قلم زد

رکھتے ہیں تہِ دل سے عزیز اس کو ملائک ‏ — پالے جو کوئی مدحتِ سرکار ﷺ کی مسند
آقا ﷺ کی محبت میں کمی ہونے نہ پائے ‏ — بے وقعتی تیری ہو، نہ اُڑ جائے تری بھد
جو پڑھتے نہیں صلِ علیٰ نامِ نبی ﷺ پر ‏ — میں ہجو کیا کرتا ہوں ان کی بہ شد و مد
فرمودۂ سرور ﷺ پہ عمل کرنا ہے لازم ‏ — جو آپ کی تعلیم سے باہر، وہ ہو رد
ساب جتنے ہیں ناعت، اسی سایے میں پلے ہیں ‏ — بوطالبؓ و حسانؓ ہیں مدّاحی کے برگد
بکھرے ہوئے حالات جو تیرے ہیں تو ہوگا ‏ — تحمید سے، تنعیت سے شیرازہ مجلّد
کرتا ہوں پیمبر ﷺ کی ثنا دل کی زباں سے ‏ — اس میں تو ہے اقبالؒ مِرا مرشدِ امجد
فی الفور رسا ہوتا ہے جو قصرِ دنا تک ‏ — ''ہے کوئی وظیفہ، تو ہے وہ نامِ محمد ﷺ''

محمودؔ ہوں محبوبِ مہیمن ﷺ کا ہُوں ناعت
ہو جاتے ہیں سب کام مِرے باید و شاید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا و مولا ﷺ کی جب بھی بات کی ‏ — ترجمانی تھی مرے جذبات کی
اُمّتی کہلانے کے حق دار ہیں ‏ — ہو اگر تعمیل احکامات کی
جانتے ہیں حیثیت سیّارگاں ‏ — بستئ سرکار ﷺ کے ذرات کی
کرتا ہے توثیق آقا ﷺ کا کرم ‏ — حاضری کے سارے امکانات کی
معدنِ جود و کرم سرکار ﷺ ہیں ‏ — ہے توقّع آپ سے خیرات کی
جاری رکھ تسبیح صلی اللہ کو ‏ — کوئی بھی صورت جو ہو آفات کی
ہو رہی ہے سب جہانوں ہی میں بات ‏ — رحمتِ سرکار ﷺ کی بہتات کی
اِتّقا کی حیثیت ہے، اور نہیں ‏ — حیثیت اسلام میں طبقات کی
خود حدیثیں شارحِ قرآن ہیں ‏ — ان کیا کیا حاجات تشریحات کی
سیر کرتا ہوں نظر نیچی کیے ‏ — طیبۂ سرکار ﷺ کے باغات کی
ہو گی ثابت حُبِّ محبوبِ خدا ﷺ ‏ — ہم کریں تعمیل فرمودات کی

کی بیاں ما ینطق نے حیثیت — سرورِ عالم ﷺ کے ارشادات کی
کم درود پاک جو پڑھتا ہے، کل — باڑھ پر آئے گا الزامات کی
نم ہوئیں جس کی نگاہیں یاد سے — اس پہ بارش ہو گی انعامات کی
تھا نہ توہین نبی ﷺ پر سیخ پا — قلعی بندے کی کُھلی اوقات کی
مُوند کر آنکھیں جو پائیں روشنی — دن دیہاڑے شکل دیکھیں رات کی
ہو ہی جاتا ہے کبھی احقر کا ذکر — بات ہو جب نعت کی خدمات کی
رات بھر لاہور میں محمودؔ پر
اشک ہائے ہجر نے برسات کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے تو ہم بفضلِ رب طیبہ گئے پہنچ — واں سے چلے تو کعبہ گئے جھومتے پہنچ
مجھ کو تو بارہا وہاں لے کر گیا درود — شہرِ نبی ﷺ میں تُو بھی اسی راستے پہنچ
دل جن کے مُستنیر ہیں طیبہ کی یاد سے — وہ آخرش کبھی نہ کبھی جائیں گے پہنچ
سارے رجال اناث مدینے کو چل پڑے — چوکھٹ پہ ان کی سب گئے چھوٹے بڑے پہنچ
نعتِ نبی ﷺ کے واسطے لے کام فکر سے — جائیں گے سب ردیفیں، سبھی قافیے پہنچ
دل میں درود، ہونٹوں پر نعتیں لیے ہوئے — ہم جیسے رب کے فضل سے طیبہ گئے پہنچ
چھتیس ۳۶ بار چل کے گیا، پر مَیں بارہا — یہ بھی ہُوا کہ طیبہ گیا بے چلے پہنچ
سیرت پہ کام کرتے اور کہتے رہے نعوت — جن تک گئے ملائکہ کے مشورے پہنچ
پہنچائیں گے خدا تلک تجھ کو حضورِ پاک ﷺ — تسبیح ان کے نام کی پڑھتے ہوئے پہنچ
رب تک رسائی کا ہے تصوّف ہی نردبان — آقا ﷺ سے ہو کے جاتے ہیں سب سلسلے پہنچ
جو عازمینِ عمرہ و حج پیار سے چلے — طیبہ گئے نبی ﷺ کے وہ سب لاڈلے پہنچ
مل کر چلے ہیں پڑھتے ہوئے جو درود تاج — منزل تلک گئے وہ ہیں سب قافلے پہنچ
دل ٹھان لے تو پاؤں بھی طیبہ کو چل پڑیں — نیّت کے پیچھے پیچھے وہاں جایئے پہنچ

گر چاہتا ہے، آئے نظر میں فغور کی — جلدی قدم اٹھا کے مدینے، ارے پہنچ
بے چارگی کے ساتھ چل محمودؔ مضطرب — آقا ﷺ کے در پہ چارہ گری کے لیے پہنچ
محمودؔ بیتِ رب کی زیارت کو جب چلے
جائے وہ مصطفی کے تلطُّف تلے پہنچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گواہی کی فضیلت جب انھیں اللہ نے بخشی — نہیں ممکن چھپے آقا ﷺ سے بندے کی بدی نیکی
خدا کی حاکمتی آخرش دنیاؤں میں ہو گی — کلامِ حق میں وافر یہ نظر آئی خوش اندیشی
اڑان اس کی خدا کے فضل سے پائی ہمہ وقتی — مدینے میں پہنچ جاتا ہے میری فکر کا پنچھی
ولائے سرورِ کون و مکاں ﷺ ہے بندگی رب کی — درود اُن پر ہو قعدہ میں، تو پھر کرنا جبیں سائی
رہے اپنی بد اعمالی کا ہر انسان اقبالی — کریں گے عاصی بندے کی حبیب، حق ﷺ طرف داری
بہ ہر سُو ارتکاز ان کی توجہ کا یقینی ہے — جہاں کے محسن اعظم ﷺ نے سب کی بہتری چاہی
نبی ﷺ مجبوری مُختاری میں بدلیں گے، محقر کی — مدینے سے نہیں نزدیک گو داتاؒ کی یہ نگری
خدا کے فَجل سے ہو کر مؤدب نعت کہتا ہوں — ففرُّ و ہوتی دیکھی سب نے میری معصیت کاری
اسی کے گرد ہو جائے گا ہالہ ضو فروزی کا — ہوئی جس کی طرف چشمِ شفاعت کی ضیا باری
ہمیشہ سیرت و نعت پیمبر ﷺ پر لکھا مَیں نے — نہیں ہے پردۂ ظلمت میں پوشیدہ مرا ماضی
کرے مخلوق مالک لب کشائی مدحِ سرور ﷺ میں — اسی مقصد سے کی خالق نے قائم محفلِ ہستی
کیا خالق نے ذکر اونچا، تو قبلہ بھی بدل ڈالا — ہے اِن احکام کے بین السطور آقا ﷺ کی خوشنودی
نفاق و کفر کی تغلیط کرتی ہے بہ ہر لمحہ — درودِ پاک سرکارِ دو عالم ﷺ کی فراوانی
جب امّت آقا ﷺ کی گزرے گی پل سے، تو وہ پنکھ اپنے — بچھائے نیچے پاؤں کے، یہ اک خواہش تھی جبریلی
یقیں محمودؔ ناعت کو خدا کے اس کرم پر ہے
نبی ﷺ کے شہر میں ٹوٹے گی اپنی سانس کی ڈوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بستیِ سرکار ﷺ کو یوں راستہ سیدھا کیا
جب گیا طیبہ کو مَیں، قبّہ کا نظّارہ کیا

دین و جاں کے دشمنوں کو آپ ﷺ نے اپنا کیا
ہیزمِ دوزخ کی آتش سے بھی بے پروا کیا

حشر میں بھی ساتھ ہو گا، جو ازل میں ساتھ تھا
کب محبِّ پاک نے محبوب ﷺ سے پردہ کیا

وہ خدا و مصطفیٰ ﷺ کی راہ پر چلنے کو تھا
عہد جو جس نے کیا تا زیست وہ پورا کیا

آپ وہ، اور سب فرشتے پڑھتے رہتے ہیں درود
ذکر یوں محبوب ﷺ کا رحمان نے اونچا کیا

کیا ملاقاتِ شبِ اسرا کی تفصیلات تھیں
نجم و اِسرا نے کسی حد تک اُنھیں افشا کیا

ذہن و دل پر چھایا فرطِ احترامِ مصطفیٰ ﷺ
تب قلم سے سیرتِ سرکار ﷺ کو املا کیا

جس نے آنکھیں میچی رکھیں عظمتِ سرکار ﷺ سے
ایسے بد قسمت نے اپنے آپ سے دھوکا کیا

اسمِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی حلاوت حبّذا
گھنٹوں ہونٹوں کو میں اپنے، شام تک چُوما کیا

طیبہ سے جنت کو جانے کی خبر سننے کے ساتھ
اپنی گردن کو میں ''نا'' کی شکل میں جھٹکا کیا

عرش پہنچے تو ہوئے وحدت کے اسرار آشکار
دم قدم نے آپ کے یثرب کو بھی طیبہ کیا

بانجھ پن سے خاک کر کے، نورِ نبی ﷺ اوجھل رہا
ایسے بندے کو خدا نے عقل کا اندھا کیا

وہ فرشتوں ہی کو جُھرمٹ میں رہے گا ، دیکھنا
امّتی جس نے حضورِ پاک ﷺ کا کہنا کیا

بندگی آسا رہی ہے زندگی اس شخص کی
جس نے اپنے آپ کو سرکار ﷺ کا بندہ کیا

لب کُشا مدّاحِ محبوبِ رب ﷺ میں جو رہا
آخرش رضوان سے اس شخص نے سودا کیا

گزرا عرصہ، سن تھا باون اور جماعت تھی چھٹی
رب نے جب احقر کو نعتِ پاک کا شیدا کیا

دیکھا جب محمودؔ نے، تو قُبّۂ سرکار ﷺ کی
اخضریت نے ہر اک رنگ جہاں پھیکا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے لطفِ پیمبر ﷺ پہ انحصار کیا
حلیم رب نے رکھا اس کو، بُرد بار کیا

اُحُد نے آپ سے، اس سے نبی ﷺ نے پیار کیا
خدا نے یوں اسے جنّت کا کوہسار کیا

نہ دیکھ پایا جو ضو باریٔ حبیبِ خدا ﷺ
اِس عیب داری کو بندے نے شرمسار کیا

ملے گا اذنِ حضوری تو بدلے گی حالت — جسے مدینے سے دوری نے سوگوار کیا
خزاں میں گنبدِ خضرا کی یاد جب آئی — اسی خیال نے پت جھڑ کو بھی بہار کیا
سمجھ نہ پایا مقامِ حضور ﷺ کو بندہ — تو بد لحاظی نے اس کو ذلیل و خوار کیا
شمار ہو تو ہو کس طرح مُسلم اُمّہ میں — نفاق و ظلم نے جس شخص کو شکار کیا
درودِ پاک جو سُنّت خدائے پاک کی ہے — اسی کا ورد تو احقر نے بار بار کیا
حضورِ پاک ﷺ نے حمدِ خدا پہ اُکسایا — خدا نے حمد کا احقر کو خواست گار کیا
تعارف اپنا سخن گُستری سے ایسے ہُوا — کہ میں نے نعتِ پیمبر ﷺ کو اختیار کیا
کوئی بھی چیز رہی جاذبِ نظر نہ مِری — مجھے جو دوریٔ طیبہ نے بے قرار کیا
نظر نواز میں سب اردگرد کے منظر — نبی ﷺ کے لطف نے چاروں طرف حصار کیا
درود خوانی میں شائستگی معاون تھی — پڑھا زیادہ، مگر میں نے کم شمار کیا
وبا ''کورونا'' کی پھیلی، تو پھر احقر نے — نبی ﷺ کے شہر کے ویزے کا انتظار کیا
دلیر بندۂ سرکارِ والا ﷺ ہے ، جس نے — جبالِ کُلفت و آزار و غم کو پار کیا
ہزار شکرِ خدا، آج کل کے شاعر نے — مدیحِ غیرِ پیمبر ﷺ پہ اعتزار کیا
قریب، خُلد رہی اس کی آرزو مندی — جسے کرم کا نبی ﷺ نے امیدوار کیا
وہ جس کے ہونٹ ہیں نعتوں سے لال، احقر نے — ولا کے اس سے تعلق کو اُستوار کیا

اسے ولی نہ خُدا سمجھے کیوں، رشیدؔ احمد
خدا کے بندوں سے جس شخص نے بھی پیار کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں حُبِّ نبی ﷺ قدرتی کچھ نہیں — ہاتھ میں اس کے تو جیتے جی کچھ نہیں
ہونا اعمال پر بھی اثر چاہیے — دین سے لفظی وابستگی کچھ نہیں
ذکرِ آقا ﷺ کرے دور تاریکیاں — دُنیوی عارضی روشنی کچھ نہیں
ہٹ کے سُنّت سے جو کچھ کِیا آپ نے — سب ہے ناگفتنی ، گفتنی کچھ نہیں

نعتِ سرکار ﷺ جب تک نہ لکھ پایا مَیں ۔۔۔ لکھا میں نے بخطِ جلی کچھ نہیں
گر گدائی مدینے کی پا نہ سکو ۔۔۔ حاکمی ہفت اقلیم کی کچھ نہیں
قلع قمع بُرائی کا ہے لازمی ۔۔۔ محض اظہارِ پہلو تہی کچھ نہیں
جو نبی ﷺ کا نہیں، اس سے ہو دشمنی ۔۔۔ اس میں اندازِ شائستگی کچھ نہیں
کل کو کیا ہوگا، یہ پوچھ سرکار ﷺ سے ۔۔۔ پیش بینی ترے ذہن کی کچھ نہیں
بد نصیب آدمی ہیں کہ جن کے لیے ۔۔۔ حاضریٔ دیارِ نبی ﷺ کچھ نہیں
سامنے ہو جو خاکِ دیارِ نبی ﷺ ۔۔۔ چاند تاروں کی جلوہ گری کچھ نہیں
رُستگاری جو درکار محشر میں ہو ۔۔۔ بو ذری چاہیے آذری کچھ نہیں
تم گلے سے نہیں، نعت دل سے پڑھو ۔۔۔ چاشنی کچھ نہیں، نغمگی کچھ نہیں
اگر میّت تو پرہیز گاری میں ہے ۔۔۔ دنیا کی کمتری بہتری کچھ نہیں
حمد کہتے رہو، نعت پڑھتے رہو ۔۔۔ اور جتنی بھی ہے شاعری، کچھ نہیں
ہو غلامانِ سرکار ﷺ کی چاکری ۔۔۔ کج کُلاہی کہ ہے خسروی، کچھ نہیں
عاجزی نعت گوئی کی بُنیاد ہے ۔۔۔ عاشقی کچھ نہیں، خود سری کچھ نہیں
طاعت و اتّباعِ نبی ﷺ میں رہو ۔۔۔ بے عبادت ہے تو زندگی کچھ نہیں
ہو تو اپنا عمل دخل حسنات میں ۔۔۔ محض عصیاں پہ شرمندگی کچھ نہیں
صرف صَلِّ علیٰ پڑھتا پایا اُسے ۔۔۔ بات رضواں نے بندے سے کی کچھ نہیں
ہاتھ جس کے مدینے کی مٹی لگے ۔۔۔ جان لے، شے کوئی دوسری کچھ نہیں
مصطفیٰ ﷺ کی نگاہِ توجہ ملے ۔۔۔ اس سے ہٹ کر کوئی چیز بھی کچھ نہیں
گام زن رہ رہِ دینِ سرکار ﷺ پر ۔۔۔ دنیا سے تیری وابستگی کچھ نہیں
سخت دوزخ کی آتش ہے بے انتہا ۔۔۔ دھوپ جو بھی ہے خورشید کی، کچھ نہیں
شہرِ آقا ﷺ کا دریوزہ گر ہے غنی ۔۔۔ کیا امارت، شکوہِ شہی کچھ نہیں

ہر برائی کی تغلیط محمودؔ ہے
صُلح حرفِ غلط، آشتی کچھ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّہ دیکھا تو نظر نے جو کیے ہیں سجدے
قلب میں میرے وہی چند بچے ہیں سجدے

کتنے مقبول کرائے ہیں پیمبر ﷺ نے خدا سے
دیکھنا یہ ہے، جو ہم کرتے رہے ہیں سجدے

شرک فرمایا ہے آقا ﷺ نے ریاکاری کو
شکر، صد شکر، دکھاوے سے پرے ہیں سجدے

جا رہا ہوں مَیں مدینے کے حرم کو جب سے
وفرِ احساس میں اس دن سے ڈھلے ہیں سجدے

عامرِ چیمہؒ کے، ممتازؒ کے ، علم الدینؒ کے
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں کڑے ہیں سجدے

ماتھا ہی رگڑا ہے، بادل پسیجا بھی ہے
پنجگانہ جو ترے ہوتے رہے ہیں سجدے

خوش نصیبی جو رہی، ہم نے قبا مسجد میں
فجر سے پہلے کیے تین بجے ہیں سجدے

جبہہ سائی سے، اطاعت سے حبیبِ رب ﷺ کی
دل کی تسکیں کے لیے ہم کو ملے ہیں سجدے

وہ جو قدمینِ پیمبر ﷺ میں گزارے مَیں نے
میرے حق میں تو وہی بول اٹھے ہیں سجدے

طیبہ جا، ماتھا ٹکا پیشِ اللہ العالم
تیری پیشانی پہ عرصے سے جمے ہیں سجدے

صُفّہ و محرابِ تہجّد سے بہ سُوئے کعبہ
آنکھیں مُوندے ہوئے ہم کرتے گئے ہیں سجدے

مسجدِ فتح میں طیبہ کے، کیا ہے جب بھی
دسیوں اس ایک ہی سجدے میں رہے ہیں سجدے

جتنے لاہور میں ہوتے تھے خدا کے آگے
طیبہ آنے پہ تو کچھ اور بڑھے ہیں سجدے

بعد کعبہ کے، حرم رب کے نبی ﷺ کا پا کر
رحمتِ آقا ﷺ کی چھاؤں کے تلے ہیں سجدے

وفرِ خجلت ہی کی بنیاد سمجھتا ہوں انھیں
میری آنکھوں کے، مرے دل کے بڑے ہیں سجدے

قبّہ دستارِ زمیں ہے کہ کلاہِ عالم
دیکھ کر اس کو عقیدت سے بھرے ہیں سجدے

جبہہ سائی سے تو میری، ہیں فرشتے واقف
کچھ مگر دل میں میرے، اب بھی دبے ہیں سجدے

ربّ و سرور ﷺ کی جنھوں نے نہیں مانی کوئی
منہ کے بل گرنے سے ان کے بھی بنے ہیں سجدے

شکرِ رب کرنے کو محمودؔ بجا لاتا رہا
گردِ مقصورۂ سرور ﷺ جو کیے ہیں سجدے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل سے مومن نے پیمبر ﷺ کا پکارا بھی تو ہو
خدشہ گرنے کا اگر ہے تو سہارا بھی تو ہو

ہے جو بے چارگی، اس کا کوئی چارہ بھی تو ہو
دوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ میں گزارا بھی تو ہو

ہشت در خُلد کے اس کے لیے کُھل جائیں گے
دیدِ طیبہ کا کسی شخص کو یارا بھی تو ہو

حشر میں ان کی شفاعت ہے یقینی، لیکن
تھوڑا اِس باب میں کردار ہمارا بھی تو ہو

جب بھی چلتا ہوں مدینے کو، یہی سوچتا ہوں
لطف جو پہلے ہُوا تھا، وہ دوبارہ بھی تو ہو

خالی ہاتھوں کو کوئی تکتا ہی کیوں رہتا ہے
درِ سرکار ﷺ پہ ہاتھ اس نے پسارا بھی تو ہو

نعت گوئی کو جو معیار مقرّر کر دے
مُلک میں ایسا کوئی ایک ادارہ بھی تو ہو

شہرِ سرکار ﷺ میں دیکھو گے نکلتا سُورج
دیدہ افروز مقدّر کا ستارہ بھی تو ہو

دعویٰ ایمان کا رکھتے تو ہیں بندے، لیکن
ان کو مدّاحیٔ سرکار ﷺ گوارا بھی تو ہو

وہ جو گردابِ معاصی میں پھنسے ہیں، اُن کا
بچنا ممکن ہے مگر کوئی کنارہ بھی تو ہو

شہرِ سرکار ﷺ کے روحانی گورنر وہ ہیں
حاضری کے لیے حمزہؓ کا اشارہ بھی تو ہو

اپنے آقا ﷺ کی شفاعت کی طلب کا طالب
کیوں نہ ہو، گو کہ وہ اعمال کا مارا بھی تو ہو

شعر کو نعت بنانے کے عمل میں تم نے
نقد کی سان چڑھایا ہو، نکھارا بھی تو ہو

عشقِ سرکارِ مدینہ ﷺ کے دعاوی والو!
ذہن اور قلب تلک اس کو اتارا بھی تو ہو

تُربتِ اُمِّ پیمبر ﷺ کو دکھانے والا
چرخِ ابواء سا کوئی اور ستارہ بھی تو ہو

میری نظروں پہ وہی ایک نہ کیوں کندہ ہو
قُبّہ کے جیسا کوئی اور نظارہ بھی تو ہو

منقبت آلِ محمد ﷺ کی مَیں محمودؔ کروں
رُستگاری کا مجھے کوئی سہارا بھی تو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۴واں مجموعۂ نعت

مداحِ نبئ آخر ﷺ

انتساب

حضور ﷺ کے غلاموں کے نام

نہ ہے بہشت کی خواہش نہ ڈر جہنم کا
کہیں جو حشر میں محمود کو غُلامِ رسول ﷺ

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

بیانِ سیرتِ سرکار ﷺ جس کا تھا آغاز
ہُوا میں بعد میں نعتِ نبی ﷺ میں نغمہ طراز

نظر ہوئی ہے نم آلود، دل ہُوا ہے گداز
نبی ﷺ کے شہر کو دیکھے ہُوا ہے عرصہ دراز

زبانِ دل سے جو سرکار ﷺ پر درود پڑھو
فرشتے پاؤ ہمہ وقت گوش بر آواز

شعاعِ مہر عقیدت کی تابناکی سے
ملی خیال کو اور فکر کو نئی پرواز

یہ سوچ کر کہ ہُوا متّبع سرورِ دیں ﷺ
نماز پڑھتے ہوئے پا گیا ہوں سوز و گداز

دھڑکتا دل بھی ہمکتا ہے سُوئے شہرِ نبی ﷺ
یہ بھیگی پلکیں ہیں طیبہ کے ہجر کی غماز

عطا و لطف کی آفاقیت مسلم ہے
سخائے آقا ﷺ کا رہتا نہیں کبھی در باز

نبی ﷺ ہیں واقفِ اعمالِ بندگانِ خدا
چُھپا ہوا نہ کوئی ان سے رہ سکا ہے راز

وہی تو متّقی بندے ہیں اور اکرم ہیں
جو حکمِ آقا ﷺ کو کرتے نہیں نظر انداز

نگاہیں رہتی ہیں حرمین کی طرف میری
ہوں بے نیازِ جہاں، مجھ کو کوئی حرص، نہ آز

درود علاج ہے امراض اور عوارض کا
قدم قدم پہ یہ دیکھا حضور ﷺ کا اعجاز

بنایا مُعتمر آقا ﷺ نے تین درجن بار
ہے یہ بھی میری ثنا گُستری کا ایک جواز

ضیا فروزی مجھے گھیرے رکھی دیکھی گئی
ہُوا ہوں جب بھی میں فضلِ خدا سے محوِ نماز

کھنچے گی حشر کے ہنگام میں بالآخر وہ
خدا نے دنیا میں فرمائی جن کی رسّی دراز

ثنا و مدح کا موسم ہُوا ثمر آور
اساس اس کی بنا نعت گو کا عجز و نیاز

سبھی جہانوں کی مخلوق کی زباں پر ہے
”سلام اے شہِ بطحا، سلام شاہِ حجاز ﷺ“

یہ ایک مصرعِ تر حاصلِ کلام رہا
”رشیدؔ بندۂ آقا، حضور ﷺ بندہ نواز“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیشہ آتے ہیں مشکل میں کام شاہِ حجاز ﷺ
مدد جو کرتے ہیں بالالتزام شاہِ حجاز ﷺ

دَنَا کے قصر اور حرمین کی جوانب میں — خُدا سے ہوتے رہے ہم کلام شاہِ حجاز ﷺ
خدا نے آپ سے کیں بالمشافہ باتیں — کوئی کیا آپ کا جانے مقام شاہِ حجاز ﷺ
گزارش آپ سے کرتا ہوں مَیں مدام یہی — کہوں مَیں حمدیں اور نعتیں مُدام شاہِ حجاز ﷺ
خدا کی وحدت و حقّانیت کا ذکر کروں — ہو قعدہ، سجدہ مِرا، یا قیام شاہِ حجاز ﷺ
جو نا پسند خدائے جلیل و قادر ہوں — سب ایسے کاموں کو سمجھوں حرام شاہِ حجاز ﷺ
وہی اساس ہو اپنے تمام کاموں کی — دیا جو آپ نے ہم کو نظام شاہِ حجاز ﷺ
ہو رَخشِ وقت یا اشہب ہماری قسمت کا — ہمارے ہاتھ ہو اس کی زمام شاہِ حجاز ﷺ
ہے چرخِ رُشد و ہُدیٰ تابناک تر کیسا — صحابہ تارے اور ماہِ تمام شاہِ حجاز ﷺ
فرشتوں کا جو تھا سرخیل جبرئیلِ امیںؑ — اسی سے پاتے رہے احترام شاہِ حجاز ﷺ
یہ اپنے مُلک سے اخلاص کا رکھیں رشتہ — یہاں کے سارے خواص و عوام شاہِ حجاز ﷺ
کلامِ رب وہی دستور ہو ہمارے لیے — خدا سے لائے جو ہم تک پیام شاہِ حجاز ﷺ
وہ گرنے دیتے نہیں ہیں کسی کو، اور جو گریں — اُنھیں بچانے کو لیتے ہیں تھام شاہِ حجاز ﷺ
وہ بخشے جائیں گے، جن کی زباں پہ رہتا ہے — ”سلام اے شہِ بطحا، سلام شاہِ حجاز ﷺ“

وہ کام جن کو نہ کرنے کا حکم مالک ہے
رشیدؔ کے لیے ہیں سب حرام شاہِ حجاز ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ خالقِ کُل میں ہے عزّا و جاہ حجاز — کہ لامکاں کے بھی سائر ہوئے تھے شاہِ حجاز
جہاں میں ہر طرف طیبہ کی تابناکی ہے — کہ کرتا دور شبیں غم کی ہے پگاہِ حجاز
نگاہیں جن کی حقائق شناس ہوتی ہیں — نہ مانیں قبّۂ خضرا کو کیوں کُلاہِ حجاز
جو یاد رکھتا ہے گزرے دنوں کی یادوں کو — نہ بھول پائے گا ایامِ سال و ماہِ حجاز
جہاں سے زندگیاں بنتی اور سنورتی ہیں — قیام گاہ ہے آقا ﷺ کی کارگاہِ حجاز
مدینے کا تو ہے منگتا بھی شاہوں سے بڑھ کر — ہے سرفرازِ جہاں پائمالِ راہِ حجاز

جہاں پناہ پیمبر ﷺ کے نام پر جو بنا — ہمارے ملک کو حاصل رہی پناہِ حجاز
نظر حجاز کے والی کی ہر جہان پہ ہے — جہان جتنے ہیں، ان سب پہ ہے نگاہِ حجاز
یہ لازم دیکھنا، ملزوم جاننا دونوں — بہشت کی طرف جاتی ہے شاہراہِ حجاز
نبی ﷺ پڑھاتے، صحابہؓ وہاں پہ پڑھتے تھے — تھی پہلی دنیا میں صفّہ یہ درسگاہِ حجاز
وہاں ٹھہرتا، یہاں آتا جاتا تھا جبریلؑ — کسی کو سدرہ پر شاید ہو اشتباہِ حجاز
وہاں پہنچنا مرا بار بار ہوتا رہا — ہوئی ہیں آنکھیں بہ فضلِ خدا گواہِ حجاز
وہاں ہیں سائرِ عرشِ عُلا قیام پذیر — تو عکسِ عرش کی ہے صورت ہے بارگاہِ حجاز
وہاں شبوں کو بھی ملتی ہے خیرگی وافر — دَنا کے قصر کا مالک ہے خیر خواہِ حجاز
دورد پڑھنا سفر کے تمام لمحوں میں — کہ ہوگی دور یوں ہر ایک سدِّ راہِ حجاز
انھیں تو ساتھ فلسطینیوں کا دینا تھا — عرب سمجھ نہیں پائے ہیں انتباہِ حجاز
طیورِ صبح چہکتے ہیں اپنی بولی میں — ''سلام اے شہِ بطحا، سلام شاہِ حجاز ﷺ''

میرا تو عمر بھر کا تجربہ یہی ہے رشیدؔ
اکاسی سال سے بہتر ہے ایک ماہِ حجاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''صَلِّ علیٰ'' سے پائیں بقائے دوام ہم — ہاتھوں میں اسپِ وقت کی رکھیں زمام ہم
آقا ﷺ کا چاہیں ملک میں اپنے، نظام ہم — خوشحالی جس سے پائیں خواص و عوام ہم
اپنے دل و دماغ پہ، ہونٹوں پہ عمر بھر — لکھتے رہے ہیں سرورِ عالم ﷺ کا نام ہم
خوشنودیٔ خدا کا ہوا حبّذا حصول — مدّاحِ نبی ﷺ سے ہوئے نیک نام ہم
حائل نہ ہو سکیں گی کبھی بد نصیبیاں — راہِ نبی ﷺ میں چلتے رہیں گام گام ہم
آئینہ بندی ہوتی گئی ہے سخن کی یوں — لکھتے رہے مدیحِ نبی ﷺ صبح و شام ہم
احکامِ کبریا و نبی ﷺ پر جو ہم چلے — محشر کے روز ہو سکیں گے شاد کام ہم
طاعت کو اپنی، دیکھ کر ہوتے ہیں خوش حضور ﷺ — کرتے ہیں کعبہ دیکھ کر جب استلام ہم

اس میں ہے دست بستگی سے حُسنِ اعتقاد — مالک کی بارگاہ میں کرتے ہیں قیام ہم
ہر وقت لب پہ رکھتے ہیں ہم اِھدِنَا الصِّرَاط — کہلائیں نعت گوئے رسولِ انام ﷺ ہم
دیکھیں کہ رہنمائی احادیث میں ہے کیا — یوں فرق جانیں بینِ حلال و حرام ہم
بر آئیں جبہہ سائی کی ساری توقعّات — ہر سال حاضری کا کریں اہتمام ہم
حلقہ درود و نعتِ پیمبر ﷺ کا دیکھ کر — ہونٹوں پہ ثبت کرتے رہے ابتسام ہم
ہوتے ہیں غتربود سب امراضِ معصیت — پاتے حبیبِ رب ﷺ کا جو ہیں فیضِ عام ہم
آقا ﷺ نے بخشی عفو و عنایت کی معذرت — لیتے نہیں ہیں دشمنوں سے انتقام

محمودؔ لب پہ ہوگا درودِ حضورِ پاک ﷺ
جب سر جھکائے اُٹھیں گے روزِ قیام ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت اور ارادت کی دلیلِ قاطعہ طیبہ — مِرے بے حوصلہ دل کو ہے دیتا حوصلہ طیبہ
نگاہ و قلب کو بھی ارتفاعِ ذوق کے بل پر — دکھاتا ہے فرازِ عرش کا ہر راستہ طیبہ
مدینے میں چُھپا رہتا نہیں انسان کا اندر — کہ کر دیتا ہے لمحوں ہی میں باطن آئنہ طیبہ
بہ ہر سُو عام تھی غرقہ، تو کہلاتا بھی یثرب تھا — قدومِ مصطفی صَلِّ علٰی سے بن گیا طیبہ
عجب حالت ہے، پاکستان سے تو دور ہے، لیکن — نگاہوں میں بسا رہتا ہے ہر صبح و مسا طیبہ
سکینت اور طمانیت سمیٹے اپنے پہلو میں — میں چلتا گلیوں میں رہتا ہوں، کہتا ''شکریہ طیبہ''
دل و جاں پر مِرے، اثراتِ شہرِ نور وافر ہیں — ہے کندہ پتلیوں پر میری، ہے دل میں بسا طیبہ
مدینے جانے کی خواہش نے بیت اللہ پہنچایا — سمجھ میں آ گیا احر کی، ہے مشکل کُشا طیبہ
ہمکتے رائعین و ساجدیں ہیں نور کی جانب — حذف کرتا ہے ظلمت روشنی کو بانٹتا طیبہ
لکھا دیکھا ہے ہم نے چرخِ قسمت پر کہ بے شک ہے — مریضانِ الم کے واسطے دار الشفا طیبہ
نظر آتا نہ تھا کِیسہ کو تو رستہ مدینے کا — مجھے ہر بار لے جاتا رہا جذبہ میرا طیبہ
اُدھر میزابِ زر طیبہ نمائی کا اشارہ تھا — اِدھر یہ بھی یقیں ہے مجھ کو، ہے قبلہ نما طیبہ

بجا لانے کو سجدے شُکرِ مالک کے، گیا احقر فلاح و فوز کی جا ہے مقامِ اتّقا طیبہ
کسی لمحے بھی دوری شہرِ آقا ﷺ سے نہیں ہوتی کہ ہے وجداں کے سر پر بھی رحمت کی گھٹا طیبہ

گزشتہ سال کے پہلے مہینے میں رشیدؔ احمد
گیا چھتیسویں باری بھی، صد شکرِ خدا طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام آقا و مولا، سلام شاہِ حجاز ﷺ مجھے خدا کا ہے ایما، سلام شاہِ حجاز ﷺ
تمام نبیوں رسولوںؑ کے آپ امام ہوئے مقام آپ کا اعلیٰ، سلام شاہِ حجاز ﷺ
جو ہاتھ آپ کا تھا، ٹھہرا رب کا ہاتھ وہی خدا ہے آپ کا اپنا، سلام شاہِ حجاز ﷺ
جو رب ہے مُعطی نِعَم کا تو آپ قاسم ہیں ہیں آپ ہی کی عطایا، سلام شاہِ حجاز ﷺ
شبِ رجب کو بلاوا تھا ربِّ عالم کا تھی سیرِ عرشِ معلّیٰ، سلام شاہِ حجاز ﷺ
مقابل آپ کے قبّہ کی اخضریت کے ہر ایک رنگ ہے پھیکا، سلام شاہِ حجاز ﷺ
حُنین و بدر و اُحُد میں حضورِ انور ﷺ نے کِیا تھا کفر کو پسپا، سلام شاہِ حجاز ﷺ
لواء الحمد کے سائے میں آپ جب ہوں مقیم قبول میرا ہو شُستہ سلام شاہِ حجاز ﷺ
اُمیدوار ہوں رحمت کا ربِّ اکبر کی کہ مَیں ہوں آپ کا بندہ، سلام شاہِ حجاز ﷺ
نہ نُور اصل اگر ہو تو چھاؤں ہوتی ہے نہیں تھا آپ کا سایہ، سلام شاہِ حجاز ﷺ
جو سُن رہا ہے حدیثیں بھی آپ کی، بہرا کہے وہ مجھ سے بھی گونگا، سلام شاہِ حجاز ﷺ
لحد میں میری جو تشریف آپ لائیں گے وہاں کروں گا دوبارہ سلام شاہِ حجاز ﷺ
کمی خدا کی عبادت میں مجھ سے ہوتی رہی ہو دُور میرا خسارہ سلام شاہِ حجاز ﷺ
جب آپ بخشیں گے جنت گناہگاروں کو مِری طرف بھی اشارہ سلام شاہِ حجاز ﷺ

قبول احقرِ خلق الصمد رشیدؔ کا ہو
''سلام اے شہِ بطحا، سلام شاہِ حجاز ﷺ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُعا بارگاہِ کبریا میں

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے ربِ کردگار!
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
مدح وثنائے مولا ﷺ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں میرے حساب میں خود بولنے لگیں

راجا رشید محمود

دُنیا میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام

مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اُردو):

۱۔ ورفعنالک ذکرک ۔ ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء، (۱۳۶ صفحات) ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں، ۱۴ مناقب

۲۔ حدیثِ شوق ۔ ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۶ء (۱۷۶ صفحات) ۷۸ نعتیں

۳۔ منشورِ نعت ۔ ۱۹۸۸ء، (۱۷۶ صفحات) دُنیائے نعت میں فردیات کا پہلا مجموعہ (اُردو اور پنجابی فردیات) ۵۰۰ اُردو اشعار

۴۔ سیرتِ منظوم ۔ ۱۹۹۲ء (۱۲۸ صفحات) قطعات کی صورت میں، دُنیا میں پہلی منظوم سیرت)۔ ۱۰۱ واقعات

۵۔ ۹۲ ۔ ۱۹۹۳ء (۱۱۲ صفحات)

۶۔ شہرِ کرم ۔ ۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات) نعت کی دُنیا میں پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔ ۹۲+۱ نعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۷۹ قطعات

۷۔ مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ۱۹۹۷ء (۱۲۴ صفحات) ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۸۔ قطعاتِ نعت ۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات) ۲۷ موضوعات (حمد و نعت ۔ ثنائے سرکار، نعت النبی ۔ آدابِ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدحِ سرکار بہ اُسلوبِ کردگار، محبّتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تکریم محبوب کبریا، یادِ سرورِ کائنات، سراپائے پیمبر، حفظِ ناموسِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عیدِ میلادِ سرکار، معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ختمِ نبوّت، کرم سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اختیاراتِ حبیبِ غفار، مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر، مدینۂ کریمہ سے دُوری، شہرِ رحمت کی تمنّا، شہرِ نُور میں حاضری، شہرِ سرکار سے واپسی، درود و سلام، اُسوۂ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت سیدِ ابرار، سنّتِ رسولِ انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تعلیماتِ حضور، بعض واقعاتِ سیرت تربیت یافتگان رسولِ پاک) ۳۹۶ قطعات

۹۔ حیَّ علی الصلوٰۃ ۔ ۱۹۹۸ء (۱۵۴ صفحات) دُنیائے نعت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے، ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۱۰۔ مخمساتِ نعت ۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات) دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ ۔ ۵۰ خمسے ۔

۱۱۔ تضامینِ نعت ۔ ۲۰۰۰ء (۱۴۴ صفحات) علامہ محمد اقبال کے اشعارِ نعت پر تضمینیں ۔ اوّلیت کے پرچم کے ساتھ ۔ ''احمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۵۳، اعداد کی نسبت سے ۵۳ تضامین ۔

۱۲۔ فردیاتِ نعت ۔ ۲۰۰۰ء (۱۰۸ صفحات) دُنیائے نعت میں اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ ۔ ۵۸۰ فردیات

۱۳۔ کتابِ نعت ۔ ۲۰۰۰ء (۱۱۲ صفحات) ۵۳ نعتیں

۱۴۔ حرفِ نعت ۔ ۲۰۰۰ء (۱۱۲ صفحات) ۵۳ نعتیں

۱۵۔ نعت۔۲۰۰۱ء(۱۱۲صفحات) ۵۳ نعتیں جن کے ہر شعر میں ’’نعت‘‘ کا ذکر ہے۔

۱۶۔ سلامِ اِرادت ۲۰۰۱ء(۱۰۴صفحات)غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام، اوّلیت کا اعزاز لیے

۱۷۔ اشعارِ نعت۔۲۰۰۱ء(۹۶صفحات) دوسرا مجموعہ فردیات۔۵۴۰، ابیات

۱۸۔ اوراقِ نعت ۲۰۰۲ء(۹۶صفحات) ۵۳ نعتیں

۱۹۔ مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ۲۰۰۲ء(۹۶صفحات) ۵۳ نعتیں

۲۰۔ عرفانِ نعت۔۲۰۰۲ء(۱۸۴صفحات) ۶۳ نعتیں، ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت کے حوالے سے۔

(صوبائی سیرت کانفرنس ۱۴۲۴ھ میں اِس کتاب پر صوبائی نعت ایوارڈ دیا گیا)

۲۱۔ دیارِ نعت۔۲۰۰۲ء(۱۰۴صفحات) میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں

۲۲۔ تسبیحِ نعت۔۲۰۰۳ء(۱۵۲صفحات) تسبیح کی نسبت سے ۱۰۱ نعتیں

۲۳۔ صباحِ نعت۔۲۰۰۳ء(۸۰صفحات) ۵۳ نعتیں

۲۴۔ احرامِ نعت ۲۰۰۳ء(۹۶صفحات) ۶۳ نعتیں

۲۵۔ شعاعِ نعت ۲۰۰۳ء(۱۰۴صفحات) ۹۲ نعتیں

۲۶۔ دیوانِ نعت ۲۰۰۳ء(۸۰صفحات) ردیف وار ۸۳ نعتیں

۲۷۔ منتشراتِ نعت۔۲۰۰۳ء(۸۰صفحات) اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔۵۴۶ فردیات

۲۸۔ منظومات۔۱۹۹۵ء(۱۶۰صفحات) ۱۹ نعتیں۔۵۶ مناقب۔۴۴ نظمیں

۲۹۔ تجلیاتِ نعت۔۲۰۰۴ء(۸۸صفحات) حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد+ ۵۳ نعتیں

۳۰۔ وارداتِ نعت ۲۰۰۴ء(۹۶صفحات) ۶۳ نعتیں

۳۱۔ بیانِ نعت ۲۰۰۴ء(۸۸صفحات) ۵۳ نعتیں

۳۲۔ مینائے نعت۔۲۰۰۴ء(۸۸صفحات) غزلیات امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں

۳۳۔ حمد میں نعت۔۲۰۰۵ء(۱۲۰صفحات) ۶۶ حمدیں/نعتیں، ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی۔

۳۴۔ التفاتِ نعت۔۲۰۰۵ء(۷۲صفحات) ۵۳ نعتیں

۳۵۔ عنایتِ نعت۔۲۰۰۵ء(۹۶صفحات) ایک حمد+ ۵۳ نعتیں

۳۶۔ مرقعِ نعت۔۲۰۰۵ء(۹۶صفحات) امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۴۳ نعتیں

۳۷۔ نیازِ نعت۔۲۰۰۵ء(۸۸صفحات) ایک حمد و نعت+ ۵۳ نعتیں

۳۸۔ بستانِ نعت۔۲۰۰۶ء(۸۴صفحات) ۵۳ نعتیں

۳۹۔ سرودِ نعت۔۲۰۰۶ء(۱۰۴صفحات) ایک حمد+ ۵۳ نعتیں

۴۰۔ تابشِ نعت۔۲۰۰۶ء(۸۶صفحات) ایک حمد+ ۵۳ نعتیں

۴۱۔ صدائے نعت۔۲۰۰۶ء(۹۲ صفحات) ایک حمد+ ۵۳ نعتیں
۴۲۔ منہاجِ نعت۔۲۰۰۷ء(۱۰۶ صفحات) ایک حمد و نعت+ ۶۳ نعتیں
۴۳۔ متاعِ نعت۔۲۰۰۷ء(۸۸ صفحات) ۵۳ نعتیں
۴۴۔ قندیلِ نعت۔۲۰۰۸ء(۸۲ صفحات) ۵۳ نعتیں
۴۵۔ ذوقِ مدحت۔۲۰۰۸ء(۸۶ صفحات) محمد ابراہیم ذوق کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں
۴۶۔ فانوسِ نعت۔۲۰۰۸ء(۸۸ صفحات) ۵۳ نعتیں
۴۷۔ مشعلِ نعت۔۲۰۰۹ء(۹۶ صفحات) ۵۳ نعتیں
۴۸۔ کہکشانِ نعت۔۲۰۰۹ء(۱۰۴ صفحات) ۹۲ نعتیں
۴۹۔ اہتزازِ نعت۔۲۰۰۹ء(۹۲ صفحات) ۵۳ نعتیں+ ۵۳ فردیات
۵۰۔ نعتِ زرّیں۔۲۰۱۰ء(۸۰ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۱۔ کلامِ نعت۔۲۰۱۰ء(۹۶ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۲۔ دفترِ نعت۔۲۰۱۰ء(۸۲ صفحات) ۶۳ نعتیں
۵۳۔ مدحِ احمد۔۲۰۱۰ء(۸۰ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۴۔ کاوشِ نعت۔۲۰۱۱ء(۸۰ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۵۔ لقائے نعت۔۲۰۱۱ء(۸۸ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۶۔ اذانِ نعت۔۲۰۱۲ء(۹۲ صفحات) ۵۳ نعتیں+ ۷ حمدیہ اور ۲۷ نعتیہ فردیات
۵۷۔ اقامتِ نعت۔۲۰۱۲ء(۱۱۴ صفحات) ۵۳ نعتیں
۵۸۔ صلوٰۃِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۱۶ صفحات)
۵۹۔ ندائے نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۲۰ صفحات)
۶۰۔ صورتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۱۶ صفحات)
۶۱۔ ساعتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۱۴ صفحات)
۶۲۔ تابشِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۱۴ صفحات)
۶۳۔ نشانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں
۶۴۔ علامتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں
۶۵۔ بارانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں
۶۶۔ مزارعتِ رضا میں کشتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (اعلیٰ حضرت بریلوی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں)
۶۷۔ مدیحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ۵۳ نعتیں

۶۸۔ ثنائے سیدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۶۹۔ مدحتِ سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۷۰۔ ثنائے رحمتِ عوالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۷۱۔ نغماتِ حبِّ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۷۲۔ مدائحِ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۷۳۔ ثنائے رسولِ جمیل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۵۳ نعتیں

۷۴۔ مدائحِ نبیِ آخر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تحقیقِ نعت:

۱۔ پاکستان میں نعت: اپنے موضوع پر پہلی کتاب ۱۹۹۴ء (۲۲۴ صفحات)

۲۔ خواتین کی نعت گوئی۔ ۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ، اہم حوالوں سے مزین۔ ۲۸ صفحات کا تحقیقی مقدمہ جو ۱۴۲ حواشی و تعلیقات رکھتا ہے۔ ۱۹۹۵ء (۴۳۶ صفحات)

۳۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۸۹ ہندوؤں، ۱۶ سکھوں، ۴ عیسائیوں اور ۷ مرزائیوں کی نعت گوئی کا تذکرہ، محاکمہ اور تجزیہ۔ ۱۸+۲۱ صفحات کا مقدمہ اور دیباچہ۔ ۱۹۹۴ء (۴۰۲ صفحات)

۴۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا، جلد اوّل ۳۴ صفحات پر مشتمل تحقیقی مقدمہ: نعت نمبروں کا تجزیاتی محاکمہ ۱۹۹۶ء (۴۰۸ صفحات)

۵۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا، جلد دوم ۱۹۹۶ء (۴۰۰ صفحات)

۶۔ نعت کیا ہے؟ نعت کے مختلف پہلوؤں پر ایک تحقیقی مقالہ ہے۔ ۱۹۹۷ء (۱۱۲ صفحات)

۷۔ اقبال و احمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ چار ایڈیشن چھپے (۱۹۷۷ء، ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۷ء (۱۱۲ صفحات) اعجاز بک ڈپو، کلکتہ نے بھی چھاپی

۸۔ انتخابِ نعت، دسمبر ۱۹۹۵ء (۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۴ء تک کے دوران میں شائع ہونے والے نعتیہ منتخبات کا سن وار تذکرہ جائزہ اور محاکمہ، آخر میں ۲۴ نعتیں بھی ہیں جو منتخبات میں سے انتخاب کی گئی ہیں۔ (۱۱۲ صفحات)

۹۔ مقدمہ نعت کائنات۔ ۱۹۹۳ء۔ جنگ پبلشرز کے مطبوعہ بڑے سائز کے چہار رنگا ۸۱۶ صفحات پر مشتمل اصنافِ سخن کے اعتبار سے کیے جانے والے ضخیم انتخابِ نعت کا مقدمہ جو ساڑھے تین ہزار سے زیادہ سطور پر ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں ۹۵۸ حواشی و تعلیقات ہیں۔

۱۰۔ مولانا خیر الدین خیوری اور اُن کی نعت گوئی (ابوالکلام آزاد کے والد کی زندگی، کارناموں اور نعت گوئی پر پہلا مبسوط کام) ۲۰۰۵ء (۱۲۰ صفحات) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ''اخبارِ تحقیق'' نے تسلیم کیا کہ ''راجا رشید محمود نے

مولانا خیر الدین خیوری کے حالاتِ زندگی بڑی عرق ریزی سے مرتب کیے ہیں اور آپ کی نعت گوئی پر بہت عمدہ مواد جمع کر دیا ہے۔ (جنوری مارچ ۲۰۰۵ء صفحہ ۵)

عبدالعزیز خالد نے لکھا: ''آپ نے فی الواقع تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔

۱۱۔ شاعرانِ نعت ۔ ۲۰۰۲ء (۹۶ صفحات) قدسی، کفایت علی کافی، امیر مینائی، احمد رضا بریلوی، اکبر وارثی میرٹھی، حیات وارثی لکھنوی، دلورام کوثری اور لالہ لچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی پر مقالات

۱۲۔ مدحت سرایانِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۲۰۰۹ء (۱۰۴ صفحات) علامہ محمد اقبال، حسن رضا بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، غریب سہارنپوری، محسن کاکوروی، ضیاء القادری بدایونی، اور ابوالاثر حفیظ جالندھری کی نعت گوئی پر مضامین۔

۱۳۔ نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ۲۰۰۴ء (۱۰۶ صفحات) کتاب ۵۲۲ حواشی اور تعلیقات کی حامل ہے۔ ۱۹۹۷ء کی قومی سیرت کانفرنس میں نعت پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ، بدست وزیر اعظم پاکستان

منتخباتِ نعت:

۱۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ بچوں کے لیے انتخاب، مطبوعہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ۱۹۷۳ء (۱۹۸ صفحات)

۲۔ نعتِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۳ء (۱۶۴ صفحات)

۳۔ نعت کائنات: اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ ۱۰۲۷ منظومات۔
جنگ پبلشرز لاہور، ۱۹۹۳ء۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات

۴۔ نعتِ حافظ: حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۷ء (۲۷۶ صفحات)

۵۔ قلزمِ رحمت: امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ اقبال برادرز لاہور۔ ۱۹۸۷ء (۹۶ صفحات)

۶۔ مدحِ سرکارِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ۲۰۰۰ء (۷۴ صفحات)

۷۔ سخنِ نعت: سیدِ ہجویر نعت کونسل کے پہلے گیارہ طرحی نعتیہ مشاعروں (جنوری تا نومبر ۲۰۰۲ء) کا انتخاب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور۔ ۲۰۰۲ء (۲۴۰ صفحات)

تدوینِ نعت:

(ماہنامہ ''نعت'' کے خاص نمبروں کی صورت میں)

۱۔ اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چار حصے) ۳۲۴ شعرا کے ۴۸۸ مجموعہ ہائے نعت کے بارے میں تفصیلات اور ہر کتاب سے پانچ مطلع بطور نمونہ (۸۴۴ صفحات)

۲۔ نعت ہی نعت (سولہ حصے) اِن میں ۱۱۶۱ شعراءِ نعت کی ایک ایک منتخب نعت شامل ہے۔ (۱۵۸۸ صفحات)

۳۔ طرحی نعتیں (۲۵ حصے) جنوری ۲۰۰۲ء سے شروع ہونے والے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں میں پڑھی جانے والی نئی نعتیں (تین ہزار سے زائد صفحات)

۴۔ نعت کیا ہے؟ (چار حصے) موضوع پر مضامین و منظومات کا انتخاب، ایک طویل تحقیقی مقالہ + ۱۰ مضامین ۱۵۸ منظومات

(۴۴۸ صفحات)

۵۔ غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) ۶۹ غیر مسلم شعرا کی ۱۳۱ نعتیں + ۲۸ نثر نگار غیر مسلموں کے اقتباسات اور مضامین + غیر مسلموں کے ۶ مجموعہ ہائے نعت پر تفصیلی مضامین اور ۲۲ مقالات (۴۴۸ صفحات)

۶۔ لاکھوں سلام (دو حصے) مولانا احمد رضا خان بریلوی کے مکمل سلام کے علاوہ ۴ شعرا کی تضمینیں (بر سلامِ رضا) + ۲۵ شعرا کے ۹۳ ''لاکھوں سلام'' اور دو مقالے + ۲۳ صفحات کا راجا رشید محمود کا مقالہ بعنوان ''سلام اور سلامِ رجا اور اُن کی صاحبزادی شہناز کوثر کا مقالہ ''اِسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت (۳۸ صفحات) کل ۲۲۴ صفحات۔

۷۔ کلامِ ضیا (دو حصے) مختلف جرائد سے منتخب کی گئی علامہ ضیاء القادری بدایونی کی ۱۶۴ نعتیں جو اُن کے مجموعہ ہائے کلام میں نہیں ہیں + ''ضیاء القادری: لسان الحسان'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ (۲۲۴ صفحات)

۸۔ سلامِ ضیا (دو حصے) علامہ ضیاء القادری کے ۸۷ سلاموں کا انتخاب جو اُن کے کسی مجموعہ نعت میں شامل نہیں، جرائد کے غائرانہ مطالعہ کا نتیجہ (۲۲۴ صفحات)

۹۔ آزاد بیکانیری کی نعت (دو حصے) شیخ محمد ابراہیم آزاد نقشبندی بیکانیری کی ۱۶۳ نعتوں کا انتخاب اور مقالے (۲۲۴ صفحات)

۱۰۔ حسن رضا بریلوی کی نعت۔ ''ذوقِ نعت'' میں سے ۵۰ نعتوں کا انتخاب + ۵ مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۱۔ غریب سہارنپوری کی نعت۔ ''خزینۂ نعت'' کی نعتوں میں سے ۸۰ نعتوں کا انتخاب۔ ماہنامہ ''نعت'' کے ایڈیٹر اور سینئر ڈپٹی ایڈیٹر کے مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۲۔ علامہ اقبالؒ کی نعت۔ موضوع پر دس مقالات و مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۳۔ بہزاد لکھنوی کی نعت۔ مختلف موضوعات کے تحت کلامِ بہزاد کا انتخاب + چار مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۴۔ محمد حسین فقیر کی نعت۔ ''سفینۂ عشق یعنی مدینہ دیوانِ فقیر'' کی ۱۱۷ نعتوں کا انتخاب + دو مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۵۔ اختر الحامدی کی نعت۔ ۱۲ غیر مطبوعہ نعتیں + مختلف جرائد سے لی گئی ۸ نعتیں + مجموعۂ نعت ''نعت محل'' سے ۱۳ نعتوں کا انتخاب + ۱۲ مضامین (۱۱۲ صفحات)

۱۶۔ شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت (شیوا کی ۲ حمدیں + ۴۲ نعتیں اور جمیل نظر کی ایک حمد + ۳۴ نعتیں + ۵ مضامین و تقاریظ (۱۱۲ صفحات)

۱۷۔ کافی کی نعت، کفایت علی کافی شہید آزادی کے دیوان کے علاوہ دیگر مجموعہ ہائے کلام سے منتخب نعتیں + راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

۱۸۔ لطف بریلوی کی نعت۔ دیوانِ لطف۔ مطبوعہ ۱۳۱۲ھ میں سے نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کی تحقیقی کاوش کا شاہکار ''دیوان لطف پر ڈاکا'' (۱۱۲ صفحات)

۱۹۔ جوہر میرٹھی کی نعت۔ مفتی بدیع الدین جوہر میرٹھی کے مجموعے ''جواہر نعتِ پیغمبر'' سے سات حمدوں اور ۷۳ نعتوں کا

انتخاب+ راجا رشید محمود کا ۱۲ صفحات کا اختتامیہ (۱۱۲ صفحات)

۲۰۔ عبدالقدیر حسرت صدیقی کی حمد و نعت۔ شاعر کی اُردو، فارسی، عربی اور ہندی حمدوں، اُردو عربی مناجاتوں اور اُردو عربی فارسی، ہندی نعتوں کا انتخاب+ مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

۲۱۔ حقیر فاروقی کی نعت۔ (حافظ فتح محمد حقیر فاروقی دہلوی کی حمدوں، ایک حمد و نعت اور ۷۷ نعتوں کا انتخاب (۹۶ صفحات)

۲۲۔ حمید صدیقی کی نعت۔ زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی کی ''گلبانگ حرم'' میں سے ۴۷ نعتوں کا انتخاب+ مقدمہ (۱۰۴ صفحات)

۲۳۔ عابد بریلوی کی نعت۔ ''تنویر ایمان'' سے ۹۲ نعتوں کا انتخاب (۱۱۲ صفحات)

۲۴۔ نعتِ قدسی، مکمل نعتِ قدسی+ نعتِ قدسی کی ۹۳ تضمینیں+ زمینِ قدسی میں پانچ نعتیں+ ۱۱ قدسی اور نعتِ قدسی کے عنوان سے تحقیقی مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

۲۵۔ عربی نعت۔ امام محمد بن سعید البوصیری کا قصیدہ بردہ شریف اور ارضِ حجاز کی محافلِ میلاد میں پڑھی جانے والی چند اور نعتیں (۸۶ صفحات)

۲۶۔ وارثیوں کی نعت۔ موضوع پر ۱۶ مضامین+ وارثیوں کی ایک حمد اور ۷۲ نعتیں (۱۱۲ صفحات)

۲۷۔ نعتیہ مسدس۔ ۹۲ شعراء کے منتخب نعتیہ مسدس+ تحقیقی مضمون (۱۱۲ صفحات)

۲۸۔ آزاد نعتیہ نظم۔ ۴۰ شعرا کی آزاد نعتیہ نظمیں+ ایک مضمون (۱۱۲ صفحات)

۲۹۔ نعتیہ رباعیات۔ رباعی کی فن پر ۶ مضامین+ ۴۳ شعرا کی رباعیات (۱۱۲ صفحات)

۳۰۔ تضمینیں۔ ۳۴ شعرا کی نعتوں پر ۵۸ شعرا کی ۷۰ تضمینیں۔ ایک منفرد انتخاب (۱۱۲ صفحات)

۳۱۔ نُورٌ عَلٰی نُور۔ احمد رضا بریلوی کا مشہورِ زمانہ قصیدۂ نور+ اس کی تین تضمینیں+ زمینِ رضا میں ۳۲ قصیدہ ہائے نُور+ مزید ۴۳ نُوری نعتیں+ ایک مسدس ''تخلیقِ نور'' (۱۱۲ صفحات)

۳۲۔ استغاثے۔ ۶۷ شعرا کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں استغاثے (۱۱۲ صفحات)

۳۳۔ موجِ نُور۔ محمد دین ادیب کے مرتبہ نہایت معیاری انتخاب ''موجِ نور'' میں سے ۲۵ نعتوں کا انتخاب+ تحقیقی مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

۳۴۔ فیضانِ رضا۔ مولانا احمد رضا بریلوی کی ایک زمین میں ۲۸ شعرا سے لکھوائی گئی نعتوں کا انتخاب+ ''نعتِ احمد رضا کے شعری محاسن'' از راجا رشید محمود ایک تحقیق مضمون۔ (۱۱۲ صفحات)

۳۵۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبروں کا تعارف (چار حصے) مختلف جرائد کے ۱۹۶ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبروں کا تعارف اور نعتوں کی تعداد+ ۱۳ مضامین+ اِن رسول نمبروں سے منتخب کردہ ۶۶ نعتیں (۴۴۸ صفحات)

۳۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے لفظ آپ کا استعمال۔ ۸۴ نعتیں+ مدیرِ نعت کی محاکماتی تقدیم (۱۱۲ صفحات)

۳۷۔ حدیثِ حمد و نعت۔ ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' امرتسر میں موجود حمدوں اور نعتوں کا انتخاب ''تدوینِ نعت'' کے دس ہزار

صفحات

صحافتِ نعت

۱۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور (ایڈیٹر/ پبلشر: راجا رشید محمود) جنوری ۱۹۸۸ء تا دسمبر ۲۰۱۱ء کی باقاعدہ اشاعت۔ ۳۰ ہزار سے زاید صفحات۔ ہر شمارہ کم از کم ۱۱۲/ ۹۶ صفحات کا۔ سال میں ایک یا دو خصوصی اشاعتیں (۲۴۰/ ۴۰۰ صفحات)۔ ہر شمارہ کسی ایک موضوع پر خاص نمبر۔ چند شمارے: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (چار شمارے) درود وسلام (آٹھ شمارے) مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تین شمارے) معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲ شمارے) شہیدانِ ناموسِ رسالت (پانچ شمارے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن (ایک شمارہ) عربی ادب میں ذکرِ میلاد (ایک شمارہ) سراپائے سرکار (دو شمارے) عربی نعت اور علامہ نبہانی (ایک شمارہ) یا رسول اللہ (ایک شمارہ) نعت کیا ہے؟ (چار شمارے) ظہورِ قدسی (ایک شمارہ) ضلع اٹک کے نعت گو+ گجرات کے پنجابی نعت گو+ اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان+ ضلع گجرات کے اُردو نعت گو+ راولپنڈی شہر کے نعت گو+ اسلام آباد کے نعت گو (۱۱۲، ۱۱۲ صفحات کے ۹ شمارے (رضا بریلوی کی نعت+ تہنیت النساتہنیت کی نعت+ ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری (۳۳۶ صفحات پر تین شمارے) ماہنامہ ''نعت'' کے دس سال (اشاعت) خصوصی) تحفظِ ناموسِ رسالت (اشاعتِ خصوصی) مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت (ایک شمارہ) ظفر علی خاں کی نعت (ایک شمارہ) ردائف نعت (دو شمارے) راوی میں حمد و نعت (ایک شمارہ) شہیدانِ ناموسِ رسالت حصہ ششم: غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہید نمبر (اشاعتِ خصوصی۔۔۔ وغیرہ وغیرہ)

اس کے علاوہ مدیرِ ''نعت'' کی صحافتی کاوشیں!

۲۔ پندرہ روزہ خبر نامہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور (ایڈیٹر ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۹ء) سہ ماہی ''فروزاں'' لاہور، علمی تحقیقی مجلہ (ایڈیٹر پبلشر۔ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء) ماہنامہ ''آستانہ پاک'' لاہور (مدیرِ اعزازی۔ ۷۴۔ ۱۹۷۳ء) ہفت روزہ ''ملتان روڈ نیوز'' لاہور (مدیرِ اعزازی۔ ۹۰۔ ۱۹۸۹ء ماہنامہ ''نور الحبیب'' بصیر پور (کالم نویس ''طلوع'' ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۴ء) ہفت روزہ ''آئین'' لاہور (حصہ نظم کا انچارج+ کالم نویس۔ ۱۹۶۵ تا ۱۹۷۰ء) روزنامہ ''جہاں نما'' لاہور (کالم نویس ''حسبِ دستور) ۲۴۔ اگست ۱۹۹۶ء تا ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۷ء (۷۳ کالم)''

۳۔ ایک عرصے تک ماہنامہ ''نعت'' کا ایک صفحی اداریہ بھی لکھا جاتا رہا۔ (اشاعتِ خاص ''ماہنامہ نعت کے اداریے'' میں اُن کے ۶۳، اداریے اور پانچ اربابِ نقد و نظر خواجہ رضی حیدر، پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر محمد اقبال جاوید) کے مضامین شائع ہوئے

سید ہجویر رحمۃ اللہ علیہ نعت کونسل کی سربراہی:

۲۰۰۱ء کے اواخر میں محکمہ مذہبی اُمور و اوقاف، لاہور نے یہ کونسل قائم کی تو اس کا چیئرمین راجا رشید محمود کو نامزد کیا۔ جنوری ۲۰۰۲ء سے اِس پلیٹ فارم سے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرے شروع کیے، راجا صاحب کے وصال کے بعد بھی ان کے صاحبزادگان کی جانب سے یہ مشاعرے جاری و ساری ہیں۔ ہر ماہ کسی ایک مرحوم شاعرِ نعت کا مصرع دیا جاتا ہے جو اُس مہینے میں واصل بحق ہوا ہو۔

اب کئی برس کے یہ اہتمام بھی ہے کہ طرحی مصرعے پر ایک دور حمد شریف کا بھی ہوتا ہے، اِس طرح اب تک ۲۵۷ نعت گوؤں کے مصرعوں پر نئی نعتیں لکھوائی گئی ہیں جن کی تعداد ساڑھے پانچ ہزار سے زیادہ ہے۔ اِس طرح بہت سے شاعر ''صاحبِ مجموعہ'' بھی ہو گئے ہیں۔

اب تک کئی غیر طرحی مشاعروں کے علاوہ عرس داتا گنج بخش علی ہجویری کے مواقع پر ۱۵ سالانہ مشاعرہ ہائے منقبت بھی ہو چکے ہیں جن میں پاکستان بھر کے شعراء کرام حصہ لیتے ہیں۔ ۱۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کے مشاعرۂ منقبت میں صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) سید اعجاز الدین سہروری (کراچی) ریاض ندیم نیازی (سبی، بلوچستان) سید شاکر القادری (اٹک) غضنفر جاوِد چشتی (گجرات) پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) سید نجم الدین سہروردی (کراچی) قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالہ) جمشید کمبوہ (پاکپتن شریف) خالد جاوید (رحیم یار خان) اور محمد دوغان نور ترک (جنھوں نے ترکی زبان میں منقبت پڑھی) کے علاوہ لاہور کے بہت سے شعراءِ محترم شریک ہوئے۔ صدارت جسٹس (ر) میاں نذیر اختر نے کی اور نظامت کونسل کے چیئرمین نے۔ یہ مشاعرہ عرس داتا حضور کے موقع پر جاری و ساری ہوتا ہے۔

دُنیا کا پہلا نعت سیمینار:

۲ دسمبر ۲۰۰۲ء کو سید ہجویر نعت کونسل کے پلیٹ فارم سے داتا دربار کے سیمینار ہال میں ''نعت سیمینار'' کرایا گیا۔ ڈاکٹر محمد اسحق قریشی (فیصل آباد) مفتی محمد خاں قادری (لاہور) پروفیسر محمد فیروز شاہ (میانوالی) پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور (فیصل آباد) پروفیسر جعفر بلوچ (لاہور) پروفیسر محمد اکرم رضا (گوجرانوالا) سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری اوقاف) ڈاکٹر طاہر رضا بخاری اور راجا رشید محمود نے مختلف عنوانات پر مقالے پڑھے۔

اوّلیاتِ نعتِ محمود:

۱۔ دُنیائے اسلام میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام

۲۔ دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ سیرتِ منظوم

۳۔ دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعۂ نعت۔ مخمساتِ نعت

۴۔ شاعرِ مشرق حکیم الامت، خالق تخیلِ پاکستان علامہ محمد اقبال کے ۵۳ نعتیہ اشعار پر تضمینوں کی صورت میں مجموعہ۔ تضامینِ نعت

۵۔ غزل کی صنف میں ۹۲ سلام۔ سلامِ ارادت

۶۔ ۶۳ نعتوں میں ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت پر۔ پہلی سعادت آثار شاعری۔ عرفانِ نعت

۷۔ ایک مجموعے کی ۶۳ نعتوں اور ۶۳ فردیات میں سے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ حی علی الصلوٰۃ

۸۔ ایک مجموعے کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کی تعریف ہے۔ شہرِ کرم
(۱۹۲+ نعتیں+ ۱۲۳ فردیات+۹+۷ قطعات)

۹۔ ایک مجموعے کی ہر نعت کے ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر ہے۔ نعت

۱۰۔ ایک مجموعے کی ۶۶ منظومات میں حمد اور نعت، ہر شعر میں ساتھ ساتھ ہیں۔ حمد میں نعت

۱۱۔ ایک مجموعے میں میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ دیارِ نعت

۱۲۔ ایک مجموعہ حیدر علی آتش کی زمینوں میں کہی گئی ایک حمد + ۵۳ نعتوں کا حامل۔۔۔تجلیاتِ نعت

۱۳۔ غزلیات امیر مینائی کی زمینوں میں کہی گئی ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ مینائے نعت

۱۴۔ امام بخش ناسخ کی زمینوں میں کہی گئی ۶۳ نعتوں کا مجموعہ۔ مرقع نعت

۱۵۔ محمد ابراہیم ذوق کی زمینوں میں کہی گئی ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔۔ ذوقِ مدحت

۱۶۔ دُنیا کا پہلا نعت سیمینار کرایا۔ دسمبر ۲۰۰۳ء میں

۱۷۔ ۱۹۹۷ء میں تحقیق پر صدارتی ایوارڈ۔ آج تک یہ ایوارڈ کسی اور کو نہیں ملا۔

۱۸۔ ۱۹۸۸ء میں پنجابی نعت کا پہلا ایوارڈ قومی سیرت کانفرنس میں راجا رشید محمود کے پنجابی مجموعہ نعت ''نعتاں دی اٹی'' پر غلام اسحٰق (صدر مملکت) نے دیا۔

۱۹۔ ''ساڈے آقا سائیں'' پنجابی نعت میں فردیات کا پہلا مجموعہ ہے جس کے بارے میں پروفیسر حفیظ تائب نے لکھا کہ ''یہ پنجابی کی نعتیہ شاعری میں جہت نما اضافہ ہے۔'' (نوائے وقت۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۱ء)

۲۰۔ اُردو ادب کے اوّلین اعزاز کے طور پر راجا رشید محمود کے چھ مجموعہ حمد کو کلیاتِ حمد'' کے نام سے رنگِ ادب پبلی کیشنز کراچی نے ۲۰۱۶ء سے شائع کیا۔

۲۱۔ مناقبِ صحابہ ۱۳۵ منظومات پر مشتمل ہے اور اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ جس میں ہر صحابی کا نام منقبت کی ردیف میں آیا ہے۔ پونے تین سو صفحات

۲۲۔ جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبہ عربی و علوم اسلامیہ کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے راجا رشید محمود کے پہلے ۱۸ مجموعہ ہائے نعت کے تفصیلی مطالعے پر مبنی ۵۳۶ صفحوں کی کتاب ''شاعرِ نعت: راجا رشید محمود'' تحریر کی (الجلیل پبلشرز لاہور، جنوری ۲۰۰۴ء) اس میں مضامین و موضوعات اور زبان و بیان کے حوالے سے ۱۸۸ ابواب ہیں جن میں اِن ۱۸ مجموعہ ہائے نعت کا تحقیقی تجزیہ کیا گیا ہے۔ ایسی تحقیقی کاوش آج تک کسی نعت گو کے کلام پر سامنے نہیں آئی۔

۲۳۔ آثار مدینہ (مدینہ منورہ کا تصویری البم) بڑے سائز کے ۲۵۶ صفحات پر شہرِ کرم کی ۱۹۷ تصویریں ضروری وضاحتوں کے ساتھ (مدنی گرافکس لاہور۔ جولائی ۲۰۱۱ء)

راجا رشید محمد کی نعت گوئی کی تحسین:

۱۔ ڈاکٹر پروفیسر سید محمد سلطان شاہ کی ''شاعرِ نعت راجا رشید محمود'' کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

۲۔ بھکر کالج کے استاد نصیر احمد نے ۲۰۰۷ء میں جی سی یونیورسٹی لاہور سے ''راجا رشید محمود کی ادبی خامات'' کے عنوان سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

۳۔ حسین ناہر خان نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد سے ''راجا رشید محمود کی نعتیہ شاعری کا تنقیدی جائزہ'' کے

مقالے پر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ ابواب یہ ہیں: حوال و آثار، نعت اور اس کی روایت، راجا رشید محمودؔ کی نعت کا تنقیدی جائزہ: فکری و موضوعاتی حوالے سے، راجا رشید محمودؔ کی نعت کا تنقیدی جائزہ: فنی حوالے سے، مجموعی جائزہ، ناقدین کی آرا۔ مقام و مرتبہ

۴۔ محاوراتِ نعت۔ راجا رشید محمود کی صاحبزادی شہناز کوثر (ایم اے اُردو ہومیو ڈاکٹر) نے، جو ۱۷ کتابوں کی مصنفہ ہیں، جن میں سے ۶ کتابوں پر سیرت کے صدارتی ایوارڈ پا چکی ہیں، اپنے والد کے ۵۰ مجموعہ ہائے نعت کے ۳۰۷ ۔ اشعار میں ۲۵۰ سے زائد محاورات کی نشان دہی کی ہے۔ (۲۰۱۰ء۔ ۹۶ صفحات)

۵۔ نعتِ محمود پر کلامِ معبود کے اثرات، شہناز کوثر۔ ۲۹۱۰ء (۱۹۱ صفحات) سوا سو کے قریب قرآنی آیات کی اشعارِ محمود پر تابانیوں کا باحوالہ تذکرہ ہے، یہاں ۵۳ نعتیہ مجموعے پیشِ نظر ہیں۔ آخری ۴۶ صفحات پر ''قرآنی الفاظ یا اُن کے مادوں کے اشتقاقی الفاظ کا نعوتِ محمود کی ردائف میں استعمال'' دکھایا گیا کے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلام اللہ کی جتنی آیات اور جتنے اُلوہی فرمودات راجا رشید محمود کے کلام میں ہیں کسی اور شاعر کے کلام میں اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔

۶۔ نعت کے حوالے سے پاکستان کی شناخت، راجا رشید محمود، اظہر محمود، ادارۂ پاکستان شناسی، لاہور ۲۰۰۷ء۔ ۴۸ صفحات۔ اظہر محمود راجا رشید محمود کے بڑے صاحبزادے ہیں، ان کی ۹ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں سے دو پر فاروق احمد لغاری اور رفیق احمد تارڑ (صدورِ مملکت) نے انہیں صدارتی ایوارڈ دیئے۔ دوسرے بیٹے راجا اخبر محمود کی تین میں سے ایک کتاب پر ۱۹۹۶ء میں صدارتی ایوارڈ ملا۔

ماہنامہ ''نعت'' کی تحسین:

۱۔ جی سی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کی طالبہ صدف اکرم نے ''ماہنامہ نعت کا وضاحتی اشاریہ مرتب کر کے (۳۸۰ صفحات (ایم اے اُردو کے لیے ۸۵ فی صد نمبر حاصل کیے۔

۲۔ جی سی یونیورسٹی، لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ کی طالبہ زرمیانہ ملک نے بی اے آنرز کے لیے ''ماہنامہ نعت کے سیرت نمبر'' کے موضوع پر تحقیق کی اور ڈگری حاصل کی۔

۳۔ مجلہ ''نعت رنگ'' کراچی کے شمارہ ۱۲ کا انتساب ''راجا رشید محمودؔ اور اُن کے خانودے کی نعتیہ خدمات'' کے نام ہے۔

۴۔ بہت سی تحسینی نگارشات میں سے ایک:

پروفیسر حفیظ تائب نے ۲۰۰۳ء کے جائزے کا آغاز یوں کیا: ''ماہنامہ نعت لاہور ۱۵ برس سے باقاعدگی سے چھپنے والے اِس ماہوار رسالے نے نعت کی تدوین، تنقید و تحقیق پر عہد آفریں کام کیا ہے، یہ رسالہ مشہور محقق و سیرت نگار راجا رشید محمود کی زیرِ ادارت نکلتا ہے۔'' (نوائے وقت ۹ جنوری ۲۰۰۴ء ادبی ایڈیشن)

۵۔ پاکپتن شریف کی ایک تعلیمی درسگاہ کے سربراہ جمشید کمبوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ''فروغِ نعت میں ماہنامہ ''نعت'' کا کردار کے عنوان سے ایم فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔

مجموعہ ہائے نعت (پنجابی):

۱۔ نعتاں دی اَٹی۔۱۹۸۷ء(۱۴۴صفحات)۱۹۸۸ء کی قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد میں صدرِ مملکت غلام اسحاق خاں نے صدارتی ایوارڈ دیا۔یہ پنجابی کے کسی مجموعہ نعت پر پہلا ایوارڈ تھا۔(کتاب میں کہیں حضور اکرم ﷺ کو ''تُو'' یا تم'' سے خطاب نہیں کیا گیا)

۲۔ حق دی تائید۔۱۹۵۶ء(۸صفحات)

۳۔ ساڈے آقا سائیں۔پنجابی ادب میں پہلا مجموعہ فردیات،۲۰۰۱ء(۹۶صفحات)

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری، پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، پروفیسر ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ ،اقبال زخمی اور دیگر اربابِ علم وفضل کے مضامین میں اس پنجابی شاعری کی تحسین وافر ہے۔

مجموعہ ہائے حمد(مطبوعہ):

۱۔ حمد میں نعت ۲۰۰۵ء(۱۲۰صفحات(۶۶منظومات جن کے ہر شعر میں حمد بھی ہے،نعت بھی)
مجموعہ ہائے نعت میں نمبر شمار ۳۳ پر اس کا ذکر آچکا ہے۔

۲۔ سجودِ تحیت۔۲۰۰۷ء''اللہ'' کے عدد کی نسبت سے ۶۶ حمدیں (۱۲۴صفحات)

۳۔ خدائے شہِ زمن۔۲۰۰۸ءحمدیں(۱۱۲صفحات)

۴۔ تحمیدِ رحمان،۲۰۱۰ء۔۶۶حمدیں(۱۲۲صفحات)

۵۔ میزاب حمد۔۲۰۱۲۔۶۶حمدیں(۱۴۴صفحات)

مجموعہ حمد(غیر مطبوعہ):

حطیم عقیدت، تکمیل ۲۰۱۴ء۔۶۶حمدیں(۱۴۰صفحات)
ان چھ مجموعہ ہائے حمد کو''کلیاتِ حمد'' کی صورت بھی دے دی گئی ہے۔

واضح رہے کہ ان کے مجموعہ چھے ہائے حمد رنگِ ادب کراچی سے کلیاتِ حمد کے نام سے شائع ہو گئے ہیں۔باقی دو مجموعے بھی جلد راجا اختر محمود چھاپنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مطبوعہ منتخباتِ حمد:

۱۔ حمدِ باری تعالیٰ۔ماہنامہ''نعت'' لاہور کا پہلا شمارہ ۱۹۸۸ء(۱۲۲صفحات(۲۷حمدیں اور نثر میں حمد کے موضوع پر سات مضامین

۲۔ حمد خالق ۲۰۰۳ء(۲۳۲صفحات)۱۴۱شعرا کی ایسی حمدیں حوالے کے ساتھ شامل ہیں جو پہلے سے موجود کسی اہم انتخاب میں شامل نہیں تھیں۔۲۰صفحات کے مقدمے میں اس وقت تک سامنے آنے والی حمدیہ کاوشوں کا محاکمہ ہے۔

۳۔ نقوش۔قرآن نمبر، جلد چہارم میں، اُردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب۔اِس میں ۸۷ مرحوم اور ۱۳ زندہ شعراء کا حمدیہ کلام ہے۔یہ حصہ صفحہ ۱۴ سے ۶۷ تک ہے، پروفیسر حفیظ تائب نے لکھا:''اُردو میں حمدیہ شاعری'' کا انتخاب حمد و نعت کے بڑے سکالر اور ماہنامہ''نعت'' کے مدیر راجا رشید محمود نے کیا ہے اور اس میں محمد قلی قطب شاہ سے لے کر حافظ الدھیانوی

تک قریب قریب ہر اہم شاعر کا حمدیہ کلام آ گیا ہے۔'' (نوائے وقت۔ ۱۹ جنوری ۲۰۰۲ء مضمون ''حمد ونعت کی بہاریں'')

مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم:

مکتبہ ایوان نعت لاہور ۲۰۰۷ء۔ عنوانات: حمد باری تعالیٰ، نعت حبیب کبریا، آباء سرکار، مومن اوّل حمیری، امہات المؤمنین، پنجتن پاک، بنات النبی، اصحاب رسول، خلفاء راشدین، حضرات شیخین، عشرہ مبشرہ، دامادان پیغمبر، حضرات حسنین، صحابہ کرام، انصار مدینہ غلامانِ سرکار، شاعران دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اصحاب صفہ، صحابہ واہل بیت، صحابیات، سلام اشاریہ۔ (صفحات ۲۷۲)

۱۳۵ منظومات، ہر منقبت کی ردیف میں صحابی صحابیہ/صحابہ کا نام آتا ہے۔

تدوینِ مناقب:

مناقبِ غوثِ اعظم، مناقب خواجہ غریب نواز، مناقبِ داتا گنج بخش، مناقبِ بہاء الدین زکریا ملتانی، مناقب محبوبِ الٰہی۔ ۱۳۵۰ کے قریب صفحات بہت سے اولیاء اللہ صوفیہ کرام، شہیدانِ ناموسِ رسالت کی مدح میں نظم ونثر کی بہت سی صورتیں۔

سیرت رسول خیبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نزولِ وحی	شعب ابی طالب	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات کریمہ
میرے سرکار	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین	حضور اور بچے
درود وسلام	میلاد النبی	میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینۃ النبی	عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت	جہاتِ سیرتِ حضور
		(۱۹۸۸ صفحات)

نوٹ: ۱۔ سیرت کے مختلف موضوعات پر رسائل وجرائد میں بہت سے مقالات ومضامین چھپے

۲۔ مثال کے طور پر کتاب میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوعات یہ ہیں:

سرکار کا مولود مسعود، عشق سرکار اور تقلید سیرت۔ معراجِ سرکار۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر۔ سرکار کا نظام تعلیم وتربیت۔ سرکار کا منشورِ حریت۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم کردہ نظام اخوت۔ حلال المسائل سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظامِ حکومت۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاشی نظام۔ صاحب خلق عظیم سرکار۔ ختمی مرتبت سرکار۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔ ذکر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۳۔ کتاب ''جہات سیرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے عنوانات:

عیدِ میلاد۔ اللہ تعالیٰ کا احسان۔ سرورِ کائنات۔ رونقِ بزم کائنات۔ غیر مسلموں میں مقبول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ امن وسلامتی کے پیامبر۔ تلوار جس کے زور سے اسلام پھیلا۔ خالق ومخلوق کے درمیان رابطے کا مستحکم ذریعہ۔ حضور کا طریقہ تزکیۂ نفس۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر واستقلال۔ خوشیوں کے پیامبر۔ غم کے مواقع پر اسوۂ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش مزاجی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا کے سب سے بڑے انقلابی۔ حضور کی خارجہ پالیسی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظام تعلیم وتربیت۔ صبر و شکر۔ حضور کی دیگر انبیاء پر فضیلت۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاندانِ نبوت کی چند امتیازی خصوصیات۔ نعل پاک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کے سفرنامے۔ تحفظ ناموس میں رسالت کی کوششیں۔ (تحسین، چشم پوشی، مخالفت)

۴۔ ۸ جولائی ۱۹۹۹ء کو صوبائی سیرت کانفرنس لاہور میں ''سیرت ایوارڈ'' دیا گیا۔

اسلامیات:

احادیث اور معاشرے ماں باپ کے حقوق حمد و نعت

قرطاسِ محبت نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند پہلو ختم نبوت اور سارق ختم نبوت

قادیانی: ایک تعارف (۷۳۲ صفحات)

نوٹ:

۱۔ ''نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند پہلو'' کے ذیلی عنوانات:

قرآن میں تحقیق و تجسس کی تحریک۔ نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تخصص: حُسنِ معاشرت۔ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ۔ نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علم و تعلیم کی حیثیت۔ نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کتاب و نصاب کی اہمیت مسلمانوں کی علمی سرگرمیاں۔ شریعتِ محمدی کا تیسرا ماخذ: اجتہاد۔ احتساب: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں۔ نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ، خواب یا حقیقت۔ نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ، کیوں اور کیسے۔ نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عسکری پہلو کا نمونہ، انسان سیرت و کردار کی تعمیر و تہذیب۔ خوشحال معاشرے کی بنیاد۔ ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ کرنے والوں کا انجام۔ نمود و نمائش سے گریز۔ مسجد کی تعمیر احتساب نفس کی ضرورت۔ تعلیماتِ نبوی کی عالمگیریت۔

۲۔ کتاب ''ختمِ نبوت اور سارقِ ختمِ نبوت'' کے ابواب:

ختمِ نبوت اور سارق ختم نبوت، ہندی نژاد کاذب نبی کے احوال۔ مرزا قادیانی کیا کیا تھے۔ ''الہاماتِ مرزا'' کی ایک خصوصیت۔ انگریز کا پشتینی وفادار۔ موروثی امراض کا شکار۔ قادیانیت اور ابوالکلام آزاد۔ منظوم خیالات نیز ''ختم رسالت''، حکیم الامت علامہ محمد اقبال کے ۱۹۳۷ء کی ایک تحریری تقریر۔

۳۔ مختلف پہلوؤں پر مقالات مضامین رسائل و جرائد میں

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطی فتوح الغیب از غوث اعظم

تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرین نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (۱۹۶۴ صفحات)

اقبالیات:

۱۔ اقبال، قائداعظم اور پاکستان، نذیر سنز لاہور، دوایڈیشن (۱۶۰ صفحات)

۲۔ تضامین نعت، علامہ اقبال کے ۱۵۳ اشعار نعت کی تضمینیں (مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت کے نمبر شمار ۱۱ میں ذکر آچکا)

پاکستانیات:

۱۔ قائداعظم۔ افکار و کردار، نذیر سنز، لاہور ۱۹۹۵ء (۱۶۰ صفحات)

۲۔ قائداعظم اور پاکستانیات کے موضوع پر اخبارات جرائد میں بہت سے مضامین ومقالات

تاریخ نویسی:

تحریک ہجرت ۱۹۲۰ء۔تحریک کا پہلا علمی وتحقیقی ضخیم جائزہ مکتبہ عالیہ لاہور۔تین ایڈیشن (۴۶۴ صفحات)

نصاب سازی:

۱۔ پورے ملک کے سب صوبوں کے لیے تیار کیے جانے والے نصاب اردو (زیر اہتمام وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان) کی تیاری میں سالہا سال شرکت۔

۲۔ ملک بھر کے لیے تیار کردہ اردو نصابی کتب کے ریویو اور حتمی منظوری کے لیے قائم کردہ ''قومی ریویو کمیٹی'' کی سالہا سال کی رُکنیت۔

بچوں کے لیے:

۱۔ مدح رسول ﷺ (انتخابِ نعت) ''منتخباتِ نعت کے عنوان تلے، نمبر شمار ا میں ذکر آ چکا ہے۔

۲۔ راج دُلارے بچوں کے لیے نظمیں، دورنگی طباعت۔ ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۹۱ء (۹۶ صفحات)

۳۔ اُردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر حکومت پاکستان سے خصوصی ایوارڈ اور نقد انعام۔۱۹۹۱ء

۴۔ نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک مرتبہ راجا رشید محمود پنجاب ٹکسٹ بک بورڈ۔س ن۔(۷۲ صفحات)

۵۔ نصابی کتب: آراو افکار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۷۳ء۔ ۱۰۳ صفحات

۶۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۹۵ء تک جماعت اوّل سے جماعت ہشتم تک کی نصابی کتب کی تصنیف وتالیف اور طباعت واشاعت کی نگرانی۔

۷۔ ۱۹۸۷ء۔ ۱۹۸۷ء میں جماعت ششم سے دہم تک کی پنجابی کتب کی ایڈیٹنگ

۸۔ ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء میں نویں دسویں اور گیارھویں بارھویں کی فارسی کتب کی ایڈیٹنگ

۹۔ ۱۹۸۷ء۔ ''درسی کتاب'' برائے جماعت اول کے مصنفِ اوّل

۱۰۔ ۱۹۸۸ء۔ ''درسی کتاب'' برائے جماعت دوم کے مصنفِ اوّل

۱۱۔ ۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۱ء تک ''اردو کی ساتویں کتاب'' برائے جماعت ہفتم کا ایڈیٹر

۱۲۔ ماہنامہ ''اطفال'' کی دنیا ''تعلیم وتربیت'' ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت) ''جگنو'' اور روزنامہ جنگ کے بچوں کے صفحے میں نظمیں کہانیاں اور مضامین

حجاز کے سفرنامے:

۱۔ سفر سعادت منزلِ محبت۔ ۹۹۲ء (۲۲۴ صفحات)

۲۔ دیارِ نور۔ ۱۹۹۵ء (۱۱۲ صفحات)

۳۔ سرزمینِ محبت ۱۹۹۰ (۱۱۲ صفحات)

حلقہ درود و نعت:

۱۹۸۹ء میں یومِ مولودِ حضور پر فیصلہ کیا گیا کہ ایوان درود سلام (بانی: راجا رشید محمود) کے تحت ہر چاند کی بارھویں تاریخ کو کسی پبلک مقام، کسی دفتر یا کسی گھر میں حلقہ درود سلام ہوگا جس میں درود پاک پڑھا جائے گا۔ بعد میں نعت خوانی ہوگی، شاعر نعتیہ کلام پیش کریں گے اور راجا رشید محمود گفتگو کریں گے۔ یہ سلسلہ کسی تعطل کے بغیر اب تک جاری ہے۔ واضح رہے کہ راجا صاحب کی رحلت کے بعد یہ ایوانِ درود و سلام کا فورم جناب سید ہمایوں رشید بڑی کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ الحمدللہ!

خطباتِ سیرت:

اگست ۱۹۹۹ء سے ستمبر ۲۰۰۲ء تک راجا رشید محمود نے ماہانہ خطبات سیرت پہلے قائد اعظم لائبریری (باغ جناح) بعد میں اور پھر ایوانِ کارکنانِ تحریک پاکستان اور عجائب گھر لاہور میں دیے۔

انٹرویو:

نوائے وقت کے لیے اور روزنامہ پاکستان کے لیے عمران نقوی نے، جنگ کے لیے ایک بار خالد اصغر نے اور دوسری مرتبہ رؤف نے اور ریڈیو پاکستان لاہور کے لیے ذوالفقار کاظم نے انٹرویو لیے۔ ٹی وی کے پروگرام ''مہکاں'' میں راجا رشید محمود اور ان کے بیٹے اظہر محمود کے انٹرویو پروفیسر عباس نجمی نے لیا۔

تحسین:

صاحبانِ علم و دانش نے راجا رشید محمودؔ اور ان کے کارناموں کی تعریف کی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے۔

حفیظ تائب:

''نعت'' کے موضوع سے قلبی تعلق رکھنے والے، عہد حاضر کے نہایت اہم نعت نگار، معتبر محقق، بالغ نظر نقاد، ثقہ ادیب، نعت کے سب سے مستعد اور بڑے پرچم بردار حبیب مکرم راجا رشید محمود صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ:

''راجا رشید محمودؔ مسلّم الثبوت شاعر، صاحب طرز انشا پرداز بے لاگ نقاد، معروف محقق، بہترین مؤرخ، مستند سیرت نگار اور بے باک خطیب ہے۔''

پروفیسر محمد حسین آسی:

''ناشرِ حمد و نعت، نازش اہل ذوق بے نیاز عصر جناب راجا رشید محمود صاحب''

ڈاکٹر سید نواز حسن زیدی:

''معروف ادیب محقق شاعر نعت راجا رشید محمودؔ''

محمد حنیف نازش قادری:

''سرخیل نعت گویاں جناب محترم راجا رشید محمودؔ''

حزیں کاشمیری:

''سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے محقق، نعت کے نغز گو شاعر اور بے مثال و بلند پایہ ماہنامہ ''نعت'' کے مدیر

پروفیسر جعفر بلوچ:

''ہمارے دور میں فروغ نعت کی رخشندہ علامات''

پروفیسر محمد فیروز شاہ:

''عہد حاضر میں کاروان نعت گویاں کے صفِ اول کے شاعر، نعت کے اجالے کا روشن حوالہ''

پروفیسر شفقت رضوی:

''راجا صاحب کا مضمون ''نعت میں ذکر میلاد سرکار'' پی ایچ ڈی کے لیے لکھے گئے مقالوں پر بھاری ہے۔

صبیح رحمانی:

''راجا رشید محمود نعتیہ ادب کے لیے ایک ژوف میں اور وسیع المطالعہ ناقد ہیں۔''

ڈاکٹر عزیز احسن:

''نعتیہ ادب کی ترویج و اشاعت کا کام مستقل طور پر اپنا وظیفہ حیات بنا لینے والے۔''

سید رفیق عزیزی:

''وقف ثنائے سرور دوسرا محترم راجا رشید محمود سلمہ اللہ تعالیٰ نے نعت نگاری کی تاریخ اور نعت گوؤں کے حوالے سے جو تحقیقی کام کیا ہے، دراصل تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔''

مقبول جہانگیر:

''راجا رشید محمود فی الواقعہ فاضلِ اجل اور ہر علم و فن میں تیرے ہوئے آدمی ہیں نظم ہو یا نثر، راجا صاحب ماشاء اللہ کسی گھر بند نہیں۔

مزید اسمائے گرامی:

ڈاکٹر سید عبداللہ، احسان دانش، احمد ندیم قاسمی، علامہ احمد سعید کاظمی، حافظ لدھیانوی، پروفیسر مرزا محمد منور، اشفاق احمد، حکیم محمود احمد برکاتی، خواجہ رضی حیدر، علامہ اختر الحامدی، قاضی عبدالنبی کوکب، چودھری رفیق احمد باجوہ، پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، اصغر حسین خان نظیر لودھیالوی، گوہر ملسیانی، رائے محمد کمال، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر منصوری، پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، طاہر حسین طاہر سلطانی، پروفیسر محمد اکرم رضا ، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، شیر افضل جعفری......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت،

ایسا کام جس کی بنیاد ذُوالجلال والاکرام نے ڈالی
مدحتِ محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا سے بہتر کام ہو بھی کیا سکتا ہے!
مدّاحیِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پہلی منظوم صورت
تُبّع اوّل حِمیری کا کلام ہے
حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اجداد میں سب سے پہلے
نعت گو حضرت کعب بن لُوَی تھے
ولادتِ رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فوراً بعد حضرت
عبدالمطلبؓ نے نعت کہی
میلاد کے ایک ماہ بعد سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے مدحِ
سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی
اعشیٰ میمون بن قیس پہلا غیر مسلم ہے جس نے نعتیہ قصیدہ کہا،
یثرب کے مدینہ کہلانے کے عمل میں بنو نجار کی بچیوں
نے نعت گائی،
حضرت ابوطالبؓ وہ عظیم نعت گو ہیں جنھوں نے سب سے پہلے
سب سے زیادہ نعتیں کہیں
اور ان بزرگوں کے تتبع میں اب تک لوگ اس عملِ خیر کو اختیار
کیے ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا
ازل سے ابد تک سپہرِ عشق و محبت پر نعت ہی نعت ضیا فگن
دکھائی دے گی،
نعت ہی نعت!